معارف النغمات

۱۹۱۵ء

یعنی

نغماتِ ہند کے اصولِ علمی و عملی کا مفصّل بیان

مرتبہ

عالیجناب محمد نواب علیخان صاحب تعلقدار اکبرپور ضلع سیتاپور

(بارِ دوم باضافہ بعض مضامین ضروری)

باہتمام احقر الزمن سید نور الحسن مالکِ مطبع

نور المطابع لکھنؤ سے چھپ کے شائع ہوا

فنون لطیفہ مین سے بعض حسّ بصر سے تعلق رکھتے ہین مثلاً بُت تراشی ـ مصوری اور طراحی بعض کا تعلق تخئیل دماغی سے ہی مثلاً فنون ادبیہ یعنی شاعری وغیرہ اور بعض کا تعلق حسِّ سمع سے ہی مثلاً موسیقی ـ

بُت تراشی اور مصوّری ہاتھ کا کام ہی جس کا رنگ روپ ناظر کے قبض و بسط کا موجب ہوتا ہی ـ شاعری دماغی کھیل ہی جس کا اثر شعور و وجدان پر ہوتا ہی ـ لیکن موسیقی یعنی وہ فن جس پر یہ کتاب لکھی گئی ہی ایسا دشوار فن ہی کہ کاغذ اور قلم کے ذریعے سے اُسکا سمجھانا بہت مشکل ہی ـ کیون؟ اسلیے کہ وہ آواز سے تعلق رکھتا ہی ـ آواز کوئی کثیف جرم یا شکل یا رنگ نہین رکھتی اور نہ مجرّد الفاظ و حروف سے ادا کی جاسکتی ہی ـ تمام کوائف وجدانیہ اپنے اثر مین وقوع کے محتاج ہین اور بغیر از وقوع محض نام نے لینے سے ناواقف کی سمجھ مین نہین آسکتے ـ پس جسطرح "چنبیلی" لکھدینے سے اُسکی خوشبو دماغ مین نہین پہونچتی ریشم کا نام لینے سے اسکی چمک اور نرمی کا اندازہ نہین ہوتا اُسیطرح ساتون سُرون کے ابتدائی حرف کچھ ہندسون کے ساتھ لکھدینے سے نہ تو کان متاثر ہوتے ہین نہ گلا اُن کے ادا کرنے پر قادر ہوجاتا ہی ـ

سبب تالیف کتاب

باوجود اِن دشواریون کے عقلانے عوارض و کوائف کے بیان کرنے کی کوشش کی تاکہ ان کے عارض ہونے کی کیفیت و علامت یا ان کے نام سے اطلاع ہوجائے اور ایک متوسط عقل کا آدمی شئے معلوم سے نامعلوم کو قیاس کرسکے یا جب کبھی وہ واقع ہون تو آثار و علامات سے اُنھین پہچان جائے ـ دنیا کے تمام علوم و فنون اپنے حادث و فانی موجدون کے معدوم ہونے کے بعد اِسی صورت سے قائم اور باقی رہے ـ پس موسیقی کے لیے بھی مجبان علم نے یہی کوشش کی اور اب سے ہزارون برس پہلے اس مبحث پر کتابین تحریر ہوئین ـ

اِس بات کا فخر صرف **ہندوستان** کو ہی جہان تین ہزار برس سے باقاعدہ موسیقی جاری ہی مگر جسقدر کتابین اور گرنتھ دست بُرد زمانہ و کساد بازاری علوم سے بچ رہی ہین وہ سنسکرت مین

ہین یہین عام طور پر ان سے فائدہ حاصل نہین ہوتا۔

بعض کتابین فارسی مین بھی ہین۔ اوّل تو ان کا دستیاب ہونا دشوار ہی اور جو ملتی ہین اُنمین جزء عملی کو اسقدر وضاحت سے بیان نہین کیا ہی کہ طالب فن کے مفید مطلب ہو۔

جن لوگون کے ہاتھ مین یہ فن ہی وہ علوم سے بے بہرہ ہونیکے علاوہ بخل اسدرجہ رکھتے ہین کہ برسُون تضیع اوقات کے بعد بھی طالب فن گُر اور اصول معلوم نہین ہوتے۔ دوسرے یہ لوگ کوئی عزت بھی نہین رکھتے کہ عالمون کی سوسائٹی مین دخل پائین اور اُن کی مدد سے اس فن کو علمی حیثیت مین لائین تاکہ زمانہ اور رواج کی تبدیلی سے جو طریقے موقوف اور متروک ہوتے جاتے ہین ان کا نشان کتاب سے ملے اور فن روز بروز انحطاط پذیر نہ ہوتا جائے۔

خصوصًا اُردو مین تو اس فن پر کوئی کتاب نہین لکھی گئی جو اسکے جزء نظری کو جزء عملی کے مطابق کر کے دکھائے اور ناظر اپنے ذہن مین نغمات کی خیالی ترتیب قائم کر کے اگر کچھ نہین تو ظاہری اصوات مختلفہ کا مابہ الفرق ہی معلوم کر سکے۔

نظر بر این یہ کتاب مرتب کی گئی ہی اور امید کی جاتی ہی کہ ان اغراض کو پورا کرے گی۔ مگر اس کا لحاظ رہے کہ فن کی مہارت مشق کی ہمیشہ محتاج ہی۔ مؤلف کتاب کو عیب جوئی و نکتہ چینی کی کچھ پروا نہین بلکہ حضرت مرزا کی اس دعا پر آمین کہتا ہی ؎

کہان دُنیا مین لے مرزا بھلائی دیکھنے والے
خدا رکھے اُنھین کو جو بُرائی دیکھ لیتے ہین

وجہ ایجاد موسیقی از کلام قدماء

دنیا مین ہر ایجاد معلل باغراض ہی۔ فن موسیقی کو حکیمون نے اپنی حکمت سے نکالا اور مثل دوسری صنعتون کے اپنے اشغال و اعمال مین بحسب اغراض مختلفہ استعمال کرتے رہے۔ منجملہ بہت سے اسباب کے ایک سبب اس صنعت کے ایجاد و اختراع کا کتب موسیقی مین یہ لکھا ہوا ہی کہ یہ لوگ نجوم سماوی کو ذی روح مدرک اور اس عالم مین متصرف و مؤثر مانتے اور جو تغیرات و حوادث مثل سعادت و نحوست۔ وبا و طاعون و فتح و شکست و غلبہ دشمن و اسیری و رہائی وغیرہ انپر وارد ہوتے ان سب کو ستارون کے غضب و رحم پر محمول کرتے تھے۔ یہ اعتقاد جب اُنکے دلون مین راسخ ہو گیا تو اُنھین ایک حیلہ کی ضرورت محسوس ہوئی جو بُرے وقت مین ان کے نجات کا وسیلہ اور اچھے وقت مین فرحت و سرور کا ذریعہ ہو۔ چنانچہ روزہ نماز قربانی و دعا و مناجات کو اُنھون نے وسیلہ نجات قرار دیا اور اُنھین اسمین کوئی شبہہ نہ تھا جب کبھی وہ خدا کی جناب مین تضرع و زاری و بکا و خضوع

وخشوع وتوبہ واستغفار کے ساتھ اپنے سوال کو پیش کرتے ہین تو وہ اُسکو سنتا قبول کرتا اور بلا وضرر کو دفع کردیتا ہے اور ایسے وقت پر وہ ایک خاص لحن مین دُعا مانگتے تھے جسکا نام "محزن" یعنی اندوہ فزا ہے۔ اس لحن کی تاثیر سے دل نرم ہوتا اور رقت و ندامت طاری ہوجاتی تھی۔

رفتہ رفتہ جنگ مین قوت شجاعت کو ہیجان مین لانیکے لیے یہ فن کام مین لایا گیا اور ایک خاص قسم کا راگ جسکو "مشجع" کہتے ہین فوجی ضروریات مین گایا جانے لگا۔ پھر اسکی تاثیر بیماریونکے خفیف کرنے مین دریافت ہوئی اور شفاخانونمین صبحکے وقت بعض قسم کے نغمے گائے جانیلگے ایک راگ تھا کہ جس کو وہ مصیبت اور ماتم کے اوقات مین صرف کرتے تھے اور وہ دافع الم ومقوی دل سمجھا جاتا تھا۔ ایک راگ شدید محنت یا بھاری بوجھ اُٹھانیکے وقت کام مین لایا جاتا تھا مثلاً چکی پیسنے اور ارّہ کھینچنے مین۔ ایک راگ خوشی اور شادی کے وقت گایا جاتا تھا۔

عبادات۔ جنگ۔ غم اور خوشی کی حالت کے ماسوا ہم دیکھتے ہین کہ یہ صنعت اور بھی بہت امور مین دخل پالئی اور انسان تو انسان حیوان غیر ناطق پر بھی اپنا اثر کیے بغیر نہ رہی مثلاً حدی خوانی اونٹ کی تکان راہروی و بار برداری کو کم کردیتی ہے۔ گھوڑے بکری اور بیل کو پانی پلانیکے وقت سیٹی بجانا ان کو پانی کی جانب متوجہ کر دیتا ہے اور اسیطرح اُن کے سفر مین بھی آسانی پیدا کرتا ہے۔ اگلے گھوسی دودھ دوہتے وقت ایک خاص راگ کا استعمال کرتے تھے جس سے شریر سے شریر جانور رام ہوجاتا تھا اور خاموشی کے ساتھ دُودھ لینے دیتا تھا۔ پُرانے چڑیمار اور شکاری ہرن کو وحشی جانور لوا اور تیتر سی بیو تو تی چڑیا کو تاریک شب مین گنگنا کر ایسا مست کر دیتے تھے کہ ہاتھ سے انکا گرفتار کرلینا آسان ہوجاتا تھا۔ بازیگر بندرون اور سانپون اور ریچھون کو موسیقی کے جال مین پھنسا لیتے تھے۔ دور کیون جاؤ عورتین روتے اور مچلتے ہوے بچے کو لوری دیکے سُلادیتی ہین۔

غرض یہ صنعت یعنی موسیقی ایک ایسی چیز ہے جسکا استعمال تمام امتون مین کم وبیش ہوتا ہے اور تمام حیوانات جن کو خدا نے حاسۂ سمع عنایت کیا ہے اس سے لذت یاب اور متاثر ہوتے ہین۔

تعریف موسیقی علم موسیقی وہ علم ہے جسمین نغمہ اور ایقاع کے حالات اور آوازون کے مد و قصر ثقل وغلظ شدت وخفت حدت وثقل توافق وتنافر اوران کی تالیف وترتیب اور اُنکے درمیان جو نسبت ہے اس سے بحث کی جاتی ہے۔ موضوع اس علم کا وہ آواز ہے جو اپنے نظام کے نفس مین ایک تاثیر خاص پیدا کرے۔

اُن اصطلاحات کا حل پس موسیقی دو جزو پر تمام ہوتی ہے۔ اوّل نغمہ یعنی وہ ممتد آواز جو

جو تعریف میں بیان ہوئے

الحان سے (خواہ وہ رقت رکھتے ہون یا غلظ) تالیف پائے جسطرح حرفون سے لفظ بنتا ہو۔ دوسرے **ایقاع** یعنی وے جسکی ابتدا سے زمانہ آواز کے جاری ہونیکا اعتبار کیا جاتا ہو اسکو **نقرہ** یا **قرعہ** بھی کہہ سکتے ہین یعنی کھٹکار۔ ان نقرات کے ورود وحدوث کے مابین جو فاصلۂ زمانی پایا جاتا ہو چاہیے کہ وہ ایک محدود مقدار رکھتا ہو۔

الفاظ موزون کو **شعر** اور صوت موزون کو **الحان** کہتے ہین۔ **غنا** مراد ہے اُس نغمہ سے جو الحان منتظم نظام معین سے ارادۃً تالیف وترکیب پائے۔

ایقاعات ونقرات کی اصل حرکت وسکون ہو جسطرح عروض کی اصل حرکات وسکون پر مبنی ہو اسلیے کہ اصلین عروض کی تین ہین۔ سبب۔ وتد۔ فاصلہ۔ سبب وہ ہو جسمین دو حرف ہون ایک متحرک دوسرا ساکن جیسے سُر۔ وتد وہ ہو جسمین تین حرف ہون دو متحرک ایک ساکن جیسے کسَر۔ فاصلہ وہ ہو جسمین چار حرف ہون تین متحرک اور ایک ساکن جیسے حرکتٗ یہی تین اصلین ہین جنپر فن ایقاع کی بنیاد قائم ہو اگر حروف کی جگہ نقرات کہو تو سبب۔ وتد اور فاصلے کو اسمین بھی پاؤگے پس فن ایقاع نغمات کیلیے بمنزلہ فن عروض کے ہو شعر کے لیے۔

توافق نغم مراد ہو ان نغمات کے مابین صورت جمع ہونے سے کہ سامع اُن کے سننے سے لذت پائے اور اسکی جانب مائل ہو۔ اور **تنافر** اسکے مقابل حالت کو کہتے ہین۔

نسبتونکا مختصر بیان مع اصطلاحات

نسبت قیاس ایک مقدار کا ہو دوسری مقدار کیطرف مقداراً اعتبار کیجاتی ہو کبھی تو اس حیثیت سے کہ اسکی کمیت فی نفسہ کیا ہو اور کبھی اس حیثیت سے کہ اسکی کمیت بقیاس دوسری مقدار کے جو اُسکی جنس سے ہو کیا ہو۔

نسبت کی کئی قسمین ہین اوّل نسبت بالکیفیت یعنی وہ نسبت جو تناسب مین کسر واحد کے ساتھ پے درپے (متتالیہ) ہو۔ اسکو ہندسیہ بھی کہتے ہین اور اسکی دو قسمین ہین۔

(۱) متصلہ مثلاً ۱ : ۲ : ۴ : ۸ : ۱۶۔ یعنی نسبت ایک کی طرف دو کے طرف چار کے طرف آٹھ کے طرف سولہ کے۔

(۲) منفصلہ مثلاً ۱ : ۲ :: ۳ : ۶۔ یعنی نسبت ایک کی طرف دو کے ویسی ہی ہو جیسے کہ تین کی طرف چھ کے۔ اس تناسب کے القاب ہین۔

طرد۔ یعنی نسبت مقدم کی طرف تالی کے اور اسیطرح نسبت ہر مقدم کی طرف تالی کے۔

عکس۔ نسبت تالی کی طرف مقدم کے اور اسی طرح نسبت ہر تالی کی طرف مقدم کے۔

تبدیل۔ نسبت مقدم کی طرف مقدم کے اور تالی کی طرف تالی کے۔
ترکیب۔ نسبت مقدم و تالی کے مجموع کی ان دونون مین سے کسی کی جانب۔
تفضیل۔ نسبت فضل مقدم و تالی کی ان دونون مین سے کسی کی جانب۔
قلب۔ نسبت مقدم اور تالی کے مجموع کی طرف فضل مقدم و تالی کے۔
یہ ایک ہی مثال سے سمجھ مین آسکتے ہین مثلاً (۲ : ۳ = ۴ : ۶)
پس نسبت ۲ کی طرف ۳ کے اور نسبت ۴ کی طرف ۶ کے طرد ہی اور نسبت ۳ کی طرف ۲ کے نسبت ۶ کی طرف ۴ کے عکس ہے اور نسبت ۲ کی طرف ۴ کے اور نسبت ۳ کی طرف ۶ کے تبدیل ہی اور نسبت ۲ × ۳ کی طرف ۲ یا ۳ کے اور نسبت ۴ × ۶ کی طرف ۴ یا ۶ کے تفضیل ہی۔ اور نسبت ۲ : ۳ = ۵ طرف ۲ - ۳ کے ایسی ہی جیسے کہ ۶ ، ۴ = ۱۰ طرف ۶ - ۴ = ۲ کے قلب ہی۔
دوسرے[۲] نسبت بالکمیت اور اسکو نسبت عددیہ بھی کہتے ہین اور ان مین تفاصل ایک ہی شمار سے ہوتا ہی اس کی دو قسمین ہین۔
(۱) طبعی اور اسکی تین قسمین ہین (الف) یا تو ایک سے لیکر نظم طبعی پر شمار کرین مثلاً ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ وغیرہ (ب) یا افراد متوالیہ لین مثلاً ۱ و ۳ و ۵ و ۷ و ۹ وغیرہ (ج) یا ازواج لین مثلاً ۲ و ۴ و ۶ و ۸ وغیرہ
(۲) غیر طبعی جن مین فاصلہ متساوی ہوتا چلا جائے اور قید ابتدا از واحد وغیرہ یا فرد یا زوج کی نہ ہو۔ مثلاً فاصلہ ۳ و ۳ کا سات سے شروع کرین یعنی سات اور تین دس اور تین تیرہ۔
نسبت کمیت کے خواص سے مطلقاً یہ ہی کہ مجموع طرفین کے نصف کا مساوی وسط کے ہوتا ہے
تیسری[۳] نسبت تالیفیہ اور اسی کو موسیقیہ بھی کہتے ہین یہ مرکب ہی ہندسیہ اور عددیہ سے اور اسمین تین حدین اور دو تفاضل ہوتے ہین (۱) فضل اکبر و اوسط (۲) فضل اوسط و اصغر۔
نسبت احد الطرفین کی طرف دوسرے کے مثل نسبت احد الفضلین کے طرف دوسرے کے ہوتی ہی مثلاً ۶ : ۳ : ۲ پس نسبت ۶ کی طرف ۲ کے ایسی ہی جیسے نسبت ۶ - ۳ طرف ۳ - ۲ کے
اور مکافی اُن اعداد کے جو نسبت عددیہ مین ہون نسبت تالیفیہ مین ہوتے ہین و بالعکس مثلاً ۱ و ۲ و ۳۔ اگر اِنکے مکافی لیے جائین یعنی ۱ و ۱/۲ و ۱/۳ تو یہ نسبت تالیفیہ مین ہونگے۔
مکافی سے مراد یہ ہی کہ اُس عدد کو منسوب الیہ بنائین اور واحد کو اسکی طرف نسبت دین مثلاً ۳ کا مکافی ۱/۳ پس ظاہر ہی کہ نسبت عددیہ مین صرف تفاوت یعنی کمیت ملحوظ ہوتی ہی اور ہندسیہ مین قدر یعنی کیفیت اور نسبت تالیفیہ مین تفاوت و قدر یعنی کیفیت و کمیت دونون ملحوظ ہوتی ہین اور انھین

دونون نسبتون سے نغمات والحان تالیف پائے ہین

ترتیب نغمات کے متعلق نجومیونکا خیال

نجومی کہتے ہین کہ سعود کواکب و افلاک و اجرام کی حرکت ارکان کی طرف نسبت موسیقیہ رکھتی ہو اور اس حرکت سے نغمات لذیذہ پیدا ہوتے ہین بخلاف نحوس کواکب کے کہ نہ انہین نغمات لذیذہ پیدا ہوتے ہین نہ انہین یہ نسبت ہو اور فیثاغورس بھی اس امر کا قائل ہوگیا ہو کہ کرات فلکی مین صریر وصوت ہو جس سے نغمات موسیقی کے حدود قائم کئے گئے ہین یعنی سُرون کی تقسیم کی گئی ہو لیکن علامہ بہاء الدین عاملی علیہ الرحمہ نے اپنے کشکول مین اس امر سے انکار کیا ہو اور وہ کرات فلکی مین صریر وصوت کے قائل نہین ہین جدید تحقیقات سے یہ دونون قول جمع ہوسکتے ہین جسمین ثابت ہوا ہو کہ بعض لوگ ایسے بھی ہین جو رنگین اشیا مین بجائے رنگ کے آواز سنتے ہین کرات فلکی مین اگر صورت نہین تو رنگ ضرور ہی پس ہوسکتا ہو کہ فیثاغورث کو بجائے رنگ کے آواز محسوس ہوئی ہو اور سات مشہور سیارون کی آواز سے سُرون کا تناسب قائم کیا گیا ہو۔

بعض علوم کے تناسب اور نسبت کے خواص

خلاصہ یہ کہ متضاد طبیعتون مختلف شکلون اور متفاوت قوتون سے ملکر جو مصنوعات وجود مین آتے ہین اُن مین محکم ومضبوط شئے وہ کہاتی ہو جسکے اعضا کی تالیف اوراجزا کی ترکیب نسبت فضلی رکھتی ہو نسبتون کے عجیب خواص مین سے ایک خاصیت یہ ہو کہ وہ ناقص کو کامل کے برابر کردیتی ہی مثلاً ایک لکڑی کے ایک سرے پر آدھ پاؤ کا پتھر اور دوسرے پر آدھ سیر کا پتھر باندھ دو پھر لکڑی کے گرد عین وسط مین ایک ڈورا لپیٹ کے سرا ڈورے کا سنبھالے رہو اور ڈورے کو آہستہ آہستہ اُس سرے کی جانب بڑھاتے جاؤ جس مین آدھ سیر کا وزن بندھا ہو کسی نہ کسی مقام پر دونونکا وزن برابر ہوجائے گا۔

سایہ

اسی طرح انسان کے قامت اور سائے مین جو تناسب ہے یعنی جب انسان سیدھا کھڑا ہو تو اُس کا سایہ زمین پر اسی نسبت سے پڑے گا جو نسبت اُسوقت جیب ارتفاع شمس کو طرف جیب تمام ارتفاع کے ہوگی۔

تصویر

ایک شیر کی تصویر اگر اسکے خط وخال کے ساتھ کاغذ پر بنائی جائے تو تصویر کے خط وخال کو تصویر کے ساتھ وہی نسبت ہونا چاہیے جو شیر کے قد کو شیر کے خط وخال وغیرہ سے ہی ورنہ تناسب نرہے گا اور وہ تصویر نقل کا لاصل نہین کہی جاسکتی بلکہ وہ تصویر تصویر ہی نہ ہیگی۔ علی ہذا القیاس رنگ وغیرہ اور اسی طرح حروف کتابت کا تناسب۔

اعضا وجوارح حیوانات

اسی قبیل سے اعضا ومفاصل مین جو نسبت ہو کہ باوجود متباینۃ المقادیر مختلفہ

الاشکال ہونیکے جب مقدار بعض اعضا کی بعض کے ساتھ نسبت معین رکھتی ہوگی تو وہ دلپسند و مقبول ہونگے ورنہ بدنما و ناپسند

نبض یہی تناسب صانع حکیم جل شانہ نے بدو فطرت سے ہر ایک مخلوق مین ملحوظ رکھا ہی چنانچہ حرکات نبض کا تناسب انتظام صحت کی دلیل اور عدم تناسب مرض کی دلیل ہی - جالینوس قائل ہی کہ نبض مین پانچ نسبتین محسوس ہوتی ہین دو بڑی یعنی اور ۱/۲ دو اوسط یعنی ۱/۳ و ۱/۴ اور ایک صغیر یعنی ۱/۴ اسکے علاوہ حس و لمس سے محسوس نہین ہوتین - شیخ بوعلی سینا کا قول ہی کہ مین ان نسبتون کا ضبط بذریعہ حس بڑی بات سمجھتا ہون - ان کا ضبط اُس شخص پر بہت آسان ہی جو طریق ایقاع و تناسب نغم کو عملاً جانتا ہو اور علم موسیقی کے جزو نظری پر قادر ہو گیا ہو تاکہ مصنوع کو معلوم سے قیاس کر سکے اسکے علاوہ قوت فکر اور ذکاوت حس بھی رکھتا ہو اس نسبت کو جو محسوس کر لیتا ہی اُسے تشخیص مین ان امراض کی جو نبض سے تشخیص کیے جا سکتے ہین کوئی دقت واقع نہین ہوتی - نبض کی حرکات کی ترتیب نسبت موسیقی رکھتی ہی -

ادویہ یہی تناسب عقاقیر و ادویہ مین ملحوظ رکھنا ہوتا ہی کہ اگر ان کی ترکیب مین تناسب کا لحاظ رکھا گیا تو مفید ورنہ بسا اوقات سم ہو جاتی ہین -

طباخی طباخی کی صنعت بھی یعنی وہ صنعت جو حس ذوق کی باعث لذت ہوتی ہی اپنے فعل مین اس تناسب کی محتاج ہی ورنہ اُس کھانے کا کوئی مزہ نہوگا جس مین ضرورت سے زیادہ نمک یا مصالحہ ڈالدیا گیا یا پکانے مین ضرورت سے کم یا زیادہ آنچ دیدی گئی ہو -

میکانک علم میکانات یعنی کلون کے بنانے کے علم مین بھی پرزون کے ایک خاص تناسب کے لحاظ کی ضرورت ہی -

جسم نباتی یا حیوانی چودہ عناصر یعنی مفردات کیمیائیہ کی ترکیب سے اجسام نباتیہ و حیوانیہ کا وجود مرکب ہے - کاربن - ہیڈروجن - اوکسیجن - نٹروجن - سلفر - فاسفورس - کلورائن - پٹاسیم - سوڈیم - کلسیم - مگنیشیم - آئرن - فلورائن - ایسڈ سلیکا - انکی صورت ترتیب و اجتماع کے اختلاف سے مختلف قسم کے نباتات و حیوانات پیدا ہوتے ہین ان کا تغذیہ و نمو بھی انھین اجزا کے بدل ما یتحلل کے طور پر پہونچتے رہنے پر موقوف ہی اور بدل ما یتحلل مین بھی یہی تناسب ملحوظ رکھا گیا ہی جو اس کی شکل طبعی کو قائم رکھنے کے لیے ضروری ہی - فتبارک اللہ احسن الخالقین -

موسیقی مین عیب کا آسانی سے ظاہر ہو جانا قدرتی اشیا مین حکیم علی الاطلاق نے اپنی حکمت بالغہ سے اس تناسب کو صرف فرمایا ہی اور اسی تناسب پر اُس کا نظام و قوام مبنی ہی اور اسی سے ایک شے دوسری سے امتیاز کی جاتی ہی یا یون کہو کہ اگر یہ تناسب دو چیزون مین ایک ہی وزن و

ترکیب و صورت سے واقع ہو تو وہ دونون متحد الماہیت ہونگی ورنہ مختلف ہون گی اور انکے نام جدا جدا رکھے جائینگے -
مصنوعات مین تناسب صانع حقیقی انسان کو اسی اصول پر کاربند ہونا پڑا ہی اور جس شئی مین یہ تناسب بوجہ اتم مدنظر رکھا گیا ہی وہ ضرور مطبوع و دلپسند ہوگی لہذا معلوم ہوا کہ نسبتونکا علم نہایت ضروری ہی اور اسکی ضرورت ہر ایک صناعت مین ہوتی ہی جو صناعت اس سے خالی ہو مہمل و ناقص ہی خصوصاً موسیقی کہ اسمین آواز کا غیر متناسب ہونا نہایت آسانی سے واضح ہو جاتا ہی اسلیے کہ حواس خمسہ مین سے حس بصر گو سب سے زیادہ لطیف ہے لیکن تناسب اشکال و الوان معلوم کرنے کیلیے فی الجملہ ناظر کے غور کی محتاج ہی بخلاف حس سمع کے کہ یہ آواز کا تناسب و عدم تناسب بمجرد قرع صماخ محسوس کرلیتی ہی زیادہ غور کی حاجت نہین ہوتی - مثلاً ایک دودھ پیتا بچہ غصہ کی نگاہ سے نہین ڈرتا لیکن چیخنے سے سہم جاتا ہی اسکی وجہ یہی ہی کہ نگاہ کی غضبناکی کا ادراک غور و فکر کا محتاج ہی جو اسمین بالفعل موجود نہین اور آواز نے اپنا اثر البتہ دکھایا الغرض جب مبصرات مین ادراک تناسب کیلیے غور و فکر کی حاجت بہ نسبت مسموعات کے زیادہ ثابت ہوئی تو اسیقدر مسموعات کی نزاکت بھی ثابت اور اسمین احتیاط بھی لازم ہوئی -

آواز کیا ہے؟

معروف سی معروف شئی کی حقیقت کا علم بھی ہم کو نہین ہی پس یہ سوال کہ آواز کیا ہی ؟ بغیر جواب کے رہا جاتا ہی خواہ کتنی ہی خاک بیزی کی جائے - اسکے متعلق عقلاے زمانہ کے اقوال کا خلاصہ یہ ہی کہ آواز ایک ارتجاج ہی (خاص قسم جنبش جو لرزنے سے مشابہ ہی) ہواے محیط بالابدان کا جو بسبب تصادم (ٹکرانا) و اصطکاک (رگڑ) اجزاے لینہ یا صلبہ (نرم و سخت) کے پیدا ہو - اس تموج یا ارتجاج کو انگریزی مین وایبریشن کہتے ہین -
تصادم و اصطکاک آواز کے پیدا ہونے کی علت ہین خواہ ارادةً واقع ہون یا اضطراراً ذی روح سے یا غیر ذی روح سے مسلسل ہون یا منقطع - بہرحال ان سے ایک خاص تحریک ہوا مین پیدا ہوگی جسے آواز کہینگے سبب اور مسبب ایک نہین ہوتے لہذا یہ نہین کہہ سکتے کہ اصطکاک یا تصادم کا نام آواز ہی - اس کو صرف حس سمع دریافت کرسکتی ہی یعنی اگر حس سمع نہو تو گویا آواز کا وجود ہی نہین ہی - پس اس تین بیسی ساٹھ والی ترکیب سے اگر ہم یہ کہین کہ مایحس بہ السمع (جو کانونکو سنائی دے) وہی آواز ہی تو کچھ بیجا نہین -

حس سمع

حس سمع بھی ایک قوت ہی اور آوازون کا احساس اسکی مقررہ خدمت ایک ہی قسم کا ارتجاج ہی جو ہوا اور کان کے پردے مین واقع ہوتا ہی - ایک کو آواز دوسرے کو سماعت سے تعبیر کرتے ہین یعنی جس قسم کے تموجات ہوا مین پیدا ہو کر کان کی غشاء طبلی سے ٹکراتے ہین اُسی قسم کا تموج اُس غشاء مین پیدا ہو کر چند چھوٹی چھوٹی نازک نازک ہڈیون اور گھونگھے سے گزرتا ہوا عصب سمع تک پہونچ جاتا ہی

اور اس کو حرکت دیتا ہی - یہ عصبہ باریک اور چھوٹے ریشون کا مجموعہ ہی جو اندرونی حصہ گوشت کی تجاویف مین رطوبت مائی کے اندر ڈوب کر دماغ مین اسطرح پھیل گئے ہین کہ نگاہ سے دیکھے نہین جا سکتے بسبب اسی قوت کے نفوس کو الحان مطربہ سے مسرت اور ہیتناک و کریہ آوازون سے نفرت و کرب حاصل ہوتا ہی -

موسیقی کو کن آوازون سے تعلق ہے

لا متناہی آوازون مین سے موسیقی کو صرف چند مخصوص آوازون سے تعلق ہی جنھین اصطلاحًا سُر کہتے ہین اور ان سُرون سے جو نغمات تالیف ہوے ہین قریبًا سب مطبوع و دلپسند ہین اور جس محل کیلیے جو صنف وضع کی گئی ہی اگرچہ اسکی معین تاثیر کی کوئی علت دریافت نہین ہوئی پھر بھی حسب موقع اثر پیدا کرتی ہی مگر جسطرح ہر ایک نوع شکل و طبیعت مین تناسب خاص رکھتی ہی اُسی طرح اثر و تاثر مین دیگر انواع سے مغایر ہی - پھر یہ مغائرت نوع سے صنف اور صنف سے فرد تک مین موجود ہی اور افراد کا حال بھی یکسان اور مستقل نہین رہتا - پس جس نغمے سے کسی وقت خاطر کو انقباض ہوا تھا دوسرے وقت مین اُس کا موجب انبساط ہونا ممکن ہی و بالعکس

قوت صوت و حس سمع کے خواص

پروفیسر ریڈ لکھتے ہین کہ جس شخص کا حاسۂ سمع قوی ہو وہ قریبًا پانچسو آوازونکے درمیان اختلاف کی تمیز کر سکتا ہی -

بعض آوازین بعض آدمیون کو مطلقًا سنائی نہین دیتین مگر وہی آوازین دوسرونکو سُنائی دیتی ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ قوت سمع ہر ایک شخص مین مساوی نہین ہوتی اور آواز بھی ہر ایک کی یکسان نہین ہوتی - ہر ایک قوت مین بذریعہ اجتہاد زیادتی ممکن ہی لہذا حاسۂ سمع و رستی آوازین بھی ممکن ہے سماعت مین اتنی ترقی دیکھی گئی ہی کہ جہت صوت اور مسافت درمیانی تک بعض لوگ معلوم کر لیتے ہین چنانچہ نپولین اوّل توپ کی آواز سنتے ہی مسافت اور سمت کو ٹھیک ٹھیک بتا دیتا تھا اور یہ امر اکتسابی ہی بعض لوگ ایسے دیکھے گئے ہین کہ ہر ایک بولنے والے کی آواز کا نقش اُن کی سماعت پر ایسا گہرا بیٹھ جاتا ہی کہ اُسکی نقل ہو بہو کرنے پر قادر ہو جاتے ہین اور پھر اُس آواز کو مدت العمر بھولتے نہین -

متکلمین باطن

اس سے بھی زیادہ عجیب تر وہ فرقہ ہی جسے اہل یورپ ونٹریلو کوسٹس یعنی متکلمین باطن کہتے ہین مسٹر ڈیکنس نے (اپنی کتاب مطبوعۂ اکسفورڈ سنہ ۱۶۵۵ع مین) بارابنٹ خادم شاہ فرانس کی ایک حکایت لکھی ہی کہ وہ ایک امیر کی لڑکی پر عاشق ہوا لڑکی کے باپ نے درخواست عقد نامنظور کر دی - تھوڑے دنون کے بعد یہ رئیس مر گیا اور لوئس ادائ رسم تعزیت کے لیے لڑکی کی ماں کے پاس گیا کچھ دیر کے بعد مکان کی چھت سے اِس بیوہ کو آواز سنائی دی کہ "مجھپر رحم کرو اور لوئس کے ساتھ لڑکی کا عقد کر دو لوئس کے محروم کر دینے کے باعث مجھپر سخت عذاب ہی" یہ آواز بتکرار اُس بیوہ کے کانون مین آتی رہی آخر خوف

وحیرت سے مجبور ہوکر اُسنے لوئس سے درخواست کی کہ گذشتہ باتون کو بھول جایئے اور اب لڑکی کو قبول کیجیے۔ لوئس ایک مفلس آدمی تھا اس درخواست کو سنکر وہ سید ھا لیون پہونچا۔ وہان ایک بڑا مہاجن کورنو نامے رہتا تھا جس کا تمول و بخل دونون مین نظیر نہ تھا۔ لوئس سے اور مہاجن سے ملاقات تھی جب وہ مہاجن سے ملا تو اُسنے کچھ ذکر روز قیامت و حساب و جزا و سزا کا چھیڑ دیا دفعۃً دیوار سے ایک آواز پیدا ہوئی کہ "بیٹا مین نے لوئس کو اس غرض سے کہ وہ عیسائیون کو ترکون کی قید سے چھڑالئے اپنے مال مین سے کچھ نہین دیا اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہایت شدید عذاب مین مبتلا ہون" مہاجن متحیر ہوا اور ڈرا مگر بخل نے اجازت نہ دی کہ تعمیل کرتا۔ لوئس وہان سے اُس روز خالی ہاتھ واپس آیا دوسرے روز پھر کورنو کے پاس گیا اور اسکے بیٹھتے ہی در و دیوار سقف و مکان سے مختلف قسم کی آوازین فریاد و استغاثہ و سفارش کی آنے لگین اور یہ آوازین کورنو کے مردہ رشتہ دارون اور اسکے باپ کی تھین ہر ایک کا مطلب یہ تھا کہ کورنو لوئس کو ڈھائی ہزار پونڈ دیکر اس عذاب شدید سے آنجہانی مسٹر کورنو کو نجات دلوا ے۔

اب کی مرتبہ کورنو پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ اُسنے ڈھائی ہزار پونڈ کی کثیر رقم لوئس کے حوالے کی اور لوئس نے اس رقم سے اپنی محبوبہ کے ساتھ شادی کی۔ تھوڑے دنون کے بعد جب کورنو کو معلوم ہوا کہ یہ سب لوئس کی شیطنت تھی اور کچھ نہ تھا تو وہ اس غم و غصہ مین بیمار ہوکر مر گیا۔

اِس قصے اور دیگر قصص مندرجہ ذیل سے جو اِسکے مماثل ہین اور شہادت سے اُن کا صدق متحقق ہوگیا ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ اکتساب سے انسان آواز پر اتنی قدرت حاصل کرسکتا ہی کہ اگر چاہے تو بغیر ہونٹ ہلائے ہوے تموجات ہوا کو بخلاف اُس سمت کے جس سمت سے اِس آواز کو پہونچنا چاہیے سننے والے کے کانون مین پہنچا دے اور جس کسی کی آواز اُسنے کبھی سُنی ہو اسکی نقل ہو بہو کر لے۔

جو شخص موسیقی مین مہارت تمام حاصل کرنا چاہے اُس کا پہلا فرض آواز کا قابو مین لانا اور ایک آواز کو دوسری آواز سے فرق کرنا ہی۔ آواز ایسی چیز ہی جس سے مرض۔ غم۔ غصہ۔ مہربانی۔ دشمنی۔ کسل۔ تعب مصیبت۔ خوشی۔ طرب۔ مختلف کوائف کی تصویر سامع کے آئینۂ خیال مین کھینچی جاسکتی ہی۔

مسٹر کارک ایک مرتبہ پادری ہوٹیفیلڈ کی وعظ سُننے گئے تھے اُن کی فصاحت اور خوش الحانی سے ایسا متاثر ہوے کہ اُنھون نے سو پونڈ اُس شخص کا انعام تجویز کیا جو صرف لفظ "آہ" کا ادا کرنا پادری صاحب کی طرح اُن کو سکھا دے۔ یہی قوت ہی جس سے زمانہ کے مقرر ایک جماعت کو تابع فرمان کر لیتے ہین حکیم ڈیمستھنیس یونان کا ایک بڑا فصیح اللسان شخص تھا جب اس سے کہا گیا کہ فصاحت کی تینون قسمین بیان کرے تو اُسنے جواب دیا کہ پہلی قسم تلفظ ہی دوسری قسم تلفظ ہی تیسری قسم تلفظ ہی۔ منشا اُس کا یہی ہی کہ جس

بحث پر تقریر کر رہا ہی اُس بحث مین جتنے انفعالات مجلس پر طاری کرنا مقصود ہون چاہیے کہ ویسی ہی آواز اور ویسے ہی الفاظ اپنی تقریر مین لائے ورنہ سننے والے بعض تنگ آکر سو رہینگے اور بعض ہنسینگے اور یہ سب کچھ ہر ایک بات کو توجہ سے سننے اور ذہن مین اُسکی ترکیب کو دہرانے سے حاصل ہوتا ہی پھر اگر اس کی مشق بار بار کی جائے تو چند روز مین ذہن اسکو کلیۃً قبول کر لیتا ہی۔

وجہ تاثر اصوات مختلفہ

اور بیان ہوا ہی کہ نسبت تالیفیہ سے نغمات کی تالیف کی جاتی ہی۔ نغمات بذریعۂ ہوائے متموج کانون مین پہونچکر عصبۂ سمع کو حرکت دیتے ہین اور یہ حرکت باعث انفعال نفس ہوتی ہی لیکن حقیقت یہ ہی کہ جہان صوت کی حقیقت نامعلوم ہی وہان وجہ تاثر بھی مخفی نہین بلکہ اناٹومی کے مطالعہ سے انسانی آلات صوت اور اُنکے اجزا کی فزیالوجی زیادہ واضح طور پر دریافت ہو جاتی ہی بخلاف حاسۂ سمع کہ اِسکے آلات کے خدمات بخوبی معلوم نہین ہین۔ مذکورہ بالا وجہ کے علاوہ ایک راے اور بھی ہی مگر از بسکہ اس کی بنا مقائسہ محض پر ہی لہذا اسکی صحت پر اصرار نہین کیا جاتا اور وہ یہ ہی کہ ہمنے آلات سماعت کی تشریح مین عصب سمع کو باریک باریک ریشون سے مرکب پایا ہی پس کیا عجب ہے کہ یہ ریشے یا تار مثل سارنگی کی طربون کے ہون یعنی ہر ایک کسی خاص وزن یا قوت کے ساتھ مختص ہو اور جسطرح ایک ہی قوت اور وزن کے تمام تار آپسمین ہمدردی رکھتے ہین کہ اگر ایک کو جنبش ہوتی ہی تو دوسرے خود بخود بجنے لگتے ہین اُسی طرح یہ ریشے ایک دوسرے سے مختلف قوت کے بنائے گئے ہین اور غلیظ سے غلیظ اور رقیق سے رقیق ارتجاج سے بحسب کمیت رقت و غلظ متاثر ہوکر حسِ باطن کو منفعل کرتے ہون بدین وجہ کہ علم نفس مین یہ اَمر طے پا چکا ہی کہ انفعال حاسہ اور انفعال نفس بالحاسہ مین کوئی مشابہت نہین ہی لامحالہ تار یا ریشہ نفس سے آواز کو متصل کرکے باعث انفعال ہوتے ہین۔ پس کان گویا خود ایک آلۂ موسیقی ہی۔

یہ خیال ہم کو ساز وغیرہ کی (جھنکار بعد ختم نغمہ سرائی) کان مین باقی رہنے سے پیدا ہوا۔ توپ کی صدا سے کانون مین دیر تک ایک سنسناہٹ کا پیدا ہوکر باقی رہنا یا اکثر گویون کا بعد بہرے ہونیکے محض دل ہی دل مین نغمہ دُہرانے سے لذت و طرب و وجد مین آجانا ہمارے اس خیال کو اور بھی پختہ کرتا ہی کیونکہ بہرا گویا محض توجہات باطنی سے اپنے کانون مین وہی تحریک پیدا کر لیتا ہی جس سے اسکی لذت ہیجان مین آجاتی ہی اور صرف حاسۂ سمع مین یہ قوت بوجہ اتم دریافت ہوئی ہی بخلاف ذوق و شم و لمس کے۔

یہ بیان کسیقدر تفصیل کا محتاج ہی جسے بخیال طول ترک کرکے ہم مقصود کی طرف پھر متوجہ ہوتے ہین۔ تاثر خواہ کسی وجہ سے حادث ہوتا ہو مگر اُسکے وقوع سے انکار نہین ہی۔ یکتا البتہ تاثر کو وقت مناسب ہم

مناسب اور سامع کی خواہش سے بہت کچھ علاقہ ہے جس قسم کے انفعالات سے سماع کے وقت دماغ سامع اثر پذیر ہو رہا ہے اگر نغمہ اُن سے مناسبت نہین رکھتا تو کامل عزا نہ دے گا۔

ایک عجیب حکایت تاثر کے متعلق وفیات الاعیان فی ال ابن خلکان اور روضۃ الصفا وغیرہ مین نظر سے گزری معلم ثانی ابو نصر فارابی ایک جلیل الشان فلسفی اور موجد ساز قانون (باجا) زمانۂ خلافت راضی باللہ مین تھا جس کو موسیقی مین منجملہ اور علوم کے کمال دخل تھا ایک وز اِس کا گزر سیف الدولہ علی ابن حمدان کی مجلس مین ہوا۔ اسوقت اکثر علوم کے عالم جمع تھے۔ فارابی کی عادت تھی کہ ترکی سپاہیون کی وضع مین رہتا تھا اِس وجہ سے اس کو کسی نے پہچانا نہین اور یہ کھڑا رہا سیف الدولہ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ اسنے فوراً سوال کیا کہ اپنی جگہ یا تمھاری جگہ۔ سیف الدولہ نے جواب دیا کہ اپنی جگہ۔ یہ سنتے ہی حضرت لوگون کو نانگھتے ہوئے مسند پر بیٹھ گئے اور بیٹھے بھی اس طریقے سے کہ سیف الدولہ ناچار اپنی جگہ سے سرک گیا جسقدر وہ سرکتا گیا یہ بڑھتے گئے یہانتک کہ وہ پائین مسند جا بیٹھا۔ یہ حرکت سیف الدولہ کو بُری معلوم ہوئی اور اُسنے اپنے غلامون کی جانب متوجہ ہو کر ایک خاص زبان مین جو مشہور نہ تھی کہا کہ یہ بڈھا بڑا بدتمیز ہے مین اِس سے چند مسائل علمی پوچھتا ہون اگر اس نے جواب ٹھیک دیا تو خیر ورنہ بارِ ہستی سے سبکدوش کر دینا۔ ابو نصر نے اُسی زبان مین جواب دیا کہ حضورِ عالی صبر کیجیے اور نتیجہ کے منتظر رہیے سیف الدولہ نے متعجب ہو کر کہا کیا تم اِس زبان سے بھی واقف ہو؟ اُنھون نے کہا ہان! بلکہ ستر زبانون سے زیادہ جانتا ہون سیف الدولہ کی نگاہ مین انکی وقعت کسیقدر قائم ہوئی۔ پھر فارابی علمای حاضرین سے گفتگو مین مصروف ہوا۔ نوبت باینجا رسید کہ سب مغلوب ہو کر خاموش ہو گئے اور صرف فارابی کلام کرتا رہا آخر لوگون نے اُس کی تحقیقات قلمبند کرنی شروع کی صحبت کا یہ رنگ دیکھکر سیف الدولہ نے سب علماء کو رخصت کیا اور فارابی سے کھانے پینے کی صلاح کی جواب نفی مین پاکر پوچھا کہ گانا سنوگے۔ کہا ہان فوراً بڑے بڑے گوئیے حاضر ہوے اور جی توڑ توڑ کے گائے مگر اُسنے سب کو نام رکھا۔ پھر سیف الدولہ نے جھنجلا کر کہا کہ پھر آپ ہی کچھ کمال دکھائیے۔ اُسنے اپنی کمر سے ایک تھیلی نکالی جسمین لکڑیون کے ٹکڑے تھے اُن ٹکڑون کو جوڑ کے اُسنے بجانا شروع کیا۔ حاضرین اُس بجانے کی تاثیر سے ہنسنے لگے بعد ازان دوسری ترکیب سے بجانا شروع کیا ابکی مرتبہ لوگ از خود رفتہ ہو کے رونے لگے۔ آخر کچھ ایسی محویت طاری ہوئی کہ سب کے سب سو گئے۔ اور یہ وہان سے غائب ہو گیا۔

عرب کی موسیقی

یہ حال عرب کے ملک مین گزرا جہان کی موسیقی اِسدرجہ کامل نہین تھی جیسی کہ ہندوستان مین ہے عرب مین بعض راگ صرف دف پر شادی بیاہ مین گائے جاتے تھے یا حدی خوانی کا رواج تھا مگر وہ اس انتظام و اصول سے نہ تھا جیسے کسی فن کی حیثیت سے دیکھا جائے۔ جب فارس فتح ہوا اور

وہان کے امرا عربون کی غلامی مین آئے تو اُنھون نے طرح طرح کی ترکیبون سے غزلین اور قصیدے پڑھے۔ عبد اللہ بن جعفر کے غلام سائب خاثر اور طویس و نشیط فارسی کا عرب مین بہت شہرہ تھا ان لوگون سے معبد ابن سریج وغیرہ نے اس فن کو حاصل کیا اور بتدریج اس کو ترقی دیتے رہے یہانتک کہ بنی عباس کے زمانہ مین یہ فن ایک مستقل فن کی حالت مین آگیا اور ابراہیم بن مہدی و ابراہیم موصلی و اسحاق ابن ابراہیم و حماد ابن اسحاق وغیرہ بڑے بڑے گویّے ان لوگون مین پیدا ہوے۔

عرب کا انوکھا ناچ بعض نے طباعی کو بھی دخل دیا اور ایجادین بھی کین چنانچہ ایک قسم کا ناچ جس کا نام کرج ہو ایجاد ہوا۔ یہ وہی ناچ ہو جسکو ہمارے ہندوستان مین تلی گھوڑی والے ناچا کرتے ہین یعنی لکڑی کا گھوڑا بنا کے زین لگام سے آراستہ کیا اُسپر عورتون کو سوار کیا اور ادہر سے اُدھر کھانے لگے۔ سلامتی سے ایجاد نہایت معقول ہوئی اور اُسنے ممالک عرب مین خوب رواج پایا۔ اندلس مین گانا ناچنا زریاب موصلی کے ذریعہ سے جسے عرب کے لوگون نے ہم پیشگی کے رشک و حسد سے نکال دیا تھا۔ حکم بن ہشام بن عبد الرحمن امیر اندلس کے وقت مین پھیلا (مقدمہ ابن خلدون)

با وجود عربون کے اس بے تکے پن کے اس فن نے علم کی حیثیت وہان بھی اختیار کر لی۔ عرب سواے طلاقت کے کسی چیز مین کمال نہین رکھتے تھے اور نہ انھین کسی صناعت کا موجد کہا جا سکتا ہو مگر یہ مقلد بہت اچھے تھے اور جس چیز کو اُنھون نے غیرون سے لیا اُسے باقی رکھا۔ اگر قدیم کتبخانہ عجم جلا یا بہا نہ دیا جاتا تو سلاطین عباسیہ سے پیشتر ہی علوم کا رواج عربون مین ہو جاتا۔

عجمون کی موسیقی کی اصطلاحین اب سب قریبًا عربی زبان کی ہین اسلیے کہ اُن کی سلطنت جب تباہ ہوئی تو وہ سب کھو بیٹھے۔ کتبخانہ بھی جل چکا تھا۔ ان مین بڑے بڑے استاد ماہر اس فن کے تھے کیونکہ ہندوستان اور عجم سے قدیمی رسم و راہ تھی جس کا پتہ تاریخ سے ملتا ہو۔ الغرض ایک عالم موسیقی کا تابع فرمان ہا ہو خصوصًا حکما پر تو اُسنے خوب ہی قبضہ کیا۔ چنانچہ ہم یہان بعض حکما کے اقوال متعلق بشرافت موسیقی ایک عربی رسالہ موسیقی سے جو حضرت بہاء الدین عاملیؒ کی جانب منسوب ہے نقل کرتے ہین

اقوال متعلق فضائل موسیقی بعض حکما کا قول ہو کہ موسیقی کی فضیلت بیان کرنے سے نطق انسانی عاجز ہو اور اس کا اظہار بذریعہ عبارات و الفاظ ممکن نہین یہ ایک لحن موزون ہو کہ اسکے سننے کے ساتھ ہی طبیعت فرحت و سرور و لذت حبور سے بھر جاتی ہو۔

دوسرا حکیم کہتا ہو کہ موسیقی جب اپنی صناعت مین کامل ہو تو نفس انسانی فضائل کی جانب حرکت کرتا ہے اور رذائل اُس سے دور ہو جاتے ہین۔

ایک کا قول ہی موسیقار (ایک آلۂ غنا) اگرچہ حیوان نہین لیکن اُس مین ایسا نطق موجود ہی جو نفوس کے اسرار اور قلوب کے ضمائر سے خبر دیتا ہی مگر اس کی بات سمجھنے کیلیے ایک ترجمان درکار ہی۔

ایک کہتا ہی کہ موسیقار خود موسیقی کا ترجمان ہی اگر اُسکی عبارت فصیح و بامعنی ہی (یعنی بجانے والا اپنے فن مین کامل و ماہر ہے) تو دلون کے بھید اور نفوس کے مخفی راز سمجھنے مین کوئی دقت نہین ہوتی۔

ایک اور حکیم کا مقولہ ہی کہ موسیقار کی صدا اگرچہ بسیط ہی اور اسمین حروف نہین ہین مگر پھر بھی نفوس کا میلان اُس کی جانب شدید ہی اور نفوس اُس کو بہت جلد قبول کر لیتے ہین اسلیے کہ نفوس اور نغمات مین مشاکلت ہی باین معنی کہ نفوس نام ہی جواہر بسیطۂ روحانیہ کا اور نغمات موسیقار کا بھی یہی حال ہی پس اشیاء کا اپنے مثل کی جانب مائل ہونا ایک نیچرل بات ہی۔

ایک اور حکیم قائل ہی کہ نغمات موسیقار کے معانی اور اس کی لطیف عبارت کے مطالب جو ایک سر غیبی ہی کچھ وہی سمجھ سکتا ہی جس نے نفس شریف پاک از شوائب نفسانیہ و بری از شہوات بہیمیہ پایا ہو۔

ایک صاحب فرماتے ہین کہ خدارسی اور للّٰہیّت کے لیے موسیقی سے بہتر کوئی چیز نہین دوسرے صاحب فرماتے ہین کہ موسیقی جان ہی اور تمام عالم جسم اگر موسیقی کا تصرف جاتا رہے تو عالم جسد بے روح ہی

فنِّ موسیقی اور شرعِ محمدی ﷺ

اُن مین سے بعض حکمای متفلسفین کی ستایش مین مبالغہ کو بہت کچھ دخل ہی اور شاید موسیقی کی تعلیم و تعلم کی طرف اگلے لوگون کا رجحانِ خاطر ایسی ہی اعلیٰ اغراض کیلیے ہو اور اسی وجہ سے وہ اپنے بچون کو عدم بلوغ کی حالت مین اسکی تعلیم دلاتے ہون لیکن ہم برسبیل استقرا آثار موسیقی کے بارے مین صرف اِسقدر کہہ سکتے ہین کہ وہ قوات باطن یا سامع کی طبیعت کو اپنی جانب ایسا متوجہ کر لیتے ہین کہ محویت سی طاری ہو جاتی ہی۔ اس اثر کو دیکھتے ہوے شارع علیہ السلام کا اسکے عمل کو باطل قرار دینا کوئی عجیب امر نہین۔

جب کوئی نغمہ خواہ وہ حمد آلٰہی مین کیون نہو شروع کیا جاتا ہی تو مغنی کی حذاقت کی جانب طبیعت متوجہ ہو جاتی ہی اور اسکی عرق ریزی اور جانکاہی کی داد دینے مین دل مصروف ہو جاتا ہی یا یون کہو کہ تارہای موسیقی مین دل اُلجھ کر رہجاتا ہی نہ رشتۂ تسبیح مین پس خلوص راگ کے ساتھ ہوا نہ خدا کے ساتھ۔ خدا کی محبت کسی راگ کی پابند نہ ہونا چاہیے۔ شاعر کہتا ہے ؎

فریاد کی کوئی لَے نہین ہے
نالہ پابند نَے نہین ہے

بعینہٖ ویسی ہی بات ہی جیسے کوئی کہے کہ معاذ اللہ ہمین تو صراحی مے کے دور مین نظارۂ جمالِ مقدسِ آلٰہی

نظر آتا ہی یا بمبئی مین تاڑی کے قدحے چڑھا کے لوگ ماتم سید الشہدا کرتے ہین اور طرّہ یہ کہ ثواب اُخروی کے امیدوار بھی رہتے ہین۔

اگر ہم اِس تاثیر کو تسلیم بھی کر لین کہ موسیقی کا اتار چڑھا خدا تک پہونچنے کا زینہ ہی تو "سلب شی عن نفسہ" لازم آئے گا جو عقلا کے نزدیک محال ہی اسلیے کہ نغمات اور حدی خوانی وغیرہ سے غم کا دور ہونا یا بُعد مسافت کا نہ محسوس ہونا یا بوجھ کا ہلکا معلوم ہونا یہ سب کچھ دھیان بٹ جانے پر موقوف ہی طبیعت نغمہ کیجانب کلیتہً متوجہ ہو جاتی ہی اور نغمہ ہو درحقیقت ایسی ہی دلکش چیز ایس خدا کی عبادت مین اپنی طرف متوجہ نہ کرے بلکہ تھوڑی دیر کے لیے کسی عابد کی خاطر سے دوسری جانب متوجہ کرے اور اپنے ذاتی اثر سے دست بردار ہو جائے اک خلاف عادت بات ہی۔ ایک قسم کی بیخودی اور محویت کا طاری ہو جانا نغمہ کے باعث سے ہوتا ہی اور احسان اُس کا خدا پر۔ اکسی قاری کی تلاوت قرآن جو کیے کی دھن مین مثلاً قرآن کی ستایش کی موجب نہین ہوتی۔ قرآن ایک ضمنی شے ہو جاتا ہی اور دُھن اصلی شی بس عبادت مین غنا کا اثر جو کہ ایک مجازی شے تھا حقیقی سمجھا جانے لگا۔ اسکے علاوہ عبادات کو تصنع سے پاک کرنا عین منشای شارع ہی نغمہ کے ساتھ تصنع ہے تصنع آیا اور خلوص رخصت ہوا۔

علتِ حرمت غنا ازروے اخلاق

قطع نظر ازین شرع اور حکمت اخلاق مثل مرادف ہین اور اخلاق نے چند قباحتین غنا کی قرار دی ہین۔

(۱) غنا مین مشغول ہونے والا اعتدال پر قائم نہین رہتا یعنے بے قابو ہو جاتا ہی اسکی مصروفیت بڑھتی جاتی ہی۔ بلا کسی سبب خارجی کے مختلف کوالف اُسپر طاری ہوتے رہتے ہین انفعالی قویٰ کو ترقی اور فعلی کو انحطاط ہو جاتا ہی۔ آخر اسی کا ہو رہتا ہی چنانچہ خود اقوال حکما اسکے شاہد عادل ہین۔

(۲) جو نتائج کہ اہل فن اُس سے نکالتے ہین اُن کی بنیاد وہم پر قائم ہی دلیل اسکی ایک ہی نغمہ سے دو متضاد آثار کا ایک ہی شخص پر مختلف اوقات مین مترتب ہونا یا چند شخصونپر ایک ہی وقت مین ایک ہی قسم کے نغمہ سے مختلف آثار کا ظاہر ہونا۔

(۳) کسی حالت مین اسکے عمل کی جانب رجوع کرنے پر انسان مضطر نہین ہی اور اگر اضطرار ثابت ہو جائے تو مثل دیگر ممنوعات کے اسکی اباحت بھی ہو جائے گی ؎ این ہم اندر عاشقی بالای غمہای دگر۔

(۴) اس کی مداومت کا مورث حزن ہونا۔ غالب سا تجربہ کار شخص فرماتا ہی ؎

اگلے وقتون کے ہین یہ لوگ انھین کچھ نہ کہو ☆ جو مے و نغمہ کو اندوہ رُبا کہتے ہین

اِس شعر مین قصد شاعر یہ ہی کہ نغمہ اندوہ رُبا نہین بلکہ اندوہ فزا ہی الغرض کجا بوم کجا نغمہ الکنون قیام کجا۔ غنا کے جواز و عدم جواز سے ہماری کتاب پر کوئی اثر نہین پڑتا اسلیے کہ شرعاً "علم موسیقی" کا تعلم ممنوع نہین ہان شریعت مطہرہ نے اسکے عمل کو منع کیا ہی۔ کتاب مفید تصور نغمات ہو سکتی ہی نہ مفید اخذ (صفحہ ۱۹ الکشکول بہائی) اسلیے کہ اخذ صرف گلے یا مصنوعی آلات سے ممکن ہی نہ اوراق و الفاظ سے۔ بڑے بڑے علمائے اسلام نے موسیقی پر کتابین لکھی ہین۔

اسکی مثال بعینہ نجوم کی ہی جس کا علم (یعنی ہیئت بضرورت معرفت سمت قبلہ وغیرہ) تو ضروری اور عمل (یعنی آثار سعادت و نحوست وغیرہ پر یقین کرنا) حرام ہی۔

جن فنون لطیفہ کو ہمنے تمہید مین بیان کیا انمین بھی عدم جواز کی صورتین نکلتی ہین جنکا بیان یہان خارج از بحث ہے رہی یہ بات کہ کیون الحان اور آواز خوش یا چڑیون کا چہچہانا غنا مین داخل نہین اور سماع اُس کا جائز ہی؟ پس معلوم ہونا چاہیے کہ غنا مین قصد و نیت اسی طرح مشروط ہی جسطرح شعر کی تعریف مین کوئی شخص اگر بالحان خوش قرآن یا دُعا پڑھے اور یقین اس امر کا رکھتا ہو کہ یہ غنا نہین ہی تو وہ قطعاً مباح ہی (ذخیرۃ المعاصی ۷۸)

ضرورت علم موسیقی کی قطع و یقین کے ساتھ ثابت ہی جسے ہم نسبتون کے بیان مین درج کر چکے ہین۔ مزید بران اس کو خدا تک پہونچنے کا وسیلہ قرار دینا زائد از ضرورت ہی۔

ہملا فرض تھا کہ خوبیان کرنے کے ساتھ ہی اسکے عیوب بھی بیان کر دیتے اور انصاف بھی اسی کا مقتضی ہے لہذا ہم اپنے فرض سے ادا ہو گئے۔

ہندوستان کی موسیقی

جیسا کہ ہم ابتدا مین لکھ چکے ہین ہندوستان مین تین ہزار برس سے پہلے باقاعدہ موسیقی رائج ہی۔ شام وید (ہندوؤن کی چار مقدس کتابون مین سے ایک کتاب ہے) کے اشلوک گا کر پڑھے جاتے تھے۔ زمانہ کے انقلاب و تغیر نے جہان لباس۔ وضع رفتار گفتار و مذاق پر اپنا اثر کیا وہان قدیم نظام موسیقی پر بھی پس یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ شام وید کا نظام موسیقی آجتک اپنی حالت پر باقی ہی۔ اسمین تو اتنی تبدیلی ہوئی ہی کہ جو سات سُر آجکل مروج ہین وہ بھی قدیم نہین ہین۔

ہندوستانی موسیقی کی کتابین

مختلف اوقات مین باکمال پنڈتون نے اس فن لطیف پر عمدہ عمدہ کتابین تالیف کین اور زمانہ کے انقلاب نے اُن کو باقی نہ رہنے دیا۔ جو کتابین بچ رہین اُن مین سب سے زیادہ مستند اور قدیم کتاب "سنگیت رتناکر" ہی جسے بارھوین صدی عیسوی مین یعنی آج سے سات سو برس پیشتر سارنگ دیو پنڈت نے تصنیف کیا تھا افسوس ہی کہ اِس وقت ہندوستان مین ایک شخص بھی ایسا موجود نہین جو اس کتاب کو سمجھ سکتا یا ادا کر سکتا ہو یہان تک کہ

اس کتاب کے بعد جو گرنتھ لکھے گئے اُنکے مصنفین نے بھی "رتناکر" کے مضمون کو بخوبی نہین سمجھا اور لڑھیائے
مین اُس کی عبارت کو بعینہٖ یا بہ تبدیل بعض الفاظ نقل کر دیا -
ان گرنتھون کا نظام بھی یکسان نہین ہے ایک نے کسی راگ کے جو سُر قایم کیے ہین دوسرے نے اس سے اختلاف
کیا ہے - علی ہذا القیاس نام مین بھی اختلاف ہے اور اصول موضوعہ مین بھی - اِسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہر زمانے
کے رواج اور مذاق نے ایک ترکیب و طرز کو متروک قرار دیا اور دوسرے کو مطبوع پس جو حد ایک راگ کی ایک
وقت مین مقرر ہوئی تھی دوسرے اوقات مین مسلم نہ رہی -

عجمی اور ہندوستانی موسیقی

ہندو گرنتھ کار (مصنفین) اسکے معترف ہین کہ ہندوستانی سنگیت مین عجم کی
موسیقی سے چند راگ نقل کیے گیے ہین مثلاً ایمن کلیان عجمی راگ "یمن" کا بگڑا ہوا نام ہے
اسیطرح نوروز اور نور وچکا یا "زنگولہ" جواب "جنگلہ" کہلاتا ہے یا "حجاز" جو
ہجیج کے نام سے مشہور ہے ممکن ہے کہ کسریٰ کے زمانہ مین جب کہ اس کی حکومت بعض حدود ہندستان پر ہوگئی
تھی یہ نام مشہور ہوے اور اختیار کیے گئے ہون -

سلاطین اسلام اور موسیقی ہند

غزنی اور غوری سلاطین کے زمانے مین مسلمانون کو ہندوستانی علوم و فنون سے
بوجہ تازہ وارد ہونے کے فی الجملہ اجنبیت رہی اور اُس کا موقع نہین ملا
کہ وہ اس جانب متوجہ ہوتے مگر ۱۲۹۴ء مین جب علاء الدین خلجی نے ڈھاکہ پر
فوج کشی کی اور جب ۱۳۱۰ء مین ملک کافور نے جنوبی ہند فتح کیا تو اُس وقت وہان موسیقی اعلی پیمانے پر
مروج تھا - اور اکثر ماہرین فن وہان سے لاکر شمالی ہند مین آباد کیے گئے تھے -
سلاطین تغلق کے عہد مین امیر خسرو مشہور باکمال شاعر کی توجہ موسیقی ہند کی جانب مائل ہوئی طبعی
مناسبت اور خداداد ذہانت کے باعث اِس فن مین اُس نے ایسی مہارت حاصل کی کہ نایک گوپال
جو کہ سرآمد روزگار تھا اُس کے کمال کا ثنا خوان ہوا - اس نایک نے تغلق کے دربار کے تمام گویون کو عاجز کر دیا تھا -
خسرو نے بادشاہ کے اصرار سے اسکے گانے کا طرز فارسی ترانے مین اُسی کے سامنے ادا کر کے دکھا دیا -
امیر خسرو نے عجمی و ہندوستانی موسیقی کے ملا دینے کی کوشش کی اور بہت سے راگ ایجاد کیے جو آجتک مروج ہین
غارا - سُر پردا - زیلف - وغیرہ اُسکی طباعی کا نتیجہ ہین - اِس زمانہ مین پربندھ اور چھند برج بھاشا اور
سنسکرت مین گائے جاتے تھے اور مسلمانون کو اسکے تلفظ مین تکلف ہوتا تھا اسلیے خسرو نے عجمی موسیقی کے
انداز پر ہندوستانی راگون مین ترانہ - قول - نقش و گل وغیرہ اختراع کیے اور اس انداز کا گانا ابتک
قوالون مین مروج ہے - (قوال سے مراد ہے "قول" گانے والا -)

گوالیار کا فرمانروا راجہ **مان تنوار** بہت بڑا ماہر موسیقی تھا (زمانہ حکومت ۱۴۸۶ء سے ۱۵۱۶ء تک) دُھرپد اسی کا اختراع کیا ہوا ہے اُسکے دربار مین **نائک بیجو** مشہور اور بے نظیر ماہر موسیقی تھا۔ راجہ مان کے مرجانے کے بعد نائک بیجو کی آخر عمر **سلطان بہادر** والی گجرات (زمانہ حکومت ۱۵۲۶ء سے ۱۵۱۶ء تک) کے دربار مین کٹی اور اسی زمانہ مین نائک بیجو نے ایک نئی قسم کی ٹوڑی ایجاد کی جس کا نام سلطان بہادر کے نام پر "بہادری ٹوڑی" رکھا جو آجتک مروج ہے۔

سلطان حسین شرقی جونپوری (پندرھوین صدی عیسوی) سلاطین شرقیہ کا آخری بادشاہ علم موسیقی کا اُستاد اور "خیال" کا موجد تھا (خیال کو محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد مین شاہ سدا رنگ نے ترقی کے درجہ کمال پر پہونچا دیا) بہت سے راگ اس بادشاہ نے ایجاد کیے جنمین سے جونپوری حسینی کانہرہ حسینی ٹوڑی ابتک مروج ہین اور بہت سے مفقود ہوگئے۔ اسیطرح ہر مسلمان شاہی دربار مین ماہرین فن موسیقی کی قدر افزائی ہوتی رہی سلاطین مغلیہ سے **بابر** اور **ہمایون** کو جھگڑون اور بکھیڑون سے مہلت نہین ملی (ہر چند کہ انکا عہد بھی کسی نہ کسی مشہور گویے سے یقیناً خالی نہ ہوگا) لیکن **اکبر** کے زمانے مین یعنی وہ زمانہ جسکی نظیر تاریخ سلطنت مغلیہ مین ایک بھی نہین ہے اور جس عہد مین ہر علم و فن کے کاملین جمع تھے **باز بہادر** حاکم مالوہ موسیقی کا بےنظیر عالم اور عامل تھا۔ اسکے گانے کا خاص طرز تھا جسے بازخانی کہتے ہین۔ اکبر کے عہد مین **ودیاوتی** کی چیزون کی بہت قدر تھی (یہ شخص چودھوین صدی عیسوی مین گزرا ہے شیوسنگھ راجہ ترہٹ کے دربار مین ملازم تھا) اسی کے عہد مین رانا اودے پور کی بیوی **میرا بائی** موسیقی اور ہندی شاعری مین کمال رکھتی تھی۔ اس کی ایجاد سے ایک ملار "میرا بائی کی ملار" مشہور ہے۔

تان سین اکبر کا خاص گویا تھا جسکے بارے مین علامہ ابوالفضل آئین اکبری مین لکھتے ہین کہ ایسا گویا اس ہزار سال کے اندر پیدا نہین ہوا۔ خود اکبر کو موسیقی کا مذاق تھا اور بعض راگ اُسکو ایسے پسند تھے کہ اُسنے ان راگون کے نام اپنی پسند کے موافق تبدیل کردیے۔ چنانچہ تان سین کے قبضے کا راگ کانہرہ تھا۔ جسے سنسکرت مین کرناٹکی کہتے تھے یہ راگ اکبر کو اسقدر پسند تھا کہ اس کا نام بدلکر درباری رکھا اور ابتک یہ راگ اس نام سے زبان زد ہے اسیطرح کرائی کا نام سگھرائی رکھا اور سُہا کا شاہانا۔ کئی راگ نئے اس زمانہ مین ایجاد ہوے۔ تانسین نے جو اقسام ٹوڑی اور سارنگ کے ایجاد کیے وہ میان کی ٹوڑی اور میان کے سارنگ کے نام سے مشہور ہین۔ لیکن سب سے زیادہ اقسام ملار کے اس زمانہ مین اختراع ہوئے اور معلوم ہوتا ہے کہ دربار شاہی کے ماہرین فن موسیقی مین سے ہر ایک نے ملار پر طبع آزمائی کی۔ میان تانسین کی ملار۔ بابا رام داس کی ملار سور داسی ملار۔ نائک چرجو کی ملار۔

آئین اکبری مین اُن نامی گرامی گویّون کی فہرست دی ہوئی ہو جو دربار شاہی سے فیضیاب ہوتے تھے تانسین قوم کا برہمن تھا۔ اِسکے باپ کا نام مکرند پانڈے تھا بعد کو مسلمان ہوگیا۔ تان سین نے ہرداس سوامی سے تعلیم حاصل کی۔ جہانگیر کے عہد سلطنت مین جہانگیر داد۔ چھترخان۔ پرویز داد۔ خورم داد۔ مکھو اور ہمزان موسیقی کے کاملین گزرے ہین۔ اسی بادشاہ کے عہد سلطنت مین تلسی داس کا انتقال ہوا جو مثل ہندی کبیشر اور رامائن کا مصنف تھا شاہجہان کے عہد مین جگناتھ۔ درنگ خان لعل خان۔ جس کا لقب گن سمندر اور بلاس خان پسر تانسین کا داماد تھا جس کی نکالی ہوئی ٹوڑی بلاس خانی ٹوڑی کے نام سے آجتک مشہور ہو۔ البتہ اورنگزیب کے دربار مین موسیقی کا چرچا نہ تھا اِسنے اپنے دربار سے تمام گویون کو نکالدیا۔ ایک عجیب حکایت اِسکے متعلق مشہور ہو کہ جب شاہی حکم سے گویے برخاست کر دیے گئے تو اُنھون نے ایک نقلی جنازہ تیار کیا اور روتے پیٹتے شاہی نشستگاہ کے سامنے سے نکلے۔ بادشاہ نے دریافت کیا کہ کون مرگیا ہو۔ ان لوگون نے جواب دیا کہ راگ مرگیا اب ہم اِسے دفن کرنے قبرستان لیے جاتے ہین۔ بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ قبر گہری کھودنا۔

اورنگزیب کے بعد طوائف الملوکی شروع ہوئی پھر بھی ہر ایک شاہزادہ اور امیر زادہ کے یہان موسیقی کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور تھا محمد شاہ کے عہد تک ہوری۔ دھرپد اور سادرے کا رواج تھا لیکن محمد شاہ کے عہد سلطنت مین شاہ سدا رنگ نے سلطان حسین شرقی کی ایجاد خیال کو اسدرجہ ترقی دی کہ دھرپد کا رنگ پھیکا پڑگیا

جب سلطنت مغلیہ نوابون کے حصے مین آئی تو اودھ کے نواب آصف الدولہ کے دربار مین مشہور زمانہ گویے باریاب ہوے اور اسی زمانہ مین شوری نامے گویے نے ٹپا ایجاد کیا۔ یہ طرز پہلے بھی پنجاب مین مروج تھا لیکن اس کو اتنی وقعت حاصل نہ تھی کہ گانے کے اقسام مین شمار کیا جاتا۔ شوری کی بدولت تمام ہندوستان مین یہ طرز پھیل گیا اب بھی جو مرتبہ خیال و دھرپد کو حاصل ہو وہ ٹپے کو نہین ہو ٹپہ ایک مزیدار طرز کا گانا ہو اور اس کا شمار دھن (ادنی درجے کی موسیقی) مین کیا جاتا ہو۔

ایک کتاب اصول النغمات فارسی زبان مین تصنیف ہوئی ہو جو ایک عمدہ اور علمی کتاب ضرور ہو مگر اب نہین ملتی حقیقت یہ ہو کہ مسلمانون کے عہد مین اس فن نے ایسی ترقی کی کہ کسی زمانہ مین نہ کی ہوگی۔ یہانتک کہ فی زمانا اعلیٰ درجے کا عمل موسیقی سوائے مسلمانون کے جنھون نے پیشے کے طور پر اس فن کو حاصل کیا ہو اور کسی گروہ مین پایا نہ جائے گا۔ ماسوائے سلاطین و امرا۔ اصحاب صوفیہ مین اسکا رواج بہت ہوگیا تھا اور اِسلیئے مسلمانون نے اس کو کسی عبادت مین شامل نہین کیا طرح بھی مجالس عزا مین اِس کا رواج ہو ہی گیا البتہ افسوس اس بات کا ہو کہ مسلمانون نے عملی حیثیت سے اسکی جانب توجہ نہ کی۔ آخر کار مسلمان پیشہ ورون مین علمی استعداد روز بروز کم ہو گئی اور اسکے ساتھ ہی اصول فراموش ہونا شروع ہوے۔ راگون کی

تعداد کم ہونے لگی اور اب معمولی گویّا بمشکل پچاس راگون سے واقف ہوتا ہے جن مین سے پچیس کے قریب اسیسے ہوتے ہین جن کو وہ برت سکتا ہے - پھر ان کی صحت کے متعلق گانے والون مین ہمیشہ تکرار رہتی ہے ایک شخص ایک راگ کسی طریقے سے صحیح بتاتا ہے تو دوسرا کسی طریقے سے - اگر صحت و سقم کی وجہ دریافت کیجائے تو یہی جواب ملتا ہے کہ ہم نے اپنے اُستاد سے اِس کو اسی طرح سنا ہے -

علماے موسیقی کے القاب

ہندو مصنفین نے موسیقی جاننے والون کی تفصیل حسب ذیل لکھی ہے -

نائک - اُس شخص کو کہتے ہین جو زمانہ ماضی اور حال کی موسیقی کا عالم باعمل علم سنگیت کا واقف کار اور راگون کے بنانے کا قاعدہ جانتا ہو -

گندھرب وہ ہے جو زمانہ ماضی کے راگ (یعنی مارگ) اور مروجہ راگون (یعنی دیسی) کو بخوبی گا بجا سکتا ہو -

گنی - وہ ہے جو مروجہ راگون سے بخوبی واقف ہو اور اُن کو گا بجا سکتا ہو -

پنڈت - وہ شخص ہے جو اصول موسیقی کا عالم ہو لیکن اُس پر عمل نہ رکھتا ہو -

زمانہ حال کا طرز موسیقی

فی زماننا گانے کا طرز حسب ذیل ہے -

الاپ - اِس طریقے مین چند بے معنی الفاظ مثلاً آ - نا - تے - رے - ری - نوم - تنوم وغیرہ مستعمل ہوتے ہین - مقصود اس سے راگ کی شکل دکھانا ہے - اسکے ساتھ کوئی تال نہین بجائی جاتی -

دُھرپد - گانے کا سب سے اعلے طریقہ ہے - اس کا طرز نہایت سادہ اور مردانہ ہے اسمین عموماً حقانی چیزین یا تاریخی واقعات یا بہادرون کے کارنامے بیان کیے جاتے ہین - زمزمہ - یا مُرکی یا گٹکری کی اجازت اسمین نہین ہے نہایت سیدھے طریقے پر بلمپت یا مدہ لے مین گاتے ہین - اِسکے چار حصے ہوتے ہین جن کو اصطلاحاً تک کہتے ہین - استھائی - انترہ - سنچاری - ابھوگ -

سادرہ - یہ بھی دھرپد کی ایک قسم ہے فرق اتنا ہے کہ یہ ایک مخصوص تال مین جسے جھپ تال کہتے ہین گایا جاتا ہے - اسمین عموماً رزمیہ یا مدحیہ مضامین گائے جاتے ہین اسکی لے دُھرپد کی لے سے کسیقدر تیز ہوتی ہے

ہوری - دُھرپد کے مانند ہے اس کی مخصوص تال دھمال ہے - کرشن جی کے واقعات اور برج کے سین اسمین بیان کیے جاتے ہین -

خیال - یہ نہایت دلپسند طریقہ ہے - خوبصورت تانون اور ترکیبون سے اس کی دل آویزی اور بھی ترقی کرجاتی ہے - مضامین عموماً عاشقانہ ہوتے ہین لیکن سنجیدگی کے ساتھ - دُھرپد اس قسم کے

مضامین کیلیے موزون نہ تھا۔ اس طرز کو ٹپہ اور دُھرپد کے درمیان سمجھنا چاہیے۔

ٹپہ ۔ اوّلاً پنجابی ساربان اور خچر والے اس طرز مین ہیر رانجھے کا قصہ گایا کرتے تھے لیکن جیسا کہ ہم بیان کر چکے شوری نے اسمین ایک نئی روح پھونکدی اور اب تمام ہندوستان مین گایا جاتا ہے۔

ترانہ ۔ یہ طرز امیر خسرو دہلوی کا اختراع کیا ہوا ہے عجمی انداز پر چند مخصوص الفاظ مثلاً یلا یلل توم تانا۔ تادانی وغیرہ اسمین استعمال کیے جاتے ہین اور برخلاف الاپ کے اسے تال کے ساتھ گاتے ہین

تروٹ ۔ پکھاوج کے پرن کو گانے کا نام ہے۔ عموماً تروٹ کو ترانے مین شامل کر دیتے ہین۔

سرگم ۔ ساتون سرون کے ابتدائی حرفونکے گانے کا نام ہے ہر راگ اور ہر تال مین گاتے ہین۔

چترنگ ایسے گانے کو کہتے ہین جس مین کچھ حصہ بامعنی الفاظ کا شامل ہو اور کچھ حصے مین ترانے کے بول ہون۔ کچھ حصے مین تروٹ اور ترانہ اور سرگم کے بول۔ یہ طریقہ کم رائج ہے۔ لیکن بالکل معدوم نہین ہے چترنگ کے لفظی معنی چار رنگ کے ہین۔

قول اس مین فارسی الفاظ اور صوفیانہ مضامین ہوتے ہین کبھی ترانے کے بول بھی اسمین شامل ہوتے ہین۔ قلبانہ نقش و گل یہ سب اسی کے اقسام اور امیر خسرو کی ایجاد ہین۔ اس کی تال ہمیشہ مخصوص ہوتی ہے جسے قوالی کہتے ہین۔

ٹھمری ۔ اسکے گانے کی لے زیادہ شوخ اور عام پسند ہوتی ہے اور تال عموماً تیتالہ۔ آجکل اسے دُھن کہتے ہین۔ ساون۔ کجلی۔ ہولی۔ جو موسمی یا مقامی چیزین ہین یا اڈّھے۔ دادرے وغیرہ سب دُھن مین شامل ہین اور اسمین عاشقانہ مضامین عموماً ہوتے ہین۔

غزل یہ طرز مسلمانون کے زمانے سے ہندوستانی موسیقی مین مروج ہوا اور اپنی شہرت کے باعث محتاج بیان نہین ہے۔

گانونکے مضامین

ہوری خیال اور دُھن مین عموماً حسب ذیل مضامین عاشقانہ ہوتے ہین۔

(۱) برسات کی رت مین بادل اُمنڈ اُمنڈ آتے ہین بجلی چمکتی ہے۔ مورا اور دادر شور کرتے ہین۔ چاہنے والا پردیس مین ہے دیکھیے کب واپس آے۔ برہ کی آگ بیچین کرتی ہے۔ سکھیان ڈھارس دیتی ہین کہ تو گھبرا نہین جلد پردیس سے واپس آئے گا۔

(۲) ہولی کی فصل ہے۔ دلون مین اُمنگ بھری ہے۔ عاشق کی واپسی سے مایوسی ہے۔ رہ رہ کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کہین پردیس مین کسی اور جگہ تو دل نہین اٹکا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کوئی سندیسا یا پاتی نہین آئی دلی خیالات کی کشمکش کیا کم تھی اسپر پپیہے نے اور بھی قیامت جوت رکھی ہے۔ اسنے تو سچ مچ بیر باندھ

رکھا ہے - ہر وقت پی پی کی آواز سے ٹھوکے دیا کرتا ہے - ساس اور نند نے غضب کی دشمنی باندھ رکھی ہے بات بات پر طعنہ دیا کرتی ہین - سارے گھر کا کام سر پر ڈال رکھا ہے اور اسپر پانی بھرنے کی مصیبت اور بھی قیامت ہے - صرف کنوین کی جگت پر راز دل کہنے کا موقع ملتا ہے اور ان کی باتون سے کسیقدر تسکین ہو جاتی ہے -

(۲) ساس اور نند سخت نگرانی کرتی ہین - اتنا بھی موقع نہین ملتا کہ کسی سے دو باتین کی جائین اندھیاری رات مین پانی ٹوٹ ٹوٹ کر برس رہا ہے - بادل گرجتا ہے - بجلی چمکتی ہے - کسی وعدے کے ایفا کا خیال ہے لیکن سخت مجبوریون کا سامنا ہے - ساس اور نند پٹی سے پٹی ملائے سو رہی ہین - ذرا سی جنبش سے پائل کے گھنگرو بجتے ہین جس سے خوف ہے کہ یہ دونون دشمن جان نہ جاگ اُٹھین اور راز کھل جائے -

(۳) برج مین تو راستہ چلنا دشوار ہے - دَہی کی مٹکی یا پانی کی گاگر کرشن جی کے سامنے سے بچکر نکل ہی نہین سکتی - زبردستی چھین کر توڑ ڈالتے ہین - اسی چھینا جھپٹی مین چولی بھی مسک جاتی ہے اِس ڈھٹائی کی بھی کوئی انتہا ہے - ان کو یہ بھی خیال نہین کہ روز روز کوئی گھر مین جا کر کیا بہانا کیا کرے - ان حرکتون پر جی چاہتا ہے کہ کبھی کرشن جی کی صورت نہ دیکھے لیکن سکھیون کے اصرار سے نیم راضی ہونا پڑتا ہے - اتنے مین مُرلی کی بھنک کان مین آتی ہے - نہین معلوم اُسمین کیا تاثیر ہے کہ تن من کی سدھ نہین رہتی اور دیوانہ وار سکھیون کے ساتھ کرشن جی کے پاس جا کر مُرلی سننے مین محو ہو جاتی ہے اور پھر انھین مصیبتون کا سامنا ہوتا ہے اور وہی پشیمانیان اُٹھانا پڑتی ہین -

غزل | اِس مین عاشقانہ اور حقانی بلکہ ہر رنگ کے مضامین کی کھپت ہے اِسکے ساتھ کوئی قید کسی خاص قسم کے مضمون کی نہین - فارسی اور اُردو دونون زبانون مین عام طور پر غزلین گائی جاتی ہین اور قوال بھی تصوف کے مضامین کی غزلین مخصوص تال مین جسے قوالی کہتے ہین گاتے ہین -

حال کی موسیقی اور سابق کے گرنتھ | جس شکل اور جس طریقے سے راگ برتے جاتے ہین اس کی صحت و تصدیق کسی گرنتھ سے نہین ہوتی باوجود اسکے ہم لوگ بجائے خود یہی سمجھ رہے ہین کہ گرنتھون کی ہدایت کی پوری تعمیل ہوتی ہے - حال کی تصانیف موسیقی مین آپ کو معمولاً نظر آئے گا کہ آجکل کا گانا ہنومنت مت کے مطابق مروج ہے اور یہ بھی کہ ہندوستانی موسیقی مین چھ راگ ہین اور اُن کی تیس راگنیان ہین اور ان راگنیون سے بے شمار پتر اور بھارجا نکلتے ہین -

اب ملاحظہ کیجیے کہ سنسکرت کی ایک کتاب سنگیت درپن مین جو ہنومنت مت کے مطابق لکھی گئی ہے بھیرون راگ اوڑوی یعنی صرف پانچ سُر کا راگ ہے - رکھب اور پنجم کے سُر اُسمین متروک ہین مگر آجکل بھیرون

سمپورن یعنی ساتون سُر کا راگ مانا جاتا ہی۔ مالکوس سنگیت درپن کے مطابق سمپورن ہی اور آجکل اوڈو مانا جاتا ہی۔ یعنی رکھب اور پنچم اس مین متروک ہی۔ اور اسیطرح ہنڈول کو رکھب اور دھیوت چھوڑ کے گانا چاہیے لیکن فی زمانہ بجاے دھیوت کے پنچم کا سُر متروک ہی۔ اگر کوئی شخص سنگیت درپن کے مطابق ان راگون کو گائے تو ٹکسال باہر کردیا جائے۔ بیشمار مثالون مین سے یہ چند مثالین بطور نمونہ لکھی گئی ہین جس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہی کہ یہ شہرت غلط ہی۔ رہی دوسری بات یعنی چھ راگ اور تیس راگنیون کی حکایت اسکے متعلق غور فرمائیے۔

بھیرون راگ کی پانچ راگنیان بیان کی جاتی ہین جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہی کہ یہ بھیرون سے استخراج کی گئی ہین۔ ان کے نام حسب ذیل ہین۔

براری - مدھ مادھوی - بھیرؔوی - سندھوی - بنگال -

ذیل مین بھیرون کی ہر ایک راگنی کے سُر لکھے جاتے ہین جو قابل لحاظ ہین۔

نام راگ راگنی	کھرج	رکھب	گندھار	مدھم	پنچم	دھیوت	نکھاد
بھیرون	سُدھ	کومل	تیور	سُدھ	سُدھ	کومل	تیور
براری	سُدھ	کومل	تیور	تیور	سُدھ	کومل	تیور
سندھوی یا سیندورا	سُدھ	تیور	کومل	سُدھ	سُدھ	تیور	کومل
مدھ مادھوی یا مدھ مادھ	سُدھ	تیور	کومل	سُدھ	سُدھ	تیور	تیور
بنگال	سُدھ	تیور	کومل	سُدھ	سُدھ	تیور	کومل
بھیرون	سُدھ	کومل	کومل	سُدھ	سُدھ	کومل	کومل

غور کرنے کا مقام ہی کہ سات سُرون کے راگ سے چھ یا پانچ سُرون کے راگ کا استخراج قابل قیاس ہو سکتا ہی لیکن یہ سمجھ مین نہین آتا کہ پانچ سُر کے راگ سے سمپورن راگنیون کا استخراج کس قاعدے سے ممکن ہوا۔ بالفرض اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ راگنیان کسی باقاعدہ طریقے پر پانچ سُرون سے نکالی گئین تو ان راگنیون مین وہی سُر ہونا چاہیئے تھے جو بھیرون راگ مین تھے یا اگر کوئی کومل یا تیور سُر علاوہ ان سات سُرون کے بطور زائد سُرون کے راگنی مین شامل ہوتے تب بھی کوئی قباحت نہ تھی لیکن یہ کیونکر ممکن ہی کہ خود بھیرون کی رکھب تو کومل ہو۔ سیندھوی مدھ مادہ اور بنگال جو اس سے نکالی گئی ہین ان مین رکھب تیور رہے۔ یا بھیرون کی گندھار تو تیور ہو اور سندھوی۔ مدہ مادہ۔ بنگال اور بھیرون کی گندھارین کومل ہو جائین مین نہایت شکر گزار ہونگا اگر کوئی صاحب جو ہنومنت مت کے پیرو ہون مجھے اس قاعدے یا اصول سے

آگاہ فرمائینگے جسکے ذریعہ سے ایک اوڈو راگ سے مختلف سُرن کی ہمیون راگینون کا استخراج ممکن ہو سکا اس دعوی سے کیا حاصل ہو کہ مروجہ موسیقی ہنونت مت کا پابند ہو جب کہ ایک راگ بھی اس مت کے مطابق آجکل نہین گایا جاتا۔

مقام افسوس ہو کہ رتناکر سات سو برس پہلے ان تمام قصص و حکایات سے قطع نظر کر کے علمی اصول پر راگون کے استخراج کی کوشش کرے اور ہمارے یہان ابھی تک اُنھین پُرانے قصونپر نظام موسیقی کا دار و مدار سمجھا جائے۔ رتناکر کے بعد بہت سے گرنتھ سنسکرت زبان مین مختلف اوقات مین لکھے گئے ہین راگ وبودہ (राग विबोध) چترڈنڈی پرکاش۔ سُرمیل کلانِدھو۔ راگ ترنگنی۔ سارامرت یہ تمام گرنتھ رتناکر کے بعد تصنیف کیے گئے ہین اور ان مین سے بعض صرف تین ہو چار سو برس کے پُرانے ہین۔ لیکن ان مین سے ایک گرنتھ نے بھی چھ راگ اور تیس راگینون کا قصہ نہین لکھا۔ بلکہ انھین سے ہر ایک نے باقاعدہ طریقے پر راگون کے استخراج کی کوشش کی ہو۔

بعض قابل حل سوالات

ہمارے ذہن مین گرنتھون کے مطالعہ سے حسب ذیل سوالات پیدا ہوتے ہین جنکا ابتک کسی نے جواب نہین دیا اور نہ کوئی ایسی معقول وجہ بیان کی جس سے اطمینان خاطر ہو۔

(۱) رتناکر مین بائیس سُرتیون کا مصرف کیا ہو اور کن کن مقامات پر ان کے استعمال کی ہدایت ہو اور کیا قاعدہ ان کا مقرر ہو؟۔

(۲) مروجہ ٹھاٹھون مین سے کس ٹھاٹھ کو رتناکر کا مدھم گرام کہہ سکتے ہین اور کیون؟

(۳) کیا آجکل رتناکر کے مدھم گرام کا کوئی راگ ہمارے برتاوے مین آتا ہو اور کیا ہمارے کسی راگ کو رتناکر کے کسی راگ سے مطابقت ہو۔ اگر ہو تو وہ کون سا راگ ہو اور مطابقت کی کیا وجہ ہو؟۔

(۴) رتناکر کے گرنتھ کا ایک باب سادھارن پرکارن (साधारण प्रकारण) کے نام سے مشہور ہو یہ پرکارن رتناکر کے مصنف نے اپنے راگون مین کس جگہ اور کیونکر استعمال کیا ہو؟

(۵) رتناکر مین وہ کون سے راگ ہین جن مین کومل گندھارا اور کومل نکھاد مستعمل ہے اور ان مین وہ کون سے راگ ہین جن مین تیور مدھم لگائی جاتی ہو؟۔

(۶) رتناکر نے تین گرام راگ مانے ہین جن سے ما بقی راگون کا استخراج کیا ہو یہ گرام راگ خود کس ٹھاٹھ مین شمار کیے جائینگے۔ اگر کسی ٹھاٹھ مین لکھے جا سکتے ہین تو وجہ معلوم ہونا چاہیے؟

(۷) کالی ناتھ نے رتناکر کی ایک شرح لکھی ہو۔ اسمین مورچھنا پر بھی کچھ بحث کی گئی ہو۔ کیا کالی ناتھ کی رائے مورچھنا کے متعلق صحیح ہو۔ اگر صحیح ہو تو رتناکر کے کھرج گرام کے ساتون مورچھنا کے مطابق آجکل کون

ٹھاٹھ ہوے؟۔

(۸) رتناکر نے ہر ایک گرام راگ کے لیے ایک خاص النکار مقرر کیا ہے اسکی کیا وجہ ہے؟۔

(۹) اگلے نظام موسیقی مین سُدھ تان کا کیا مصرف تھا؟

(۱۰) اگر سدھ تان مختلف راگون کی شکلین پہچاننے مین مدد دیتی تھی۔ تو اس ضروری چیز کو رتناکر کے مصنف نے اپنی راگ ادھیاے مین (جو موزون ترین مقام اسکے لیے ہوسکتا تھا) کیون نہ بیان کیا؟

(۱۱) بعض سُدھ تانون مین کھرج کا سُر چھوٹ گیا ہے اسکی کیا وجہ ہے؟

(۱۲) بعض مصنفین ہندوستانی موسیقی کو چھ راگ اور اُن کی راگنیون اور پتر اور بھارجاؤن پر تقسیم کرتے ہین یہ تقسیم کس اصول پر مبنی ہے؟

(۱۳) بعض گرنتھون مین نیز اُردو کی جدید تصانیف مین تحریر ہے کہ فلان راگ اتنے راگون سے مرکب ہے مثلاً کھٹ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ چھ راگون سے ملکر بنا ہے۔ دریافت طلب امر ہے کہ کس مقدار سے اور کس طریقے پر راگون کو ملانا چاہیے۔ اور کونسا معیار راگون کی آمیزش کے لیے مقرر کیا گیا ہے؟

(۱۴) آخر زمانے کے گرنتھ جو صرف تین چار سو برس کے پُرانے ہین برابر کہتے آئے ہین کہ آجکل صرف ایک گرام یعنی کھرج گرام باقی رہ گیا ہے۔ رتناکر کے زمانہ مین دو گرام تھے یعنی کھرج گرام اور مدھم گرام۔ امر دریافت طلب یہ ہے کہ رتناکر کے زمانہ تک مدھم گرام کیون ضروری تھا اور اب کیون غیر ضروری ہے؟۔

(۱۵) کیا مدھم گرام کے راگ آجکل کھرج گرام مین شامل ہین۔ اگر شامل ہین تو کیونکر؟ کیا مدھم گرام کے راگون سے رتناکر کا مقصد ان راگون سے تھا جن مین تیور مدھم مستعمل ہے۔

موجودہ نظام موسیقی کی تہذیب کی ضرورت

حالت موجودہ مین موسیقی کو گرنتھون کے مطابق بنانا گویا تمام ہندوستان کو سر سے الف بے شروع کرانا ہے جو غیر ممکن۔ د۔ کچھ ہنومنت پا رتناکر پر موقوف نہین مروجہ نظام موسیقی کسی گرنتھ کے مطابق نہین ہے۔ ظاہر ہے کہ جب نظام موسیقی بدل گیا تو اسکے لیے نئے اُصول اور قواعد کی بھی ضرورت لازمی ہے۔ خود سنسکرت گرنتھون کو دیکھو۔ ایک گرنتھ دوسرے سے مطابقت نہین رکھتا۔ کیون۔ اسلیے کہ مختلف زمانون مین یہ گرنتھ لکھے گئے ہین اور ہر مصنف نے اپنے زمانہ مین جو نظام موسیقی مروج پایا اسی کو اپنی کتاب مین بیان کیا۔ پس یہ دستور قدیم سے جاری ہے کہ جب کبھی نظام موسیقی مین تغیر و تبدل واقع ہو جاتا ہے تو اس زمانہ کا پنڈت جو علم سنگیت سے کما حقہ واقفیت رکھتا ہوا اس وقت کی مروجہ موسیقی پر ایک گرنتھ لکھ دیتا ہے اور تمام قواعد اسوقت کی موسیقی کے لیے منضبط کر دیتا ہے۔ قواعد کے منضبط کرنے سے میرا مقصد یہ نہین

کہ اپنی طرف سے راگون کے سُر مقرر کر دیتا ہی بلکہ اس کا یہ فرض ہی کہ ہر ایک راگ کے گانے کے مختلف مت یعنی طریقون کو جمع کر کے ان کی جانچ پرتال کرے اور جو مت سنگیت کے اصول کے موافق باقاعدہ اور صحیح پائے اُس کو گرنتھ مین درج کرے تاکہ اُس زمانہ کے لوگ اُسکی ہدایتون کے موافق عمل کرین - اسی اعتبار سے مرجبہ نظامِ موسیقی کیلیے (جس کی موجودہ حالت جس حد تک پہونچگئی ہی پیشتر بیان کی جاچکی ہی) بھی ایک گرنتھ کی ضرورت تھی - اِس ضرورت کو چتر پنڈت نے پورا کیا جو علم سنگیت کے بینظیر عالم ہین - اُنھون نے جو گرنتھ لکھا ہی اُسکا نام لکش سنگیت लक्ष संगीत ہی اور فی زمانہ یہی ایک ایسا گرنتھ ہی جو موجودہ موسیقی کی ضرورتون کو پورا کرتا ہی لکش سنگیت کی زبان سنسکرت ہی جسکے سمجھنے والے ہمارے حصۂ مُلک مین بہت کم ہین اسلیے حسب ارشاد اپنے اُستاد اور معزز دوست پنڈت وشنو نرائن بھات کھنڈے صاحب بی - اے ایل ایل - بی وکیل ہائیکورٹ بمبئی مین نے اس کتاب کو اُردو مین لکش سنگیت کے اصول پر تحریر کیا پنڈت صاحب موصوف کی اعلیٰ تحقیق اور بینظیر قابلیت کا نتیجہ تھا جو یہ کتاب تکمیل کو پہونچی اگر قدم قدم پر وہ مدد نہ کرتے تو مجھ سے اِس کام کا انجام پانا غیر ممکن تھا -

اس کتاب مین جو مضامین لکھے گئے ہین وہ غالبًا تمام ماہرین فن کے تجربے مین آچکے ہونگے - اگر کوئی بات آپ کو غیر معمولی معلوم ہو تو پہلے اُسپر غور کر لیجیے اگر عقل سلیم کے نزدیک قابل پذیرائی ہو تو مانیے ورنہ جانے دیجیے - موجودہ حالت کو دیکھکر اِس کی امید بھی فضول ہی کہ تمام ہندوستان ایک طرز عمل اختیار کرے گا - اس کتاب کے لکھنے سے میرا مقصد صرف یہ ہی کہ شائقین فن کو سہولت ہو اور ایک آسان اور باقاعدہ طریقہ اُن کے پیش نظر ہے جیسا کہ ابتدا مین گزارش کیا گیا - جو صاحب اس کتاب کو اس غرض سے ملاحظہ فرمائین کہ وہ موسیقی مین کامل ہوجائینگے تو ان کی خدمت مین مکرر گزارش ہے کہ وہ غلطی پر ہین کیونکہ موسیقی بغیر عمل کے بیکار ہی اور عمل بغیر مشق ناممکن ہی البتہ جسقدر موسیقی کو علم سے تعلق ہی اس قدر حتی الامکان وضاحت کے ساتھ اس کتاب مین بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہی کیونکہ ہندوستان مین تعلیم یافتہ گروہ اُسوقت تک اسکیطرف متوجہ نہین ہوسکتا جب تک موسیقی علم کی حیثیت مین انکے سامنے پیش نہ کیا جائے - یہ خیال تعلیم یافتہ گروہ کا کسی طرح قابل اعتراض نہین ہوسکتا کہ اگر فی الواقع موسیقی ایک علم ہی تو کوئی وجہ نہین کہ دیگر علوم متعارفہ کی طرح اسکے اصول موضوعہ بدلائل نہ ثابت کیے جائین - اگر موسیقی فی الحقیقت علم ہی تو اسکی ہر ایک بات کسی خاص اصول یا قاعدے کے اندر ہونا چاہیے - اگر فی الحقیقت موسیقی علم ہندسہ کی ایک شاخ ہی تو جو اصول موسیقیہ علم ہندسہ پر قائم ہین اُن کی تصریح ہونا چاہیے -

یون تو دنیا مین کوئی قوم ایسی نہ پائی جائے گی جسمین کسی نہ کسی طرح کا گانا موجود نہ ہو لیکن جو قومین مدت دراز سے شایستہ ہین اُن مین موسیقی علم کے درجے پر پہونچگیا ہی۔ ہندوستان مین بھی جو موسیقی مروج ہی وہ باقاعدہ ہی اور اسے سنسکرت زبان مین ناد (नाद) کہتے ہین اور نظام موسیقی کو سنگیت (संगीत) کہتے ہین۔ پنڈتون نے سنگیت کی تین قسمین مانی ہین۔ (۱) گرنتھ سنگیت (ग्रंथ संगीत) (۲) لکش سنگیت (लक्ष संगीत) (۳) بھاوی سنگیت (भावी संगीत) گرنتھ سنگیت سے مطلب اُس نظام موسیقی سے ہی جو ہمارے زمانے سے پیشتر مروج تھا اور پرانی سنسکرت کتابون مین جنھین گرنتھ کہتے ہین پایا جاتا ہی۔ یہ سنگیت زمانے کے ساتھ بدلتا گیا اور آجکل متروک ہی۔ لکش (लक्ष) کے معنی سنسکرت مین مروجہ کے ہین اور اس سے مراد اس نظام موسیقی سے ہی جو آجکل مروج ہی ہماری کتاب کو اسی سنگیت سے تعلق ہی لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ لکش سنگیت گرنتھ سنگیتون کے تغیر و تبدل کا نتیجہ ہی اسلیے جہان کہین ہم ضرورت دیکھینگے گرنتھ سنگیتون سے مدد لینگے۔ بھاوی کے معنی سنسکرت مین آیندہ کے ہین اور اس سے مراد اس نظام موسیقی سے ہی جو آیندہ کسی زمانے مین رواج پائے ظاہر ہی کہ جسطرح گرنتھ سنگیت زمانے کے ساتھ بدل گئے اُسیطرح ایک دن یہ نظام موسیقی بھی جو ہمارے زمانے مین مروج ہی بدل جائے گا اور دوسرا سنگیت زمانے کی ضرورتون کے موافق رواج پائیگا

علم موسیقی کا موضوع آواز ہی۔ آواز کیونکر پیدا ہوتی ہی؟ یہ سائنس کا ایک مسئلہ ہی جسے حتی الامکان مختصر طور پر بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہی۔

اگر کسی شی کو جس سے آواز پیدا ہوتی ہو غور سے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ اُس شے مین آواز پیدا ہونے کی حالت مین ایک قسم کی لرزش ہوتی ہی۔ یہی لرزش آواز کا سبب ہے۔ یہ کیفیت بعض مرتبہ آنکھ سے صاف دکھائی دیتی ہی اور بعض مرتبہ نہین دکھائی دیتی مثلاً جسوقت گھڑیال پر موگری لگائی جاتی ہی تو آواز پیدا ہونے کے ساتھ ہی اسمین ایک کیفیت لرزش کی بھی پیدا ہوتی ہے لیکن ممکن ہی کہ یہ

کیفیت بخوبی نہ دکھائی دے برخلاف اسکے اگر ستار کے تار کو چھیڑو تو آواز کے ساتھ ہی جو کیفیت لرزش
کی تار مین پیدا ہوتی ہے وہ صاف دکھائی دیتی ہے - اگر تار کو انگلی سے چھو لو تو لرزش موقوف ہوجائے گی
اور لرزش کے موقوف ہوتے ہی آواز بھی موقوف ہوجائیگی - پس ظاہر ہے کہ آواز صرف ایسے اجسام سے
پیدا ہونا ممکن ہے جنمین لرزش کی قابلیت ہو یعنی اُن تمام ذرون جنسے ملکر جسم بنا ہے ایک کیفیت لرزش
کی پیدا ہوجائے - اب دیکھو کہ جسم سے آواز پیدا ہوکر کان کے پردون تک کیونکر پہونچتی ہے اور وہ کون شی ہے
جسکے ذریعے سے آواز کانون تک پہونچتی ہے؟ یہ شی ہوا ہے - ہوا چونکہ لطیف ترین جسم ہے اسلیے ہر جگہ موجود ہونے
کے علاوہ نہایت آسانی کے ساتھ سمٹ جاتی ہے اور اتنی ہی تیزی کے ساتھ پھیلتی بھی ہے - یہ ہوا کی خاصیت ہے
جسوقت کسی جسم سے آواز پیدا ہوتی ہے تو اس جسم کے تمام ذرے لرزش مین آتے ہین اور اس وجہ سے اس
جسم کے گرد کی ہوا مین بھی ایک کیفیت تموج کی پیدا ہوتی ہے اور یہ کیفیت تموج کی بڑھتے بڑھتے اسمقام
کی ہوا کو بھی جنبش دیتی ہے جو کانون کے پردون سے ملی ہوتی ہے - ذیل کی تصویر مین یہ سلسلہ دکھایا جاتا ہے -
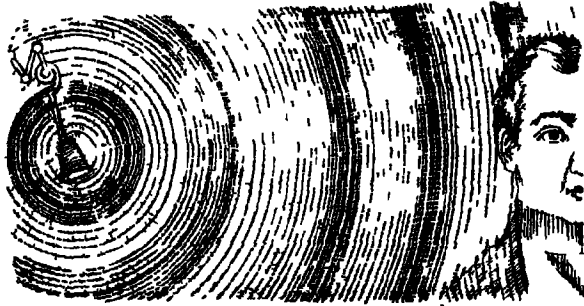
آواز دو قسم کی مانی جاتی ہے - **صدای محض** اور **صدای موسیقی**

صدای محض ایسی آواز کا نام ہے جو متناسب نہ ہو اور نہ جسکی تموجات کی تعداد شمار کیجا سکے مثلاً
بندوق کی آواز یا بادل کے گرجنے کی صدا وغیرہ -

صدای موسیقی ایسی آواز کو کہتے ہین جو متناسب اور متواتر اثر پیدا کرے اور جسکے تموجات کی تعداد
شمار کی جاسکے - صدای موسیقی کے لیے صرف اسیقدر شرط ہے خواہ اسکے پیدا ہونے کا ذریعہ کچھ ہی ہو
صدائے موسیقی کیلیے متناسب ہونے کی شرط اسلیے ضروری ہے کہ تموجات کے درمیان مین جو
فصل ہوتا ہے وہ ایک تناسب خاص سے ہوا کرتا ہے اور صدائے محض مین یہ تناسب نہین ہوتا
لیکن اگر کسی وجہ سے یہ تناسب پیدا ہوجائے تو پھر صدای محض صدائے موسیقی ہوجائے گی - صدائے
موسیقی کو نغمہ بھی کہتے ہین اور سنسکرت سنگیتون مین اسی کو سُر (स्वर) کہتے ہین -

صدائے موسیقی مین چند مخصوص صفات پائے جاتے ہین (۱) مقام (۲) عرض - (۳) کیف -

مقام صوت - اس سے مراد آواز کے درجے سے ہے - ہر آواز کسی نہ کسی حد تک بلند ضرور ہوگی صدائے موسیقی کی بلندی کی حد دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ جس جسم سے آواز پیدا ہوتی ہے اسکو دیکھتے ہیں کہ ایک سکنڈ مین کتنی تموجات اس سے پیدا ہوئین جسقدر لرزشوں کی تعداد زائد ہوگی اُسیقدر آواز اونچی ہوگی مقام صوت کا دوسرا نام درجہ ہے -

عرض صوت - صدائے موسیقی خواہ وہ ایک ہی مقام کی ہون لیکن ممکن ہے کہ ایک موٹی ہو اور ایک مہین یا ایک دھیمی ہو اور ایک تیز - عرض سے مراد تیزی ہے جو تموج کی قوت پر منحصر ہے جس زور سے لرزش ہوگی اتنی ہی آواز بھی تیز ہوگی -

کیف یہ ایک مخصوص صفت ہے جس سے صدای موسیقی خواہ وہ ایک ہی مقام اور عرض کی کیون نہ ہون ایک دوسرے سے صاف علٰحدہ معلوم ہون گی اور بآسانی شناخت کی جاسکینگی مثلاً شہنائی اور ستار اور ہارمونیم کی آوازین ہمیشہ ایک دوسرے سے الگ معلوم ہون گی باوجودیکہ ان سب سازون سے ایک ہی قسم کی آواز پیدا کی جا رہی ہو -

صدائے موسیقی کی لرزشوں کی تعداد کے شمار کیلئے مختلف طریقے ایجاد کیے گئے ہین جنسے بآسانی ہر آواز کے تموجات کی تعداد معلوم ہوجاتی ہے - ایک عالم جس کا نام سٹیوارٹ ہے اسکی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ نیچی سے نیچی صدای موسیقی جس کا پیدا ہونا ممکن ہے اسکے تموجات کی تعداد سولہ فی سکنڈ ہوگی اور اونچی سے اونچی آواز جو ممکن ہو سکتی ہے اُس کی تعداد اڑتالیس ہزار فی سکنڈ ہوگی -

ظاہر ہے کہ ان دو انتہائی اونچی اور نیچی آوازون کے درمیان مین بے شمار آوازین پیدا ہوسکتی ہین لیکن اسقدر آوازین موسیقی کے مصرف مین نہین آتین - انسان کے گلے سے جسقدر اونچی یا نیچی آوازین پیدا ہوسکتی ہین وہ سائنس نے بتا دی ہین - مرد کے گلے سے نیچی سے نیچی آواز جو پیدا ہوسکتی ہے اسکے تموجات کی تعداد ایک سو تیرہ فی سکنڈ ہے اور اونچی سے اونچی آواز کے تموجات کی تعداد چھ سو اٹھتر فی سکنڈ ہے - عورت کے گلے سے نیچی سے نیچی آواز جو پیدا ہوسکتی ہے اسکے تموجات کی تعداد پانسو بہتر فی سکنڈ ہے اور اونچی سے اونچی تعداد آواز کی ایکہزار چھ سو فی سکنڈ ہے -

پیشتر بیان کیا گیا ہے کہ ہر آواز موسیقی کسی نہ کسی حد تک بلند ضرور ہوگی پس اگر "الف" کو ہم ایک صداے موسیقی یعنے سُر فرض کرین اور "بے" کو ایک دوسرا سُر ایسا مانین جو "الف" سے باعتبار بلندی دُونا ہو تو "بے" کو اصطلاحاً دون کا سُر یا ٹیپ کا سُر کہینگے اگر "الف" کو ہم ایک گوشے پر قائم کرین اور "بے" کو دوسرے گوشے پر جیسا کہ ذیل کے نقشے مین بتایا جاتا ہے

تو ،، الف ،، سے لیکر ،، بے ،، تک جو فاصلہ ہی اُس کو آجکل کی بول چال مین سپتک کہینگے اور گرنتھون کی اصطلاح مین اِسے **استھان** (स्थान) کہین گے - استھان کے معنی جگہ یا مقام کے ہین -

استھان تین قسم کے ہوتے ہین (۱) مندر (मंद्र) (۲) مدھ (मध्य) (۳) تار (तार)

مندر استھان اگر ایک سُر ،، جیم ،، ایسا فرض کیا جائے جو باعتبار بلندی آواز ،، الف ،، کا نصف ہو تو ،، جیم ،، سے لیکر ،، الف ،، تک جو فاصلہ یعنی سپتک یا استھان ہو گا اسکو مندر استھان کہینگے آجکل کی بول چال مین اِسے **کھرج کی سپتک** کہتے ہین - مندر کے معنی سنسکرت مین نیچے کے ہین

مدہ استھان - مدھ کے معنی درمیان یا وسط کے ہین اور مراد اس سے اُس استھان یا سپتک سے ہی جو درمیانی ہو یعنی ،، الف ،، سے لیکر ،، بے ،، تک جیسا کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہی - آجکل اسکو **بیچ کی سپتک** بھی کہتے ہین -

تار استھان - تار کے معنی سنسکرت زبان مین ،، اونچے ،، کے ہین - بالفرض اگر کوئی سُر ایسا فرض کیا جائے جو باعتبار بلندی آواز ،، بے ،، کی آواز سے دونا ہو مثلاً ،، ذال ،، تو اس فاصلے کو تار استھان کہینگے اور آجکل اسے ،، **دون کی سپتک** ،، بھی کہتے ہین ذیل کے نقشے مین ہر سہ استھان دکھائے جاتے ہین لیکن یہ امر بخوبی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ مندر - مدھ اور تار استھان فی نفسہ کوئی شئے نہین ہین بلکہ محض نسبتی الفاظ ہین یعنی صرف مدھ استھان اور تار استھان کے اعتبار سے درمیانی سپتک مدہ استھان کہی جائے گی اسیطرح مندر استھان صرف مدہ اور تار استھان کے اعتبار سے نامزد کیا جائے گا جیسا کہ ذیل کے نقشے سے معلوم ہو جائے گا -

مندر استھان　　　مدھ استھان　　　تار استھان

جیم ———— الف ———— بے ———— دال

یہان پر اعتراض کیا جا سکتا ہی کہ کیا اس سے زیادہ سپتکین ممکن نہین ہین جو استھان کی صرف تین ہی قسمین مانی گئین - ؟ جواب یہ ہی کہ متعدد سپتکین ہونا ممکن ہین لیکن یہ تقسیم استھان کی آدمی کی آواز کے اعتبار سے کی گئی ہی عموماً اس سے زائد آواز نہین جاتی اور زیادہ تر انھین تین سپتکو نکی ضرورت پڑتی ہی - سپتک مین سے بہت سی آوازین ایک دوسرے سے مختلف پیدا کیجا سکتی ہین لیکن اگلے پنڈتون نے صرف بائیس ۲۲ آوازون کو سپتک مین مانا ہی یا یون کہنا مناسب ہو گا کہ سپتک یا استھان کو بائیس حصو نپر تقسیم کیا ہی - ان حصّون یا آوازون کو گرنتھو نکی اصطلاح مین سُرتی کہتے ہین دراصل صحیح تلفظ اس کا شروتی (श्रुति) ہی اور اسکے لفظی معنی چھوٹے سُر کے ہین - پنڈتو نکی اس تقسیم پر یہ

اعتراض ممکن ہے کہ کیا بائیس سُرتون سے زیادہ آوازین ایک سبتک سے نہین پیدا ہوسکتین اور کیا وہ سرتی نہین کہی جاسکتین ؟ بیشک بائیس سے زائد آوازین پیدا ہوسکتی ہین لیکن اگلے پنڈتون نے سُرتی کی تعریف مین صرف یہی نہین کہا ہے کہ سُرتی آواز کو کہتے ہین بلکہ للکش سنگیت جو ایک گرنتھ ہے اسمین سُرتیون کے متعلق اسطرح لکھتے ہین -

नित्यं गीतोपयोगित्वम भिज्ञेयत्वमुत्तमम्।

लक्ष्य मार्गो समादिष्टं पंडितै श्रुतिलक्षणम्॥

اس اشلوک کا مطلب یہ ہے کہ" سرتی ایسی آواز کا نام ہے جو موسیقی کی ضرورتون کیلیے مفید ثابت ہو اور آسانی شناخت بھی کی جاسکے" ظاہر ہے کہ جب آسانی سے پہچانے جانے کی شرط سُرتیون کیلیے مقرر کر دی جائے گی تو ان کی تعداد بہت زیادہ نہ رہیگی کیونکہ ایک آواز دوسرے سے اسقدر مشابہ ہوگی کہ آسانی سے نہ پہچانی جاسکے گی اور اسلیے سُرتی نہ کہی جائے گی - اِسپر بھی یہ اعتراض ممکن ہے کہ کیا بائیس آوازون سے زیادہ آوازین سبتک مین نہین پہچانی جاسکتی ہین ؟ اسکا صرف اسیقدر جواب دیا جاسکتا ہے کہ بائیس سُرتیون کی تعداد اگلے پنڈتون نے اپنی سنگیت کی ضرورتون کیلیے کافی سمجھی اور اسی پر اکتفا کی - ان بائیس سُرتیون کے یہ نام ہین -

[1] تیبرا	तीव्रा	[2] کمودوتی	कुमुद्वती	[3] منندا	मंदा	[4] چھندوتی	छंदोवती
[5] دیاوتی	दयावती	[6] رنجنی	रंजनी	[7] رکتیکا	रक्तिका	[8] روودری	रौद्री
[9] کرودھی	क्रोधी	[10] وجریکا	वज्रिका	[11] پرسارنی	प्रसारिणी	[12] پریتی	प्रीती
[13] مارجنی	मार्जनी	[14] شرتی	क्षिति	[15] رتکا	रक्ता	[16] سندیپنی	संदीपनी
[17] الاپنی	आलापिनी	[18] مدنتی	मदंती	[19] روہنی	रोहिणी	[20] رمیا	रम्या
[21] اگرا	उग्रा	[22] شروبھنی	क्षोभिणी				

اب اُن سُرتیون مین جن کے نام اوپر بیان کیے گیے بعض ایسی ہین جن کی آوازین ایک دوسرے سے بہت مختلف ہین - ایسی سُرتیون کے پنڈتون نے علٰحدہ نام رکھدیے ہین - چنانچہ اِس قسم کی سُرتی کا پہلا نام کھرج ہے اس کو اگلے گرنتھ کارون نے چوتھی سرتی جس کا نام چھندوتی ہے قایم کیا ہے درحقیقت سنسکرت مین اِس کا نام شڑج (सड्ज) ہے اور سر گم کیلیے اس کا دوسرا نام سا (सा) ہے دوسرا سُر یا یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ دوسری سُرتی جسکو پنڈتون نے علیحدہ نام رکھنے کیلیے پسند کیا وہ ساتوین سُرتی ہے جس کا نام رکتیکا ہے - اِسکا دوسرا نام پنڈتون نے رکھب رکھا ہے

درحمل صحیح نام اُسکا سنسکرت مین ریشبھ (रिशभ) ہی اور سرگم کی ضرورتون کیلیے اسکو رے
(रे) کہتے ہین نوین[9] سُرتی جسکا نام کرودھی (क्रोधी) ہی اسکا دوسرا نام پنڈتون نے
گاندھار (गांधार) رکھا اسکو سرگم مین **گا** (गा) کہتے ہین - تیرھوین[13] سُرتی جسکا نام مارجنی ہے
(माजनी) اِس کا دوسرا نام پنڈتون نے **مدھم** (मध्यम) رکھا اور سرگم کے لیے اِسکو ما (मा)
کہتے ہین - اسیطرح سترھوین[17] سُرتی جسکا نام الاپنی (अलापिनी) ہی اسکا دوسرا نام **پنچم** (पंचम)
رکھا اور سرگم کیلیے اسے **پا** (पा) کہتے ہین - اور بیسوین[20] سُرتی جسے رَمیا (रम्या) کہتے ہین اسکا دھیوت
(धैवत) نام رکھا اور اسے سرگم مین **دھا** (धा) کہتے ہین - اور بائیسوین[22] سُرتی یعنی شر وکھبنی
(क्षोभिनी) کا نام **نکھاد** رکھا - اس کا صحیح نام نشاد (निशाद) ہی اور سرگم مین اِسے نی (नी)
کہتے ہین - اِنھین سرون کو سرگم کہتے ہین اور ان سُرون کا نام لیکر گانے کو سَرگم کرنا کہتے ہین - سرگم
محض سا رے گا ما کا مخفف ہی -

ان سات سرون کو اگلے پنڈتون نے اور آجکل کے عالمون نے **سُدھ سُر** مانا ہی - **شُدھ** (शुद्ध)
کے معنی سنسکرت مین پاک یا خالص کے ہین لیکن سُرتیون پر اِن سُدھ سرون کو قائم کرتے وقت
گرنتھ سنگیت اور آجکل کی سنگیت مین بڑا فرق واقع ہوگیا ہی جسکا بیان مناسب موقع پر کیا جائیگا
اس وقت یہ بتانے کی ضرورت ہی کہ علاوہ سات سُدھ سُرون کے پانچ سُر اور بھی سبتک مین ملتے
جاتے ہین یہ گرنتھون مین **وکرت سُر** (विकृत स्वर) کہے جاتے ہین جو حسب ذیل ہین -

(۱) وکرت رکھب (۲) وکرت گندھار (۳) وکرت مدھم (۴) وکرت دھیوت (۵) وکرت نکھاد

وکرت کے لفظی معنی ہین اپنی جگہ سے ہٹا ہوا - اور ان سرون کو وکرت اسی لیے کہا ہی کہ جن سُرتیون پر
بحیثیت سُدھ سرون کے قائم تھے اُنسے ہٹے ہوے ہین - ان مین سے چار سُر وکرت حالت مین اپنی
اپنی جگہ سے گرے ہوے ہین یعنی وکرت رکھب - وکرت گندھار - وکرت دھیوت اور وکرت نکھاد
اِن چار سُرون کو آجکل **کومل سُر** (कोमल स्वर) کہتے ہین - کومل کے لفظی معنی ملائم یا دھیمے کے ہین -
اب ایک وکرت سُر باقی رہا یعنی وکرت - مدھم - یہ وکرت ہونے پر اور وکرت سرون کی طرح اپنی
جگہ سے گرتا نہین ہی بلکہ چند سرتیان چڑھ جاتا ہی اسی لیے اسکو **تیور مدھم** (तीव्र मध्यम) کہتے
ہین صحیح لفظ تیبر ہی اور اسکے لفظی معنے تیز کے ہین -

کومل سُرون کے اعتبار سے چند سُدھ سرون کو بھی **تیور** کہتے ہین اور یہ حسب ذیل ہین (۱) تیور یا سُدھ
رکھب (۲) تیور یا سُدھ گندھار (۳) تیور یا سدھ دھیوت (۴) تیور یا سدھ نکھاد - یہ وکرت سُر سُدھ

سُرون کے درمیان مین پائے جاتے ہین اسطرحپر کہ وکرت رکھب کھرج اور سدھ رکھب کے درمیان مین ہی اور وکرت گندھار سُدھ رکھب اور سدھ گندھار کے درمیان مین ہی وغیرہ

کھرج اور پنچم کو **اچل** अचल کہتے ہین - اچل کے معنی ہین اپنی جگہ سے نہ ہلنے والا اور ان کو اچل سُر اسلیے کہتے ہین کہ ان کے وکرت سُر نہین ہوتے یہ سمجھ لینا چاہیے۔ ان کے وکرت سُر ہونا غیر ممکن ہین ان کی مروجہ سنگیت مین ضرورت نہین ہی -

اب ناظرین کی سہولت کے لیے سپتک کے تمام سُدھ اور وکرت سُر ذیل مین لکھکر دکھائے جاتے ہین

(۱) اچل یا سدھ رکھب (۲) وکرت یا کومل رکھب (۳) سُدھ یا تیور رکھب (۴) وکرت یا کومل گندھار (۵) سدھ یا تیور گندھار (۶) سُدھ مدھم (۷) وکرت یا تیور مدھم جس کو آجکل کڑی مدھم کہتے ہین (۸) اچل یا سدھ پنچم (۹) وکرت یا کومل دھیوت (۱۰) سُدھ یا تیور دھیوت (۱۱) وکرت یا کومل نکھاد (۱۲) سدھ یا تیور نکھاد

یہ بارہ سُر یعنی سات سُدھ اور پانچ وکرت مروجہ سنگیت مین مانے گئے ہین اور انھین پر مروجہ موسیقی کا دار و مدار ہی

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہین کہ بابت سُرتیون کی تقسیم سُدھ سُرون پر کیونکر سنگیت کے عالمون کی ہر تنا کر جو سب سے پرانا گرنتھ اس وقت موجود ہی سُرتیون کی تقسیم کے متعلق یون لکھتا ہی -

चतुश्चतु श्चतु श्चैव षड्ज मध्यम पंचमाः

द्वे द्व निशाद गांधारौ त्रिस्त्री रिशभ धैवतौ ॥

اس شلوک کا مطلب یہ ہی کہ چار چار سُرتیان کھرج - مدھم اور پنچم پر تقسیم کی گئی ہین - دو دو نکھاد اور گندھار پر اور تین تین سرتیان رکھب اور دھیوت پر - اس تقسیم کو مروجہ موسیقی کے عالمون نے مان لیا ہی لیکن ایک بہت بڑا فرق گرنتھ سنگیت اور لکش سنگیت مین سُدھ سُرون پر سُرتیون کی تقسیم کے متعلق یہ واقع ہو گیا ہی مروجہ موسیقی کے عالمون نے کھرج کو پہلی سُرتی پر قائم کیا ہی اور اسیطرح تمام بقیہ سرون کو پہلی سُرتی پر قائم کرتے چلے گئے ہین اگلے گرنتھون مین سے ایک بھی ایسا گرنتھ نہین ہی جس نے کھرج کو پہلی سُرتی پر تسلیم کیا ہو بلکہ تمام گرنتھ کار کھرج کو آخری یعنی چوتھی سُرتی پر قائم کرتے ہین اور اسیطرح بقیہ سُر کو بھی ہر ایک سُر کی آخری یعنی چوتھی سُرتی پر قائم کرتے ہین - نتیجہ یہ ہوا کہ گرنتھ کے سُدھ سرون اور مروجہ سدھ سرون مین زمین و آسمان کا فرق ہی ذیل کے نقشے مین بشیتر جس طریق پر اگلے گرنتھ کارون نے سُر تو نہیں سُدھ سُر مقرر کیے ہین اُن کو لکھکر دکھاتے ہین -

سُرتیان

	سُرتی		گرنتھ کے سُدھ سُر
۱	تیبرا	۱	
۲	کمودوتی	۲	
۳	مندا	۳	
۴	چھندوتی	۴	سُدھ کھرج
۵	دیاوتی	۱	
۶	رنجنی	۲	
۷	رکتیکا	۳	سُدھ رکھب
۸	رودری	۱	
۹	کرودھی	۲	سُدگندھار
۱۰	وجریکا	۱	
۱۱	پرسارنڑی	۲	
۱۲	پریتی	۳	
۱۳	مارجنی	۴	سُدھ مدھم
۱۴	کشریتی	۱	
۱۵	رتکا		
۱۶	سندیپنی	۱	
۱۷	الاپنی	۴	سُدھ پنچم
۱۸	مدنتی	۱	
۱۹	روہنی	۲	
۲۰	رمیا	۳	سُدھ دھیوت
۲۱	اگرا	۱	
۲۲	کشوبھنی	۲	سُدھ نکھاد
۱	تیبرا	۱	
۲	کمودوتی	۲	
۳	مندا	۳	
۴	چھندوتی	۴	سُدھ کھرج

سُرتیان

اس نقشے مین جس طریق پر مروجہ سُدھ سُر سُرتیون پر قائم کیے گئے ہین اُن کو دکھاتے ہین

	سُرتی			سُر
۱	تیبرا	۱	○	سدھ کھرج
۲	کمودوتی	۲		
۳	مَندا	۳		
۴	چھندوتی	۴		
۵	دیاوتی	۱	○	سدھ رکھب
۶	رنجنی	۲		
۷	رکتیکا	۳		
۸	رودری	۱	○	سدھ گندھار
۹	کرودہی	۲		
۱۰	وجریکا	۱	○	سدھ مدہم
۱۱	پرسارنڑی	۲		
۱۲	پریتی	۳		
۱۳	مارجنی	۴		
۱۴	شریتی	۱	○	سدھ پنچم
۱۵	رتّکا	۲		
۱۶	سندیپنی	۳		
۱۷	الاپنی	۴		
۱۸	مدنتی	۱	○	سدھ دھیوت
۱۹	روہنی	۲		
۲۰	رمیا	۳		
۲۱	اُگرا	۱	○	سدھ نکھاد
۲۲	شروبھنی	۲		
۱	تیبرا	۱		سدھ کھرج
۲	کمودوتی	۲		
۳	مَندا	۳		
۴	چھندوتی	۴		

اِس دوسرے نقشہ مین سُرتیون کے نمبر دیگر مروجہ اور گرنتھ کے سُدھ سُرون مین فرق دکھایا جاتا ہے

مروجہ سُدھ سُر	شرتی	شرتی	گرنتھ کے سُدھ سُر
		۱ تیبرا	
		۲ کمودوتی	
		۳ مندا	
سُدھ کھرج	۱ تیبرا	۴ چھندووتی	سُدھ کھرج
	۲ کمودوتی	۱ دیاوتی	
	۳ مندا	۲ رنجنی	
	۴ چھندووتی	۳ رکتیکا	سُدھ رکھب
سُدھ رکھب	۱ دیاوتی	۱ رودری	
	۲ رنجنی	۲ کرودھی	سُدھ گندھار
	۳ رکتیکا	۱ وجریکا	
سُدھ گندھار	۱ رودری	۲ پرسارنڑی	
	۲ کرودھی	۳ پریتی	
سُدھ مدھم	۱ وجریکا	۴ مارجنی	سُدھ مدھم
	۲ پرسارنڑی	۱ شریتی	
	۳ پریتی	۲ رتکا	
	۴ مارجنی	۳ سندیپنی	
سُدھ پنچم	۱ شریتی	۴ الاپنی	سُدھ پنچم
	۲ رتکا	۱ مدنتی	
	۳ سندیپنی	۲ روہنی	
	۴ الاپنی	۳ رمیا	سُدھ دھیوت
سدھ دھیوت	۱ مدنتی	۱ اُگرا	
	۲ روہنی	۲ شروبھنی	سُدھ نکھاد
	۳ رمیا	۱ تیبرا	
سُدھ نکھاد	۱ اُگرا	۲ کمودوتی	
	۲ شروبھنی	۳ مندا	
سُدھ کھرج	۱ تیبرا	۴ چھندووتی	سُدھ کھرج
	۲ کمودوتی		
	۳ مندا		
	۴ چھندووتی		

اوپر کے نقشے پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کھرج کو پہلی سُرتی پر قائم کرنے سے مروجہ سُدھ سُر گرنتھ کے سُدھ سُرون سے بہت کچھ بدل گئے ہین۔ انکی سُدھ رکھب ہماری رکھب سے ایک سُرتی اُتری ہوئی ہے اور انکی سُدھ گندہار قریب قریب ہماری کومل گندہار کے مانند ہے۔ مدہم اور پنچم دونون گرنتھ کی مدہم اور پنچم سے ملتی ہین لیکن اُنکی سُدھ دھیوت پھر ہماری سُدھ دھیوت سے ایک سُرتی اُتری ہے اور اُنکی سُدھ نکھاد ہمارے مروجہ سُرونکی کومل نکھاد کے مانند ہے۔
یہ سارے اختلافات اِسلیے ہوگئے کہ متقدمین نے کھرج کو آخری سُرتی پر قائم کیا اور متاخرین نے کھرج کو پہلی سُرتی پر مانا ہے۔ لیکن چونکہ ہمکو صرف مروجہ موسیقی سے تعلق ہے اور اِسی کو ہم اِس کتاب مین بیان کرتے ہین لہذا جو تقسیم کہ مروجہ موسیقی کے عالمون نے سُرتیون کی کی ہے اِسی کو صحیح مانتے ہین۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو سارا انظام موسیقی جو اسوقت مروج ہے بدل جائے گا۔
مدراس کیطرف عجیب وغریب سُدھ سُرون کا رواج ہے یعنی ہماری کومل رکھب کو وہ سُدھ رکھب مانتے ہین اور ہماری سُدھ رکھب کو سُدھ گندہار کہتے ہین۔ اِسی طرح ہماری کومل دھیوت اُنکی سُدھ دھیوت ہے اور ہماری سُدھ دھیوت اُنکی سُدھ نکھاد ہے۔ اِنھین سُدھ سُرون پر آج تک اُنکے یہان عملدرآمد ہے۔ بادی النظر مین ہمین مدراس کیطرف جن متذکرہ بالا سُدھ سُرون کا رواج ہے بالکل مہمل اور غلط معلوم ہوتے ہین لیکن گرنتھون کے اعتبار سے مدراسی صحیح ہین اور ہم غلطی پر ہین۔ مدراسیون کے مروج سُدھ سُر بہت سے گرنتھون کے مسلمہ سُدھ سُر ہین اور رتناکر جو سب سے پُرانا گرنتھ اِسوقت موجود ہے اِنھین سُرون کو سُدھ سُر مانتا ہے لیکن ایک بھی گرنتھ ایسا نہین ہے جو ہمارے سُدھ سُرون کو مانتا ہو۔
اب ہم ذیل کے نقشے مین مروجہ سُدھ اور وکرت سُرون کا فرق رتناکر کے سُدھ اور وکرت سُرون سے دکھاتے ہین اور اِسکے بعد چند اور سنسکرت گرنتھون کے سُدھ اور وکرت سُر مروجہ سُدھ اور وکرت سُرون کے مقابل لکھ کر دکھائے جائین گے جسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مختلف اوقات مین کیا کیا تبدیلیان سُرون مین واقع ہوتی گئین۔ ہماری مروجہ سپتک کے سُر صدہا برس کے تغیر وتبدل کا نتیجہ ہین۔ یوروپ کی موسیقی مین بھی فی زمانہ یہی بارہ سُر سپتک مین مانے جاتے ہین۔ نقشۂ مذکور ملاحظہ ہو۔

رتناکر کے سُدھ اور وکرت سُر	مروجہ سُدھ اور وکرت سُر
سُدھ کھرج یا اُچیُت کھرج	سُدھ کھرج
سُدھ رکھب یا وِکرت رکھب	کومل رکھب
سُدھ گندہار	سُدھ رکھب
سادھارن گندہار	کومل گندہار
اَنتر گندہار	سُدھ گندہار
سُدھ مدہم یا چیُت مدھم	
وکرت پنچم یا اَچیُت مدھم	سُدھ مدہم
کیشک پنچم	تیور مدھم
سُدھ پنچم	سُدھ پنچم
وِکرت دھیوت یا سدھ دہیوت	کومل دہیوت
سُدھ نکھاد	سُدھ دہیوت
کیشک نکھاد	کومل نکھاد
کاکلی نکھاد	سُدھ نکھاد
چیُت کھرج	
سُدھ کھرج یا اَچیُت کھرج	سُدھ کھرج

اِس نقشے پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ مروجہ کومل رکھب رتناکر کی سُدھ رکھب ہی اور مروجہ سُدھ رکھب رتناکر مین سُدھ گندھار مانی گئی ہے۔ یہی حال کومل اور سُدھ دھیوت کا بھی ہے۔ علاوہ ازین سُدھ مدہم سے گری ہوئی ایک مدہم اور ہے جسکا نام چیُت مدہم رتناکر نے رکھا ہی۔ یہ سُر ہمارے مروجہ موسیقی مین نہین ہے۔ ہماری تیور مدہم کو وکرت پنچم مانا ہے یعنی پنچم کا کومل تیور بھی کر دیا اور حتٰے کہ سُر کا بھی کومل تیور رتناکر نے مانا ہے جسکو وہ اپنے وقت کی اِصطلاح مین چیُت اور اَچیُت کھرج کہتا ہے۔

ظاہر ہے کہ رتناکر کے سُدھ اور وکرت سُرنی زمانا منسوخ ہین لیکن انکو مروجہ سُدھ اور وکرت سُرون کے مقابل دکھانے سے زیادہ تر مقصود یہ ہے کہ طالب علم خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلے کہ موجودہ موسیقی مین جیسا کہ پیشتر بیان کیا جاچکا ہے صرف سات سُدھ اور پانچ وکرت سُرون پر عمل ہے اور اِسکے علاوہ کسی سُر یا سُرتی سے سروکار نہین ہی۔ سُدھ سُر بھی راگون کیطرح بدلتے گئے ہین۔ ہم منسوخ شدہ راگون کو نہین گاتے پھر ہمکو منسوخ شدہ سرونکو استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہی۔

ذیل مین ہم ایک دوسرے گرنتھ کے سُدھ اور وکرت سر مروجہ سرون کے مقابل لکھ کر دکھاتے ہین اس گرنتھ کا نام **راگ ویوودھ** گرنتھ ہے۔ زیادہ تر اس گرنتھ کے سُرون کو آجکل گوّیے اپنے راگون مین شامل کرنے کی کوشش کرتے ہین حالانکہ یہ سخت غلطی ہے۔ اس بات کو خوب اچھی طرح پر ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ سُرتی ہمارے نظام موسیقی سے خارج ہے یعنی مینڈ اور سوت مین تو سُرتیان آجاتی ہین مگر اسکے علاوہ کوئی بھی راگ یا راگنی آجکل ایسی نہین ہے جو ایک بھی سُرتی پر بندھی ہو اور نہ کوئی گرنتھ ایسا موجود ہے جسکے راگ یا راگنی سُرتی پر بندھے پائے جائین آجکل بعض لوگ چند راگنیون مین سرتی کی رکھب دیتے ہین لیکن یہ محض غلط ہے کیونکہ کوئی مروجہ راگ یا راگنی سُرتی پر نہین بندھی ہوئی ہے۔

پس یہ ایک قاعدۂ کُلیّہ مان لینا چاہیے کہ مروجہ سنگیت مین صرف بارہ سُرون یعنی سات سُدھ اور پانچ وکرت سُرون پر عمل ہے اور ان کے علاوہ کوئی سُرتی راگ کی صحت کے لیے ضروری نہین ہے۔ بالفرض اگر کوئی سُرتی کسی راگ یا راگنی مین لگائی جاے گی تو وہ زائد تصور کیجائے گی اور اُس کا شمار راگ کے سُرون مین نہ ہوگا۔

اب ذیل کے نقشے مین راگ دیوودھ کے سُر مروجہ سُرون کے مقابل دکھائے جاتے ہین۔

راگ دیووده کے شُدھ اور وکرت سُر	مروجہ شُدھ اور وکرت سُر
شُدھ کھرج	شُدھ کھرج
شُدھ رکھب	کومل رکھب
تیور رکھب	
تیور تر رکھب	شُدھ رکھب
تیور تم رکھب	کومل گندھار
انتر گندھار	
مردو مدھم	
تیور تم گندھار۔ سدھ مدھم	شُدھ مدھم
تیور تم مدھم	
مردو پنچم	تیور مدھم
شُدھ پنچم	شُدھ پنچم
شُدھ دھیوت	کومل دھیوت
تیور دھیوت	
شُدھ نکھاد۔ تیور تر دھیوت	تیور دھیوت
کیشک نکھاد۔ تیور تم دھیوت	کومل نکھاد
کاکلی نکھاد	تیور نکھاد
شُدھ کھرج	شُدھ کھرج

ایک اور گرنتھ جسکا نام کلانیدھی ہی اسکے سُر بھی مروجہ سُدھ اور وکرت سُرون سے مقابل لکھے جاتے ہین

کلانیدہی کے سُدھ اور وکرت سُر	مروجہ سُدھ اور وکرت سُر
سُدھ کھرج	سُدھ کھرج
سُدھ رکھب	کومل رکھب
سُدھ گندہار۔ پنچشُروتی رکھب	سُدھ رکھب
شٹشُروتی رکھب۔ سادہارن گندہار	کومل گندہار
انتر گندہار	سُدھ گندہار
چیُت مدہم گندہار	
سُدھ مدہم	سُدھ مدہم
چیُت پنچم مدہم	تیور مدہم
سُدھ پنچم	سُدھ پنچم
سُدھ دہیوت	کومل دہیوت
سُدھ نکھاد۔ پنچشُروتی دہیوت	تیور دہیوت
کیشک نکھاد۔ شٹشُروتی دہیوت	کومل نکھاد
کاکلی نکھاد	تیور نکھاد
چیُت شٹرج نکھاد	
سُدھ کھرج	سُدھ کھرج

اِس نقشہ مین سارامرت گرنتھ کے شُدھ اور وکرت سُر مروجہ سرون کے مقابل دکھائے جاتے ہین۔

سارامرت گرنتھ کے شُدھ اور وکرت سر	مروجہ شُدھ اور وکرت سُر
شُدھ کھرج	شُدھ کھرج
شُدھ رکھب	کومل رکھب
پنچشروتی رکھب۔ شُدھ گندہار	شُدھ یا تیور رکھب
شٹشروتی رکھب۔ سادہارن گندہار	کومل گندہار
انتر گندہار	شُدھ یا تیور گندہار
شُدھ مدہم	شُدھ مدہم
برائی مدہم	تیور یا کڑی مدہم
شُدھ پنچم	شُدھ پنچم
شُدھ دہیوت	کومل دہیوت
پنچشروتی دہیوت۔ شُدھ نکھاد	شُدھ یا تیور دہیوت
شٹ شُروتی دہیوت۔ کیشک نکھاد	کومل نکھاد
کاکلی نکھاد	شُدھ یا تیور نکھاد
شُدھ کھرج	شُدھ کھرج

ذیل کے نقشہ مین پاریجات گرنتھ کے سُدھ اور وکرت سُر مروجہ سرون کے مقابل دکھائے جاتے ہین۔

پاریجات کے سُدھ اور وکرت سُر	مروجہ سُدھ اور وکرت سُر
سُدھ کھرج	سُدھ کھرج
پورو رکھب	
کومل رکھب	کومل رکھب
پوروگندہار۔ سُدھ رکھب	تیور یا سُدھ رکھب
کومل گندہار۔ تیور رکھب	
تیورتر رکھب۔ سُدھ گندہار	کومل گندہار
تیور گندہار	تیور یا سُدھ گندہار
تیورتر گندہار	
تیورتم گندہار	
ات تیورتم گندہار۔ سُدھ مدہم	سُدھ مدہم
تیور مدھم	
تیورتر مدھم	تیور مدھم
تیورتم مدہم	
سُدھ پنچم	سُدھ پنچم
پورو دھیوت	
کومل دھیوت	کومل دھیوت
پورو نکھاد۔ سُدھ دھیوت	سُدھ دھیوت
تیور دھیوت۔ کومل نکھاد۔	
تیورتر دھیوت۔ سُدھ نکھاد	کومل نکھاد
تیور نکھاد	تیور نکھاد
تیورتر نکھاد	
تیورتم نکھاد	
سدھ کھرج	سدھ کھرج

اِن تمام نقشون کے دیکھنے سے ثابت ہی کہ شروع سے اتبک تمام گرنتھ کارون نے سپتک مین بغیر کسی دلیل و حجت کے بائیس سُرتیان مان لین لیکن سُدھ سُرون کو سُرتیون پر قائم کرتے وقت ایک دوسرے سے بہت اختلاف واقع ہوا ہی۔ کسی نے کوئی سُر کسی سُرتی پر قائم کیا اور کسی نے وہی سُر دوسری سُرتی پر مانا لیکن ہر زمانے کے گرنتھ کارون نے کھرج کو ہمیشہ چوتھی سُرتی پر قائم کیا ہی اور مروجہ سُدھ سُرونکی کھرج پہلی سُرتی پر قائم کیگئی ہی۔ یہ گرنتھ سنگیت اور لکش سنگیت مین بہت بڑا فرق ہی۔ ایک بات قابل غور یہ ہی کہ گرنتھ کی سُرتیان بھی اس طریقے سے ہماری سُرتیون سے بدل گئی ہین جیسے نقشے مین گرنتھ کے سُدھ سُر اور مروجہ سُدھ سُر ایک ساتھ لکھکر دکھائے گئے ہین اُنکو پھر ایک مرتبہ غور سے دیکھو۔ گرنتھ کی کھرج اور مروّجہ کھرج دونون ایک جگہ سے شروع ہین لیکن گرنتھونکے نزدیک یہ مقام جہان پر کھرج ہے چوتھی سُرتی یعنی چھندووتی ہی اور کھرج کی آواز گویا چھندووتی سُرتی کی آواز ہی۔ لیکن اسی آواز کو ہم پہلی سُرتی کی آواز مانتے ہین کیونکہ ہماری کھرج پہلی سُرتی سے شروع ہی (دیکھو نقشہ) لہذا گرنتھونکی چوتھی سُرتی جسکا نام چھندووتی ہی۔ ہماری پہلی سُرتی تیبرا ہی اور گرنتھ کی پانچوین سُرتی دیاوتی جو انکے یہان رکھب کی سُرتی ہی اسکو ہم کھرج کی دوسری سُرتی یعنی کمودوتی مانتے ہین علی ہذا القیاس گرنتھ کی رنجنی سُرتی ہماری مروجہ مندا سُرتی ہی اور گرنتھ کی رکتیکا مروجہ چھندووتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی طور پر اور بھی کئی گرنتھ ہین جنھون نے اپنے اپنے زمانے مین رواج کے موافق سدھ اور وکرت سُرونکے نام بتائے ہین لیکن جسقدر گرنتھ ہین ایک نے بھی کھرج کو پہلی سُرتیون پر نہین مانا ہے۔

سُرتیون کا مصرف سُرتیون کا مصرف جیسا کہ بیشتر بیان کیا جاچکا ہی موجودہ راگ ادھیا مین نہین ہی اور نہ کسی گرنتھ کے راگ سُرتیون پر بندھے ہوئے ہین سوائے راگ دیبودھ کے جسنے چند راگ ایسے لکھے ہین جو سُرتیون پر بندھے ہوئے ہین لیکن یہ راگ فی زمانا منسوخ ہین۔ سُرتیان زیادہ تر اسی مصرف مین اگلے زمانے سے آئین کہ پنڈتون نے انکی مدد سے سُر اور وکرت سُرون کو قائم کیا چنانچہ رتناکر کہتا ہے۔

श्रुतिभ्यः स्युः स्वराः षड मभर्ष गांधार मध्यमाः पञ्चमो धैवतश्चाथ निषादइतिसप्तत।

اس اشلوک کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک سپتک مین بائیس سُرتیان ہوتی ہین اور کھرج رکھب گندھار مدھم پنچم دھیوت نکھاد انسے نکلتے ہین " سُرتی اور سُدھ سُرون کا بیان ہم یہان ختم کرتے ہین طالبعلم کو خوب اسے سمجھ لینا چاہیے کہ مروجہ موسیقی جاننے کے لیے صرف انھین بارہ سُرونکو سمجھنے کی ضرورت ہی سُرتیونکا مروجہ موسیقی کے راگون مین کہین مصرف نہین ہی صرف سوت اور مینڈ مین مستعمل ہین

جو اصول ہندسہ سُرون اور سُرتیون کے اخذ کرنے مین پیش نظر رکھے گئے
ہین ذیل مین بیان کیے جاتے ہین یہ اصول بعض سنسکرت گرنتھون مین بھی پائے جاتے ہین
بالفرض اگر بین یا ستار پر ایک تار چڑھایا جاوے جسکا طول پیلک سے لیکر کھرج تک ۳۶
انچ فرض کر لیا جاوے اور تار کے چھیڑنے پر جو تموجات پیدا ہون اُنکی تعداد ۲۴۰ فی
سکنڈ فرض کر لیجاوے - تو ایسی حالت مین -

کھرج

मुरे स्थानस्थ। षडज द्विगुरा समः

राग विवोध

قاعدہ اول - پیلک سے کھرج تک تار کی آواز کھرج کی آواز ہوگی -

دون کی کھرج

मध्यस्थानस्थः षडज द्विगुण समः

राग विवोध

قاعدہ دوم - نصف طول پر دون کی کھرج کی آواز پیدا ہوگی (اور اسکے تموجات کے
عدد کھرج سے دوچند ہونگے) -
یعنی اگر پیلک سے کھرج تک تار کا طول ۳۶ انچھ فرض کر لیا گیا ہے تو دون کی کھرج نصف
طول یعنی ۱۸ انچھ پر ظاہر ہوگی اور تموجات کے عدد ۴۸۰ ہونگے -
قاعدہ سوم - مقام صوت (یعنی آواز موسیقی کے درجہ) کا مدوقصر تار کے طول کی کمی
بیشی سے ہمیشہ نسبت تکافو رکھتا ہے -
قاعدہ سوم فی الحقیقت قاعدہ اول دوم سے اخذ کیا گیا ہے - قاعدہ اول تار کا طول معین
کرتا ہے - قاعدہ دوم بتا رہا ہے کہ اگر یہ طول نصف رہجائے تو تموجات کے عدد دوچند
ہوجائینگے پس قاعدہ سوم کلیہ کی صورت مین ظاہر کرتا ہے کہ جسقدر تار کا طول کم ہوتا جائیگا
اسیقدر تموجات کے عدد زیادہ ہوتے جائینگے - مثلاً اگر تار کا طول $\frac{1}{3}$ ہو تو تموجات کے
عدد سہ چند زائد ہوجائینگے - اسیطرح اگر تار کا طول سہ چند ہو تو تموجات کے عدد تین حصہ
کم ہوجائینگے - نسبت تکافو سے یہی مراد ہے -
ان ہر سہ قواعد کو بنظر سہولت جبر و مقابلہ کے اصول پر فارمیولا یعنی قانون کی شکل مین

اس طریق پر لائے ہین ۔

ت = کسی سُر کے تموجات کے عدد فرض کرو

ل = تار کا طول فرض کرو جس سے "ت" سُر پیدا ہوا

ک = کھرج کے تموجات کے عدد فرض کرو ۔ اسے ۲۴۰ فرض کر چکے ہین ۔

ط = کھرج کے تار کا طول فرض کرو ۔ اسے ۳۶ انچ فرض کر چکے ہین ۔

قانون اول یہ ہے ۔ ت × ل = ک × ط

قانون دوم یہ ہے ۔ ت = ک × ط/ل

قانون سوم یہ ہے ۔ ل = ک × ط/ت

مابقی سُر انھین قوانین کی مدد سے نکالے جا سکتے ہین

مدّھم

मध्य स्थानस्थः मध्यमः

(राग विबोध)

قاعدہ چہارم ۔ مدھم کا سُر کھرج اور دون کی کھرج کے درمیان مین ظاہر ہوتا ہے پیشتر کھرج کے تار کا طول ۳۶ انچ فرض کر چکے ہین اور دون کی کھرج کا طول ۱۸ انچ ہے ۔

پس مدھم = ۱/۲ (۳۶ + ۱۸) = ۱/۲ × ۵۴ = ۲۷ انچ پر ظاہر ہوگی ۔

اب قانون دوم سے مدھم کے تموجات کے عدد دریافت کیے جا سکتے ہین ۔ اسطرح ۔

قانون دوم یہ ہے کہ ت = ک × ط/ل

یہان "ک" برابر ہے ۲۴۰ کے اور "ط" برابر ہے ۳۶ کے اور "ل" برابر ہے ۲۷ کے

اسلیے ت = ۲۴۰ × ۳۶/۲۷ = ۳۲۰ فی سکنڈ

لہذا جس کھرج کے تموجات کے عدد ۲۴۰ ہین اسکی مدھم کے تموجات کے عدد ۳۲۰ ہین کھرج اور مدھم کے تموجات کے اعداد مین حسب ذیل تناسب ہے اور اسی کو "بُعد نغم" بھی اصطلاحاً کہتے ہین ۳۲۰/۲۴۰ = ۴/۳ کھرج اور مدھم مین طولاً جو تناسب ہے وہ ان دونون سرونکے تموجات مین جو تناسب بیان کیا گیا ہے اسکے بالعکس ہے یعنی ۳/۴ ۔ یہ قانون سوم سے ثابت ہے ۔ اسطرح قانون سوم یہ ہے ۔ ل = ک × ط/ت

∴ ل = ۲۴۰ × ط/۳۲۰ = ۲۴۰/۳۲۰ ط = ۳/۴ ط ۔ پس

قاعدہ پنجم - مدھم کا طول ۲۷ انچ ہے اور تموجات کے عدد ۳۲۰ فی سکنڈ ہین - کھرج سے اس سُر کا تناسب طولاً ۳/۴ ہے اور تموجات کے عدد کا تناسب یعنی بُعد نغم ۴/۳ ہے -

پنچم

श्री रागात्मक वीणायां पंचमः स्यात दीग्रम
(पारीजात)

قاعدہ ششم - پنچم کا سُر کھرج کے طول کے ۱/۳ یا ۲/۳ حصہ پر ظاہر ہوتا ہے - (اول الذکر آخر الذکر سے ایک سپتک اونچا ہوگا)

کھرج کے تار کا طول ۳۶ انچ ہے - لہذا پنچم کا سُر ۱۲ انچ یا ۲۴ انچ پر ظاہر ہوگا لیکن دون کی کھرج کا طول ۱۸ انچ ہے اور گویا ۳۶ انچ اور ۱۸ انچ ہماری سپتک کے دو گوشے ہین - پس پنچم کے لیے ۲۴ انچ کا طول صحیح ہے اور ۱۲ انچ پر پنچم کی دون ہوگی - اب قانون دوم سے تموجات کے اعداد بآسانی دریافت کیے جاسکتے ہین -

قانون دوم یہ ہے - ت = ک × ط/ل

ک = ۲۴۰ - ط = ۳۶ - ل = ۲۴

∴ ت = ۲۴۰ × ۳۶/۲۴ = ۳۶۰ فی سکنڈ = ک × ۳۶/۲۴ = ۳/۲ ک پس جس کھرج کے تموجات کے عدد ۲۴۰ فی سکنڈ ہونگے اسکی پنچم کے تموجات کے عدد ۳۶۰ فی سکنڈ ہونگے -

قانون سوم - ل = ک × ط/ت ∴ ل = ۲۴۰ × ۳۶/۳۶۰ = ۲۴۰/۳۶۰ ط = ۲/۳ ط = ۲۴ انچ -

قاعدہ ہفتم - پنچم کا طول ۲۴ انچ ہے اور تموجات کے عدد ۳۶۰ فی سکنڈ ہین کھرج سے اسے تناسب طولاً ۲/۳ ہے اور بعد نغم ۳/۲ ہے -

رکھب

षड्ज पंचम भावेन षडेज ज्ञेयाः स्वरा बुधैः
पारीजात

قاعدہ ہشتم - کھرج اور پنچم مین توافق نغم بطریق کامل موجود ہے (اسکو اصطلاحاً تالیف تام کہتے ہین) مثلاً اگر کھرج اور پنچم کے سُر ایک ساتھ چھیڑے جائین تو انکی آوازین ایک دوسرے

کے ساتھ ملکر کانون کو اچھی معلوم ہوتی ہین برخلاف اسکے کھرج اور رکھب کی آوازین باہم ناگوار معلوم ہوتی ہین وجہ یہ ہے کہ جن سرون کے متوجات ایک دوسرے سے نسبت بسیط رکھتے ہین انکی آوازین باہم خوشگوار ہین اور جن سرون مین نسبت غیر بسیط ہے انکی آوازین ناگوار معلوم ہوتی ہین یہ جدید تحقیقات کا نتیجہ ہے لیکن اس اصول سے ہندو پنڈت بھی ناواقف نہ تھے اسی کو وہ لوگ اپنی اصطلاح مین "کھرج پنچم بھاؤ" کہتے ہین جسکے معنی تالیف تام کے ہین پس توافق سے مراد یہ ہے کہ دو یا زائد سرون کی آوازین باہم خوشگوار معلوم ہون۔ جب دو یا اس سے زائد آوازین ملکر کانون کو ناگوار ہون تو اسے اصطلاحاً تنافر کہتے ہین۔

کھرج اور مدھم اور نیز پنچم اور دون کی کھرج مین بھی توافق موجود ہے لیکن نہ ایسے کامل طور پر جیسے کھرج پنچم یا مدھم اور دون کی کھرج مین۔ اسلئے اول الذکر کو اصطلاحاً سمبادی (تالیف تام) کہتے ہین اور آخر الذکر کو انوادی یعنی "تالیف ناقص" تنافر کے لیے ہندوستانی موسیقی مین ویوادی کی اصطلاح پائی جاتی ہے۔

اسی تالیف تام کی مدد سے سپتک مین بقیہ سرون کا استخراج ممکن ہے اسلیے کہ قاعدہ اول کی رو سے جو آواز پہلے سے کھرج تک تار سے پیدا ہوگی (خواہ طول کچھ ہی ہو) کھرج کی آواز متصور ہوگی۔ کھرج کے بعد پانچوان سر ہمیشہ پنچم ہوگا۔ پس اس طریق پر ہر سُر کو کھرج فرض کرنے پر اسکی پنچم بآسانی معلوم ہوسکتی ہے۔ اسطرح

سُر	سمبادی یعنی پنچم
کھرج ۔ رکھب ۔ گندھار مدھم ۔ پنچم ۔ دھیوت نکھاد ۔	پنچم ۔ دھیوت ۔ نکھاد دونی کی کھرج ۔ دونی کی رکھب ۔ دونی کی گندھار دونی کی مدھم ۔

اگر ہم پنچم کے سر کو کھرج تسلیم کرین تو اسکی پنچم کون ہوئی؟ دون کی رکھب (دیکھو نقشہ) پس قانون دوم اور سوم سے طول اور متوجات کے عدد بآسانی دریافت ہوسکتے ہین اسطرح

قانون دوم ـ ت = ک × ط/ل

ک = ۳۶۰

ط = ۲۴

ل = ۲/۳ × ۲۴ = ۱۶

∴ ت = ۳۶۰ × $\frac{۲۴}{۱۶}$ = ۵۴۰ فی سکنڈ۔ خیال رہے کہ یہ دون کی رکھب کے تموجات ہین لہذا اس سپتک مین رکھب کے تموجات کے عدد یہ ہین۔ $\frac{۱}{۲}$ × ۵۴۰ = ۲۷۰ فی سکنڈ
قانون سوم۔ ل = ک × $\frac{ط}{ت}$ ∴ ل = ۲۴۰ × $\frac{۳۶}{۲۷۰}$ = ۳۲ انچ رکھب کا طول ہوا
کھرج اور رکھب کا تناسب طولاً یہ ہوا $\frac{۳۲}{۳۶}$ = $\frac{۸}{۹}$ اور بعد نغم یہ ہے $\frac{۲۷۰}{۲۴۰}$ = $\frac{۹}{۸}$۔ پس

قاعدہ نہم۔ رکھب کا طول ۳۲ انچ ہے اور تموجات کے عدد ۲۷۰ فی سکنڈ ہین۔ کھرج سے تناسب طولاً $\frac{۸}{۹}$ ہے اور بُعد نغم $\frac{۹}{۸}$ ہے۔

دھیوت

رکھب کا طول ۳۲ انچ ہے اور اسے کھرج فرض کرنے پر اسکی پنچم دھیوت ہوگی۔ پس دھیوت کا طول حسب ذیل ہوا۔ $\frac{۲}{۳}$ × ۳۲ = ۲۱ $\frac{۱}{۳}$ انچ (دیکھو قاعدہ ہفتم) اور تموجات کے عدد حسب ذیل ہوئے $\frac{۳}{۲}$ × ۲۷۰ = ۴۰۵ فی سکنڈ۔

قاعدہ دہم۔ دھیوت کا طول ۲۱ $\frac{۱}{۳}$ انچ ہے اور تموجات کے عدد ۲۷۰ فی سکنڈ ہین کھرج سے تناسب طولا $\frac{۱۶}{۲۷}$ ہے اور فصل موسیقی $\frac{۲۷}{۱۶}$ ہے۔

گندھار

دھیوت کا طول ۲۱ $\frac{۱}{۳}$ انچ ہے اور اسکو کھرج فرض کرنے پر اسکی پنچم دون کی گندھار ہوئی لہذا بقاعدہ ششم دون کی گندہار کا طول حسب ذیل ہے۔ $\frac{۲}{۳}$ × ۲۱ $\frac{۱}{۳}$ اور اس سپتک مین گندہار کا طول یہ ہوا ۲ × $\frac{۲}{۳}$ × ۲۱ $\frac{۱}{۳}$ = $\frac{۲۵۶}{۹}$ = ۲۸ $\frac{۴}{۹}$ انچ اور تموجات کے عدد حسب ذیل ہوئے $\frac{۱}{۲}$ × $\frac{۳}{۲}$ × ۴۰۵ = $\frac{۱۳۱۵}{۴}$ = ۳۰۳ $\frac{۳}{۴}$ فی سکنڈ یہ صحیح گندہار ہے لیکن فی زماننا گندہار کے تموجات صرف ۳۰۰ فی سکنڈ مانے جاتے ہین اور اسی سبتک کو اصطلاحاً میزان معتدل کہتے ہین۔ پس اگر گندہار کے تموجات ۳۰۰ فرض کر لیے جائین تو اسکا طول قانون سوم سے دریافت ہوسکتا ہے۔

ل = ک × $\frac{ط}{ت}$ ک = ۲۴۰
ط = ۳۶
ت = ۳۰۰

∴ $ل = 240 \times \frac{36}{300} = \frac{144}{5} = 28\frac{4}{5}$ انچ - پس

قاعدہ یازدہم - گندہار کا طول ۲۸ $\frac{4}{5}$ انچ ہے اور تموجات کے عدد ۳۰۰ فی سکنڈ ہین کھرج سے اسکا تناسب طولاً $\frac{4}{5}$ ہے اور بُعد نغم $\frac{5}{4}$ ہے

نکھاد

گندہار کا طول فی الحقیقت ۲۰ $\frac{4}{9}$ ہے اور تموجات کے عدد ۳۰۳ $\frac{3}{4}$ ہین جیساکہ پیشتر ثابت کیا جاچکا ہے اگر اس گندھار کو کھرج فرض کرین تو اسکی پنچم نکھاد ہوئی - لہذا نکھاد کا طول بقاعدہ ششم یہ ہوا $\frac{2}{3} \times 28\frac{4}{9} = \frac{2}{3} \times \frac{256}{9} = \frac{512}{27} = 18\frac{26}{27}$ انچ اور تموجات حسب ذیل ہوئے $\frac{3}{2} \times 303\frac{3}{4} = \frac{3}{2} \times \frac{1215}{4} = \frac{3645}{8} = 455\frac{5}{8}$ فی سکنڈ لیکن اگر گندہار کے تموجات کے عدد ۳۰۰ ہین جیساکہ آجکل میزان معتدل مین پائے جاتے ہین تو ایسی حالت مین نکھاد کے تموجات حسب ذیل ہوئے $\frac{3}{2} \times 300 = 450$ فی سکنڈ اور طول یہ ہوا - $\frac{2}{3} \times 28\frac{4}{5} = \frac{2}{3} \times \frac{144}{5} = \frac{288}{15} = 19\frac{3}{15} = 19\frac{1}{5}$ انچ

قاعدہ دوازدہم - نکھاد کا طول ۱۹ $\frac{1}{5}$ انچ ہے اور تموجات کے عدد ۴۵۰ فی سکنڈ ہین - طولاً کھرج سے تناسب $\frac{8}{15}$ ہے اور بعد نغم $\frac{15}{8}$ ہے

ذیل کے نقشہ مین سپتک کے ساتون سُدھ سر - انکے تموجات کے عدد مع طول اور بعد نغم دکھائے جاتے ہین

نام سُر	کھرج	رکھب	گندہار	مدھم	پنچم	دھیوت	نکھاد	دون کی کھرج
طول	۳۶ انچ	۳۲ انچ	۲۸ $\frac{4}{5}$ انچ	۲۷ انچ	۲۴ انچ	۲۱ $\frac{1}{3}$ انچ	۱۹ $\frac{1}{5}$ انچ	۱۸ انچ
اعداد تموج فی سکنڈ	۲۴۰	۲۷۰	۳۰۰	۳۲۰	۳۶۰	۴۰۵	۴۵۰	۴۸۰
کھرج سے تناسب	۱	$\frac{9}{8}$	$\frac{5}{4}$	$\frac{4}{3}$	$\frac{3}{2}$	$\frac{27}{16}$	$\frac{15}{8}$	۲

اور بُعد نغم یعنی دو صدائے موسیقی کے تموجات مین باہمی تناسب حسب ذیل ہے

کھرج – رکھب	رکھب – گندہار	گندہار – مدھم	مدھم – پنچم	پنچم – دھیوت	دھیوت – نکھاد	نکھاد – دونکی کھرج
$\frac{9}{8}$	$\frac{10}{9}$	$\frac{16}{15}$	$\frac{9}{8}$	$\frac{9}{8}$	$\frac{10}{9}$	$\frac{16}{15}$

پس سپتک بہ اعتبار بُعد نغم دو مساوی حصون پر تقسیم ہے کھرج سے مدہم تک ایک حصہ ہوا اور پنچم سے دون کی کھرج تک دوسرا حصہ ہوا۔ مدہم اور پنچم مین جو بُعد نغم موجود ہے یعنی $\frac{9}{8}$ یہ دونون مساوی حصون کے درمیان مین واقع ہے اور دونون حصون کو باہم ملاتا ہے آجکل سدھ سرونکی سپتک مانی جاتی ہے لیکن ہم پیشتر بیان کرچکے ہین کہ جن سرون کو ہم آج کل سُدھ سر مانتے ہین اُنکو گرنتھ کارون نے سُدھ نہین مانا بلکہ اکثر گرنتھ کا کافی ٹھاٹھ کے سرونکو سدھ مانتے ہین یعنی جس گندہار اور نکھاد کو ہم آجکل کومل کہتے ہین وہ انکے نزدیک سدھ تھی۔ ذیل مین اُسکا قطعی ثبوت موجود ہے۔

رکھب

सपयोः पुर्व भागे च स्थापनीयोः य रि स्वरः ।

पारीजात

سُدھ رکھب کھرج اور پنچم کے درمیان مین جو فاصلہ ہے اسکے پہلے حصہ مین پائی جاتی ہے آجکل بھی اسی رکھب کو سُدھ مانتے ہین۔

گندھار

षड्ज पंचम योर्मध्ये गांधारस्य स्थितिर्भवेत

"سُدہ گندہار کھرج اور پنچم کے وسط مین واقع ہے" کھرج اور پنچم کے درمیان مین ۱۲ انچ کا فاصلہ ہے اور گندہار اسکے درمیان مین ہوگی ۱۸ + ۶ + ۶ = ۳۰ انچ نقشہ ذیل ملاحظہ ہو۔
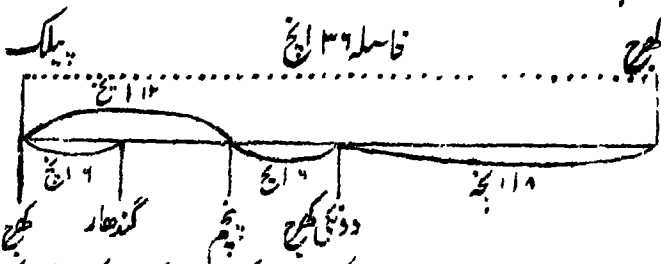
اور تموجات کے عدد قانون سوم سے ۲۸۸ فی سکنڈ ہین لیکن اس گندہار کو آجکل کومل گندھار کہتے ہین جو کافی ٹھاٹھ مین مستعمل ہے اور یہان اہوبل پنڈت اپنے گرنتھ پاریجات مین سُدھ سرون کا طول بین کی ڈانڈ پر بتا رہا ہے لہذا کافی ٹھاٹھ کا سُدھ ٹھاٹھ ہونا قطعی طور پر

ثابت ہے۔

دھیوت

सयो र्मध्य देशे तु धैवतं स्वर माचरेत् ।

دون کی کھرج اور پنچم کے درمیان مین سُدہ دھیوت ہے۔ یہی دھیوت آجکل بھی سُدہ مانی جاتی ہے

نکھاد

तंत्रीश द्वयसं त्यागा न्निषादस्य स्थिर्भवेत् ॥

"دون کی کھرج اور پنچم کے درمیان مین جو فاصلہ ہے اسکو تین برابر حصون پر تقسیم کرو تو سُدہ نکھاد دوسرے حصے کے آخر مین پائی جائیگی"۔ پنچم سے دون کی کھرج کا فاصلہ ۱۲ انچ ہے لہذا پنچم سے سدہ نکھاد کا فاصلہ ۸ انچ ہوا اور کھرج سے سُدہ نکھاد تک ۲۰ انچ کا فاصلہ ہوا لہذا حسب قانون دوم اسکے تموجات کے عدد مندرجہ ذیل ہوئے $\frac{240 \times 36}{20}$ = ۴۳۲ فی سکنڈ لیکن ایسی نکھاد کو آجکل کومل کہتے ہین۔ سُدہ نکھاد کے تموجات کے عدد اور طول پیشتر بیان کیا گیا ہے۔

سُدہ سرون کی سپتک مین تین اقسام کے بُعد نغم پائے جاتے ہین $\frac{9}{8}$ یہ سب سے بڑا ہے اور سپتک مین تین مقامات پر پایا جاتا ہے۔ دوسرا $\frac{10}{9}$ ہے یہ اوسط درجہ کا بُعد دو مقامات پر پایا جاتا ہے تیسرا بُعد $\frac{16}{15}$ ہے اور سب سے چھوٹا ہے۔ $\frac{9}{8}$ کے بُعد کا سب سے بڑے ہونے کا ثبوت نہ صرف علم ہندسہ سے ثابت ہے بلکہ عملاً مشاہدہ ممکن ہے۔ اگر ستار کے پردون کو بغور دیکھو تو جو فاصلہ کھرج اور رکھب مین پاؤگے وہ گندھار اور مدھم کے پردون مین نہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ کھرج اور رکھب کے درمیان مین بُعد $\frac{9}{8}$ ہے اور گندھار اور مدھم کے درمیان مین بُعد $\frac{16}{15}$ ہے جو سب سے چھوٹا ہے۔

یہ بُعد نغم یعنی $\frac{16}{15}$ سپتک مین وکرت سُرون کے پیدا کرنے کیلیے مصرف مین لایا گیا ہے۔ اس طرح پر کہ سپتک کے پہلے حصہ مین کھرج اور رکھب کے درمیان مین (جسمین $\frac{9}{8}$ کا بُعد ہے) $\frac{16}{15}$ کا بعد داخل کر دینے سے ایک دوسرا سُر ظاہر ہوا جسکو وکرت رکھب کہتے ہین اور اسکے تموجات کے عدد ۲۵۶ فی سکنڈ ہین اسکے نکالنے کا طریقہ بہت سہل ہے اور محض ربعہ کا حساب ہے

کھرج کے تموجات ۲۴۰ ہین اور $\frac{16}{15}$ کا بُعد داخل کرنا منظور ہے - لہذا

۱۵ : ۱۶ :: ۲۴۰ (کھرج کے تموجات) = $\frac{240 \times 16}{15}$ = ۲۵۶ فی سکنڈ

پس کھرج اور رکھب کے درمیان مین ایک سُر اور ظاہر ہوا جسکے تموجات کے عدد ۲۵۶ فی سکنڈ ہین - اسکو اصطلاحاً وکرت رکھب یا کومل رکھب کہتے ہین اور کھرج سے بُعد اسکا $\frac{16}{15}$ ہی اب دیکھنا چاہیے کہ کومل رکھب اور شُدھ رکھب مین کونسا بُعد ہی - اسکا طریقہ حسب ذیل ہے -

کومل رکھب کے تموجات = ۲۵۶
سدھ رکھب کے تموجات = ۲۷۰

∴ $\frac{270}{256} = \frac{135}{128}$ بُعد ہوا

اسیطرح سدھ سُرون کو سپتک مین جن مقامات پر $\frac{9}{8}$ اور $\frac{10}{9}$ کے فصل پاے جاتے ہین انہین $\frac{16}{15}$ کا بُعد داخل کرنے سے سپتک مین بجائے سات شُدھ سرون کے بارہ سُر پیدا ہوجاتے ہین - ذیل مین بارہ سُر معہ بُعد اور تموجات کے عدد لکھکر دکھائے جاتے ہین -

نام سُر	سا	کومل رے	تیور رے	کومل گا	تیور گا	شُدھ ما	تیور ما	پا	کومل دھا	تیور دھا
تموجات	۲۴۰	۲۵۶	۲۷۰	۲۸۸	۳۰۰	۳۲۰	۳۳۷½	۳۶۰	۳۸۴	۴۰۵
بعد نغم		$\frac{16}{15}$	$\frac{135}{128}$	$\frac{16}{15}$	$\frac{25}{24}$	$\frac{16}{15}$	$\frac{135}{128}$	$\frac{16}{15}$	$\frac{16}{15}$	$\frac{135}{128}$

نام سُر	تیور دھا	کومل نی	تیور نی	دون کی سا
تموجات	۴۰۵	۴۳۲	۴۵۰	۴۸۰
بعد نغم		$\frac{16}{15}$	$\frac{25}{24}$	$\frac{16}{15}$

اس بارہ سر کی سپتک مین چار کومل سُر جو پیدا ہوے یہ بھی باعتبار توافق نغم صحیح ہین یعنی کومل رکھب کی پنچم کومل دھیوت ہے اور کومل گندھار کی پنچم کومل نکھاد ہے اور جو بُعد نغم سپتک کے پہلے حصہ مین پایا جاتا ہی بعینہ وہی بُعد سپتک کے دوسرے حصہ مین بھی موجود ہے - لہذا یہ بارہ سُر باصول ہندسہ صحیح ہین -

ان بارہ سرونکی سپتک مین بھی تین اقسام کے بُعد پائے جاتے ہین یعنی $\frac{16}{15}$ یہ سب سے بڑا ہے $\frac{135}{128}$ یہ اوسط ہے اور $\frac{25}{24}$ یہ سب سے کم ہی - لہذا جسطرح $\frac{16}{15}$ کے بُعد سے سپتک مین سات سرون سے بارہ سُر پیدا کیے گئے اسیطرح بارہ سرون سے بائیس سُر $\frac{25}{24}$ کے بُعد سے پیدا کیے جا سکتے ہین -

لیکن یہ امر ذہن نشین رہے کہ آجکل جو سات سُر شدہ مانے جاتے ہین اُنھین کسی گرنتھ کار نے شُدھ نہین مانا ہے اکثر گرنتھون نے (مثلاً پاریجات وراگ ترنگنی وغیرہ) کافی ٹھاٹھ کے سرونکو سدھ مانا ہی جسمین گندھار اور نکھاد آجکل کے اعتبار سے کومل ہین لہذا اس سپتک کے سُر ذیل مین تحریر کیے جاتے ہین ۔

نام سر ——	کھرج	تیور رکھب	کومل گندھار	سدھ مدھم	پنچم	تیور دھیوت	کومل نکھاد	دونی کھرج
تموجات ——	۲۴۰	۲۷۰	۲۸۸	۳۲۰	۳۶۰	۴۰۵	۴۳۲	۴۸۰

بعد نغم ——	$\frac{9}{8}$	$\frac{16}{15}$	$\frac{10}{9}$	$\frac{9}{8}$	$\frac{9}{8}$	$\frac{16}{15}$	$\frac{10}{9}$

بائیس سرتیون کی تقسیم گرنتھون نے شدہ سرونپر حسب ذیل کی ہے ۔ رتناکر کہتا ہے ۔ "چار چار سُرتیان کھرج مدھم پنچم کی ہین دو دو گندھار اور نکھاد کی اور تین تین رکھب اور دھیوت کی "

اور راگ وبودہ گرنتہ کہتا ہے

"تیسری سُرتی پر رکھب ہے ۔ پانچوین سُرتی پر گندھار ہے ۔ نوین سُرتی پر مدھم ہے تیرھوین سُرتی پر پنچم ہے ۔ سولھوین پر دھیوت ۔ اٹھارہوین پر نکھاد ۔ اور بائیسوین سُرتی پر دون کی کھرج ہے "

پس مندرہ سرون کے متعلق ہمین معلوم ہے کہ کس سُرتی پر کون شدہ سُر ہے اب سُرتونکو دیکھو کھرج کی آخری سُرتی یعنی چھندوتی پر کھرج ہے اور رکھب کی تیسری سُرتی پر شدہ رکھب ہے ایک دوسری رکھب بھی ہمین معلوم ہوچکی ہے جسکے تموجات کے عدد ۲۵۶ فی سکنڈ ہین ۔ انکے تموجات اور بعد نغم حسب ذیل ہین ۔

سُر	سا (۴)	رے (۲)	رے (۳)
تموجات	۲۴۰	۲۵۶	۲۷۰
بعد نغم		$\frac{16}{15}$	$\frac{135}{128}$

بقول رتناکر ہمین صرف ایک رکھب کی اور ضرورت ہے ۔ یہ رکھب ہمکو سا (۴) اور رے (۲) کے درمیان مین $\frac{25}{24}$ کا بعد داخل کرنے سے دستیاب ہوجائیگی ۔ اسطرح

۲۴ : ۲۵ :: ۲۴۰ = $\frac{۲۴۰ \times ۲۵}{۲۴}$ = ۲۵۰ فی سکنڈ

اب سُر حسب ذیل ہوئے

سُر	$\frac{۴}{سا}$	$\frac{۱}{رے}$	$\frac{۲}{رے}$	$\frac{۳}{رے}$
تموجات	۲۴۰	۲۵۰	۲۵۶	۲۷۰
بُعد نغم		$\frac{۲۵}{۲۴}$	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$	$\frac{۱۳۵}{۱۲۸}$

اسی طریق پر سپتک کے دوسرے حصہ مین ان سُرون کے حسب ذیل سموادی مل گئے جن مین اول الذکر سُرون سے توافق کامل ہونیکے علاوہ بُعد نغم بھی یکسان ہے -

سُر	$\frac{۴}{پا}$	$\frac{۱}{دھا}$	$\frac{۲}{دھا}$	$\frac{۳}{دھا}$
تموجات	۳۶۰	۳۷۵	۳۸۴	۴۰۵
بُعد نغم		$\frac{۲۵}{۲۴}$	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$	$\frac{۱۳۵}{۱۲۸}$

لہذا یہ سُر باصول ہندسہ صحیح اور درست ہین -

اب رکھب اور گندھار کے بعد نغم کو دیکھو $\frac{۳}{رے}$ — $\frac{۱۶}{۱۵}$ — $\frac{۲}{گا}$

بقول رتناکر ہمین صرف ایک گندھار کی اور ضرورت ہے جو مرقومہ بالا سُرونکے درمیان مین $\frac{۲۵}{۲۴}$ کا بُعد داخل کرنے سے ظاہر ہوگی - اسطرح - ۲۴ : ۲۵ :: ۲۷۰ = $\frac{۲۵ \times ۲۷۰}{۲۴}$ = ۲۸۱ $\frac{۱}{۲}$ فی سکنڈ - اب حسب ذیل سُر ہوئے -

سُر	$\frac{۳}{رے}$	$\frac{۱}{گا}$	$\frac{۲}{گا}$
تموجات	۲۷۰	۲۸۱ $\frac{۱}{۲}$	۲۸۸
بُعد نغم		$\frac{۲۵}{۲۴}$	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$

اور انکے سمبادی سپتک کے دوسرے حصہ مین حسب ذیل ہوئے

سُر	$\frac{۳}{دھا}$	$\frac{۱}{نی}$	$\frac{۲}{نی}$
تموجات	۴۰۵	۴۲۱ $\frac{۷}{۸}$	۴۳۲
بُعد نغم		$\frac{۲۵}{۲۴}$	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$

ان سُرونمین بھی توافق کامل ہونیکے علاوہ بُعد نغم یکسان ہین لہذا یہ سُر بھی باصول ہندسہ صحیح اور درست ہین

اب مدھم کو دیکھو۔ اسکی چار سُرتیان ہین جن مین سے تین ہمین معلوم ہین۔ یہ حسب ذیل ہین۔

سُر	۱/گا	۱/ما	۲/ما	۴/ما
نموجات	۲۸۸	۳۰۰	۳۰۳ ۳/۴	۳۲۰
بُعد نغم	۱۲۸/۱۲۵	۳۱۲۵/۳۰۷۲	۲۵۶/۲۴۳	
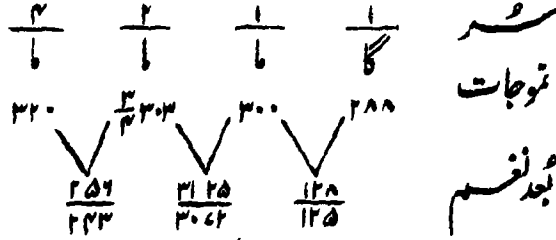
تیسری قسم کی مدھم ایک سُرتی شُدہ مدھم سے کم ہے لہذا اسطرح ملتی ہے۔

۲۵ : ۲۴ :: ۳۲۰ = ۳۲۰×۲۴/۲۵ = ۱۵۳۶/۵ = ۳۰۷ ۱/۵ فی سکنڈ

پس مدھمین اور ان کے سموادی حسب ذیل ہوے

سُر	۲/گا	۱/ما	۲/ما	۳/ما	۴/ما
نموجات	۲۸۸	۳۰۰	۳۰۳ ۳/۴	۳۰۷ ۱/۵	۳۲۰
بُعد نغم	۱۲۸/۱۲۴	۳۱۲۵/۳۰۷۲	۲۰۴۸/۲۰۲۵	۲۵/۲۴	

سُر	۲/نی	۱/سا	۲/سا	۳/سا	۴/سا
نموجات	۴۳۲	۴۵۰	۴۵۵ ۵/۸	۴۶۰ ۴/۵	۴۸۰
بُعد نغم	۱۲۸/۱۲۴	۳۱۲۵/۳۰۷۲	۲۰۴۸/۲۰۲۵	۲۵/۲۴	
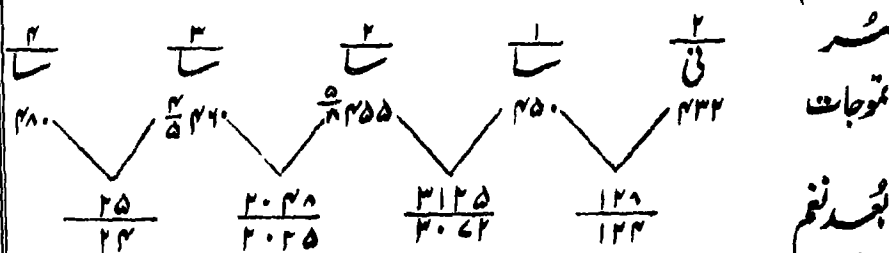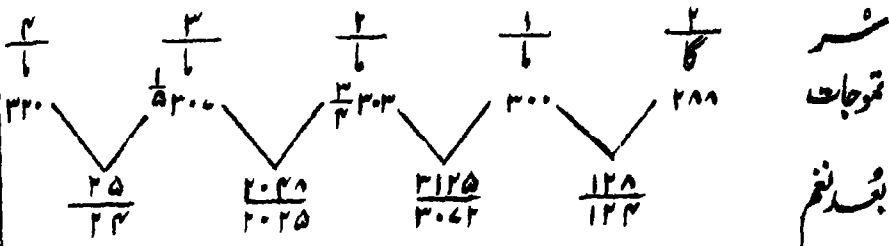
مرقومۂ بالا سُر بھی باصول ہندسہ صحیح اور درست ہین۔

اب ۴/ما اور ۲/پا کا بُعد باقی رہا جو ۹/۸ ہے۔ پنچم کی چار سُرتیان ہین۔ ابھی تک ہمین صرف دو قسم کی پنچم معلوم ہے۔ یعنی ۲/پا (۴۳۲ ۱/۲) اور ۴/پا (۳۶۰)

پنچم کی پہلی سُرتی ۱۰/۹ کے بُعد سے حاصل ہوگی۔

۱۰ : ۹ :: ۳۶۰ = ۲۶۰×۹/۱۰ = ۳۲۴ فی سکنڈ

اور تیسری سُرتی ۲۵/۲۴ کے بعد سے حاصل ہوگی۔ اسطرح

۲۵ : ۲۴ :: ۳۶ = ۳۶۰×۲۴/۲۵ = ۳۴۵ ۳/۴ فی سکنڈ

چارون پنچمین حسب ذیل ہوئین۔

سُر	۴/ما	۱/پا	۲/پا	۳/پا	۴/پا
تموجات	۳۲۰	۳۲۴	۳۳۷ ۱/۲	۳۴۵ ۳/۵	۳۶۰
بُعد نغم		۸۱/۸۰	۶۵/۶۴	۱۲۸/۱۲۵	۲۵/۲۴

مرقومہ بالا بائیس سُرتیان ہین ذیل کے نقشہ مین سُرتیون کے نام اور تموجات کے عدد بُعد نغم اور طول تحریر کیا جاتا ہے جس آلہ سے ہر ایک سُرتی کی آواز صحت کیساتھ پیدا ہونا ممکن ہے اسی سُرتی بین کہتے ہین۔ اسکا طول ۲۶ انچ پیلک سے کھرج تک ہے اور ہر ایک انچ بیس سطر پر تقسیم ہے۔ اسپر دو تار طنبورے کی طرح چڑھے ہوئے ہین جنکو کھرج مین ملانا چاہیے۔ اُس آلہ پر صرف ایک پردہ ہے جو آسانی کے ساتھ ہٹ سکتا ہے۔ جس سرتی کی آواز کے لیے جو طول لکھدیا گیا ہے وہان پردہ رکھکر تار چھیڑنے سے سرتی پیدا ہوگی۔ اگر پہلے اس آلہ کے ذریعہ سے سُرتیان نکال کر گلے یا ساز پر مشق کیجائے تو غیر ممکن ہے کہ گلا یا ہاتھ بائیس سُرتیون کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ یہ نقشہ حسب ذیل ہے

بائیس سُرتیوں کی سپتک پیمانہ چھتیس ۳۶ انچ

نمبر سلسلہ	نام شُرتی	قسم سُر	تموجات فی سکنڈ	بُعد نغم	طول		کیفیت
					انچ	سطر	
۰	چھندوتی	$\frac{۴}{سا}$	۲۴۰	۰	۳۶	۰	یہ کھرج ہے
۱	دیاوتی	$\frac{۱}{رے}$	۲۵۰	$\frac{۲۵}{۲۴}$	۳۴	$۱۹\frac{۱}{۵}$	
۲	رنجنی	$\frac{۲}{رے}$	۲۵۶	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$	۳۳	۱۵	یہ اس زمانے کی کومل رکھب ہے
۳	رکتیکا	$\frac{۳}{رے}$	۲۷۰	$\frac{۱۳۵}{۱۲۸}$	۳۲	۰	یہ سدھ رکھب ہے۔
۴	رودری	$\frac{۱}{گا}$	$۲۸۱\frac{۱}{۴}$	$\frac{۲۵}{۲۴}$	۳۰	$۱۴\frac{۲}{۵}$	
۵	کرودھی	$\frac{۲}{گا}$	۲۸۸	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$	۳۰	۰	یہ گرنتھوں کی شدھ اور آجکل کی کومل گندھار ہے۔
۶	وجریکا	$\frac{۱}{ما}$	۳۰۰	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$	۲۸	۱۶	یہ اس زمانہ کی تیور یا سدھ گندھار ہے۔
۷	پرسارنی	$\frac{۲}{ما}$	$۳۰۳\frac{۳}{۴}$	$\frac{۳۱۲۵}{۳۰۷۲}$	۲۸	۹	
۸	پریتی	$\frac{۳}{ما}$	$۳۰۷\frac{۱}{۵}$	$\frac{۲۰۴۸}{۲۰۲۵}$	۲۸	$۲\frac{۱}{۲}$	
۹	مارجنی	$\frac{۴}{ما}$	۳۲۰	$\frac{۲۵}{۲۴}$	۲۷	۰	یہ شُدہ مدھم ہے۔
۱۰	شرتی	$\frac{۱}{پا}$	۳۲۴	$\frac{۸۱}{۸۰}$	۲۶	$۱۳\frac{۱}{۳}$	
۱۱	رتیکا	$\frac{۲}{پا}$	$۳۳۷\frac{۱}{۲}$	$\frac{۷۵}{۷۲}$	۲۵	۱۲	یہ کڑی مدھم ہے۔
۱۲	سندیپنی	$\frac{۳}{پا}$	$۳۴۵\frac{۳}{۵}$	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$	۲۵	۰	
۱۳	الاپنی	$\frac{۴}{پا}$	۳۶۰	$\frac{۲۵}{۲۴}$	۲۴	۰	یہ پنچم ہے۔
۱۴	مدنتی	$\frac{۱}{دھا}$	۳۷۵	$\frac{۲۵}{۲۴}$	۲۳	$\frac{۴}{۵}$	
۱۵	روہنی	$\frac{۲}{دھا}$	۳۸۴	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$	۲۲	۱۰	یہ آجکل کی کومل دھیوت ہے۔
۱۶	رمیا	$\frac{۳}{دھا}$	۴۰۵	$\frac{۱۳۵}{۱۲۸}$	۲۱	$۶\frac{۲}{۳}$	یہ سدہ یا تیور دھیوت ہے۔
۱۷	اگرا	$\frac{۱}{نی}$	$۴۲۱\frac{۷}{۸}$	$\frac{۲۵}{۲۴}$	۲۰	$۹\frac{۳}{۵}$	
۱۸	شروبھنی	$\frac{۲}{نی}$	۴۳۲	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$	۲۰	۰	یہ گرنتھوں کی شُدہ اور آجکل کی کومل نکھاد ہے۔
۱۹	تیبرا	$\frac{۱}{سا}$	۴۵۰	$\frac{۱۲۸}{۱۲۵}$	۱۹	۴	یہ آجکل کی تیور نکھاد ہے۔
۲۰	کمودوتی	$\frac{۲}{سا}$	$۴۵۵\frac{۵}{۸}$	$\frac{۳۱۲۵}{۳۰۷۲}$	۱۸	$۱۹\frac{۶}{۱۲}$	
۲۱	مندا	$\frac{۳}{سا}$	$۴۶۰\frac{۴}{۵}$	$\frac{۲۰۴۸}{۲۰۲۵}$	۱۸	۱۵	
۲۲	چھندوتی	$\frac{۴}{سا}$	۴۸۰	$\frac{۲۵}{۲۴}$	۱۸	۰	یہ دون کی کھرج ہے۔

آروہی

اب ہمین اپنی سپتک کے متعلق دو ضروری چیزون پر خیال کرنا چاہیے۔ سا رے گا ما پا دھی نی ۔ ہماری مسلمہ سپتک ہے جسوقت ہم "سا رے گا ۔ بقاعدہ موسیقی کہتے ہوے ۔ (جس کو موسیقی کی روزمرہ مین سُر بھرنا کہتے ہین) ٹیپ کے سُر تک جاتے ہین تو اصطلاحًا اس عمل موسیقی کو آروہی کہینگے ۔ آروہ کے لفظی معنی سنسکرت مین چڑھاؤ یا چڑھنے کے ہین ۔

امروہی

علیٰ ہٰذ القیاس جب ہم بقاعدہ موسیقی ٹیپ کی کھرج سے پہلی کھرج تک واپس آتے ہین تو اسے اصطلاحًا امروہی کہتے ہین ۔ دراصل صحیح لفظ سنسکرت مین اور وہ आरोह ہی اور اسکے لفظی معنی اُتار یا اُترنے کے ہین ۔ آروہی امروہی کے عمل کو سمجھ لینا بہت ضروری بات ہی کیونکہ موجودہ موسیقی مین تمام دارومدار آروہی امروہی پر ہے اور اسی سے تمام راگ اور راگینان ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہین اور پہچانی جاتی ہین ۔

عام طور پر آروہی امروہی کے متعلق لوگون کا یہ خیال ہی کہ کھرج سے کھرج تک برابر جانا چاہیے اور اسیطرح برابر واپس آنا چاہیے اور درمیان مین جسقدر سُر ہون وہ سلسلہ وار ضرور بولین ۔ اسی غلط خیال کی وجہ سے مشہور ہی کہ درباری جو ایک راگنی ہی اسکی آروہی امروہی نہین ہوسکتی ۔ لیکن آروہی امروہی سے یہ ہرگز مراد نہین ہی ۔ دراصل درباری کی آروہی امروہی اسی قدر آسان ہی جس قدر کسی دوسرے راگ کی اگر صحیح منشا آروہی امروہی کے موجدون کا سمجھ لیا جائے ۔

آروہی امروہی کے اقسام

جاننا چاہیے کہ آروہی امروہی راگ کی اور ہی اور تان کی اور ۔ راگ کی آروہی امروہی کیلیے کھرج سے ٹیپ کی کھرج تک جانا ضروری ہی اور اسی طرح سے واپس آنا ضروری ہی لیکن راگ کی آروہی امروہی کی دو خاص قسمین ہوسکتی ہین ایک سُدھ اور دوسری وکر (वक्र) وکر کے لفظی معنے سنسکرت مین ٹیڑھے کے ہین ۔

سُدھ آروہی امروہی سے یہ مطلب ہوا کہ جسقدر سُر راگ یا راگنی مین ہون سلسلہ وار لگائے جائین اور ویسی ہی سلسلہ وار واپسی ہو مثلاً سا رے گا ما پا دھا نی تا ۔ تا نی دھا پا ما گا رے سا ۔ یہ سُدھ آروہی اور امروہی کی مثال ہوئی ۔ اور سا گا ما دھا تا ۔ تا دھا ما گا تا ۔ یہ بھی سُدھ آروہی امروہی کی مثال ہوئی حالانکہ اسمین دو سُر کم ہین لیکن جسقدر سُر ہین سب اپنے سلسلے مین بولتے ہین ۔

سا رے سا ۔ گا رے ۔ ما گا ۔ پا ما ۔ نی دھا تا ۔ تا دھا نی پا ۔ دھا ما ۔ پا گا ۔ ما رے تا یہ بھی صحیح آروہی امروہی ہوئی لیکن وکر ہی یعنی سُر اپنے سلسلے مین نہین بولتے ۔ یہ مثال اِس قسم کی

تھی کہ آروہی امروہی دونون وکر تھین لیکن یہ بھی ممکن ہو کہ صرف آروہی وکر ہو اور امروہی سُدھ ہو مثلاً سا رے سا۔ گا رے ا ما ۔ پا ما ۔ دھا پا ۔ سا ۔ سا نی دھا پا ما گا رے سا ۔ یا آروہی سُدھ ہو اور امروہی وکر ہو ۔ یہان ایک امر بتا دینے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ وکر آروہی ۔ یا امروہی کے لیے یہ ضرورت ہرگز نہین کہ سب سُر اُسکے وکر ہون بلکہ ایک سُر کا وکر ہونا بھی ممکن ہوسکتا ہی مثلاً سا رے گا رے گا ما پا دھا نی سا ۔ سا نی دھا پا ما گا رے سا ۔ اِس مین صرف ایک گندھار کا سُر وکر ہے طالب علم کو یہ تمام اقسام آروہی امروہی کے خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینے کی ضرورت ہی اور یہ خیال رکھنا چاہیے کہ راگ کی آروہی امروہی اُسکے روپ پر منحصر ہے جس روپ کا راگ ہوگا اُسی روپ کی اُسکی آروہی امروہی بھی ہوگی ۔ مثلاً ایمن کلیان سُدھ روپ کا راگ ہی اسکی آروہی امروہی بھی سُدھ روپ کی ہوگی اور گونڈ سارنگ بالکل وکر روپ کا راگ ہی اس کی آروہی امروہی شروع سے آخر تک وکر ہوگی ۔ سورٹھ ایسی راگنی ہی جو آروہی مین وکر ہی اور امروہی مین سُدھ ۔ اسکے برخلاف کاموو ایسا راگ ہی جو آروہی مین سُدھ ہی اور امروہی مین وکر ہی ۔

تان کی آروہی امروہی کے اقسام

اب ہم تان کی آروہی امروہی بیان کرتے ہین اس سے اور راگ کی آروہی امروہی سے کوئی مطلب نہین ۔ یہ چار قسم کی ہوتی ہین جن کو گرنتھ کی اصطلاح مین **ورن** (वर्ण) کہتے ہین اور غلط العام اس کا دو برن ،، ہی یہ برن حسب ذیل ہین :-

آستائی برن ۔ آروہی برن ۔ امروہی برن ۔ سنچائی برن ۔ (خیال رکھنا چاہیے یہ ستائی اور سنچائی وہ نہین ہین جو عموماً دُھرپد وغیرہ مین پائی جاتی ہین ۔ یہ ایک نام کے دو الفاظ ہین لیکن معنون مین فرق ہی) جس وقت کسی راگ مین بڑھنا شروع کیا جائے گا تو اِن چار برن مین سے کسی نہ کسی کی صورت مین بڑھایا جائے گا اور گانے والا ان سے باہر کسی حالت مین نہین جا سکتا ۔ مثلاً اگر کوئی اِسطرح بڑھے ۔ نی رے گا ما پا ۔ تو یہ **آروہی برن** کہا جائے گا اور اگر یہ تان لے گا ۔ پا ما گا رے سا ۔ تو یہ **امروہی برن** ہوگی ۔ بالفرض اگر کوئی گانے والا اس ترکیب کی تان لے گا ما پا دھا ما پا گا ما پا تو اِس کو **سنچائی برن** کہینگے یعنی آروہی امروہی دونون شامل ہین لیکن اگر کوئی شخص ایک ہی سُر کو مسلسل لگائے یا چند سُر اسطرح لگائے کہ ہر سُر پر ایک ماترے تک ٹھہرتا ہوا جائے جس سے تان کی قطع نہ پیدا ہو تو اسے **آستائی برن** کہینگے ۔ مثلاً سا ... رے ... وغیرہ ۔ اب ایک بات اور آروہی امروہی کے متعلق بیان کیجاتی ہی جسے خوب سمجھ لینے کی ضرورت ہی ۔ سا رے گا ما پا دھا نی سا

نی دھا پا ما گا رے سا - یہ ایکتان ہو سوال یہ ہو کہ اِسمین آروہی کتنی ہوئی اور امروہی کتنی ہوئی ؟ بادی النظر مین یہ
معلوم ہوتا ہو کہ کھرج سے ٹیپ کی کھرج تک آروہی ہوئی اور واپسی پر نکھاد سے کھرج تک امروہی
ہوئی لیکن ایسا نہین ہے - درحقیقت ٹیپ کی کھرج امروہی مین شامل سمجھی جائے گی - یہان پر یہ
سوال پیدا ہوتا ہو کہ ٹیپ کی کھرج تک چڑھاؤ قائم رہتا ہو پھر یہ سُر امروہی مین کیون شامل کیا
گیا ؟ پس یاد رکھنا چاہیے کہ گرنتھون کا یہ قاعدہ مقرر کیا ہوا ہو کہ

جب کوئی سُر لگا کر اُسکے مابعد کے سُر پر واپس جائے تو وہ سُر جو پیشتر لگایا گیا ہے امروہی مین شامل سمجھا جائے گا

گرام — اَب ایک دوسری اصطلاح موسیقی سے بھی طالب علم کو واقف ہونے کی ضرورت ہو یہ اصطلاح "گرام" ہو فی زمانا جس شخص کو ذرا بھی موسیقی سے دلچسپی ہے اُسنے گرام کا نام ضرور سُنا ہوگا لیکن شاید ۹۹ فیصدی موسیقی کے جاننے والے بھی اِسکے معنون سے واقف نہ نکلینگے - زیادہ تر اسکی وجہ یہ ہو کہ سُرتیون کی طرح گرام بھی مروجہ نظام موسیقی سے خارج ہین لیکن جو شخص ہندوستانی موسیقی کو باقاعدہ حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو اسکے لیے گرام کا جاننا ضروری ہو - گرام (ग्राम) کے لفظی معنی سنسکرت مین گاؤن کے ہین لیکن موسیقی مین گرام سات شُدھ سُرونکو بائیس سُرتیون پر قائم کرنے کا نام ہو گرام تین قسم کے گرنتھ سنگیت مین مانے جاتے تھے -

گرام کے اقسام — کھرج گرام - مدھم گرام - گندھار گرام - گندھار گرام کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہو کہ وہ کسی نہ کسی طرح موسیقی سے غائب ہوگیا یعنی کوئی شخص یہ نہین بتا سکتا ہو
کہ گندھار گرام کو سنا تھا - رتناکر نے صرف دو گرام مانے ہین ایک کھرج گرام اور دوسرا مدھم گرام -
کھرج گرام ہی سات شُدھ سُر ہین جو بائیس سُرتیون پر خاص طور سے قائم کیے گئے اور جو پیشتر بیان کیے
جا چکے ہین مدھم گرام مین بھی سب سُر یہی ہین جو کھرج گرام مین ہین صرف اسمین اسقدر فرق ہو کہ
پنچم مین ایک سُرتی نیچی قائم کیجاتی تھی یعنی سولھوین سُرتی پر جسکا نام نقشے مین "سندیپنی" ہو نتیجہ یہ ہوتا تھا
کہ پنچم ایک سُرتی اُترنے سے تیور مدھم ہو جاتی تھی اور جسقدر گرنتھ کے راگون مین تیور مدھم آتی تھی وہ سب مدھم گرام
گائے جاتے تھے اور شُدھ مدھم کے راگ اور راگنی کھرج گرام سے گائے جاتے تھے مدراس مین اب بھی یہی قاعدہ
ہو کہ وہان راگ دو حصّون پر تقسیم ہین - ایک شُدھ مدھم کے راگ مشہور ہین اور دوسرے تیور مدھم کے راگ ہین
اگر غور کیا جائے تو ہمارے یہان بھی راگون کا دارومدار مدھم پر ہی جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ متاخرین مین سے کسی عالم نے

کھرج گرام اور مدھم گرام ملائے ہین کیونکہ فی زماننا صرف کھرج گرام مروج ہی اور اسی مین سُدھ مدھم اور تیور مدھم دونون کے راگ گائے جاتے ہین متاخرین مین سے چند عالمون نے یہ بھی کہا ہی کہ کھرج اور مدھم اور گندھار گرام سے ہماری مروجہ سپتک کے بارہ سُر نکلے ہین اِسطرح کہ سارے گا ما پا دھا نی - ہمارے مسلّمہ سُدھ سُر ہین یہ ہمارا کھرج گرام ہوا - اب اگر ہم اس گرام کی مدھم کو کھرج مان کر سُر بھرنا شروع کرین اسطرح پر کہ کھرج گرام کی پنچم پر ہماری رکھب بولے اور دھیوت پر گندھار بولے اور نکھاد پر مدھم تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس گرام مین جس کو اصطلاحاً مدھم گرام کہتے ہین مدھم سُدھ نہ رہے گی بلکہ تیور ہو جائے گی اسلیے کہ تیور نکھاد پر بولی تھی - پس اسطرح ہمکو دو گرام یعنی کھرج اور مدھم گرام سے آٹھ سُر ملے یعنی سات سُدھ سُر اور آٹھوین کڑی مدھم - اب اگر پھر ہم کھرج گرام کی گندھار کو کھرج مان کر اسیطرح سُر بھرین جیسے مدھم گرام مین بیان کیا جاچکا ہی تو بھیرین کا ٹھاٹھ پیدا ہو جائیگا پس اس طرق سے چارون کومل سُر بھی مل گئے اور مروجہ سپتک کے بارہ سُر پورے ہو گئے - گرامون کے یہ معنی مروجہ موسیقی کے لیے ضرور ہون ہین اور اس ترکیب سے سپتک کے بارہ سُر ضرور نکل آتے ہین لیکن گرنتھون کا جو گرام سے مطلب تھا وہ یہ تھا - گرام کو سمجھ لینے کے بعد اب

مورچھنا

ہمین دیکھنا ہی کہ مورچھنا کسے کہتے ہین - اس لفظ کے معنون سے بھی گرام کی طرح زیادہ تر لوگ ناواقف ہین - گرنتھ کارون نے مورچھنا کی یون تعریف کی ہی -

क्रमान्स्वराणां सप्तानामारोहश्चावरोहणम् मूर्छनेत्युच्यते लक्ष्ये सर्वे स्याद्ग्रामजन्मभुः

اس اشلوک کا مطلب یہ ہوا کہ ساتون سُرون کے سلسلہ وار اُتار چڑھاؤ یعنی آروہی امروہی کو مورچھنا کہتے ہین اور اسی سے تمام راگ پیدا ہوتے ہین - پس مورچھنا دوسرا نام ہوا ٹھاٹھ کا جو آجکل مستعمل ہے - ٹھاٹھ کا دوسرا نام گرنتھون مین "میل" (मेल) ہے - اگلے زمانہ مین تین گرام تھے جیسا کہ پیشتر بیان کیا جاچکا ہی یعنی کھرج گرام - مدھم گرام اور گندھار گرام اور ہر گرام کے سات سات مورچھنا تھے اسطرح گرامون کے اعتبار سے مورچھنون کی تعداد اکیس ۲۱ ہوئی لیکن گندھار گرام کے مفقود ہو جانیکے بعد اسکے مورچھنے بھی مفقود ہو گئے لیکن اکیس ۲۱ مورچھنے بطور یادگار ابھی تک مشہور ہین -

مورچھنا کا مصرف

اب ہم مورچھنون کا مصرف بیان کرتے ہین - یاد رکھنا چاہیے کہ جسطرح آجکل ہمین کسی راگ یا راگنی کے سُر دریافت کرنا ہون تو ہم اُس کا ٹھاٹھ پہلے دریافت کرتے ہین اسیطرح اگلے زمانے مین راگ اور راگنی کے سُرون کے لیے اُس کا مورچھنا بتا دینا کافی تھا - اسکی مثال ہم ذیل مین بیان کرتے ہین -

سُدھ ٹھاٹھ

سات سُدھ سر ہمارے سارے گا ما پا دھا نی ہین - آجکل کی بول چال کے موافق ہم اُنھین سُدھ ٹھاٹھ کہین گے - یہ سدھ ٹھاٹھ بلاول کا ٹھاٹھ مانا

جاتا ہے - کیونکہ سوای بلاول کے ٹھاٹھ کے اور کسی ٹھاٹھ مین سب سُدھ سُر سلسلہ وار نہین لگائے جاتے
بہرحال آجکل کی روزمرہ مین یہ سُدھ ٹھاٹھ کہا جائے گا لیکن اگلے زمانہ مین ٹھاٹھ نہ تھے لہذا گرنتھون
کی زبان مین یہ سُدھ ٹھاٹھ ہمارا کھرج گرام ہوا - اب اگر اِس ٹھاٹھ کی آروہی امروہی
کی جائے اِسطرح - سا رے گا ما پا دھا نی سا - سا نی دھا پا ما گا رے سا تو یہ گرنتھ مین کھرج کا موُرچھنا
کہلائے گا - پس اگر گرنتھون کو کسی ایسے راگ کے سُرون کا حال بیان کرنا منظور ہوتا تھا جسمین ساتون
سُدھ سُر لگائے جاتے ہون تو وہ صرف یہ کہدیتے تھے کہ "فلان راگ کا مورچھنا کھرج ہے" اسکی ایک
اور مثال بیان کی جاتی ہے تاکہ ناظرین اس کو خوب اچھی طرح سمجھ لین - مثلاً ایک راگنی گن کلی نام ہے
اسکے سُر ہم کو دریافت کرنا مقصود ہون تو عموماً یون بیان کیا جائے گا - کہ کھرج - رکھب سُدھ - گندھار
سُدھ - مدھم سُدھ - پنچم - دھیوت سُدھ - نکھاد سُدھ - یا یون بیان کیا جائے گا کہ بلاول ٹھاٹھ کی
راگنی ہے جس سے وہی مطلب ہوگا کہ اسمین سب سُر سُدھ ہین لیکن گرنتھ کار یون بیان کرینگے کہ
گن کلی مین کھرج مورچھنا ہے -

اب دوسرا مورچھنا بیان کیا جاتا ہے - کھرج مورچھنا ہمارا کیا ہے؟ یہی بلاول ٹھاٹھ یعنی سدھ ٹھاٹھ
جس کی آروہی امروہی سا رے گا ما پا دھا نی سا - سا نی دھا پا ما گا رے سا - ہے اب اگر رکھب پر ہم
کھرج قائم کرکے آروہی امروہی کا عمل کرین تو رکھب ہماری پہلے مورچھنا کی گندھار پر بولے گی اور
گندھار سُدھ مدھم پر پہلے مورچھنا کے بولیگی اور مدھم پہلے مورچھنا کی پنچم پر بولے گی اور پنچم پہلے مورچھنا
کی دھیوت پر بولے گی - علیٰ ہٰذا القیاس - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گندھار اور نکھاد اس دوسرے مورچھنے مین کومل
ہو جائے گی اور باقی سب سُر سُدھ رہینگے - گندھار کومل اسلیے ہوگی کہ سُدھ مدھم پر بولے گی پس یہ آروہی
امروہی کافی کا ٹھاٹھ ہو جائے گی اِس کو گرنتھ کی اِصطلاح مین رکھب کا موُرچھنا کہینگے اور اگر کسی ایسی
راگنی کے سُر بتانے کی ضرورت ہوگی جسکے سُر کافی کے ایسے ہون گے مثلاً باگیسری تو اسکے لیے گرنتھ کار
صرف اِسقدر لکھینگے باگیسری کا مورچھنا رکھب ہے جس سے مطلب یہ ہوا کہ باگیسری مین کھرج ہے رکھب
سُدھ ہے گندھار کومل ہے وغیرہ وغیرہ - رکھب کا مورچھنا اسلیے کہا کہ پہلے موُرچھنے یعنی کھرج کے
موُرچھنے کی رکھب پر اِس موُرچھنے کی کھرج قائم کی گئی تھی اِسی طرح اگر کھرج کے موُرچھنے کی گندھار پر
سُر قائم کرکے آروہی امروہی کی جائے گی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ سب بھیرویں کے سُر ہو جائینگے یعنے
سب کومل ہو جائینگے - اِس کو گرنتھ کار گندھار کا موُرچھنا کہینگے اور جب کسی
ایسے راگ کے سُر بیان کرنا ہون گے جسکے سب سُر کومل ہون مثلاً مالکوس تو کہینگے کہ

مالکوس کا موچھنا گندھار ہی۔
اسی طرح اگر ہم اپنے سُدھ ٹھاٹھ کی مدھم پر کھرج قائم کرین تو آروہی امروہی مین سب سُر تیور ہوجائینگے یعنی ایمن کلیان کا ٹھاٹھ ہو جائے گا۔ پس یہ گرنتھون مین مدھم کا موچھنا کہا جائے گا۔
علی ہذالقیاس پنچم کو کھرج مان کر آروہی امروہی کے عمل سے کھماچ کے سُر پیدا ہو جائینگے اور یہ سُر پنچم کا مورچھنا کہلائینگے اسی طرح دھیوت کا موچھنا اساوری کا ٹھاٹھ ہوا۔ اور نکھاد کا موچھنا ٹوڈی کا ٹھاٹھ ہوا۔
لیکن واضح ہے کہ سات مورچھنے مروجہ سُدھ ٹھاٹھ کے ہین جو آجکل بلاول ٹھاٹھ مانا جاتا ہی لیکن گرنتھون مین جیسا کہ بیان کیا گیا ہی ہمارے مروجہ سُدھ سُرون کو گرنتھون نے سُدھ سُر نہین مانا ہی اور اسلیے بلاول ٹھاٹھ کو اُنھون نے سُدھ ٹھاٹھ بھی نہین مانا۔ بعض گرنتھون نے کافی کے ٹھاٹھ کو سُدھ ٹھاٹھ مانا ہی اور اُس کے سُرون کو سُدھ سُر مانا ہی۔ پس اگر کافی کو سُدھ ٹھاٹھ مان کر یہی عمل موچھنون کا اسکے سُرون پر کیا جائے گا تو اسکے سُرون کے موچھنے مروجہ سُرون کے موچھنون سے علیحدہ ہون گے لیکن جب مورچھنون کے عمل کا طریقہ بلاول ٹھاٹھ پر بتا دیا گیا ہی تو ناظرین کافی کے ٹھاٹھ کے یا اور کسی ٹھاٹھ کے مورچھنے خود نکال سکتے ہین۔ آجکل چونکہ ہر راگ و راگنی کا ٹھاٹھ علیحدہ علیحدہ مقرر کر دیا گیا ہی۔ لہذا مورچھنا لکھنے کی کوئی ضرورت نہین رہی۔

موچھنا کن صورتون مین پایا جاتا ہے

پنڈتون کا قول ہی کہ موچھنا تین صورتون مین پایا جاتا ہی سمپورن (सम्पूर्ण) شاڑو یا کھاڑو اور اوڈو (ओडव) سمپورن سے مطلب ہے جسمین ساتون سُر موجود ہون۔ کھاڑو جسمین چھ سُر ہون۔ اور اوڈو جسمین پانچ سُر ہون۔ پس چونکہ تمام راگ مورچھنون سے پیدا ہوتے ہین لہذا اسی اعتبار سے راگ بھی چار قسم کے ہونگے یعنی یا تو سمپورن ہون گے یا کھاڑو ہون گے یا اوڈو ہون گے۔ اِس بات پر تمام گرنتھ کار متفق ہین کہ پانچ سُر سے کم کا راگ قابل تسلیم نہین ہی۔ سارے گاما یا دھانی سا۔ یہ ایک سپتک ہوئی۔ اِسکے متعلق جاننا چاہیے کہ سپتک ہمیشہ دو حصون پر منقسم ہوتی ہی۔ سارے گاما کو پوروانگ (पूर्वांग) کہتے ہین اور پادھانی سا کو اترانگ کہتے ہین "پوروانگ کے لفظی معنی ہین بدن کا پہلا حصہ اور اترانگ کے معنی ہین بدن کا آخری حصہ۔ پس پوروانگ مین کھرج اور مدھم اچل سُر مانے جاتے ہین اور اسی طرح اترانگ مین پنچم اور ٹیپ کی کھرج اچل سُر مانے جاتے ہین۔
سپتک کے حصون کے متعلق یہ بتا دینا ضروری تھا۔ اسلیے کہ یہ جنک ٹھاٹھ بتانے مین بہت کار آمد ہین

پیشتر بیان کیا جاچکا ہے کہ راگ باعتبار مورچھنا کے تین قسم کے ہوتے ہین لیکن ہر ایک راگ کا علیحدہ علیحدہ ٹھاٹھ یاد رکھنا سخت دقت تھی اسلیے پنڈتون نے جنک ٹھاٹھ ایجاد کیے تاکہ تمام راگ انہین سے مکمل سکین اور راگون کے سُر یاد رکھنے مین سہولت ہو۔ جنک کے (जनक) لفظی معنی ہین پیدا کرنیوالا یہ جنک ٹھاٹھ شمار مین بہتر ہین اور تمام راگ انھین سے پیدا ہوتے ہین۔ ذیل مین ہم جنک ٹھاٹھون کے بنانے کا طریقہ بیان کرتے ہین۔ طالب علم کو چاہیے کہ انھین خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلے کیونکہ یہ ٹھاٹھ تمام راگون کی جڑ ہین۔ لیکن پیشتر چند ضروری قواعد انکے بنانے کے متعلق بیان کیے جاتے ہین۔

اوّل۔ چونکہ یہ تمام ٹھاٹھ جنک ہونگے یعنی انسے تمام راگ استخراج کیے جائینگے لہذا انکے لیے لازمی ہے کہ یہ سمپورن ہون یعنی اِن مین ساتون سُر ہونا ضروری ہین

دوم۔ ایک ٹھاٹھ کو دوسرے سے الگ ہونا ضروری ہے۔

سوم۔ سُرون کا اپنے سلسلے مین ہونا ضروری ہے یعنی کھرج کے بعد رکھب ہوگی و رکھب کے بعد گندھار اور گندھار کے بعد مدھم اور اسیطرح یہ سلسلہ قائم رہے گا۔ یہ ممکن نہین ہے کہ کھرج کے بعد گندھار ہو اور اسکے بعد رکھب اور اسکے بعد کوئی دوسرا سُر ہو جس سے ترتیب سُرون کی اصلی حالت پر قائم نہ رہے۔

یہ قواعد نہایت ضروری ہین اور کسی حالت مین قطع نظر نہین کیے جاسکتے ان کو سمجھ لینے کے بعد اب ہندسہ کا ایک سہل سا حساب باقی رہ گیا جس کو سنسکرت مین پرستار کریا اور اُردو مین سلسلۂ ترتیب و اجتماع کہتے ہین ذیل کے سُر ہمارے مسلمہ شدھ سُر ہین۔ سارے گا ما پا دھا نی سا ٹیپ کی کھرج اسلیے شامل کردی گئی کہ سپتک پوری ہوجائے۔ اب اِسکے پوروانگ کو پہلے دیکھو یہ حسب ذیل ہوا۔ سارے گا ما۔ پوروانگ کی تعریف پیشتر بیان کی جاچکی ہے۔ پوروانگ مین وکرت سُر بھی شامل سمجھے جائینگے لہذا اب حسب ذیل سُر ہوے۔ سا۔ رے کومل۔ رے تیور۔ گا کومل۔ گا تیور۔ ما۔ پوروانگ کے اوّل و آخر سُر کو یعنی سا اور ما کو پرستار کی ضرورت سے تھوڑی دیر کے لیے اچل مان لو۔ اب حسب ذیل شکل سُرون کی پیدا ہوئی۔

کھرج (اچل) رکھب کومل۔ رکھب تیور۔ گندھار کومل۔ گندھار تیور۔ مدھم (اچل) یعنی جملہ سُرون کی تعداد پوروانگ مین چھ ہی جسمین سے کھرج اور مدھم تو اچل ہوگئے لیکن رکھب اور

مالکوس کا مورچھنا گن دھار ہے۔
اِسی طرح اگر ہم اپنے سُدھ ٹھاٹھ کی مدھم پر کھرج قائم کرین تو آروہی امروہی مین سب سُر تیور ہو جائینگے یعنی ایمن کلیان کا ٹھاٹھ ہو جائے گا۔ پس یہ گرنتھون مین مدھم کا مورچھنا کہا جائے گا۔
علیٰ ہذالقیاس پنچم کو کھرج مان کر آروہی امروہی کے عمل سے کھماج کے سُر پیدا ہو جائینگے اور یہ سُر پنچم کا مورچھنا کہلائین گے اسی طرح دھیوت کا مورچھنا اساوری کا ٹھاٹھ ہوا۔ اور نکھاد کا مورچھنا ٹوڈی کا ٹھاٹھ ہوا۔
لیکن واضح رہے کہ سات مورچھنے مروّجہ سُدھ ٹھاٹھ کے ہین جو آجکل بلاول ٹھاٹھ مانا جاتا ہے لیکن گرنتھون مین جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہمارے مروجہ سُدھ سُرون کو گرنتھون نے سُدھ سُر نہین مانا ہے اور اسلیے بلاول ٹھاٹھ کو اُنھون نے سُدھ ٹھاٹھ بھی نہین مانا۔ بعض گرنتھون نے کافی کے ٹھاٹھ کو سُدھ ٹھاٹھ مانا ہے اور اُس کے سُرون کو سُدھ سُر مانا ہے۔ پس اگر کافی کو سُدھ ٹھاٹھ مان کر یہی عمل مورچھنون کا اسکے سُرون پر کیا جائے گا تو اسکے سُرون کے مورچھنے مروجہ سُرون کے مورچھنون سے علیحدہ ہون گے لیکن جب مورچھنون کے عمل کا طریقہ بلاول ٹھاٹھ پر بتا دیا گیا ہے تو ناظرین کافی کے ٹھاٹھ کے یا اور کسی ٹھاٹھ کے مورچھنے خود نکال سکتے ہین۔ آجکل چونکہ ہر راگ و راگنی کا ٹھاٹھ علیحدہ علیحدہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا مورچھنا لکھنے کی کوئی ضرورت نہین رہی۔

مورچھنا کن صورتون مین پایا جاتا ہے

پنڈتون کا قول ہے کہ مورچھنا تین صورتون مین پایا جاتا ہے سمپورن (सम्पूर्ण) شاڑو یا کھاڑو اور اوڈو (औडव) سمپورن سے مراد ہے جسمین ساتون سُر موجود ہون۔ کھاڑو جسمین چھ سُر ہون۔ اور اوڈو جسمین پانچ سُر ہون۔ پس چونکہ تمام راگ مورچھنون سے پیدا ہوتے ہین لہٰذا اسی اعتبار سے راگ بھی چار قسم کے ہونگے یعنی یا تو سمپورن ہون گے یا کھاڑو ہون گے یا اوڈو ہون گے۔ اِس بات پر تمام گرنتھ کار متفق ہین کہ پانچ سُر سے کم کا راگ قابل تسلیم نہین ہے۔ سارے گا ما پا دھا نی سا۔ یہ ایک سپتک ہوئی۔ اِسکے متعلق جاننا چاہیے کہ سپتک ہمیشہ دو حصون پر منقسم ہوتی ہے۔ سارے گا ما کو پوروانگ (पूर्वांग) کہتے ہین اور پا دھا نی سا کو اُترانگ کہتے ہین۔ پوروانگ کے لفظی معنی ہین بدن کا پہلا حصہ اور اُترانگ کے معنی ہین بدن کا آخری حصہ۔ پس پوروانگ مین کھرج اور مدھم اچل سُر مانے جاتے ہین اور اسی طرح اُترانگ مین پنچم اور ٹیپ کی کھرج اچل سُر مانے جاتے ہین۔
سپتک کے حصون کے متعلق یہ بتا دینا ضروری تھا۔ اسلیے کہ یہ جنک ٹھاٹھ بتانے مین بہت کارآمد ہین۔

پیشتر بیان کیا جاچکا ہے کہ راگ باعتبار مورچھنا کے تین قسم کے ہوتے ہین لیکن ہر ایک راگ کا علیحدہ علیحدہ ٹھاٹھ یاد رکھنا سخت دقت تھی اسلیے پنڈتون نے جنک ٹھاٹھ ایجاد کیے تاکہ تمام راگ انمین سے نکل سکین اور راگون کے سُر یاد رکھنے مین سہولت ہو۔ جنک کے (जनक) لفظی معنی ہین پیدا کرنیوالا یہ جنک ٹھاٹھ شمار مین بہتر ہین اور تمام راگ انھین سے پیدا ہوتے ہین۔
ذیل مین ہم جنک ٹھاٹھون کے بنانے کا طریقہ بیان کرتے ہین۔ طالب علم کو چاہیے کہ انھین خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلے کیونکہ یہ ٹھاٹھ تمام راگون کی جڑ ہین۔ لیکن پیشتر چند ضروری قواعد انکے بنانے کے متعلق بیان کیے جاتے ہین۔

اوّل[1]۔ چونکہ یہ تمام ٹھاٹھ جنک ہونگے یعنی انسے تمام راگ استخراج کیے جائینگے لہذا انکے لیے لازمی ہے کہ یہ سمپورن ہون یعنی اِن مین ساتون سُر ہونا ضروری ہین

دوم[2]۔ ایک ٹھاٹھ کو دوسرے سے الگ ہونا ضروری ہے۔

سوم[3]۔ سُرون کا اپنے سلسلے مین ہونا ضروری ہے یعنی کھرج کے بعد رکھب ہوگی و رکھب کے بعد گندھار اور گندھار کے بعد مدھم اور اسیطرح یہ سلسلہ قائم رہے گا۔ یہ ممکن نہین ہے کہ کھرج کے بعد گندھار ہو اور اسکے بعد رکھب اور اسکے بعد کوئی دوسرا سُر ہو جس سے ترتیب سُرون کی اصلی حالت پر قائم نہ رہے۔

یہ قواعد نہایت ضروری ہین اور کسی حالت مین قطع نظر نہین کیے جاسکتے ان کو سمجھ لینے کے بعد اب ہندسہ کا ایک سہل سا حساب باقی رہ گیا جس کو سنسکرت مین پرستار کریا اور اُردو مین سلسلۂ ترتیب و اجتماع کہتے ہین ذیل کے سُر ہمارے مسلمہ شدھ سُر ہین۔ سا رے گا ما پا دھا نی سا ٹیپ کی کھرج اسلیے شامل کردی گئی کہ سپتک پوری ہوجائے۔ اب اِسکے پوروانگ کو پہلے دیکھو یہ حسب ذیل ہوا۔ سا رے گا ما۔ پوروانگ کی تعریف پیشتر بیان کی جاچکی ہے۔ پوروانگ مین وکرت سُر بھی شامل سمجھے جائینگے لہذا اب حسب ذیل سُر ہوے۔ سا۔ رے کومل رے تیور۔ گا کومل۔ گا تیور۔ ما۔ پوروانگ کے اوّل و آخر سُر کو یعنی سا اور ما کو پرستار کی ضرورت سے تھوڑی دیر کے لیے اچل مان لو۔ اب حسب ذیل شکل سُرون کی پیدا ہوئی۔

کھرج (اچل) رکھب کومل۔ رکھب تیور۔ گندھار کومل۔ گندھار تیور۔ مدھم (اچل یعنی جملہ سُرون کی تعداد پوروانگ مین چھ ہی جسمین سے کھرج اور مدھم تو اچل ہوگئے لیکن رکھب اور

گندھار کے تیورا اور کومل سُر موجود ہین جن کی آواز پہچاننے کے لیے اور نیز پرستار کی ضرورتوں کیلیے پنڈتون نے رکھب اور گندھار کے تین تین مختلف الآواز فرضی نام مقرر کیے ہین - یہ نام محض عارضی ہین اور صرف حساب کی ضرورتون کے لیے بنائے گئے ہین جو ذیل مین لکھے جاتے ہین -

فرضی نام رکھب کے ــــ را ــــ ری ــــ رو

پوروانگ ــــ سا (اچل) ــــ رے کومل - رے تیور - گا کومل - گا تیور - ما (اچل)

فرضی نام گندھار کے ــــ گا ــــ گی ــــ گو

مرقومۂ بالا نقشے کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کومل رکھب کا صرف ایک نام ہو یعنی "را" لیکن تیور رکھب کے دو نام فرضی مقرر کیے گیے ہین یعنی ری اور گا اور کومل گندھار کے بھی دو نام ہین رو اور گی - لیکن تیور گندھار کا پھر ایک ہی نام ہو یعنی گو - سا - اور ما اچل ہین - اسطرح پر دراصل سُر تو صرف چھ ہین - لیکن نام آٹھ ہین - ان آٹھ نامون سے بپابندی قواعد متذکرۂ بالا پرستار شروع کیا جاتا ہو - پیشتر سا کے بعد پہلی قسم کی رکھب یعنی را کو قائم کرکے ہر سہ اقسام گندھار کے ساتھ ترتیب دینے سے حسب ذیل پوروانگ نکلتے ہین -

(۱) سا را گا ما

(۲) سا را گی ما

(۳) سا را گو ما

را سے اب اور ترتیبین ممکن نہین ہین لہٰذا اس کو چھوڑ کر اب دوسری قسم کی رکھب یعنی ری کو سا کے بعد قائم کرکے ہر سہ اقسام کی گندھار سے ترتیب دو - پہلی قسم یہ ہوئی - ساری گا ما لیکن یہ پوروانگ غلط ہو اس وجہ سے کہ رے اور گا دونون ایک ہی سُر یعنے تیور رکھب کے نام ہین اور بپابندی قاعدۂ اوّل ٹھاٹھ کا سمپورن ہونا لازمی ہو لہٰذا یہ غلط ہوا - اب صرف دو بقیہ گندھار حسب ذیل ترتیب ممکن ہو -

(۴) سا ری گی ما

(۵) سا ری گو ما

یہ دونون صحیح ہین کیونکہ رے اور گی یہ دونون مختلف سُر ہین اور اسیطرح ری اور گو بھی دو مختلف سُر ہین - اب ری سے اور کوئی ترتیب ممکن نہین ہو اسیلیے رکھب کی تیسری قسم یعنی رو کو سا کے بعد قائم کرکے ہر سہ گندھارون کے ساتھ ترتیب دو - پہلی ترتیب یہ ہوگی - سارو گا ما - لیکن یہ پوروانگ غلط ہو کیونکہ بقاعدۂ سوم سُرون کا اپنے سلسلے مین بولنا لازمی ہو اور اس ترتیب مین رو جو دراصل

کومل گندھار ہے گا یعنی تیور رکھب سے پیشتر آگیا لہذا غلط ہوا۔ دوسری ترتیب یہ ممکن ہی سا رو گی ما۔ لیکن بقاعدۂ اوّل یہ پوروانگ بھی غلط ہی کیونکہ رو اور گی ایک ہی سُر کا نام ہے تیسری ترتیب یہ ممکن ہے سا رگو ما یہ صحیح ہی کیونکہ رو اور گو دو مختلف سُر ہین اور اپنے سلسلے ہین ہین پس اسطرح بپابندی قواعد مندرجہ چھ سُر نے صرف چھ مختلف پوروانگ یعنی ٹھاٹھ کے پہلے حصّے نکل سکتے ہین جو بنظر سہولت ایک جگہ لکھکر دکھائے جاتے ہین

(۱) سا را گا ما — یہ پہلا حصّہ کن کانگی ٹھاٹھ کا ہوا

(۲) سا را گی ما — یہ پہلا حصّہ بھیروین ٹھاٹھ کا ہوا

(۳) سا را گو ما — یہ پہلا حصّہ بھیرون ٹھاٹھ کا ہوا

(۴) سا ری گی ما — یہ پہلا حصّہ کافی ٹھاٹھ کا ہوا

(۵) سا ری گو ما — یہ پہلا حصّہ بلاول ٹھاٹھ کا ہوا

(۶) سا رو گو ما — یہ پہلا حصّہ تان روپی ٹھاٹھ کا ہوا

اب شدھ ٹھاٹھ کے اترانگ کو دیکھو یہ حسب ذیل ہی۔ پا دھا نی سا۔ اسمین بھی اوّل و آخر کے سُر اچل مانے جائینگے اور دھیوت اور نکھاد کے وکرت سُر بھی پوروانگ کی طرح اسمین شامل سمجھے جاینگے اب اگر پوروانگ کی طرح سُرون کے فرضی نام قائم کرکے اینپر بھی اگر وہی عمل کیا جائے گا جو پوروانگ کے سُرونپر دکھایا جاچکا ہی تو حسب ذیل چھ اترانگ پیدا ہون گے۔

(۱) پا دھا نا سا — یہ دُوسرا حصّہ کن کانگی ٹھاٹھ کا ہوا

(۲) پا دھا نی سا — یہ دُوسرا حصّہ بھیروین ٹھاٹھ کا ہوا

(۳) پا دھا نو سا — یہ دُوسرا حصّہ بھیرون ٹھاٹھ کا ہوا

(۴) پا دھی نی سا — یہ دُوسرا حصّہ کافی ٹھاٹھ کا ہوا

(۵) پا دھی نو سا — یہ دُوسرا حصّہ بلاول ٹھاٹھ کا ہوا

(۶) پا دھو نو سا — یہ دُوسرا حصّہ تان روپی ٹھاٹھ کا ہوا

اب یہان سے صرف معمولی جمع کا حساب رہ گیا یعنی ہر ایک پوروانگ کو ہر ایک اترانگ مین جوڑدو

نمبر ۱ پوروانگ + نمبر ۱ و ۶ - اترانگ = (۱) سا را گا ما پا دھا نا سا

(۲) سا را گا ما پا دھا نی سا

(۳) سا را گا ما پا دھا نو سا

(۴) سا را گا ما پا دھی نی سا

	نمبر								
	(۵)	سا	را	گا	ما	پا	دھی	نو	سا
	(٦)	سا	را	گا	ما	پا	دھو	نو	سا
نمبر۲ پوروانگ+نمبر۱و۶ اترانگ =	(۷)	سا	را	گی	ما	پا	دھا	نا	سا
	(۸)	سا	را	گی	ا	پا	دھا	نی	سا
	(۹)	سا	را	گی	ما	پا	دھا	نو	سا
	(۱۰)	سا	را	گی	ما	پا	دھی	نی	سا
	(۱۱)	سا	را	گی	ا	پا	دھی	نو	سا
	(۱۲)	سا	را	گی	ما	پا	دھو	نو	سا
نمبر۳ پوروانگ+نمبر۱و۶ اترانگ =	(۱۳)	سا	را	گو	ما	پا	دھا	نا	سا
	(۱۴)	سا	را	گو	ما	پا	دھا	نی	سا
	(۱۵)	سا	را	گو	ما	پا	دھا	نو	سا
	(۱۶)	سا	را	گو	ما	پا	دھی	نی	سا
	(۱۷)	سا	را	گو	ما	پا	دھی	نو	سا
	(۱۸)	سا	را	گو	ما	پا	دھو	نو	سا
نمبر۴ پوروانگ+نمبر۱و۶ اترانگ =	(۱۹)	سا	ری	گی	ما	پا	دھا	نا	سا
	(۲۰)	سا	ری	گی	ما	پا	دھا	نی	سا
	(۲۱)	سا	ری	گی	ما	پا	دھا	نو	سا
	(۲۲)	سا	ری	گی	ما	پا	دھی	نی	سا
	(۲۳)	سا	ری	گی	ما	پا	دھی	نو	سا
	(۲۴)	سا	ری	گی	ما	پا	دھو	نو	سا
نمبر۵ پوروانگ+نمبر۱و۶ اترانگ =	(۲۵)	سا	ری	گو	ما	پا	دھا	نا	سا
	(۲۶)	سا	ری	گو	ما	پا	دھا	نی	سا
	(۲۷)	سا	ری	گو	ما	پا	دھا	نو	سا
	(۲۸)	سا	ری	گو	ما	پا	دھی	نی	سا
	(۲۹)	سا	ری	گو	ما	پا	دھی	نو	سا

(۳۰) سا ری گو ما پا دھی نو سا

نمبر ۶ پورواَنگ + نمبر ۱ و ۶ - اُترانگ - (۳۱) سا رُو گو ما پا دھا نا سا

(۳۲) سا رُو گو ما پا دھا نی سا

(۳۳) سا رُو گو ما پا دھا نو سا

(۳۴) سا رُو گو ما پا دھی نی سا

(۳۵) سا رُو گو ما پا دھی نو سا

(۳۶) سا رُو گو ما پا دھو نو سا

یہ چھتیس ۳۶ جنک ٹھاٹھ اس حساب سے پیدا ہوے - لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ ان تمام ٹھاٹھون مین مدھم شدھ ہی - پس اگر انھین ٹھاٹھون مین تیور مدھم جس کو آواز پہچاننے کے لیے می کہتے ہین بجاے شدھ مدھم کے لگادی جاے تو چھتیس ۳۶ ٹھاٹھ اور حسب ذیل پیدا ہون گے -

(۳۷) سا را گا می پا دھا نا سا

(۳۸) سا را گا می پا دھا نی سا

(۳۹) سا را گا می پا دھا نو سا

(۴۰) سا را گا می پا دھی نی سا

(۴۱) سا را گا می پا دھی نو سا

(۴۲) سا را گا می پا دھو نو سا

(۴۳) سا را گی می پا دھا نا سا

(۴۴) سا را گی می پا دھا نی سا

(۴۵) سا را گی می ا دھا نو سا

(۴۶) سا را گی می پا دھی نی سا

(۴۷) سا را گی می پا دھی نو سا

(۴۸) سا را گی می پا دھو نو سا

(۴۹) سا را گو می پا دھا نا سا

(۵۰) سا را گو می پا دھا نی سا

(۵۱) سا را گو می پا دھا نو سا

(۵۲) سا را گو می پا دھی نی سا
(۵۳) سا را گو می پا دھی نو سا
(۵۴) سا را گو می پا دھو نو سا
(۵۵) سا ری گی می پا دھا نا سا
(۵۶) سا ری گی می پا دھا نی سا
(۵۷) سا ری گی می پا دھا نو سا
(۵۸) سا ری گی می پا دھی نی سا
(۵۹) سا ری گی می پا دھی نو سا
(۶۰) سا ری گی می پا دھو نو سا
(۶۱) سا ری گو می پا دھا نا سا
(۶۲) سا ری گو می پا دھا نی سا
(۶۳) سا ری گو می پا دھا نو سا
(۶۴) سا ری گو می پا دھی نی سا
(۶۵) سا ری گو می پا دھی نو سا
(۶۶) سا ری گو می پا دھو نو سا
(۶۷) سا رُو گو می پا دھا نا سا
(۶۸) سا رُو گو می پا دھا نی سا
(۶۹) سا رُو گو می پا دھا نو سا
(۷۰) سا رُو گو می پا دھی نی سا
(۷۱) سا رُو گو می پا دھی نو سا
(۷۲) سا رُو گو می پا دھو نو سا

مرقومہ بالا بہتر ٹھاٹھ ہین جو اصطلاحاً "جنک میل" کہے جاتے ہین اور تمام راگ انھین سے پیدا ہوتے ہین

مورچھنا کی نو قسمین

یہ جنک ٹھاٹھ سب سے پہلے ونکٹیشور نامے ایک پنڈت نے ایجاد کیے ان بہتر ٹھاٹھون مین آروہی امروہی ہر ایک ٹھاٹھ مین چند قسمونکی ہوسکتی ہے جو ذیل مین بیان کی جاتی ہین۔

سمپورن سمپورن	(۱)	آروہی سمپورن ہو اور امروہی بھی سمپورن ہو اور یہ صرف ایکطرح پر ممکن ہے-
سمپورن کھاڈو	(۲)	آروہی سمپورن ہو اور امروہی کھاڈو یعنی چھ سُر کی ہو اور یہ چھ طرح پر ممکن ہے
سمپورن اُوڈو	(۳)	آروہی سمپورن ہو اور امروہی اُوڈو یعنی پانچ سُر کی ہو اور یہ پندرہ طرح ممکن ہے
کھاڈو سمپورن	(۴)	آروہی کھاڈو ہو اور امروہی سمپورن ہو اور یہ بھی چھ طرح پر ممکن ہے-
کھاڈو کھاڈو	(۵)	آروہی اور امروہی دونون کھاڈو ہون اور یہ چھتیس طرح پر ممکن ہے-
کھاڈو اُوڈو	(۶)	آروہی کھاڈو ہو اور امروہی اُوڈو ہو اور یہ نوّے طرح پر ممکن ہے-
اُوڈو سمپورن	(۷)	آروہی اُوڈو ہو اور امروہی سمپورن ہو اور یہ بھی پندرہ طرح پر ممکن ہے-
اُوڈو کھاڈو	(۸)	آروہی اُوڈو ہو اور امروہی کھاڈو ہو اور یہ بھی نوّے طرح پر ممکن ہے-
اُوڈو اُوڈو	(۹)	آروہی اور امروہی دونون اُوڈو ہون اور یہ دو سو پچیس طرح پر ممکن ہے-

ہرایک آروہی اور امروہی ایک دوسرے سے الگ ہوگی ذیل مین بطور نمونہ از خروارے چند مثالین ہرایک مورچھنے کی لکھی جاتی ہین - ہرایک آروہی امروہی کو لکھنے مین طوالت کا خوف ہے-

مورچھنا کی پہلی قسم سمپورن سمپورن = ۱×۱ = ۱

آروہی	امروہی
(۱) سا رے گا ما پا دھا نی	نی دھا پا ما گا رے سا

مورچھنا کی دوسری قسم سمپورن کھاڈو = ۱×۶ = ۶

آروہی	امروہی
(۱) سا رے گا ما پا دھا نی	— دھا پا ما گا رے سا
(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی — پا ما گا رے سا
(۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا — ما گا رے سا
(۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا — گا رے سا
(۵) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا ما — رے سا
(۶) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا ما گا — سا

مورچھنا کی تیسری قسم سمپورن اوڈو = ۱×۱۵ = ۱۵

آروہی	امروہی
(۱) سا رے گا ما پا دھا نی	ـ ـ پا ما گا رے سا
(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	ـ دھا ـ ما گا رے سا
(۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	ـ دھا پا ـ گا رے سا
(۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	ـ دھا پا ما ـ رے سا
(۵) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	ـ دھا پا ما گا ـ سا
(۶) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی ـ ـ ما گا رے سا
(۷) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی ـ پا ـ گا رے سا
(۸) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی ـ پا ما ـ رے سا
(۹) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی ـ پا ما گا ـ سا
(۱۰) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا ـ ـ گا رے سا
(۱۱) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا ـ ما ـ رے سا
(۱۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا ـ ما گا ـ سا
(۱۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا ـ ـ رے سا
(۱۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا ـ گا ـ سا
(۱۵) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا ما ـ ـ سا

مورچھنا کی چوتھی قسم کھاڑو سمپورن - ۶×۱=۶

آروہی	امروہی
(۱) سا رے گا ما پا دھا ـ	نی دھا پا ما گا رے سا
(۲) سا رے گا ما پا ـ نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
(۳) سا رے گا ما ـ دھا نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
(۴) سا رے گا ـ پا دھا نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
(۵) سا رے ـ ما پا دھا نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
(۶) سا ـ گا ما پا دھا نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

مورچھنا کی پانچوین قسم کھاڈو کھاڈو = ۶×۶=۳۶

صرف چند مثالین دکھائی جاتی ہین کُل مورچھنے لکھنے مین بہت طول ہوتا۔ ناظرین اس طریقے سے اور مورچھنے نکال سکتے ہین

	آروہی	امروہی
(۱)	سا رے گا ما پا دھا —	— دھا پا ما گا رے سا
(۲)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی — پا ما گا رے سا
(۳)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا — ما گا رے سا
(۴)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا — گا رے سا
(۵)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا ما — رے سا
(۶)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا ما گا — سا
(۷)	سا رے گا ما پا — نی	— دھا پا ما گا رے سا
(۸)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی — پا ما گا رے سا
(۹)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا — ما گا رے سا
(۱۰)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا — گا رے سا
(۱۱)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا ما — رے سا
(۱۲)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	نی دھا پا ما گا — سا

وغیرہ

مورچھنا کی چھٹی قسم۔ کھاڈو اوڈو = ۶×۱۵=۹۰

نوّے اقسام لکھنے سے کتاب طولانی ہو جاتی ایسلیے صرف چند مورچھنے بطور نمونہ تحریر کیے جاتے ہین

	آروہی	امروہی
(۱)	سا رے گا ما پا دھا —	— — پا ما گا رے سا
(۲)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	— دھا — ما گا رے سا

	آروہی	امروہی
(۳)	سا رے گا ما پا دھا -	سا رے گا - پا دھا -
(۴)	" " " " " " "	سا رے - ما پا دھا -
(۵)	" " " " " " "	سا - گا ما پا دھا -
(۶)	" " " " " " "	سا رے گا ما - - نی

وغیرہ

مورچھنا کی ساتوین قسم۔ اُوڈو سمپورن = ۱۵×۱=۱۵

یہ بھی پندرہ طرح پر ہوسکتا ہے جسطرح سمپورن اُوڈو بھی دکھایا گیا۔ فرق یہ ہوگا کہ سمپورن اُوڈو مین آروہی سمپورن تھی امروہی اوڈو تھی اور اسمین آروہی اوڈو ہوگی اور امروہی سمپورن۔

مورچھنا کی آٹھوین قسم۔ اوڈو کھاڈو = ۱۵×۶=۹۰

یہ بھی مثل کھاڈو اُوڈو کے ہے اُسکی امروہی اوڈو تھی اسکی آروہی اوڈو ہوگی اور کوئی فرق نہین ہے۔

مورچھنا کی نوین قسم اُوڈو اُوڈو = ۱۵×۱۵=۲۲۵

اسکے بھی چند اقسام بطور نمونہ لکھے جاتے ہین

	آروہی	امروہی
(۱)	سا رے گا ما پا - -	سا رے گا ما پا - -
(۲)	" " " " " " "	سا رے گا ما - دھا -
(۳)	" " " " " " "	سا رے گا - پا دھا -
(۴)	" " " " " " "	سا رے - ما پا دھا -
(۵)	" " " " " " "	سا - گا ما پا دھا -
(۶)	" " " " " " "	سا رے گا ما - - نی

وغیرہ

یاد رکھنا چاہیے کہ جسقدر مورچھنا اوپر بیان کیے گئے ہین سب ایک دوسرے سے الگ ہین یعنی ہر ایک آروہی امروہی علحدہ ہے لہذا ہر ایک مورچھنا ایک الگ کی شکل پیدا کرسکتا ہے۔ ذیل مین اُن مورچھنونکو

ہم لکھکر دکھاتے ہین کہ کسقدر راگ حساب سے صرف سات سُدھ سُرون مین ہوسکتے ہین -

(۱)	سمپورن سمپورن	۱	(۶)	کھاڈو اُوڈو	۹۰
(۲)	سمپورن کھاڈو	۶	(۷)	اُوڈو سمپورن	۱۵
(۳)	سمپورن اُوڈو	۱۵	(۸)	اوڈو کھاڈو	۹۰
(۴)	کھاڈو سمپورن	۶	(۹)	اُوڈو اُوڈو	۲۲۵
(۵)	کھاڈو کھاڈو	۳۶		میزان	۴۸۴

پس چار سو چوراسی راگ صرف ایک ٹھاٹھ یعنی سات سُدھ سُرون کے ٹھاٹھ سے نکلتے ہین لیکن سپتک مین بارہ سُر ہوتے ہین جن مین پیشتر دکھایا جاچکا ہو کہ بہتر "جنک میل" یا پیدا کرنیوالے سمپورن ٹھاٹھ نکلتے ہین لہذا بہتر کو اگر چار سو چوراسی سے ضرب دین اِسطرح (۷۲ × ۴۸۴ = ۳۴۸۴۸) تو چونتیس ہزار آٹھ سو اڑتالیس (۳۴۸۴۸) حاصل ہوے - **پس یاد رکھنا چاہیے کہ صرف مروجہ بارہ سُرونسے چونتیس ہزار آٹھ سو اڑتالیس (۳۴۸۴۸) راگ پیدا ہوتے ہین -**
جو لوگ راگون مین سُرتیان لگاتے ہین ان کو غور کرنا چاہیے کہ بارہ سُرونکے راگون کو برتنا تو درکنار نام بھی تو نہین یاد رہ سکتے - یہی کیا کم ہین جو اُسپر سُرتیان زیادہ کرکے راگون کی تعداد اور بڑھائی جائے فی زمانا دو سو سے زائد راگ مروج نہین ہین اور حقیقت یہ ہو کہ بہت کافی ہین اسلیے لکش سنگیت کے مصنف نے جنک ٹھاٹھون مین دس ٹھاٹھ منتخب کرلیے ہین اور جن کی نسبت اُن کا بیان ہو کہ تمام مروجہ راگ انھین ٹھاٹھون مین پائے جاتے ہین - یہ دسون ٹھاٹھ حسب ذیل ہین -

(۱) **کلیان ٹھاٹھ** - یہ ٹھاٹھ جنک میلون کی فہرست مین نمبر ۶۵ (پینسٹھ) پر درج ہو اور اِسکے سُر حسب ذیل ہین - "ساری گومی پادھی نوسا" یعنی سب سُر تیور ہین -

(۲) **بلاول ٹھاٹھ** - یہ وہ ٹھاٹھ ہو جو مروجہ سُدھ سُرون سے نکلا ہو - گرنتھون مین دوسرا نام شنکرہ بھرن میل (शङ्कराभरणमेल) ہو اور سُر اِسکے "ساری گوما پادھی نوسا" ہین یعنی سب سُر سُدھ ہین - فہرست مین اس کا نمبر ۲۹ (انتیس) ہو -

(۳) **کھماچ ٹھاٹھ** - گرنتھون مین اس کا نام کام بھوجی میل (कामभोजीमेल) ہو اور فہرست مین نمبر ۲۸ (اٹھائیس) پر درج ہو - سُر حسب ذیل ہین - "ساری گوما پادھی نی سا" یعنی کھرج سُدھ رکھب - سُدھ گندھار - سُدھ مدھم - پنچم - سُدھ دھیوت کومل نکھاد -

(۴) **بھیرون ٹھاٹھ** - اِس کا دوسرا نام گرنتھون مین گونڈ مالو میل (गौडमालवमेल) ہے اور

فہرست مین نمبر ۱۵ (پندرہ) پر درج ہی-سُر یہ ہین "سا رِ گو ما پا دھا نو سا" یعنی کھرج-کومل رکھب تیور گندھار-سُدھ مدھم-پنچم-کومل دھیوت تیور نکھاد-

(۵) **بھیروین ٹھاٹھ**-یہ ٹھاٹھ فہرست مین نمبر ۸ (آٹھ) پر درج ہی اور سُر حسبِ ذیل ہین:- سا رِ گِی ما پا دھانی سا-یعنی سب سُر اسکے کومل ہین-

(۶) **اساوری ٹھاٹھ**-گرنتھون مین اس کا نام "نٹ بھیروین میل (नटभैरवीमेल) ہے اور فہرست مین اِس کا نمبر ۲۰ (بیسوان) ہی سُر یہ ہین سا رے گی ما پا دھانی سا-" یعنی کھرج تیور رکھب-کومل گندھار-سدھ مدھم-پنچم-کومل دھیوت-کومل نکھاد-

(۷) **ٹوڈی ٹھاٹھ**-دوسرا نام اِس کا گرنتھون مین برالی میل (वरालीमेल) ہے اور سُر حسبِ ذیل ہین-سا رے گی می پا دھا نو سا-یعنی کھرج کومل رکھب-کومل گندھار-تیور مدھم پنچم-کومل دھیوت-تیور نکھاد-فہرست مین یہ ٹھاٹھ نمبر ۴۵ (پینتالیس) پر درج ہی-

(۸) **پوربی ٹھاٹھ**-اِس کا نام گرنتھون مین کام وردھنی میل (कामवर्धनीमेल) ہے اور یہ ٹھاٹھ بھیروین کے ٹھاٹھ مین سُدھ مدھم کی جگہ تیور مدھم شامل کر دینے سے پیدا ہوجاتا ہی فہرست مین نمبر ۵۱ (اکاون) پر درج ہی اور سُر حسبِ ذیل ہین" سا رِ گو می پا دھا نو سا-یعنی کھرج-کومل رکھب-تیور گندھار-تیور مدھم-پنچم-کومل دھیوت-تیور نکھاد-

(۹) **مارواٹھاٹھ**-گرنتھون مین اس کا نام گمن شرم میل (गमनश्रममेल) ہے اور فہرست مین نمبر ۵۳ (ترپن) پر درج ہی-سُر یہ ہین-سا رِ گی می پا دھی نو سا-یعنی کھرج کومل رکھب-تیور گندھار-تیور مدھم-پنچم-تیور دھیوت-تیور نکھاد-

(۱۰) **کافی ٹھاٹھ**-گرنتھون مین اِسکا نام کرہر پریا میل (करहरप्रियामेल) ہی فہرست مین نمبر ۲۲ (بائیس) پر درج ہی سُر حسبِ ذیل ہین-سا رے گی ما پا دھی نی سا-یعنی کھرج-سدھ رکھب-کومل گندھار-سدھ مدھم پنچم تیور دھیوت-کومل نکھاد-

ان کے متعلق ایک ضروری امر یہ یاد رکھنا چاہیئے **مرقومہ بالا نام ٹھاٹھون کے ہین نہ کہ راگون کے**-یہ ضرور ہی کہ راگون کی مناسبت سے ٹھاٹھون کے یہ نام رکھے گئے ہین-لیکن راگون سے ان سے کوئی تعلق نہین اب یہان ہر ایک ٹھاٹھ سے جسقدر راگ پیدا ہوتے ہین اُنکو ٹھاٹھ کے نیچے لکھکر دکھاتے ہین

کلیان ٹھاٹھ

ایمن-سُدھ کلیان-بھوپ کلیان یا بھوپالی-ہمیر-کیدارا-چھایا نٹ-کامود-شام کلیان

ہنڈول ۔گونڈ سارنگ ۔ مالسری ۔امینی بلاول ۔چندر کانت ۔ ساونی کلیان ۔ جیت کلیان

بلاول ٹھاٹھ

بلاول ۔ بھاگ ۔ بھاگرا ۔ دیسکار ۔ پہاڑی ۔ ککبہ ۔ شنکرو ۔ نٹ ۔ مانڈ ۔ سرپروا ۔ الیا ۔ گن کلی ۔ سکل ۔ نٹ بلاولی ۔ ہنس دُھن ۔ لچھا ساکھ ۔ ہسیم ۔ دُرگا ۔ نور وچکا ۔ لوہا کیدارا ۔ دیوگری جلدھر کیدارا ۔ بنگال ۔ پٹ منجری ۔

کھمّاچ ٹھاٹھ

کھماچ ۔ جنجھوٹی ۔ سورٹھ ۔ دیس ۔ کھمباوتی ۔ تلنگ ۔ دُرگا ۔ راگیسری ۔ جیج ونتی ۔ گونڈ ملار ۔ نٹ ملار ۔ تلک کاموَد ۔ بڈہنس ۔ غارا ۔ نارایَنی ۔ پرتاب ورالی ۔ ناگ سُراولی ۔

بھیرون ٹھاٹھ

بھیرون ۔ کالنگڑا ۔ میگھ رنجنی ۔ سوراشتر ۔ جوگیا ۔ رام کلی ۔ پربھاوتی ۔ ببھاس ۔ گوری ۔ للت پنچم ۔ ساویری ۔ نبگال ۔ شیومت بھیرون ۔ انند بھیرون ۔ گن کلی ۔ جیج ۔ اہیر بھیرون ۔ زلیف ۔ دیس گونڈ

بھیروین ٹھاٹھ

بھیروین ۔ مالکوس ۔ اساوری ۔ دھناسری ۔ بھوپال ۔ ژنگولہ ۔ موٹکی ۔ سدھ ساونت ۔ بسنت کھماج

اساوری ٹھاٹھ

اساوری ۔ جونپوری ۔ دیوگندھار ۔ سندھ ۔ اڈانہ ۔ کوسی ۔ درباری ۔ دیسی ۔ کھٹ ۔ ابھیری

ٹوڈی ٹھاٹھ

ٹوڈی ۔ گوجری ۔ میاںکی ٹوڈی ۔ درباری توڈی ۔ ملتانی ۔ بہادری ٹوڈی ۔ بلاس خانی ٹوڈی

پوربی ٹھاٹھ

پوربی ۔ گوری ۔ ریوا ۔ ببھاس ۔ دیپک ۔ تربینی ۔ مالوی ۔ ٹنکیکا ۔ سری راگ ۔ جیت سری بسنت ۔ پرچ ۔ دھناسری ۔ پوریا دھناسری ۔ ہنس نارائن ۔

مارواٹھاٹھ

ماروا ۔ پوریا ۔ للت ۔ سوہنی ۔ براری ۔ جیت ۔ بھکار ۔ بھٹیار ۔ ببھاس ۔ ساج گری ۔ بالی گورا ۔ پنچم ۔ پوریا کلیان ۔

کافی ٹھاٹھ

دھناسری ۔ سیندھوی یا سیندورا ۔ کافی ۔ دھانی ۔ بھیم پلاسی ۔ بہار ۔ مدھ ماد ۔ باگیسری

حسینی کانہرا-میگھ ملار-راماسی ملار-میان کی ملار-سوہا-نلامبری-سورملار-پٹ منجری-
پردیپکی-شہانا-دیوساکھ-ہنس کنکنی-بندرابنی-پیلو-کوسی کانہرا-نائکی کانہرا-بیانکا
سارنگ-بھیرائی-سُدھ سارنگ-برواسا ونت سارنگ-سری رنجنی-لنکدھن-

مرقومۂ بالا راگون کا بیان راگ دھیا مین کیا جائے گا بالفعل طالب علم کو چند ضروری اصطلاحون سے واقف ہونے کی اور ضرورت ہی-یہ اصطلاحین چند سُرونکے لیے ہین جن کا تعلق راگ سے ہے-
سوال یہ پیدا ہوتا ہی کہ راگ کسے کہتے ہین؟ پس جاننا چاہیے کہ راگ کی تعریف مین پنڈت لوگ متفق ہین کہ "راگ ایسے چند سُرون کے مجموعہ کا نام ہی جو دل کو اچھے معلوم ہون"۔ راگ کی پہچان کے لیے دس باتون کو اگلے پنڈتون نے ضروری مانا ہی جن کو اصطلاحاً لچھن (लक्षण) کہتے ہین یہ دس لچھن حسب ذیل ہین-

(۱)	گرہ	ग्रह	(۶)	اپنیاس	अपन्यास
(۲)	انش	अंश	(۷)	سنیاس	सन्यास
(۳)	نیاس	न्यास	(۸)	وِنیاس	विन्यास
(۴)	تار	तार	(۹)	بہُتّ	बहुत्व
(۵)	مندر	मद्र	(۱۰)	الپت	अल्पत्व

اب ہم ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہین-
گرہ- اُس سُر کا نام ہی جس سے کوئی راگ شروع ہو-
انش- اُس سُر کا نام ہی جو بار بار راگ مین مستعمل ہو-اس کا دوسرا نام جیوسُر ہی-
جیو (जिव) کے معنی جان کے ہین اسلیے انش کا سُر راگ کی جان ہوا-
تار- یہ سُر بتاتا ہی کہ ٹیپ کے سُرون مین کہانتک راگ کو جانا چاہیئے-
مندر- اُس سُر کا نام ہی جو نیچے کی سپتک مین لگایا جائے اور گویا یہ سُر ایک حد قائم کرتا ہے کہ مندر کی سپتک مین کہانتک راگ کو جانا چاہیے-
نیاس وہ سُر ہی جسپر راگ ختم ہوتا ہی-
اپنیاس وہ سُر ہی جسپر راگ کا ایک حصہ ختم ہو-مثلاً کسی راگ کی آستائی کے خاتمہ کا سُر اپنیاس کا سُر کہا جائے گا-اسمین اور نیاس کے سُر مین یہ فرق ہی کہ نیاس کے سُر پر پورا راگ ختم ہوتا ہی-اور اپنیاس پر راگ کا ایک حصہ ختم ہوتا ہی-

سنیاس - سیناس اُس سُر کا نام جسپر راگ کا پہلا حصہ ختم ہوتا ہی -
ونیاس - اُس سر کا نام ہی جسپر گیت کا پہلا ٹکڑا ختم ہوتا ہی -
بہُت - یہ دو طرح پر ہی - النگھن[1] (अलंघन) اور ابھیاس[2] (अभ्यास)
النگھن - وہ سُر ہی جو راگ کی آروہی آمروہی مین برابر بولتا ہی -
ابھیاس - وہ سُر ہے جو راگ کی آروہی امروہی مین چھوٹ جاتا ہے -
الپت - اسکے لفظی معنی چھوٹے یا کمزور کے ہین اور سُر راگ مین اسوقت کمزور ہوتا ہے جب
کمی کے ساتھ اِس کا استعمال ہو یا بالکل غیر مستعمل ہو - لہذا اسی بنا پر اسکی بھی دو قسمین
ہین لنگھن اور انبھیاس - (अनभ्यास)
لنگھن وہ سُر ہی جو کسی راگ مین قطعاً متروک ہو -
انبھیاس وہ سُر ہی جو کسی راگ مین نہایت کمی کے ساتھ مستعمل ہو -
مرقومۂ بالا لچھنون کی پابندی گرنتھ سنگیت مین بہت سختی کے ساتھ کی جاتی تھی لیکن اب لچھنون
کی پابندی فرض نہین خیال کی جاتی صرف انس کے سُر کی البتہ ضرورت ہوتی ہی لیکن آجکل اسکا
دوسرا نام ہی یعنی فی زمانا انس کا سُر **وادی** سُر کے نام سے مشہور ہے -
آجکل راگ کیلیے ذیل کے سُرون کا ہونا ضروری - وادی (वादी) سموادی (सम्वादी)
انوادی (अनुवादी) ویوادی (विवादी) در اصل یہ چارون اصطلاحین رتناکر سے لی گئی ہین
لیکن اُس گرنتھ کے زمانہ مین اُن سُرون کے معنی اور تھے اور آجکل یہ سُر دُوسرے معنون مین
مستعمل ہین یہا نپر سنگیت پاریجات جو ایک پُرانا گرنتھ ہی اُس کا بیان اُن سُرون کے متعلق ملکش
سنگیت سے نقل کیا جاتا ہی -

سنگیت پاریجات

موسیقی کے عالم کہتے ہین کہ جو سُر کسی راگ مین کثرت سے استعمال ہوتا ہی اُس کو وادی کہتے
ہین کھرج پنچم یا پنچم کھرج سموادی کے جوڑ ہین[1] - جو سُر نہ وادی ہو نہ سموادی اُس کو انوادی کہتے
ہین - جو سُر راگ کی خوبصورتی اور ترتیب کو خراب کر دیتا ہی اُس کو دشمن سے مثال دی ہی - دیوادی
ہر راگ کے اور سُرون کا دشمن ہی - ساتون سُرون مین جس سُر پر راگ کا دار و مدار ہوتا ہے
اسکو "جیو سُر" یا انش سُر یا وادی سُر کہتے ہین - سموادی بہت سی باتون مین وادی کا ہمسر ہے

[1] نوٹ - اس کو مروجہ موسیقی سے کوئی تعلق نہین ہی ۱۲ -

لیکن اہمیت مین اُس کا درجہ وادی سے کم ہو - انوادی بہت سی باتونمین وادی اور سمّوادی کی طرح ہو اچھے گانے والے جب کوئی راگ گاتے ہین تو وادی سُر پر ہمیشہ زور رکھتے ہین اور سمّوادی پر بھی زور دیتے ہین - لیکن اُس سے کم اور انوادی پر درجہ بدرجہ زور دیتے ہین لیکن موقع محل کیساتھ اچھے گانیوالے ویوادی کو بھی کبھی کبھی لگاتے ہین اور یہ دو طرحپر لگایا جاتا ہے - پرچھّادن (प्रच्छादन) یعنی برائے نام اُس سُر کو چھو لیتے ہین - دوسرے لوپن (लोपन) یعنے چھپا کر اسطرح کہ معلوم نہ ہو - لکش سنگیت کہتا ہو پنڈتون کا قول ہو کہ وادی سُر راگ کی جان اور اُس سے راگ کا نام اور وقت معلوم ہوتا رہتا ہو - اچھے گانے والے ویوادی سُرون کو بھی کبھی کبھی راگ مین لگاتے ہین لیکن ایسی ہوشیاری کے ساتھ کہ معلوم نہین ہوتا - عام طور پر ویوادی سُر امروہی مین لگایا جاتا ہو - اب ان سرون کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہو -

جاننا چاہیے کہ ہر راگ مین ایک ایسا سُر ہونا ضروری ہو جسپر راگ کی شکل منحصر ہو اور بغیر اُس سُر کے راگ کی قطع صحیح نہ پیدا ہو - ایسے سُر کو اصطلاحاً وادی سُر کہتے ہین اِس سُر کا دوسرا نام انس (अंश) ہو اور اسکے لفظی معنی جان کے ہین پس وادی سُر گویا راگ کی جان ہو اور موسیقی کی رُو سے مین یون کہنا مناسب ہوگا کہ اُس سُر پر راگ کا زور رہتا ہو -

دوسرا سُر جو راگ مین ہونا ضروری ہو اور جو وادی سُر کا مددگار رہتا ہو اور راگ کی شکل پیدا کرنے مین وادی سُر کا ساتھ دیتا ہو اسے اِصطلاحاً سمّوادی سُر (सम्वादी) کہتے ہین - اِس سُر کو گرنتھون نے منتری (मन्त्री) کہا ہو جسکے معنی وزیر کے ہین - مطلب یہ ہوا کہ جو نسبت وزیر کو بادشاہ کے ساتھ ہو وہی نسبت سموادی سُر کو وادی سُر کے ساتھ ہو -

وادی سموادی سُرون کے علاوہ جسقدر اور سُر راگ مین ہوتے ہین ان کو اصطلاحاً انوادی (अनुवादी) کہتے ہین - یہ راگ کی شکل پوری کرتے ہین اور وادی سموادی کے مطیع ہین -

چوتھی قسم سُرون کی راگ کے اعتبار سے ویوادی سُر (विवादी) ہے - ویوادی وہ سُر ہین جو راگ مین نہ لگائے جاتے ہون اور جنکے لگانے سے راگ کی شکل خراب جائے - مثلاً ہنڈول مین پنچم ویوادی سُر ہو - اِسی کا دُوسرا نام ورجت سُر بھی ہو -

ویوادی کو گرنتھ کارون نے شترُ (शत्रु) کہا ہو جسکے لفظی معنی دشمن کے ہین مطلب یہ ہوا کہ دشمن کی طرح ویوادی سُر سے پرہیز کرنا چاہیے -

خاص حالتون مین گرنتھون نے ویوادی سُر کو راگ مین استعمال کرنے کی اجازت دی ہو بشرطیکہ

نہایت کمی کے ساتھ ہو اور عامل دانستہ طور پر لگائے بلکش سنگیت کا مصنف اسکے متعلق لکھتا ہے
کہ "میرے نزدیک ویوادی سُر کا استعمال راگ مین ایک آدھ مرتبہ مضایقہ نہین رکھتا کیونکہ
ویوادی سُر راگ کی خوبصورتی کو بعض اوقات بڑھادیتا ہے جسطرح سیاہ تِل گورے چہرے کے حسن
کو دوبالا کردیتا ہے" اسی بنا پر بعض گرنتھ کار ویوادی سُر کو اس کو انجیست (अनभ्यास) بھی کہا ہے
جسکے معنی یہ ہوے کہ یہ سُر بار بار استعمال کرنیکے قابل نہین ہے اور مناک آسپرش (मनाकस्पर्श)
بھی کہا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا سُر جو بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہو۔ ہوشیاری کے ساتھ
چھپایا جائے لیکن بالکل غیر مستعمل بھی نہ ہو۔ ویوادی سُرون کے خاص حالتون مین جائز ہونے کی
مثال اسطرح پر سمجھنا چاہیے جیسے آجکل کیدارے مین بعض مرتبہ کومل نکھاد دیتے ہین حالانکہ کیدارے
کی اصلی سُرون مین کومل نکھاد نہین ہے۔ یا ایمن کلیان مین سُدھ مدھم۔ یا بلاولون مین کومل نکھاد
لیکن گرنتھون نے صرف راگ کی امروہی مین ویوادی سُرون کا استعمال جائز کیا ہے اور آروہی
مین قطعی ممانعت کی ہے لہذا **جب کسی راگ مین خوبصورتی کیلیے ویوادی سُر لگایا جائے**
تو ہمیشہ امروہی مین لگانا چاہیے ۔لیکن ہمارے نزدیک ویوادی سُر کسی حالت مین جائز نہ
ہونا چاہیے کیونکہ اوّل تو اسکا کوئی ثبوت نہین کہ عامل کسی راگ مین ویوادی سُر دانستہ طور پر لگا
رہا ہے یا نادانستگی کی حالت مین۔ دوسرے رفتہ رفتہ ویوادی سُر اسقدر عام ہوجاتا ہے کہ ایک زمانے کے
بعد اس کو راگ کا سُر مجبوراً ماننا پڑتا ہے اس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ تمام ہندوستانی موسیقی
کے اچھے جاننے والے اِس بھید کو جانتے ہین کہ للت راگنی مین دراصل تیور دھیوت ہے اور کومل
دھیوت اِس کا ویوادی سُر ہے لیکن چونکہ کومل دھیوت سے یہ راگنی نہایت خوبصورت ہوجاتی ہے اسلیے
کومل دھیوت کا اسقدر رواج ہوا کہ تیور دھیوت ویوادی ہوگئی اور کومل دھیوت راگنی کا جزو
سمجھی جانے لگی۔ اِسطرح کی اور مثالین بھی پیش کی جاسکتی ہین۔ مثلاً بہاگ مین تیور مدھم۔ یا اتیا مین
کومل نکھاد۔ یا سنکرہ مین مدھم وغیرہ وغیرہ۔
جاننا چاہیے کہ قریب قریب ہر راگ کے انوادی سُرون مین چند سُر ایسے ملینگے جنپر آروہی مین
یا امروہی مین یا دونون مین ٹھہرنے سے یا زور دینے سے راگ کی شکل خراب جانے کا ڈر رہتا
ہے لہذا ان سُرون پر زور نہ دینا چاہیئے اور نہ ٹھہرنا چاہیے ایسے سُرون کو اصطلاحاً دُربل
(दुर्बल) کہتے ہین جسکے لفظی معنی کمزور کے ہین۔ مثلاً کیدارے مین دھیوت دُربل ہے یعنے اگر
کوئی شخص کیدارے مین دھیوت پر زور دے تو کیدارے کی شکل نہ رہے گی۔

اسیطرح انوادی سُروںمین اگرکسی سُرپر زور رہتا ہی تو اس کو اصطلاحًا پربل کہتے ہین اور اسکے معنے زوردار کے ہین -

جو سُر برابر ٹھہر ٹھہر کر بولے اسے اصطلاحًا کمپت (कंपित) سُر کہتے ہین کمپت کے لفظی معنی کانپنے والے کے ہین اور بعض راگون مین کمپت سُرون کی ضرورت ہوتی ہی مثلاً سا رے رے رے گاما پا ماگا رے رے رے سا - اسمین رکھب کا سُر کمپت ہے - کوکبہ جیجے ونتی وغیرہ مین کمپت سُر لگائے جاتے ہین -

جب کوئی سُر اپنے سلسلے سے کسی آگ مین نہ بولے تو وہ اصطلاحًا وکر کہلاتا ہے - وکر (वक्र) کے معنی ٹیڑھے کے ہین مثلاً سا رے ماگا ما پا دھا نی سا - اسمین گندھار کا سُر وکر ہے - یہی وکر سُر راگ کی آروہی امروہی کو بھی وکر کردیتا ہی -

آندولت (आंदोलित) کے لفظی معنی جھولانے کے ہین اور مطلب ہلنے سے ہی اور جو سُر اسطرح پر لگایا جائے اس کو آندولت سُر کہتے ہین

جاننا چاہیے کہ راگ دو طرح کے گنیتون نے مانے ہین - مارگ (मारग) اور دیسی (देशी)

مارگ وہ راگ ہین جو بقول پنڈتون کے دیوتاؤن کے ایجاد کیے ہوے ہین - دوسرا بیان مارگ راگون کی نسبت یہ ہی کہ جنمین سوٹن لچھن جن کا پہلے ذکر کیا جاچکا ہی موجود ہون اور گرام اور سُرتی وغیرہ کی قید سے گائے جائین - مالکوس و ہنڈول وغیرہ مارگ راگون کی مثالین ہین

دیسی وہ راگ ہین جو کسی خاص حصۂ ملک مین ایجاد ہوے ہون اور وہان کسی خاص طریقے پر گائے جاتے ہون - مانڈ جونپوری وغیرہ دیسی راگون کی مثالین ہین - دوسرا بیان ان کے متعلق یہ ہی کہ دیسی راگ وہ ہین جن مین گرام اور سُرتی وغیرہ کی قید نہ ہو - پس فی زمانا گویا ہم مارگ راگون کو بھی دیسی راگ کرکے گاتے ہین کیونکہ مروجہ نظام موسیقی مین گرام اور سُرتی وغیرہ کی قید ہمارے راگون مین نہین ہی

سُرون کی تعداد کے اعتبار سے راگون کی تین قسمین ہین - سمپورن - کھاڈو - اوڈو -

سمپورن راگ - وہ ہی جسمین سات یا اس سے زائد سُر ہون - ایمن کلیان سمپورن راگ کی مثال ہی

کھاڈو راگ - وہ ہی جسمین صرف چھ سُر ہون - للت کھاڈو راگ کی مثال ہی

اوڈو راگ - وہ ہی جسمین صرف پانچ سُر مستعمل ہون - ہنڈول اوڈو راگ کی مثال ہی

راگون مین چند ایسے ہین جو اپنی شکل پورے طور پر یا تو پوروانگ مین ظاہر کرتے ہین یا اترانگ مین پس اسی اعتبار سے تمام راگون کی تقسیم دو طرح پر کیجاتی ہی - پوروانگ کے راگ - اترانگ کے راگ -

پوروانگ کے راگ - وہ ہین جن کی شکل پوروانگ مین ظاہر ہو اور اسی حصے پر راگ کا زیادہ زور

ہے پوریا پوروانگ کے راگ کی مثال ہے۔
اِترانگ کے راگ وہ ہین جن کی قطع اترانگ یعنے پنچم سے لیکر ٹیپ کی کھرج تک پیدا ہوتی ہے اور اسی حصے پر راگ کا زور رہتا ہے۔ سوہنی بسنت۔ پرج وغیرہ اترانگ کے راگونکی مثالین ہین
سُدھ اور وکر آروہی امروہی کے لحاظ سے راگ کی دو قسمین ہین۔ سُدھ روپ کے راگ۔ اور وکر روپ کے راگ۔
سُدھ روپ کے راگون مین جسقدر سُرون سے راگ بنا ہو وہ سب سُر سلسلہ وار لگائے جاتے ہین۔ ٹوڈی ایمن سُدھ روپ کے راگون کی مثال ہے۔
وکر روپ کے راگ وہ ہین جنمین راگ کے سُر سلسلے سے نہین لگائے جاتے۔ گور سارنگ۔ کاموُد وکر روپ کے راگونکی مثال ہین۔
راگ خالص اور غیر خالص ہونے کے اعتبار سے تین طرح پر مانے جاتے ہین۔ **سُدھ۔ چھایالگ سنکیرن**۔ سُدھ راگ وہ ہین جو خالص ہین۔ چھایالگ (छायालग) راگ وہ ہین جو دو راگون سے ملکر بنے ہین اور جو راگ دو سے زائد راگون سے مرکب ہین اُن کو سنکیرن کہتے ہین۔
وقت کے اعتبار سے راگون کی گرنتھ کارون نے یون تقسیم کی ہے کہ جو راگ دونون وقت ملتے گائے جاتے ہین وہ اصطلاحاً **سندھی پرکاش راگ** (संधिप्रकाशराग) کہے جاتے ہین۔ ظاہر ہے کہ دونون وقت چوبیس گھنٹہ مین دو مرتبہ ملتے ہین شام کے قریب اور صبح کے قریب۔ سندھی پرکاش راگون کی نشانی کومل رکھب اور کومل دھیوت اور تیور گندھار اور تیور نکھاد ہے یہ سندھی پرکاش راگون مین ضرور موجود ہون گی۔
تیور مدھم کے راگ۔ یہ راگ عام طور پر شام اور رات کو گائے جاتے ہین اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے انمین تیور مدھم بہت بڑا حصہ لیتی ہے۔
سُدھ مدھم کے راگ۔ یہ راگ عموماً صبح اور دن کے وقت گائے جاتے ہین اور اِن مین سُدھ مدھم بہت بڑا حصہ لیتی ہے۔
موسیقی کے عالم راگون کی تخصیص چھ طریقون پر کرتے ہین اور جو اصطلاحاً **بھید** (भेद) کہے جاتے ہین ان چھ بھیدون کا طالب علم کو سمجھ لینا ضروری ہے مثلاً اگر کوئی غیر ملک کا رہنے والا جو سُرون سے بخوبی واقف ہو لیکن ہندوستانی موسیقی بالکل نہ جانتا ہو ہمارے تمام مروجہ راگون کو سنے تو ذیل کی باتین اُس کی سمجھ مین آئینگی۔

(۱) چند راگ ایسے ہون گے جنہین سُدھ رکھب اور سُدھ دھیوت بہت زیادہ حصہ لیگی اور انہین سُرون کی وجہ سے یہ راگ اور تمام راگون سے علیحدہ معلوم ہون گے۔

(۲) چند راگ ایسے ہون گے جنہین وہی رکھب اور دھیوت کومل ہوجائے گی اور اس کی وجہ سے وہ پہلی قسم کے راگون سے الگ ہوجائینگے۔

(۳) چند راگ ایسے معلوم ہونگے جو گندھار اور نکھاد کے کومل ہوجانے کی وجہ سے الگ ہوجائین گے۔

(۴) کچھ راگ سدھ مدھم کی وجہ سے الگ معلوم ہون گے۔

(۵) کچھ راگ تیور مدھم کی وجہ سے سُدھ مدھم کے راگون سے الگ معلوم ہون گے۔

(۶) کچھ راگ ایسے معلوم ہون گے جنہین سُدھ اور تیور مدھم دونون ملی ہوئی پائی جائے گی۔

مرقومۂ بالا چھ قسمون کے راگون مین یہ ضرور ہی کہ ہر ایک قسم مین ایک راگ چند خفیف باتون کی وجہ سے ایک قسم سے الگ ہوجاتا ہی مثلاً کسیکی آروہی مین کوئی سُر نہ لگا اور کسی راگ کی امروہی مین وہی سُر نہ لگایا گیا اور اسکی وجہ سے یہ دونون راگ ایک دوسرے سے الگ ہوگئے لیکن بڑا فرق پیدا کرنے والے یہی سُر ہون گے جو اوپر بیان کیے گئے۔

اب یہان چند ایسی باتین بیان کی جاتی ہین جو غالبًا بہت سے سمجھدار اور اچھے جاننے والونکے تجربے مین آچکی ہون۔

(۱) پہلی بات یہ ہی کہ کوئی ایسا راگ ممکن نہین ہی جسمین مدھم اور پنچم دونون سُر نکالدیے گئے ہون۔

(۲) جن راگینون مین کومل گندھار اور تیور مدھم لگتی ہی ان مین کومل نکھاد نہین لگائی جاتی بالفرض اگر کوئی شخص یہ سُر لگائے بھی تو نہایت درجہ کانون کو بُری معلوم ہوتی ہی فی زمانا چند ٹوڈی کی قسمین ایجاد ہوئی ہین جن مین کومل نکھاد لگائی جاتی ہی لیکن ایسی حالت مین ہمیشہ کومل مدھم بھی اُسمین شامل کردیجاتی - بلکہ یون کہنا مناسب ہوگا کہ دونون مدھمین اور دونون نکھادین شامل کردیجاتی ہین۔

(۳) ہمارے مروجہ راگون مین دونون رکھب یا دونون گندھار ایک ہی ساتھ نہین لگائی جاتین یہ ممکن ہی کہ ایک رکھب یا گندھار آروہی مین لگائی جائے اور دوسری رکھب یا گندھار امروہی مین لیکن یہ نہین ممکن ہی کہ کومل اور تیور دونون سُر ایک ساتھ لگائے جائین - یہی حال دھیوتون کا ہی اور نکھادون کے متعلق بھی عام طور پر یہی کہاجاسکتا ہی سوائے میانکی ملار کے جسمین آجکل کبھی کبھی دونون نکھادین ایک ہی ساتھ لگادیتے ہین لہذا اسکو بوجہ رواج مستثنےٰ کہینگے۔

راگ کے اقسام بیان کرنے کے بعد اب ہمین دریافت کرنا چاہیے کہ تان کسے کہتے ہین اور اس کا

مروجہ موسیقی مین کیا مصرف ہی؟ واضح ہو کہ تن (तन) سنسکرت مین کھینچنے یا پھیلانے کے معنون مین مستعمل ہی اور تان کا لفظ اسی سے نکلا ہی۔

تان - سُرون کے ایسے مجموع کا نام ہی جو راگ کو پھیلانے مین کار آمد ہو۔ سا رے گا ما پا دھا نی سا یہ تان ہی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہی کہ پھر مورچھنے اور تان مین کیا فرق ہوا؟ پس یاد رکھنا چاہیے کہ مورچھنے کے لیے آروہی امروہی کا ہونا ضروری ہی اور سُرون کا سلسلہ وار بولنا بھی ضروری ہے لیکن تان کے لیے ان دو باتون مین سے کسی کی بھی ضرورت نہین۔ مورچھنے کا مصرف ٹھاٹھ اور راگ پیدا کرنا ہی۔ تان کا مصرف راگ مین گھٹنا بڑھنا ہی تان بالکل آروہی ہو سکتی ہی مثلاً سا رے گا ما پا وغیرہ یا بالکل امروہی ہو سکتی ہے جیسے نی دھا پا ما گا رے سا۔ یا آروہی امروہی دونون ملی ہوئی بھی ہو سکتی ہی جیسے سا رے گا ما پا دھا پا ما گا رے گا ما پا دھا نی سا۔

تان دو قسم کی ہوتی ہی۔ سُدھ تان اور کوٹ تان۔ (कूट तान)

سُدھ تان - ایسی تان کو کہتے ہین جسمین سُر سلسلہ وار لگائے جائین مثلاً سا رے گا ما۔ یہ سُدھ تان کی مثال ہوئی۔

کوٹ تان - ایسی تان کا نام ہی جسمین سُر سلسلہ وار نہ ہون مثلاً سا رے گا رے ما پا گا ما۔ یہ کوٹ تان کی مثال ہی اور یہ حساب سے حسب ذیل ہو سکتی ہین۔

(۱) ایک سُر کی کوٹ تان ایک ہی ہوگی اسکا حساب ہی۔ ۱×۱=۱
(۲) دو سُرون کی دو کوٹ تانین ہون گی۔ ″ ۱×۲=۲
(۳) تین سُرون کی چھ کوٹ تانین ہون گی۔ ″ ۱×۲×۳=۶
(۴) چار سُرون کی چوبیس کوٹ تانین ہون گی۔ ″ ۱×۲×۳×۴=۲۴
(۵) پانچ سُرون کی ایک سو بیس تانین ہون گی۔ ″ ۱×۲×۳×۴×۵=۱۲۰
(۶) چھ سُرون کی سات سو بیس تانین ہون گی۔ ″ ۱×۲×۳×۴×۵×۶=۷۲۰
(۷) سات سُرون کی پانچہزار چالیس تانین ہون گی۔ ″ ۱×۲×۳×۴×۵×۶×۷=۵۰۴۰

کوٹ تانون کا دوسرا نام میر کھنڈ (मेरखंड) ہی اور اسمین گویا کوٹ تانون کا جو حساب اوپر دکھایا گیا ہی نکالنے کا طریقہ بیان کرنا ہی مثلاً ہم کو چار سُر حسب ذیل دیے گئے ہین۔ سا رے گا ما۔ اور ان کی کوٹ تانین ہمین نکالنا ہین تو ہم ذیل کے طریقے سے تانین نکالینگے۔ لیکن سب سے پہلے چند ضروری قواعد کے متعلق لکھدینے کی ضرورت ہی جن کی پابندی سے کوٹ تانو نکالنا نکالنا بہت آسان

ہو جائے گا۔

(۱) کسی تعداد کے سُروں سے کوٹ تان نکالنے کا نام **تان پرستار** (तानप्रस्तार) ہے

(۲) جس سلسلے سے کہ پہلے تان میں سُر موجود ہوں اُس کو اصطلاحاً **مول کرم** (मूलक्रम) یا **پہلا پرکار** (प्रकार) کہتے ہیں جیسے سارے گاما۔ یہ چار سُر ہم کو تان پرستار کیلیے دیے گیے ہیں۔ لہذا یہ پہلا پرکار کوٹ تان کا ہوا۔

(۳) جو تعداد سُروں کی کوٹ تان کے لیے دی جائے اسمیں سُروں کا اصلی سلسلے میں ہونا ضروری ہے مثلاً چار سُر اودیے گئے ہیں جس سے ہمکو کوٹ تانیں نکالنا ہیں یہ سُر کھرج اور رکھب اور گندھار اور مدھم ہیں لہذا ان کے پہلے پرکار یا مول کرم کو سلسلے میں ہونا ضروری ہے اسطرح سارے گاما۔

(۴) یہ امر بدیہی ہے لیکن مان لینا ضروری ہے کہ کھرج سے قبل سُر کوئی نہیں ہے اور رکھب سے قبل کھرج ہے اور گندھار سے قبل رکھب اور مدھم سے قبل گندھار ہے اور جس سُر کے نیچے جو سُر لکھا جائے وہ اُس سے پیشتر کا سُر ہونا چاہیے مثلاً رکھب کے نیچے ہم کھرج کو لکھ سکتے ہیں لیکن کھرج کے نیچے کوئی سُر نہیں لکھ سکتے کیونکہ کھرج سے پیشتر کوئی سُر نہیں ہے۔

(۵) ہر نئی تان اپنی پیشتر کی تان سے پیدا ہوگی یعنی دوسری تان پہلی سے پیدا ہوگی اور تیسری دوسری سے پیدا ہوگی اور چوتھی تیسری سے وغیرہ۔

(۶) ہر نئی تان لکھنے میں داہنی طرف سے شروع ہوگی اور بائیں طرف ختم ہوگی۔ اور اسمیں سُروں کی تعداد پوری ہونا چاہیے جتنی پہلے مقرر کردی گئی ہو۔

(۷) ہر نئی تان میں صرف ایک سُر کے بدلنے کی ضرورت ہے اور اسکے بعد اس سے پیشتر کی تان کے تمام سُر اس نئی تان میں نقل کردیے جائینگے۔

(۸) کوٹ تانوں کی تعداد صرف اُسیقدر ہوگی جسقدر سُروں کے نمبر شمار کو آپسمیں ضرب دینے سے نتیجہ نکلے مثلاً ہمیں دریافت کرنا ہے کہ چار سُروں سے کتنی تانیں ہوسکتی ہیں تو ہم ان کے نمبر شمار کو آپس میں ضرب دینگے اسطرح ۱×۲×۳×۴=۲۴۔ اس کا نتیجہ چوبیس ہوا۔ پس چوبیس کوٹ تانوں سے زائد چار سُروں سے تانیں نہیں پیدا ہوسکتیں۔

(۹) تمام کوٹ تانیں کسی مقررہ سُروں کی تعداد کی حسب ذیل طریقے پر پیدا ہونگی مثلاً ہم کو چار سُر سارے گاما کوٹ تانیں بنانے کو دی گئی ہیں تو ان میں سے چھ تانیں ایسی ہوں گی جو مدھم پر ختم ہوں گی اور چھ تانیں ایسی ہوں گی جو گندھار پر ختم ہوں گی اور چھ تانیں رکھب پر ختم ہونگی اور چھ تانیں

کھرج پر ختم ہون گی اسکے دریافت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نمبر شمار کو حاصل ضرب پر تقسیم کر دیا جائے مثلاً چار سُر ہمین کوٹ تان بنانے کو دیے گئے ہین اور ہمین ابھی حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ چوبیس تانین ہوسکتی ہین۔ اب اگر ہم چوبیس پر چار کو تقسیم کرین تو حاصل تقسیم چھ ہوگا اسطرح (۲۴ ÷ ۴ = ۶) پس ہکو معلوم ہو جائیگا کہ ہر ایک حصہ پر چھ چھ تانین ختم ہون گی اگر پانچ سُر ہمین دیے گئے ہین اور ہم کو دریافت کرنا ہے کہ ہمین کتنی کوٹ تانین ایک ایک سُر پر ختم ہونگی تو ہم اسطرح شروع کرینگے کہ پہلے ہم یہ دیکھینگے کہ پانچ سُرونمین کل تعداد کوٹ تانونکی کسقدر ہوتی ہے اسکو ہم پیشتر کی طرح اس طریق پر دریافت کرسکتے ہین (۱×۲×۳×۴×۵ = ۱۲۰) یعنے نمبر شمار کو آپسمین ضرب دینے سے حاصل ضرب ایک سو بیس ہوا۔ اب نمبر شمار کو ایک سو بیس پر تقسیم کر دینگے اسطرح (۱۲۰ ÷ ۵ = ۲۴) اس کا حاصل تقسیم چوبیس ہوا پس پانچ سُرونکی کوٹ تان بنانے مین ہر ایک سُر پر چوبیس چوبیس تانین ختم ہون گی۔

اس کو اور سہل کرنے کے لیے ہم چار سُرونکی چوبیس کوٹ تانین ذیل مین لکھکر دکھاتے ہین تاکہ اچھی طرح ناظرین سمجھ لین۔

پہلا حصّہ	دوسرا حصّہ	تیسرا حصّہ	چوتھا حصّہ
(۱) سا رے گا ما	(۷) سا رے ما گا	(۱۳) سا گا ما رے	(۱۹) رے گا ما سا
(۲) رے سا گا ما	(۸) رے سا ما گا	(۱۴) گا سا ما رے	(۲۰) گا رے ما سا
(۳) سا گا رے ما	(۹) سا ما رے گا	(۱۵) سا ما گا رے	(۲۱) رے ما گا سا
(۴) گا سا رے ما	(۱۰) ما سا رے گا	(۱۶) ما سا گا رے	(۲۲) ما رے گا سا
(۵) رے گا سا ما	(۱۱) رے ما سا گا	(۱۷) گا ما سا رے	(۲۳) گا ما رے سا
(۶) گا رے سا ما	(۱۲) ما رے سا گا	(۱۸) ما گا سا رے	(۲۴) ما گا رے سا
یہ سب مدھم پر ختم ہوئین	یہ سب گندھار پر ختم ہوئین	یہ سب رکھب پر ختم ہوئین	یہ سب کھرج پر ختم ہوئین

یہ چار حصّے ان تانون کے اسلیے ہوے کہ چار ہی سُر پرستار کے لیے تھے بالفرض اگر پرستار کے لیے چھ سُر دیے جائین تو اسی طرح چھ حصّے ہونگے۔ اور ہر ایک سُر پر جیسے ابھی دکھایا گیا ایک تعداد تانون کی ختم ہوگی اب چار سُر جو پیشتر دیے گئے تھے ان کی کوٹ تانین ہم بنانا شروع کرتے ہین پہلا پرستار سا رے گا ما ہے لہذا اسے ہم حاشیے پر لکھتے ہین اور گویا پہلی تان ہماری یہی ہے۔ (۱) سا رے گا ما

دوسری تان پہلی سے نکلے گی ۔ (دیکھو قاعدہ پنجم) اب قاعدہ چہارم کے حکم سے ہمیں داہنی طرف سے شروع کرنا ہو (دیکھو قاعدہ چہارم) ہم یہاں پہلی تان کو ایک طرف لکھے دیتے ہین تاکہ ناظرین کو دیکھنے مین آسانی ہو ۔ ہم کو کھرج کے نیچے کوئی سُر پہلے رکھنا چاہیے (بقاعدہ ہشتم) لیکن قاعدہ چہارم کی رو سے ہم کھرج کے نیچے کوئی سُر نہین لکھ سکتے لہذا کھرج کے نیچے ہم ایک چوپارہ کا نشان بالفعل بنائے دیتے ہین ۔ اِسطرح (۱) سارے گا ما
×

اب کھرج کو چھوڑ کر دوسرے سُر پر جانا چاہیئے ۔ یہ رکھب ہے ۔ ہم دیکھتے ہین کہ رکھب سے پیشتر کوئی سُر ہو؟ ہان کھرج کا سُر ہو ۔ لہذا ہم پہلی تان کی رکھب کے نیچے دوسری تان مین کھرج رکھ سکتے ہین ۔ اِسطرح (۱) سارے گا ما
× سا

یہان آخری قاعدہ پرستار کے متعلق لکھا جاتا ہو جو حسب ذیل ہے ۔

(۱۰) جو سُر نیچے لکھا جائے اُسکے متعلق یہ دیکھ لینا ضروری ہو کہ پیشتر کی تانین وہی سُر اس سُر کے بائین جانب تو نہین موجود ہو ۔

اب ہم کو اس قاعدے کی رو سے دریافت کرنا چاہیے کہ "سا" پہلی تان مین اس دوسری تان کے "سا" کے بائین جانب تو نہین ہو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نہین ہو لہذا دوسری تان مین جس جگہ پر "سا" کا سُر رکھا ہو وہ صحیح ہو ۔ اب بقاعدہ ہفتم باقی سُر بعینہ اسی حالت مین نقل کرتے ہین ۔ (۱) سارے گا ما
اِسطرح × سا گا ما

لیکن بقاعدہ ششم ہر تان مین پورے سُر ہونے چاہئین ۔ اب صرف رکھب باقی رہ گئی لہذا اس کو چوپارے کے نشان پر رکھدیا ۔ یہ دوسری کوٹ تان ہو گئی ۔ اسطرح (۱) سارے گا ما
(۲) رے سا گا ما

دوسری تان حاشیہ پر لکھی جاتی ہو اسطرح (۲) رے سا گا ما

اب تیسری تان دوسری تان سے پیدا ہونا چاہیے (دیکھو قاعدہ پنجم) پیشتر کی طرح سے ہمین داہنے ہاتھ کی طرف سے شروع کرنا چاہیے (دیکھو قاعدہ ششم) "رے" سے قبل کا سُر "سا" ہو لہذا "سا" کو "رے" کے

نیچے بقاعدۂ چہارم لکھنا چاہیے - لیکن ایسا نہین کیا جاسکتا - کیون؟ - اسلئے کہ
"سا"، دُوسری تان مین "رے"، کے بعد آتا ہو (دیکھو قاعدہ دہم)
ہم یہ جانتے ہین کہ اگر ایک ہی سُر ہم دوسری تان کا بدل دین تو تیسری تان
پیدا ہوجائے گی (بقاعدہ ہفتم) لیکن ہم "سا"، کو کسی حالت مین
رکھب کے نیچے نہین رکھ سکتے اسلیے کہ تیسری تان - سا سا گا ما ہوجائے گی
یعنی ایک سُر کم ہوجائے گا جو قاعدۂ ششم کے خلاف ہو یعنی تان مین تمام
پرستار کے سُر ہونا چاہیئے - اور اسمین ایک سُر یعنی رکھب چھوٹ جاتا ہے
لہذا یہ تان غلط ہوئی - پس اب رکھب کے نیچے ہم کچھ نہین لکھ سکتے اِسلیے اِسکے نیچے
ایک چوپارے کا نشان بنائے دیتے ہین - اِس طرح (۲) رے سا گا ما

×

اب "سا"، دوسرا سُر ہے لیکن اِسکے نیچے بھی کچھ نہین لکھ سکتے کیونکہ "سا"
سے قبل کوئی سُر نہین ہو لہذا اسکے نیچے بھی ایک چوپارہ کا نشان بنادیا اسطرح (۲) رے سا گا ما

× ×

اب تیسرا سُر دوسری تان مین "گا"، ہو اِسکے نیچے ہم رکھب کو لکھ سکتے ہین
کیونکہ یہ ما قبل کا سُر ہے اور اس سے پیشتر کی تان مین گندھار ما بعد مین بھی
نہین ہو (دیکھو قاعدۂ دہم) پس "رے"، کو گندھار کے نیچے لکھا اِسطرح (۲) رے سا گا ما

× × رے

اب "ما" کو اِسیطرح نیچے نقل کردیا کیونکہ بقاعدۂ ہفتم صرف ایک سُر بدلنے کی ضرورت (۲) رے سا گا ما
ہے اِسطرح - × × رے ما

اب دو چوپارون کے جو نشان ہین اُن کی جگہ پر دُو بقیہ سُر یعنی "سا"
اور "گا"، رکھدیے جائینگے کیونکہ قاعدۂ ششم کے مطابق پرستار کے سُرونکی
تعداد پوری ہونا چاہیے لیکن یہ ہمیشہ اپنے سلسلے سے لکھے جائین گے - اِس طرح (۲) رے سا گا ما
پس تیسری کوٹ تان ہماری - سا گا رے ما ہوئی - . . . . (۳) سا گا رے ما
اب چوتھی تان تیسری تان سے پیدا ہوگی لہذا تیسری تان کو پہلے حاشیہ پر لکھتے (۳) سا گا رے ما
ہین اور پھر داہنے ہاتھ کے سُر سے شروع کیا - اِس مرتبہ پہلا سُر "سا"، ہو

اِسکے نیچے کچھ نہین لکھا جا سکتا کیونکہ اس سے قبل کوئی سُر نہین لہٰذا ”سا“ کے
نیچے ایک چوپائے کا نشان دے دیا - اسطرح (۳) سا گا رے ما
×

اَب دُوسرا سُر ”گا“ ہے اِسکے نیچے ہم ”رے“ لکھ سکتے ہین (بقاعدہ چہارم)
لیکن ”رے“ اوپر کی تان مین ”گا“ کی بائین جانب موجود ہے اسلیئے
”رے“ کو ہم نئی تان مین ”گا“ کے نیچے نہین لکھ سکتے (بقاعدہ دھم) لیکن
”سا“ کو ”گا“ کے نیچے لکھ سکتے ہین اسلیے کہ ”رے“ سے پیشتر کا سُر ہے اِسطرح (۳) سا گا رے ما
× سا

اَب بقیہ سُرون یعنی ”رے“ اور ”ما“ کو اوپر کی تان کی طرح نیچے نقل کر دیا -
کیونکہ بقاعدہ ہفتم نئی تان مین صرف ایک سُر بدلنے کی ضرورت ہے - اِس طرح (۳) سا گا رے ما
× سا رے ما

اَب صرف ایک سُر یعنی ”گا“ باقی رہا اس کو چوپارہ کے نشان کی جگہ لکھدیا اسطرح (۳) سا گا رے ما
پس چوتھی کوٹ تان گا سا رے ما ہوئی - (۴) گا سا رے ما
پانچوین تان چوتھی سے نکلے گی لہٰذا چوتھی تان کو حاشیہ پر لکھا جاتا ہے اس طرح (۴) گا سا رے ما
اب داہنے ہاتھ کی طرف سے شروع کیا جائے گا پہلا سُر ”گا“ ہے اسکے نیچے ہم ”رے“
کو لکھ سکتے ہین کیونکہ ”رے“ ”گا“ سے پیشتر کا سُر ہے لیکن اوپر کی تان مین ”گا“
کے بائین جانب ہے لہٰذا ”رے“ کو اوپر کی تان کی ”گا“ نیچے نہین لکھ سکتے پس
”گا“ کے نیچے ایک چوپارہ کا نشان دے دیا - اِسطرح (۴) گا سا رے ما
×

اَب دوسرا سُر ”گا“ کے بعد ”سا“ ہے لیکن اسکے نیچے کچھ نہین لکھا جا سکتا -
اسلیے کہ ”سا“ سے قبل کوئی سُر نہین ہے لہٰذا اسکے نیچے بھی چوپارہ کا نشان بنا دیا (۴) گا سا رے ما
× ×

اَب تیسرا سُر ”رے“ ہے اسکے نیچے ہم ”سا“ کو لکھ سکتے ہین کیونکہ یہ ”رے“
سے قبل کا سُر ہے پس ”رے“ کے نیچے ہمنے ”سا“ کو لکھدیا اور ”ما“
بعینہٖ اوپر کی تان کی طرح یہان بھی نقل کر دیا کیونکہ بقاعدہ ہفتم ہمین صرف ایک
سُر کے بدلنے کی ضرورت ہے - اسطرح (۴) گا سا رے ما
اَب دو چوپارہ کے نشان پر دو سُر یعنے ”رے“ اور ”گا“ رکھنا باقی رہگئے × × سا ما
جو اپنے سلسلے سے رکھے جائینگے (دیکھو قاعدہ ششم) پس یہ دونون سُر

چوپاؤن کی جگہ رکھدیے اِسطرح - (۴) گا سا رے ما

پس پانچوین کوٹ تان رے گا سا ما ہے (۵) رے گا سا ما

علی ہذا القیاس اسی طریق پر چوبیس کوٹ تانین چار سُرون سے ناظرین خود
نکال سکتے ہین - اوپر ان تانون کے نکالنے کا طریقہ واضح طور پر بتا دیا گیا
ہے - چوبیسوین تان ما گا رے سا ہوگی - یعنی جس سلسلے مین کہ سُر پرستا
کرنے کو دیے گئے ہین آخر مین وہ سلسلہ اُلٹ جائے گا اور یہ ہر تعداد کے سُرون
کے لیے ہے - مثلاً اگر چھ سُر ہم کو پرستار کرنیکے لیے دیے جائین تو پہلی تان
سا رے گا ما پا دھا ہوگی - اور آخری تان - دھا پا ما گا رے سا ہوگی
پنڈتون نے اِس خوبی سے یہ حساب بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص آخری تان سے
کوئی تان نکالنا چاہے تو غیر ممکن ہے -

آئیے اب ہم چار سُرون کی پرستار کی آخری تان سے یعنی ما گا رے سا سے
اور تانین پیدا کرنے کی کوشش کرین - اس تان کو بیشتر کی طرح حاشیہ
پر لکھتے ہین - تاکہ پرستار کے عمل مین آسانی ہو - اس طرح (۲۴) ما گا رے سا
لہذا ہم [illegible] طرف سے شروع کرنے مین پہلا سُر "ما" آتا ہے اِسکے نیچے ہم "گا" کو
لکھ سکتے ہین لیکن "گا" اوپر کی تان مین "ما" کے بائین جانب ہے لہذا
"گا" "ما" کے نیچے دوسری تان مین نہین لکھی جاسکتی (دیکھو قاعدہ دہم) لہذا
"ما" کے نیچے ایک چوپارہ کا نشان دیتے ہین - اسطرح - (۲۴) ما گا رے سا
×

اب دوسرا سُر "گا" ہے اسکے نیچے "ما" کو نہین لکھ سکتے کیونکہ یہ سُر "گا" کے
مابعد کا سُر ہے - ہان "رے" کو لکھ سکتے ہین لیکن "رے" اوپر کی تان مین "گا"
کے بائین طرف موجود ہے لہذا اس کو بھی نہین لکھ سکتے اِسکے نیچے بھی چوپارہ کا نشان دیتے ہین (۲۴) ما گا رے سا
× ×

اب تیسرا سُر "رے" ہے اسکے نیچے نہ ہم "گا" کو لکھ سکتے ہین اور نہ "ما" کو کیونکہ
یہ دونون "رے" کے بعد کے سُر ہین - صرف "سا" کو ہم "رے" کے
نیچے لکھ سکتے ہین (بقاعدہ چہارم) لیکن "سا" اوپر کی تان مین "رے"
کے بائین جانب موجود ہے لہذا بقاعدہ دہم اس کو بھی ہم "رے" کے نیچے
نہین لکھ سکتے مجبوراً اسکے نیچے بھی ایک چوپارے کا نشان بنائے دیتے ہین - اس طرح (۲۴) ما گا رے سا
× × ×

اب آخری سُر ہین "سا" ملتا ہو لیکن اسکے نیچے ہم کسی عالت ین کوئی سُر نہین لکھ سکتے۔ کیونکہ سب سُر "سا" کے بابعد کے سُر ہین۔ نتیجہ یہ ہے کہ اِس تان کے بعد کوئی تان نہین نکل سکتی۔

میرکھنڈ کا بیان ختم کرنے کے بعد اب ہم النکار (अलंकार) کو بیان کرتے ہین جو دراصل اسے پیدا ہوئے ہین۔ پیشتر بیان کیا جاچکا ہو کہ برن چار قسم کے ہوتے ہین یعنی آستائی برن۔ آرہی برن۔ امروہی برن۔ اور سنچائی برن۔ کوئی چیز گائی جائے اِن چارون برن سے علحدہ نہین گائی جاسکتی لہذا کسی خاص برن مین چند سُرونکے مجموعے کا نام النکار ہو آجکل کے روزمرّہ مین یون سمجھنا چاہیے کہ النکار بنے بنائے پلٹے کو کہتے ہین۔ النکار کے لفظی معنی زیور کے ہین۔ کوٹ تانین بھی ضرور سُرون کا مجموعہ ہین لیکن یہ النکار گرنتھون کے اعتبار سے نہین کہی جاسکتین۔ گرنتھون مین النکار سے چند خاص سُرون کے مجموعے سے مطلب تھا۔ رتنا کر گرنتھ مین ہر راگ کیلیے مخصوص النکار ہوتے تھے۔ آجکل النکار پلٹون کے مصرف مین آسکتے ہین اور طالب علم کو سُرونکی شناخت اُنسے بخوبی ہوجاتی ہو دوسرے راگ مین گھٹنے بڑھنے مین بھی مدد دیتے ہین۔

پاریجات گرنتھ نے النکار کی ترسٹھ ۶۳ قسمین لکھی ہین اور رتنا کر نے چوبیس ۲۴ اقسام بیان کیے ہین۔ یہ النکار چارون برن پر تقسیم ہین یعنی کوئی استھائی برن کا النکار ہو کوئی آرہی برن کا اور کسی کا امروہی برن ہو اور کوئی سنچائی برن سے اور ان النکارون مین سے ہر ایک کا علحدہ علحدہ نام بھی گرنتھ کارون نے رکھا ہو۔ ذیل مین پاریجات گرنتھ سے النکار مع ان کے نامونکے لکھے جاتے ہین۔

استھائی برن النکار

بھدر	भद्र	سا رے سا رے گا رے گا ما گا۔ ما پا ما پا دھا پا۔ دھا نی دھا۔ نی سا نی سا رے سا
نند	नन्द	سا سا رے رے سا سا رے رے گا گا رے رے گا گا ما ما گا گا۔ ما ما پا پا ما ما پا پا دھا دھا پا پا۔ دھا دھا نی نی دھا دھا نی نی سا سا نی نی۔ سا سا رے رے سا سا
جت	जित	سا گا رے سا رے ما گا رے گا پا ما گا۔ ما دھا پا ما پا نی دھا پا۔ دھا سا نی دھا۔ نی رے سا نی۔

سوم	सोम	سا سا گا گا رے رے سا سا-رے رے ما ما گا گا رے رے- گا گا پا پا ما ما گا گا-ما ما دھا دھا پا پا ما ما- پا پا نی نی دھا دھا پا پا-دھا دھا سا سا نی نی دھا دھا- نی نی رے رے سا سا نی نی-سا سا گا گا رے رے سا سا-
گریو	ग्रीव	سا گا رے گا ما گا رے سا-رے ما گا ما پا ما گا رے- گا پا ما پا دھا پا ما گا-ما دھا پا دھا نی دھا پا ما- پا نی دھا نی سا نی دھا پا-دھا سا نی سا رے سا نی دھا- نی رے سا رے گا رے سا نی-سا گا رے گا ما گا رے سا-
بھال	भाल	سا گا رے ما-ما گا رے سا-رے ما گا پا-پا ما گا رے- گا پا ما دھا-دھا پا ما گا-ما دھا پا نی-نی دھا پا ما- پا نی دھا سا-سا نی دھا پا-دھا سا نی رے-رے سا نی دھا- نی رے سا گا-گا رے سا نی-سا گا رے ما-ما گا رے سا
پرکاش	प्रकाश	سا سا رے رے گا گا-ما گا رے گا رے سا- رے رے گا گا ما ما-پا ما گا ما گا رے- گا گا ما ما پا پا-دھا پا ما پا ما گا- ما ما پا پا دھا دھا-نی دھا پا دھا پا ما- پا پا دھا دھا نی نی-سا نی دھا نی دھا پا- دھا دھا نی نی سا سا-رے سا نی سا نی دھا- نی نی سا سا رے رے-گا رے سا رے سا نی- سا سا رے رے گا گا-ما گا رے گا رے سا

آروہی برن النکار

وسترت	वसीर्ण	سا-رے-گا-ما-پا-دھا-نی-سا
نیپ کرش	नीपकृष	سا سا رے رے-گا گا-ما ما-پا پا-دھا دھا-نی نی-سا سا
گاتروَرن	गात्रवर्ण	سا سا سا-رے رے رے-گا گا گا-ما ما ما- پا پا پا-دھا دھا دھا-نی نی نی-سا سا سا-

بِندُو	बिन्दु	سا سا سا رے رے رے رے گا۔گا گا گا ما۔ما ما ما پا۔ پا پا پا دھا۔دھا دھا دھا نی۔نی نی نی سا۔سا سا سا رے
ابھیُچھم	अभ्युच्चुस	سا گا۔رے ما۔گا پا۔ما دھا۔پا نی دھا سا
ہَسِت	हसित	سا۔سا رے۔سا رے گا۔سا رے گا ما۔سا رے گا ما پا سا رے گا ما پا دھا۔سا رے گا ما پا دھا نی سا رے گا ما ما دھا نی سا
پریِنکھِت	प्रेंखित	سا رے۔رے گا۔گا ما۔ما پا۔پا دھا۔دھا نی۔نی سا۔
پرچھادن	प्रच्छादन	سا رے گا۔رے گا ما۔گا ما پا۔ ما پا دھا۔پا دھا نی۔دھا نی سا۔
اُدگیت	उद्गीत	سا سا رے گا۔رے رے گا ما۔گا گا ما پا۔ ما ما پا دھا۔پا پا دھا نی۔دھا دھا نی سا۔
اُدواہِت	उदाहित	سا سا سا سا رے گا ما۔رے رے رے رے گا ما پا۔ گا گا گا گا ما پا دھا۔ما ما ما ما پا دھا نی۔ پا پا پا دھا نی سا۔
تری برن	त्रिवरी	سا رے گا گا گا۔رے گا ما ما ما۔گا ما پا پا پا۔ ما پا دھا دھا۔پا دھا نی نی نی۔دھا نی سا سا سا۔
پرتھگبرن	प्रथगवर्ण	سا سا سا رے رے رے گا گا گا۔ رے رے رے گا گا گا ما ما ما۔ گا گا گا ما ما ما پا پا پا۔ ما ما ما پا پا پا دھا دھا دھا۔ پا پا پا دھا دھا دھا نی نی نی۔ دھا دھا دھا نی نی نی سا سا سا۔

امروہی برن النکار لکھنے کی ضرورت نہین ہے اسلیے کہ آروہی برن کے جو النکار ابھی بیان کیے گئے ہین ان کی امروہی کرنے سے امروہی برن کے النکار پیدا ہون گے اب ذیل مین سنچاری برن النکار بیان کیے جاتے ہین یعنی اِن مین آروہی اور امروہی دونون برن کی تانین ملی ہوئی پائی جاتی ہین۔

		سنچاری النکار
مندرآو	मंद्रादि	سا رے گا ما-ما گا رے سا-سا رے گا رے-سا رے گا ما- رے گا ما پا-پا ما گا رے-رے گا ما گا-رے گا ما پا- گا ما پا دھا-دھا پا ما گا-گا ما پا ما-گا ما پا دھا- ما پا دھا نی-نی دھا پا ما-ما پا دھا پا-ما پا دھا نی- پا دھا نی سا-سا نی دھا پا-پا دھا نی دھا-پا دھا نی سا-
مندرمدھ	मंद्रमध्य	سا گا رے گا-ما گا رے گا-رے گا رے سا-سا رے گا ما- رے ما گا ما-پا ما گا ما-گا ما گا رے-رے گا ما پا- گا پا ما پا-دھا پا ما پا-ما پا ما گا-گا ما پا دھا- ما دھا پا دھا-نی دھا پا دھا-پا دھا پا ما-ما پا دھا نی- پا نی دھا نی-سا نی دھا نی-دھا نی دھا پا-پا دھا نی سا-
مندرآنت	मंद्रांत	سا سا رے رے گا گا ما گا رے گا رے سا- رے رے گا گا ما ما پا ما گا ما گا رے گا گا ما ما پا پا دھا پا ما پا ما گا ما ما پا پا دھا دھا نی دھا پا دھا پا ما پا پا دھا دھا نی نی سا نی دھا نی دھا پا دھا دھا نی نی سا سا رے سا نی سا نی دھا نی نی سا سا رے رے گا رے سا رے سا نی سا سا رے رے گا گا ما گا رے گا رے سا
پرستار	प्रस्तार	سا ما رے پا گا دھا ما نی پا سا
پرساد	प्रसाद	سا رے سا رے سا رے گا رے-رے گا رے گا رے گا ما گا گا ما گا ما گا ما پا ما-ما پا ما پا ما پا دھا پا پا دھا پا دھا پا دھا نی دھا-دھا نی دھا نی دھا نی سا نی
ویاورت	व्यावृत्त	سا گا رے ما سا رے گا ما-رے ما گا پا رے گا ما پا- گا پا ما دھا گا ما پا دھا-ما دھا پا نی ما پا دھا نی

		پا نی دھا سا پا دھا نی سا
چلت	चलित	سا گا رے ما۔ما گا رے سا۔سا رے گا ما۔ رے ما گا پا۔پا ما گا رے۔رے گا ما پا۔ گا پا ما دھا۔دھا پا ما گا۔گا ما پا دھا۔ ما دھا پا نی۔نی دھا پا ما۔ما پا دھا نی۔ پا نی دھا سا۔سا نی دھا پا۔پا دھا نی سا۔
پریورت	परिवर्त	سا گا ما رے۔رے ما پا گا۔گا پا دھا ما۔ ما دھا نی پا۔پا نی سا دھا۔دھا سا رے نی
آکشیپ	आक्षेप	سا رے گا۔رے گا ما۔گا ما پا ما پا دھا۔پا دھا نی۔دھا نی سا
بندو	विन्दु	سا سا سا رے سا گا۔ رے رے رے گا رے ما۔گا گا گا ما گا پا۔ ما ما ما پا ما دھا۔پا پا پا دھا پا نی۔ دھا دھا دھا نی دھا سا
اُدوہت	उदाहित	سا رے گا رے رے گا ما گا۔گا ما پا ما۔ما پا دھا پا پا دھا نی دھا۔دھا نی سا نی۔نی سا رے سا۔
اُرمی	ऊर्मी	سا ما ما سا ما۔رے پا پا رے پا گا دھا دھا گا دھا۔ما نی نی ما نی پا سا سا پا سا
سم	सम	سا رے گا ما۔ما گا رے سا۔سا رے گا ما۔ رے گا ما پا۔پا ما گا رے۔رے گا ما پا۔ گا ما پا دھا۔دھا پا ما گا۔گا ما پا دھا۔ ما پا دھا نی۔نی دھا پا ما۔ما پا دھا نی۔ پا دھا نی سا۔سا نی دھا پا۔پا دھا نی نی
پرینکھ	प्रेंख	سا سا ما ما۔رے رے پا پا۔گا گا دھا دھا

		ما ما نی نی۔ پا پا سا سا۔
نشکوجت	निष्कूजित	سا ما سا ما سارے گا مارے پارے پارے گا ما پا۔ گا دھا گا دھا گا ما پا دھا۔ ما نی ما نی ما پا دھا نی۔ پا سا پا سا پا دھا نی سا۔
شیین	श्येन	سارے سا گا سا ما سا پا سا دھا سا نی سا سا رے گا رے ما رے پا رے دھا رے نی رے سا گا ما گا پا گا دھا گا نی گا سا ما پا ما دھا ما نی ما سا پا دھا پا نی پا سا دھا نی دھا سا نی سا
کرم	क्रम	سارے رے گا گا مارے گا گا ما ما پا گا ما ما پا پا دھا۔ ما پا پا دھا دھا نی پا دھا دھا نی نی سا ۔
اُدگھاٹت	उद्घाटित	سا گا سا گا سارے گا مارے مارے مارے گا ما پا۔ گا پا گا پا گا ما پا دھا۔ ما دھا ما دھا ما پا دھا نی۔ پا نی پا نی پا دھا نی سا۔
رنجت	रंजित	سا گا سا گا سارے گا ما۔رے ما گا مارے گا ما پا۔ گا پا ما پا گا ما پا دھا۔ ما دھا پا دھا ما پا دھا نی۔ پا نی دھا نی پا دھا نی سا۔
سن نیورت	संनिवृत	سارے گا رے گا ما گارے سارے گا ما۔ رے گا ما گا ما پا ما گارے گا ما پا۔ گا ما پا ما پا دھا پا ما گا ما پا دھا۔ ما پا دھا پا دھا نی دھا پا ما پا دھا نی۔ پا دھا نی دھا نی سا نی دھا پا دھا نی سا۔

پرورتک	प्रवर्त्तक	سا سا رے رے گا گا رے رے گا گا ما ما گا ما گا رے رے سا سا رے رے گا گا ما ما رے رے گا گا ما ما گا گا ما ما پا پا ما ما گا گا رے رے گا گا ما ما پا پا گا گا ما ما پا پا ما ما پا پا دھا دھا پا پا ما ما گا گا ما ما پا پا دھا دھا ما ما پا پا دھا دھا پا پا دھا دھا نی نی دھا دھا پا پا ما ما پا پا دھا دھا نی نی پا پا دھا دھا نی نی دھا دھا نی نی سا سا نی نی دھا دھا پا پا دھا دھا نی نی سا سا
وینڑو	वेणु	سا سا گا ما سا رے گا ما رے رے ما پا رے گا ما پا- گا گا پا دھا گا ما پا دھا-ما ما دھا نی ما پا دھا نی پا پا نی سا پا دھا نی سا-
للت سُر	ललितस्वर	سا سا ما ما گا گا رے سا سا رے گا رے سا رے گا ما- رے رے پا پا ما ما گا رے رے گا ما گا رے گا ما پا- گا گا دھا دھا پا پا ما گا گا ما پا ما گا ما پا دھا- ما ما نی نی دھا دھا پا ما ما پا دھا پا ما پا دھا نی پا پا سا سا نی نی دھا پا پا دھا نی دھا پا دھا نی سا-
ہنکاٹ	हुंकाट	سا سا پا پا رے رے دھا دھا-گا گا نی نی-ما ما سا سا-
لہادمان	ल्हादमान	سا ما گا رے رے پا ما گا-گا دھا پا ما-ما نی دھا پا پا سا نی دھا-دھا رے سا نی-نی گا رے سا
اَولوکت	अवलोकित	سا سا سا ما ما ما رے رے رے پا پا پا- گا گا گا دھا دھا دھا-ما ما ما نی نی نی- پا پا پا سا سا سا-

سپت تال النکار

اندرنیل	इन्द्रनील	سا رے گا ما گا رے سا رے گا رے سا رے گا ما۔ رے گا ما پا ما گا رے گا ما گا رے گا ما پا۔ گا ما پا دھا پا ما گا ما پا ما گا ما پا دھا۔ ما پا دھا نی دھا پا ما پا دھا پا ما پا دھا نی۔ پا دھا نی سا نی دھا پا دھا نی دھا پا دھا نی سا۔
مہاوجر	महावज्र	سا رے گا رے سا رے گا ما رے گا ما گا رے گا ما پا۔ گا ما پا ما گا ما پا دھا۔ پا دھا پا ما پا دھا نی۔ پا دھا نی دھا پا دھا نی
نیدرش	[illegible]	سا رے سا رے گا ما رے گا رے گا ما پا۔ گا ما گا ما پا دھا۔ ما پا ما پا دھا نی۔ پا دھا پا دھا نی سا۔
سیر	सीर	سا رے سا رے گا سا رے گا ما۔ رے گا رے گا ما رے گا ما پا۔ گا ما گا ما پا گا ما پا دھا۔ ما پا ما پا دھا ما پا دھا نی۔ پا دھا پا دھا نی پا دھا نی سا۔
کوکل	कोकिल	سا رے گا سا رے گا ما رے گا ما رے گا ما پا۔ گا ما پا گا ما پا دھا۔ ما پا دھا ما پا دھا نی۔ پا دھا نی پا دھا نی سا۔
آورت	आवर्त	سا رے گا رے سا رے سا رے سا رے گا ما۔ رے گا ما گا رے گا رے گا رے گا ما پا۔ گا ما پا ما گا ما گا ما پا دھا۔ ما پا دھا پا ما پا ما پا دھا نی۔ پا دھا نی دھا پا دھا پا دھا پا دھا نی سا۔
سدانند	सदानन्द	سا رے گا ما رے گا ما پا گا ما پا دھا۔ ما پا دھا نی

		پا دھا نی سا
چکراکار	चक्राकार	رے رے رے سا رے رے رے-گا گا گا رے گا گا گا ما ما ما گا ما ما ما-پا پا پا ما پا پا پا دھا دھا دھا پا دھا دھا دھا-نی نی نی دھا نی نی نی سا سا سا نی سا سا سا
جو	जव	سا رے گا ما پا دھا نی سا نی دھا پا ما گا رے سا سا رے گا ما پا دھا نی دھا پا ما گا رے سا سا رے گا ما پا دھا پا ما گا رے سا سا رے گا ما پا ما گا رے سا سا رے گا ما گا رے سا سا رے گا رے سا سا رے سا
شنکھ	शंख	سا سا نی دھا-نی نی دھا پا-دھا دھا پا ما-پا پا ما گا- ما ما گا رے-گا گا رے سا-رے رے سا نی-
پڑاکار	पड़ाकार	سا رے سا سا سا رے گا گا-رے گا رے رے رے گا ما ما- گا ما گا گا گا ما پا پا-ما پا ما ما پا دھا دھا- پا دھا پا پا پا دھا نی نی-دھا نی دھا دھا نی سا سا-
وارد	वारिद	سا نی نی نی سا دھا دھا دھا سا پا پا پا سا ما ما ما- سا گا گا گا-سا رے رے رے سا سا سا سا-

النکارون کے بیان کے بعد اب چند ضروری چیزین اور بتائی جاتی ہین جو ہمارے نزدیک مُروجہ سُر اُدھیائے مین شامل ہونا چاہیے - یہ چند گانے کی چیزین ہین جن کو لکش سنگیت کے مصنف چیتر پنڈت نے ایجاد کیا ہو اور جن کا نام اُنھون نے لچھن گیت (लक्षणगीत) رکھا ہو یہ لچھن گیت ہر ایک راگ کے لیے الگ الگ ہین اور ان مین تمام راگ کی ضروری باتون کا بیان خصوصاً راگ کے وادی سموادی سُرونکا حال بیان کیا گیا ہو-اسمین دو فائدے ہین ایک تو چیز سے راگ کی شکل اور اسمین گھٹنے بڑھنے کی ترکیب اور اس کی تانون کا حال معلوم ہوتا ہو-دوسرے راگ کی تمام ضروری باتون وادی سموادی

سُروں کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے اور آسانی کے ساتھ یاد رہتا ہے مثلاً اگر کسی شخص کو کسی راگ کا لچھن گیت یاد ہے تو ایسے راگ کا حال دریافت کرنے کے لیے کتاب دیکھنے کی ضرورت نہین۔ ہمارے نزدیک یہ ایک بڑی مفید ایجاد ہے جو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے کے قابل ہے اور اس سے گانا ایک قاعدے مین رہ سکتا ہے۔

اِس کتاب مین ہر راگ کے بیان کے نیچے ایک لچھن گیت لکھدیا گیا ہے اور اُسکی سُرگم بھی دی گئی ہے تاکہ نئے راگ کے یاد کرنے مین آسانی ہو۔ لچھن گیت حتی الامکان ایسے سہل منتخب کرکے لکھے گئے ہین جسمین چھوٹی چھوٹی تانین ہین تاکہ ہر شخص اُس کو آسانی سے نکال لے اور یاد کر سکے۔ مجھے یہ خوف ہے کہ شاید ان لچھن گیتوں پر یہ اعتراض کیا جائے کہ ان مین کوئی بات نہین ہے اور نہ کوئی تان خوبصورت ہے۔ لہٰذا اسکے متعلق پیشتر سے یہ کہدینا ضروری ہے کہ یہ دانستہ ایسے سیدھے سادھے بنائے گئے ہین کہ ہر شخص جسکو ذرا بھی موسیقی سُروں کی شناخت ہو بسہولت ان کو سُرگم کے ذریعے سے نکال لے اور بآسانی یاد کر سکے۔ علاوہ برین ان لچھن گیتوں سے منشا یہ ہے کہ طالب علم کو راگ کے متعلق ضروری باتین یاد رہین نہ یہ کہ ان کی تانین مشکل کرکے قابلیت کا اظہار کیا جائے۔ ایک سُرگم اور اُسکے لکھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ موسیقی کی اصطلاح مین سُروں کا نام لیکر گانے کو سُرگم کرنا کہتے ہین۔ پنڈتوں نے اس کا ایک خاص طریقہ لکھنے کا لوگوں کی سہولت کے لیے نکالا ہے۔ یہ لکھنے کا طریقہ نہایت ضروری اور مفید ہے اگر یہ طریقہ نہ ہو تو جب تک کوئی شخص گلے سے یا ہاتھ سے کسی راگ کو نہ بتائے اُسوقت تک طالب علم نیا راگ سیکھنے سے مجبور ہے لیکن اِس قاعدے کے سمجھ لینے کے بعد معمولی استعداد کا آدمی خود ہی چیزین یا راگ یاد کر سکتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ مدھ استھان کے سُر اسطرح لکھے جائینگے۔ سا رے گا ما پا دھا نی لیکن جب ٹیپ کے سُر پر جائے تو اُس سپتک کو ٹیپ کی سپتک کہینگے اور اِسکے سُر لکھنے کا گرنتھوں مین یہ طریقہ تھا کہ سُروں کے اوپر ایک نقطہ لگا دیتے تھے لیکن اُردو کے حرفوں مین نقطہ موزون نہ ہوگا لہٰذا بجائے نقطے کے اگر ایک لکیر سُروں کے اوپر کھینچدی جائے تو ٹیپ کی سپتک کے سُر صاف طور پر علیحدہ معلوم ہونگے اسطرح۔ سا رے گا ما پا دھا نی۔ اب ہم دونوں سپتکوں کے سُر برابر لکھکر دکھاتے ہین

سا رے گا ما پا دھا نی	سا رے گا ما پا دھا نی
سپتک	ٹیپ کی سپتک

اسی طرح جب سپتک کے نیچے کے سُرون یعنی مند کے سُرون کو لکھنا منظور ہو تو اس سپتک کے سُرون کے نیچے ایک لکیر کھینچی جائے اِس طرح - سا رے گا ما پا دھا نی - اب تینون سپتکون کے سُر برابر لکھکر دکھائے جاتے ہین تاکہ ناظرین اچھی طرح سمجھ لین -

سا رے گا ما پا دھا نی

سا رے گا ما پا دھا نی

سا رے گا ما پا دھا نی

عموماً ضرورت اِنھین تین سپتکون کے سُرون کی رہتی ہے - لیکن بالفرض اور اونچے یا نیچے سپتک کے سُرون کی ضرورت ہو تو ان سُرون پر ایک لکیر اور زیادہ کر دیا کرے جس سے ان سُرون کی شناخت بھی آسان ہو جائے گی - اِسطرح - سا رے - اونچے سُرون کیلیے - نیچے سُر نا لیا - نی دھا پا وغیرہ

ہندوستانی موسیقی مین گانے کی چیزین ہمیشہ کسی نہ کسی تال پر بندھی ہوتی ہین - ہرچند کہ تالون کے بیان کے لیے ایک علیحدہ حصۂ کتاب کی ضرورت ہے لیکن یہان مختصر طور پر تالون کی نسبت اِسیقدر بیان کیا جائے گا جسقدر ان کو موسیقی کے لکھنے کے قواعد سے تعلق ہے

جاننا چاہیے کہ تمام تال ماترون سے بنے ہین - ماترہ اُس زمانے کا نام ہے جتنی دیر مین کسی صحت کے آدمی کی نبض ایک مرتبہ حرکت کرے - یہ ماترے تال یا ضربون پر تقسیم ہین - ہر ایک تال کی ضربین علحٰدہ ہین - چند تالون مین ضربون کے مقام پر جہان ضرب لگانا چاہیے نہین لگاتے اور اُس کو اِصطلاحاً خالی کہتے ہین جس جگہ سے تال شروع ہو اسکو اِصطلاحاً سم کہتے ہین سم کے لکھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جب ضرب پر سم ہو وہان ایک چوپارہ کا نشان اسطرح (×) بنا دیتے ہین اور ضربونکے لکھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس نمبر کی ضرب ہو اُس کا ہندسہ لکھ دیتے ہین - مثلاً پہلی ضرب لکھنا ہو تو - (۱) اِسطرح ایک کا ہندسہ بنا دیتے ہین - دوسری ضرب کے لیے دو کا ہندسہ (۲) اِسطرح بنا دیتے ہین علیٰ ہذا القیاس - خالی کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک نقطہ (٥) اِسطرح بنا دیتے ہین اور تال مین جہان کہین خالی کی جگہ ہو گی اسکے ماترے کے نیچے یہ نشان بنا دیا جائیگا

مروجہ تالین حسب ذیل ہین - روپک تیورا - سول فاختہ - جھپ تال - چوتالہ - اکتالہ - آڑا چوتالہ جھومرا - دھمار - فرودست - تلواڑہ - اسوار (؟) - تیتالہ - چانچر وغیرہ وغیرہ - اِن مین سے چند بیان کی جاتی ہین اور اُنکی خالی اور ضربون کی جگہین بھی دکھائی جاتی ہین -

(۱) روپک - سات ماترے کا تال ہے - دو ضربین ہین اور ایک خالی - خالی پر سم ہے

ضربین اور خالی ان سات ماترون پر اسطرح تقسیم ہے۔

۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
—	—	—	—	—	—	—
		×	×	۲		۱

(۲) **تیورا** - یہ بھی سات ماترون کا تال ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اسمین کوئی خالی نہین ہے۔
تین ضربین ہین جو ماترونپر یون تقسیم ہین۔

—	—	—	—	—	—	—
		×		۲		۱

(۳) **سول** - اسمین دس ماترے ہین تین ضربین اور دو خالی تیسری ضرب پر سم ہے۔ ماترون کی تقسیم اسطرح پر ہے۔

—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	۰		۲		۱		۰		×

(۴) **جھپتال** دس ماترون کا تال ہے تین ضربین اور ایک خالی ہے۔ دوسری ضرب پر سم ہے
ماترون کی تقسیم ضربون اور خالی پر اس طرح ہے۔

—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	۳			۰		×			۱

(۵) **چوتالہ** - یہ بارہ ماترون کا تال ہے۔ چار ضربین اور دو خالی ہین۔ تیسری ضرب پر سم ہے
ماترون کی تقسیم اسطرح ہے۔

—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	۰		۴		۰		×		۲		۱

(۶) **اکتالہ** اور چوتالہ مین کوئی فرق نہین ہے صرف ٹھیکہ کے بولون مین فرق ہے۔

(۷) **جھومرا** - یہ چودہ ماترے کا تال ہے۔ تین ضربین اور ایک خالی ہے۔ دوسری ضرب پر سم ہے۔ ماترون کو اس طرح تقسیم کیا ہے۔

—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		۰				۲			×				۱

(۸) **تیتالہ** - یہ سولہ ماترے کا تال ہی تین ضربین اور ایک خالی ہی - دوسری ضرب پر سم ہی ماترے کی تقسیم یون ہی -
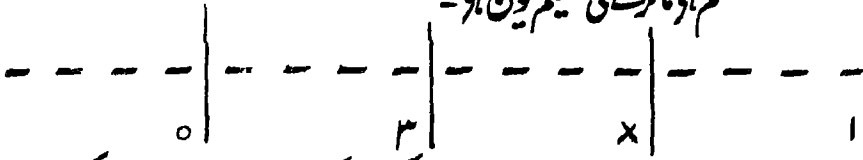
– – – –	– – – –	– – – –	– – – –
۱	×	۳	○

ان چند تالون کے ماترے اور ضربین بطور نمونہ لکھدی گئی ہین - تمام تالون کے لکھنے ہین کتاب طولانی ہوجانیکے علاوہ یہ بھی خیال ہی کہ یہ سب تالین پورے طور پر تال ادھیا مین بیان کی جائینگی - اب فرض کیا جائے کہ ہم کو کوئی چیز تین تال کی لکھنا ہی تو پیشتر ہم جہان سے چیز شروع ہوتی ہی اُس حساب سے ماترونپر خالی اور ضربون کے نشان لگائینگے - مثلاً کوئی چیز کی شروع خالی سے ہے تو ہم پہلے یون لکھینگے -

– – – –			
٥	۱	×	۳

ماترون کے نشان لگانے کی کوئی ضرورت نہین ہی - اب چیز کی سرگم ہر ماترے پر ایک ایک سُر کرکے لکھینگے - اِسطرح

سا رے گا ما	پا دھا نی سا	نی دھا پا ما	گا رے سا سا
٥	۱	×	۳
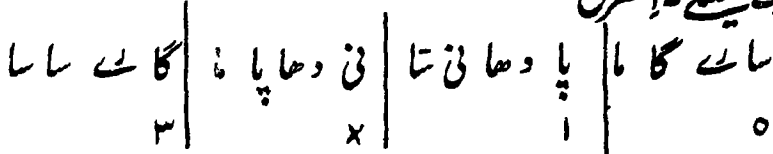
اگر کوئی ایسا سُر ہی جو دو ماترونپر بولنا چاہیئے تو اسکے آگے ماترے کا نشان اِسطرح لگاتے ہین (-) جس سے مطلب یہ ہوگا کہ یہ سُر ٹھہریگا مثلاً | سا رے - گا | ما - - پا اِس کا مطلب یہ ہوا کہ رکھب کو اِسقدر ٹھہرانا چاہیے کہ دو ماترون تک قائم رہے اور مدھم کو اِسقدر ٹھہرانا چاہیے کہ تین ماترون تک قائم رہے -

اب ذیل مین کسی چیز کے بول لکھنے کا طریقہ دکھایا جاتا ہی مثلاً ایک چیز ہی جسکے بول ہین "کرت گور سارنگ کو گنی جن" اور تال اسکی دھیما تیتالہ ہی تو پیشتر اسکی سرگم لکھکر اُسکے نیچے بولون کو اِس طریق پر لکھینگے کہ جس سُر پر جو لفظ یا حرف گایا جاتا ہی اُسی سُر کے نیچے وہ لفظ یا حرف یہان بھی لکھا جائیگا اسطرح

سا گی رے سا	سا رے سا سا	گی رے ما گی	پا می پا پا
کَ رَ تَ گو	آ سا رَ او	رَن گَ کو او	گُ نی جَ نَ
٥	۱	×	۳

یہ مثال سیدھے سُرونکے لکھنے کی بیان کی گئی تھی لیکن اگر ضرورت ہو کہ ایک ماترے پر دو سُر بولین تو اسکا
طریقہ یہ ہو کہ ایک ہی ماترے پر دو سُر لکھکر اُسکے نیچے ایک قوس کا نشان (‿) اسطرحکا بنا دیتے
ہین جس سے مُراد یہ ہو کہ ایک ماترے کے زمانے مین دونون سُرون کو بولنا چاہیئے۔

	سا ماگی رے سا	سارے ساسا	نی رے ما گی	وغیرہ
	ک ز ت گو	او ز سا آ	ئن گ کو او	
	٥	ا	×	

مطلب یہ ہو کہ مدھم اور گندھار کے سُر ایک ہی ماترے کے عرصے مین "ر" کے لفظ پر بولنا چاہیئین۔
جب کوئی سُر دوسرے کو چھوتا ہوا بولے تو اسے اصطلاحاً "کَن" کہتے ہین اسکے لکھنے کا طریقہ یہ ہو کہ جو
خاص سُر بولتا ہو اُس کو نیچے لکھتے ہین اور جس سُر کا کَن دیا جائے اس کو اوپر لکھتے ہین مثلاً (دھانی)
اِسکے معنی یہ ہوے کہ دھیوت کا سُر نکھاد کے سُر کو چھوتا ہوا بولے یعنی قبل دھیوت کے سُر کے بولنے کے
نہایت سرعت کے ساتھ نکھاد کا سُر بھی بول جائے لیکن اتنی تیزی کے ساتھ کہ نکھاد اور دھیوت کے
سُر ایک ہی معلوم ہون۔

جب دو سُر یا اس سے زائد سُر اس طریق پر ادا کیے جائین کہ آواز کا سلسلہ نہ ٹوٹنے پائے
تو اُسے اصطلاحاً "مینڈ" کہتے ہین اور اسی کو سوت بھی کہتے ہین - مینڈ اور سوت مین جو فرق ہو وہ
صرف ساز مین پایا جاتا ہو لیکن گلے کیلیے مینڈ اور سُوت دونون کی حالت یکسان ہو۔ ساز کے اعتبار سے
مینڈ اور سوت مین یہ فرق ہو کہ جب کسی ایسے ساز سے ایک سلسلہ آواز کا پیدا کیا جائے جسکے لیے تار
کو اُنگلی سے کھینچنے کی ضرورت ہو تو اُسے مینڈ کہتے ہین اور جب وہی سلسلہ آواز کا اُنگلی کی پور کے گھسنے
یا رگڑنے سے پیدا کیا جائے تو اسے سوت کہتے ہین لیکن درحقیقت سوت اور مینڈ ساز کی نوعیت پر
منحصر ہو واقعی فرق کچھ بھی نہین۔ اِسکے لکھنے کا یہ طریقہ ہو کہ جس سُر سے جس سُر تک مینڈ یا سوت
ہو اُن دو سُرون کے اوپر قوس کا نشان اسطرح بنا دیتے ہین (⁀) مثلاً گارے سارے گا پا گا ایک پالی
کی تان ہوئی۔ اب "پا" اور "گا" کے اوپر جو قوس کا نشان ہو اسکے معنی یہ ہوے کہ گندھار سے پنچم تک
کی سوت یا مینڈ ہو۔

تان کے لکھنے کا طریقہ یہ ہو کہ پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ تان کے سُر تال مین کس ماترے سے کس ماترے تک
بولے پس انھین ماترون کے درمیان تان کی سَرگم لکھکر نیچے قوس کا نشان بنا دینا چاہیے جس سے مطلب
یہ ہے کہ اتنے ماترون کے زمانے مین تان ختم ہونا چاہیے۔ مثلاً اگر تیتالے کی پینز مین یون

لکھا جائے | سا رے گا ما پا ما پا ما گا رے | تو اِس سے مراد یہ ہی کہ جسقدر سُر قوس کے اندر لکھے ہوے ہین
اُن سب کو دو ماترون کے زمانہ مین بولنا چاہیے اب چونکہ دو ماترون کے زمانے مین اسقدر
سُر بولینگے لہذا یقیناً سُرعت کے ساتھ لگائے جائینگے اور اِسطرح تان پیدا ہوگی۔
جب کوئی سُر اِس طریق پر لگاتے ہین کہ سُر اپنی جگہ پر قائم نہ رہے گا بلکہ متحرک معلوم ہو تو اُسے اَندولت
سُر کہتے ہین۔ظاہر ہی کہ جب کوئی سُر اپنی اصلی جگہ پر قائم نہ رہے گا تو وہ اپنے متصل سُرون کا کن لیکر
بولے گا۔جب آندولت پر زور دیا جاتا ہی تو اُسے **گمک** کہتے ہین۔اندولت اور گمک کے
لکھنے کا قاعدہ یہ ہی کہ جس سُر پر اندولت یا گمک ہو اُسکے اوپر یہ نشان (~~~~) بنا دیتے
ہین۔مثلاً اس تان مین (دہا نی سا رے گا) جو گندھار ہی اُسپر یہ نشان اندولت کا بنا دینے سے
مطلب یہ ہوا کہ گندھار قائم نہ رہے گی بلکہ متحرک ہوکر بولے گی۔
اوپر کی مثالین تین تال کے ماترون کی تقسیم پر دکھائی گئین جسمین ہر ٹکڑے مین چار چار ماترے
ہین۔لیکن اور تالون کے ٹکڑے مین چار چار ماترے ہونا ضروری نہین ہین!سلیے کہ سب تالون
مین تعداد ماترون کی یکسان نہین ہوتی۔اور نہ ضربین ایک طرح کی ہوتی ہین ذیل مین ایک گیت جھپتال
مین لکھا جاتا ہی۔

لچھن گیت سُدھ کلیان جھپتال

آستائی۔گاؤ سب سوجان راگنی سُدھ کلیان اوڈو سمپورن پرتسم پھر مان۔
انترہ۔آروہن مانی تجت وادی سُر گندھار دھیوت کرت الپ کہے چتر پان۔

	آستائی									
	گی	ـ	گی	ے	ے	گی	ے	سا	ـ	سا
	گا	آ	او	او	سَ	بَ	سو	جا	آ	نَ
	×		۳			o		۱		
	سا	ـ	ے	ے	ے	گی	ے	سا	ے	سا
	را	آ	گَ	نی	سُ	دھ	کَ	لیا	آ	نَ
	٧		۳			o		۱		

سا	—	رے	گی	رے	سا	نی	نی	دھا	پا
اُو	او	ڈ	آ	وَ	سم	پو	رَ	آ	ن
×		۳			۰		۱		
پا	گی	پا	دھا	پا	گی	رے	سا	رے	سا
پڑ	تھ	م	آ	پ	ہ	رَ	ا	آ	ن
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	گی	گی	پا	پا	سا	سا	سا	سا	سا
آ	آ	رو	ٹھ	نَ	ا	نی	ت	جَ	ت
×		۳			۰		۱		
سا	—	رے	گی	رے	سا	نی	نی	دھا	پا
وا	آ	دی	سُ	رَ	گن	اَن	دھا	آ	رَ
×		۳			۰		۱		
پا	گی	گی	گی	رے	گی	پا	سا	رے	سا
ڈھے	لے	وَ	ت	کَ	رَ	تَ	آ	آ	لپ
×		۳			۰		۱		
دھا	پا	گی	گی	پا	گی	رے	سا	رے	سا
کَ	ڈھے	چَ	ت	رَ	پ	رَ	ا	آ	ن
×		۳			۰		۱		

جاننا چاہیے کہ راگ کے پرگھٹ یعنی شکل دکھلانے کو اصطلاحاً **الاپ** کہتے ہین۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہی راگ الاپ - روپک الاپ - **راگ الاپ** اس کو کہتے ہین جسمین گرہ انش - مندر - تار نیاس اپنیاس - الپت بہُت وغیرہ دسون چیزین جن کا راگ کی تعریف مین بیان ہوچکا موجود پائی جائین **روپک الاپ** اسمین اور راگ الاپ مین یہ فرق ہی کہ اسمین استھائی اور انترہ صاف معلوم ہوتا ہی لہذا روپک اُس الاپ کو کہتے ہین جسمین آستائی اور انترہ صاف معلوم ہو۔
آجکل گانے والے الاپ کرتے وقت چند خاص الفاظ استعمال کرتے ہین۔ جو حسب ذیل ہین

آ - ن - تے - رے - نا - ری - توم - وغیرہ لیکن الاپ کرنے مین کسی گیت کے بول نہین گاتے - راگ الاپ مین جیسا کہ پیشتر بیان ہوچکا ہی آستائی اور انترہ نہین ہوتا صرف وادی سموادی سُردن کو دکھاکر راگ کی شکل دکھانی چاہیے - مگر آجکل گانے والے الاپ مین آستائی انترہ دکھاتے ہین لیکن تال نہین شامل کرتے لہذا گرنتھون کے اعتبار سے اِسے راگ الاپ نہ کہینگے بلکہ یہ روپک الاپ ہوا - جب کسی روپک الاپ مین بول اور تال بھی شامل کردیے جائینگے تو اُسے **آکشپتیکا** (आक्षिप्तिका) کہینگے - آکشپتیکا کی تعریف یہ ہی کہ اِسمین سُر او رتال اور پد یعنی بول بھی شامل ہون اور اسی کو آجکل کی بول چال مین گیت کہینگے -

راگ کے الاپ کو یعنی اسکی خوبصورتی ظاہر کرنے کو **آلپتی** (आलप्ति) بھی کہتے ہین یہ دو قسم کی ہین راگ آلپتی اور روپک آلپتی - اِن دونون مین جو فرق ہی وہ ابھی بیان ہوچکا ہی یہان یہ دکھایا جاتا ہی کہ گرنتھون کے زمانہ مین راگ آلپتی کیونکر ہوتی تھی -

راگ آلپتی مین روپک آلپتی کی ضرورت نہین تھی یعنی اسمین آستائی اور انترہ نہین دکھایا جاتا تھا لیکن وہ تینون سپتکون کے اندر چار مخصوص مقامات سے گایا جاتا تھا جسے **استھان** स्थान کہتے تھے آجکل ہمارے یہان بھی چار استھان راگ مین مانے جاتے ہین جنھین ہم استھائی - انترہ - سنچائی اور ابھوگ کہتے ہین لیکن یہ استھان اور ہین اور گرنتھون کے زمانہ مین جو استھان مانے جاتے تھے وہ اور تھے - چترپنڈت نے راگ آلپتی کے چارون استھانون کا ذکر اپنی کتاب لکش سنگیت مین لکھا ہے جو ذیل مین بیان کیا جاتا ہی -

جو سُر راگ مین وادی ہو اُسے الاپ مین **استھای** (स्थायी) کہتے تھے اور وادی سُر سے اوپر چوتھے سُر کو دوردہ (द्व्यर्ध) کہتے تھے - دوردہ کے لفظی معنی درمیانی کے ہین - دوردہ سُر کے نیچے تک پہلا استھان مقرر تھا یعنی اس سُر کے نیچے تک گانیوالا راگ کا الاپ کرسکتا تھا - مثلاً کسی راگ مین گندھار کا سُر وادی ہی تو یہ سُر گویا گرنتھکارون کا استھای سُر ہوا اور دھیوت جو چوتھا سُر ہی وہ الاپ مین دوردہ سُر ہوا - پس پہلے استھان مین الاپ کرنے والا دھیوت سے نیچے یعنی پنچم تک جاسکتا تھا اور دھیوت کا سُر گویا پہلے استھان کی حد تھی -

جب گانے والا دوردہ سُر کو بھی لگاتا تھا تو وہ دوسرے استھان مین داخل ہوجاتا تھا - مثلاً اگر دھیوت کا سُر بھی لگایا گیا تو یہ دوسرا استھان کہا جائے گا اور گانے والے کو اجازت تھی کہ دوسرے استھان مین دوردہ سُر تک جسقدر بھی چاہے گھٹے بڑھے -

وادی سُر سے آٹھوان سُر **دوی گن** (द्विगुण) کہا جاتا ہی اور جسکے معنی دونے کے ہین مثلاً
پیشتر بیان ہو چکا ہی کہ اگر کسی راگ مین گندھار وادی سُر ہی تو یہ سُر تو استھای سُر ہوا اور اُسکا آٹھوان
سُر یعنی دون کی گندھار کو دوگین سُر کہینگے دوردہ اور دوگین سُرون کے درمیان مین جسقدر سُر
ہوتے تھے وہ سب **آردہ استھان** (आर्ध स्थान) کے سُر کہے جاتے تھے پس تیسرے استھان
مین الاپ کرنے والا آردہ استھان کے سُر لگانا شروع کرتا تھا لیکن دوی گن سُر کے نیچے تک جا سکتا تھا۔ مثلاً
پیشتر بیان ہو چکا ہی کہ ٹیپ کی گندھار دوی گن کا سُر تھا تو اب تیسرے استھان مین گندھار کے نیچے تک
یعنی دون کی رکھب تک الاپ کرنے والا جا سکتا تھا لیکن دوی گن کا سُر لگانے کی اجازت نہ تھی لیکن
چوتھے استھان مین دوی گن کا سُر بھی شامل کر لیا جاتا تھا۔

راگ الپتی مین جب آستھای اور انترہ صاف طور پر دکھایا جاتا تھا تو اُسے روپک الپتی کہتے تھے مگر
جملہ قواعد مت ذکرہ بالا گرنتھ سنگیت کے ہین اور اُس زمانے مین اسکی پابندی ہوتی تھی لیکن آجکل جب
گرنتھ کے طریقے پر گانا نہین برتا جاتا تو اسی لیے الاپ مین بھی ان جملہ قواعد کی پابندی نہین کی جاتی۔
آجکل الاپ بھی عموماً دُھرپد کی طرح چار حصون پر منقسم کر دیا گیا ہی یعنی آستائی۔ انترہ سنچاری ابھوگ

آستائی۔ الاپ یا دُھرپد کے پہلے حصے کا نام ہی آجکل اسکے لیے کوئی قواعد منضبط نہین ہین کہ
آستائی مین کس سُر تک جانا چاہیے لیکن عام طور پر رواج یہ ہی کہ مندر استھان اور مدہ استھان
مین رہتے ہین اور ٹیپ کی کھرج پر نہین جاتے۔

انترہ۔ اسمین دوسرا حصہ الاپ یا دُھرپد کا شروع ہوتا ہی اور تار استھان کی کھرج بھی اسمین لگائی جاتی ہی۔

سنچاری۔ یہ تیسرا حصہ الاپ یا دُھرپد کا ہی (لیکن عام طور پر ابھوگ بھی مشہور ہی حالانکہ یہ غلطی
ہی) اور اسمین عموماً مدھ استھان مین رہتے ہین۔ اسکے واضح کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ کھرج سے مدھم
یا پنچم پر جاتے ہین اور زیادہ تر دُھرپد یا سادرون کی سنچاری اسی طریق پر پائی گئی ہین لیکن
اس کا کوئی قاعدہ منضبط نہین ہی۔

ابھوگ۔ یہ چوتھا حصہ الاپ یا دُھرپد کا ہی۔ انترہ کے مشابہ ہی۔ فرق یہ ہی کہ انترے مین
صرف تار استھان کی کھرج تک جاتے ہین اور اسمین تار استھان کے مابقی سُر بھی لگائے
جاتے ہین۔

ختم شد

راگ ادھیائے

ایمن

کلیان ٹھاٹھ کا پہلا راگ ایمن کلیان ہی اس راگ مین گندھار گرہ انش نیاش کا سُر ہی- راگ کا وقت شام ہی بعض پنڈتون کا قول ہی کہ یہ راگ فارس کے ملک کا ہی اور وہین کی موسیقی سے لیا گیا ہی- اور بعض لیسے اِسی ملک کا بتاتے ہین- ملک دکھن کے گیتون مین اسوقت بھی ایمن کلیان کا راگ ہی اور اس کا وقت بھی شام ہی لیکن اسمین نکھاد کا سُر جیتا ہی-

ایمن کلیان کے راگ مین گندھار کا نیاس بہت اچھا معلوم ہوتا ہی- فی زمانناامروہی مین سُدھ مدھم دینے کا رواج ہی- لیکن شاسترون نے اسمین سدھ مدھم نہین دی ہی- یہ راگ الاپنے کے لائق ہی کیونکہ سمپورن ہی اور آروہی امروہی اس کی سُدھ ہونے کی وجہ سے گانے مین کوئی دقت نہین پڑتی- کلیان ٹھاٹھ مین سے جو راگ پیدا ہوتے ہین پنڈتون نے اِنکی تین قسمین کی ہین- (۱) ایک قسم مین مدھم کا سُر درج ہی (۲) دوسری قسم کے وہ راگ ہین جنمین صرف ایک مدھم مستعمل ہی (۳) تیسری قسم کے وہ راگ ہین جنمین دونون مدھمین مستعمل ہین جن راگون مین دونون مدھمین مستعمل ہین اُین سننے والون کو بلاول کا رنگ معلوم ہوتا ہی لیکن یہ حصہ چھپا ہوا رہتا ہی- سندھی پرکاش راگونمین رکھب اور دھیوت کومل ہوتی ہی اب اس ٹھاٹھ مین کومل رکھب اور دھیوت کو تیور کیا ہی اور ان کومل سُرونکے تیور ہو جانے سے سننے والون کو بہت لطف حاصل ہوتا ہی-

دُرت- مدھ- بلمپت تینون لے مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہی- کلیان ٹھاٹھ کے راگونمین جن راگونکا وقت اول شب ہی اُن مین پوروانگ کے سُرونپر زیادہ زور رہتا ہی اور باقی راگونمین اُتر انگ کے سُرونپر زور رہتا ہی- آدھی رات کے وقت کے راگونمین گندھار اور نکھاد کومل ہو جاتے ہین اور ایک نیا لطف پیدا کرتے ہین- یہ بھید سب سمجھدارون کو معلوم ہی- آدھی رات کو کومل رکھب اور دھیوت اور تیور گندھار اور نکھاد جو اکثر راگونمین مستعمل ہین اِن سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اب صبح کا وقت

قریب آتا جاتا ہی تیور مدھم کی موجودگی سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی صبح نہین ہوئی - جو جو صبح قریب ہوتی جاتی ہی تیور مدھم راگونمین کمزور ہوتی جاتی ہی اور صبح کے وقت تیور مدھم راگون مین سے غائب ہوجاتی ہی اور سدھ مدھم اُسکی جگہ لے لیتی ہی - نکھاد کا سُر بہت کم راگونمین وادی ہوتا ہی لیکن سموادی اکثر راگونمین ہوتا ہی - کلیان کے اقسام بہت ہین لیکن اس کتاب مین صرف مروجہ تمام بیان کئے گئے ہین - ایمن کی آروہی امروہی یہ ہی - آروہی - سا - رے - گی می - پا دھی نی سا - امروہی سا نی دھی پا می گی رے سا -

لکش گیت ایمن - چوتالہ

آستائی پرتھم کلیان ٹھاٹھ جنک سانچ مانیے + مدھم سون ورگت کر سبھو جن مانیے -
انترہ - پھوب مین سدھ کلیان ماآسری اور ہنڈول بن مدھم اک مدھم آہ نس پہچانیے
سنچائی - چھایانٹ ہمیر شام کاموکیدار جان دونون مدھم نشان انھون سو مانیے -
ابھوگ - وادی ہوت پرتھم انگ اتری سمے اُترانگ سون پربھات سوگم نیم چتر یا کو جانیے

آستائی

نی	دھی	—	پا	می	می	پا	—	پا	گی	—	گی
پر	تھ	ا	م	ک	آ	لیا	آ	ن	ٹھا	آ	ٹھ
×		٥		ا		٥		ا		۳	
گی	رے	گی	می	—	می	پا	رے	گی	رے	سا	—
ج	ن	ک	سا	آ	پچ	ما	ا	آ	نی	یے	لے
×		٥		ا		٥		ا		۲	
سا	—	رے	رے	گی	گی	می	گی	پا	پا	دھی	پا
رم	آ	دھ	م	سون	اون	و	ر	گی	ت	ک	نہ
×		٥		ا		٥		ا		۲	
پا	پا	دھی	نی	دھی	نی	سا	—	نی	نی	دھی	پا
س	ب	ہون	جا	آ	ن	ما	آ	نی	نے	لے	لے
×		٥		ا		٥		ا		۲	

انترہ

پا	گی	گی	پا	دھی	پا	سا	سا	سا	سا	—	سا
بھو	او	پَ	یا	مَ	نَ	سُ	دکھ	کَ	لیّا	آ	نَ
×		٥		١		٥		١		٢	
نی	دھی	سا	سا	سا	—	گی	رے	سا	نی	دھی	پا
ما	آ	لَ	سَ	ری	ای	اَو	رَ	ہِن	ڈو	او	لَ
×		٥		١		٥		١		٢	
پا	پا	می	—	گی	گی	پا	—	دھی	نی	می	پا
بِ	نَ	مَ	آ	دھ	م	اِ	لے	ک	م	دھ	م
×		٥		١		٥		١		٢	
گی	رے	سا	نی	پا	پا	گی	—	پا	گی	رے	سا
ا	ھَ	نِ	سَ	پنے	ہنے	چا	آ	نی	لے	اے	لے
×		٥		١		٥		١		٢	

سنچائی

سا	پا	پا	پا	—	پا	دھی	دھی	دھی	پا	—	پا
چھا	آ	یا	نا	آ	ئے	ھَ	می	رَ	شا	آ	مَ
×		٥		١		٥		١		٢	
پا	—	دھی	دھی	تی	—	سا	—	نی	نی	دھی	پا
کا	آ	مو	د	کے	لے	دا	آ	رَ	جا	آ	نَ
×		٥		١		٥		١		٢	
پا	—	می	—	گی	—	گی	گی	پا	رے	—	سا
دو	او	نو	او	مَ	آ	دھَ	مَ	نِ	شا	آ	ن
×		٥		١		٥		١		٢	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
سا	رے	گی	می	می	–	پا	–	دھی	پا	–	–
اِ	نَ	ہون	ادان	سو	اد	ما	آ	نی	سینے	لے	لے
×		٥		۱		٥		۱		۲	

ابھوگ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پا	گی	گی	پا	دھی	پا	سا	سا	سا	سا	–	سا
وا	آ	دی	ہو	وَ	تَ	پر	تھ	مَ	ان	ان	گن
×		٥		۱		٥		۱		۲	
دھی	–	سا	سا	سا	–	سا	–	نی	نی	دھی	دھی
را	آ	تری	سَ	می	لے	او	او	ت	رن	ان	گ
×		٥		۱		٥		۱		۲	
دھی	–	پا	ما	–	گی	پا	پا	پا	دھی	پا	پا
سون	اون	پر	بھا	آ	ت	سو	گ	م	نی	یا	مَ
×		٥		۱		٥		۱		۲	
سا	سا	نی	پا	گی	پا	گی	رے	گی	رے	سا	سا
چ	ت	رَ	یا	اَ	کو	جا	آ	آ	نی	سیے	لے
×		٥		۱		٥		۱		۲	

سُدھ کلّیان

کلیان ٹھاٹھ کا اُوڈو سمپورن راگ ہی۔ مدھم اور نکھاد کے سُر آروہی مین ورجت ہین اور امروہی سمپورن ہی گندھار کا سُر اس راگ مین وادی ہی اور بعض رکھب کو بھی وادی کہتے ہین جس مت سے گندھار وادی مانا جاتا ہی اُس مت سے دھیوت سموادی سُر ہی اور جس مت مین رکھب کو وادی سُر مانتے ہین اُس مت سے پنچم سموادی سُر ہی۔ مندر اور مدہ استھان کے سُرون سے اور بلمپت لے مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہے اگر رکھب کو وادی کرکے یہ راگ گائین تو ایمن سے پہلے اِسے گانا چاہیے اور اگر گندہار سُر وادی مان کر گائین تو ایمن کے بعد اسکے گانے کا وقت ہی۔ سُدھ کلیان اور بھوپالی مین پنڈت لوگ یہ فرق بیان کرتے ہین کہ بھوپالی کی آروہی امروہی دونون مین مدھم اور نکھا دورج ہین اور

اور سُدھ کلیان کی صرف آروہی مین یہ سُر ورج ہین۔ سُدھ کلیان کی امروہی مین مدھم اور نکھاد آتے ہین مگر اُن سُرون کو مینڈ یا سوت مین دکھانا چاہیے اگر اُن سُرونپر کوئی شخص ٹھہر جائے تو سُدھ کلیان نہ رہے گا بلکہ ایمن کلیان ہو جائے گا۔ آجکل بعض مقامات مین سُدھ کلیان مین مدھم اور نکھاد بالکل ناجائز سمجھا جاتی ہے لیکن یہ سنگیت کی مت نہین ہے۔ مناسب یہی ہے کہ اس راگ کو اُوڈو سمپورن کرکے گائین یعنی آروہی مین مدھم اور نکھاد درجبت ہونے کی وجہ سے اُوڈو اور امروہی مین سمپورن ہونا چاہیے۔ آروہی امروہی اس راگ کی یہ ہے۔ آروہی۔ سا رے گی پا دھی سا۔ امروہی سا نی دھی پا می گی رے سا۔

پچھن گیت سُدھ کلیان جھپتال

استائی۔ گاؤ سب سوجان راگنی سُدھ کلیان اُوڈو سمپورن پرتھم پہرمان۔
انترہ آروہن مانی تجت وادی سُر گندھار۔ دھیوت کرت الپ کہے چتر پرمان۔

استائی

گی	-	گی	رے	رے	گی	رے	سا	-	سا
گا	آ	او	او	س	ب	سو	جا	آ	ن
×		۳			۰		۱		
سا	رے	رے	رے	رے	گی	رے	سا	رے	سا
را	آ	گ	نی	س	دھ	ک	لیا	آ	ن
×		۳			۰		۱		
سا	-	رے	گی	رے	سا	تی	نی	دھی	پا
او	او	ڈ	آ	د	سم	پو	ر	آ	ن
×		۳			۰		۱		
پا	گی	پا	دھی	پا	گی	رے	سا	رے	سا
پر	تھ	م	آ	پ	ھ	ر	ما	آ	ن
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	گی	گی	پا	پا	سا	سا	سا	سا	سا
آ	آ	رو	ھَ	نَ	ا	نی	تَ	جَ	تَ
×		۳			۰		۱		
سا	-	رے	گی	رے	سا	نی	نی	دھی	پا
وا	آ	دی	سُ	رَ	گَن	اَن	دھا	آ	رَ
×		۳			۰		۱		
پا	گی	گی	گی	رے	گی	پا	سا	رے	سا
دھے	لے	وَ	تَ	کَ	رَ	تَ	آ	آ	لپ
×		۳			۰		۱		
دھی	پا	گی	گی	پا	گی	رے	سا	رے	سا
کَ	ھے	چَ	تَ	رَ	پَ	رَ	ا	آ	ن
×		۳			۰		۱		

بھوپ کلیان

اِسی کو بھوپالی بھی کہتے ہین - کلیان ٹھاٹھ کا اُوڈو راگ ہے اور اِسمین مدھم اور نکھاد کے سُر ورج ہین - بھوپالی کا وادی سُر گندھار ہے اور سمبوادی دھیوت ہے - یہ راگ سُدھ کلیان سے بہت مشابہ ہے پورو انگ پر زور رہنے کی وجہ سے اِس کا وقت رات ہے - سُدھ کلیان مین امروہی یہی ہیمون ہے اِسلیے بھوپالی اُس سے علیحدہ ہو جاتی ہے - اگر اترانگ کا کوئی سُر اس راگ مین وادی ہوتا تو یہ راگ دیسکار ہو جاتا یہی بھوپالی اور دیسکار مین فرق ہے - جن راگون مین نکھاد اور مدھم دُربل یعنی کمزور ہوتے ہین یا بالکل نہین ہوتے اُنمین گندھار اور پنچم کی سنگت بہت بھلی معلوم ہوتی ہے اِسی بنا پر اسمین بھی اُن سُرون کی سنگت لطف دیتی ہے کرناٹک یعنی مدراس کے مُلک مین اس راگنی کو موہن کہتے ہین بعض گرنتھون نے بھوپالی کا وقت صبح کا لکھا ہے اور بعض نے اِسکی رکھب گندھار اور دھیوت کومل لکھی ہے - اِس قسم کی بھوپالی آجکل مروج نہین ہے بھوپالی اور دیسکار مین یہ فرق یاد رکھنا چاہیے کہ بھوپالی پورو انگ کا راگ ہے اور دیسکار اترانگ کا راگ ہے بھوپالی مین گندھار وادی اور دیسکار مین دھیوت وادی ہے - آروہی امروہی یہ ہے

آروہی - سا رے گی پا دھی سا - امروہی - سا دھی پا گی رے سا -

لچھن گیت بھوپالی تیتالہ

آستائی - گاوت سب بھوپالی کو چتر سارے گا رے سارے سا دھا - گا رے سارے سا دھا دھا پا - پا دھا سا - گا گا رے سا - گا پا دھا پا گا رے سا رے -

انترہ - وادی سُر گندھار رچاوت پور دانگ پربل نِس اکھت دنس کا رسون بجاپ سب چتر کر پا دھا سا رے گا پا دھا سا دھا پا گا رے گا رے سا رے -

آستائی

پا - گی گی	گی گی گی پا	گی - سا -	دھی دھی سا رے
گا آ و ت	س ب بھو او	پا آ لی ای	کو چ ت ر
×	۳	۰	۱
سا رے گی رے	سا رے سا دھی	گی رے سا رے	سا دھی دھی پا
سا رے گا رے	سا رے سا دھا	گا رے سا رے	سا دھا دھا پا
×	۳	۰	۱
پا دھی سا -	گی گی رے سا	گی پا دھی پا	گی رے سا رے
پا دھا سا آ	گا گا رے سا	گا پا دھا پا	گا رے سا رے
×	۳	۰	۱

انترہ

گی - گی -	پا پا دھی پا	سا - سا سا	سا رے سا سا
وا آ دی ای	سُ ر گن ان	دھا آ ر ر	چا آ و ت
×	۳	۰	۱
سا - دھی دھی	سا - سا سا	گی رے سا رے	سا دھی پا گی
پو او ر د	آ ان گ پر	ب ل ن س	را آ کھ ت
×	۳	۰	۱

گی	-	گی	گی	رے	رے	گی	پا	رے	-	سا	رے	سا	دھی	پا	پا
دے	لے	سن	کا	آ	ر	سون	بت	چا	آ	لے	ج	ت	رہ	کن	ر
×				۳				٥				۱			
پا	دھی	سا	رے	گی	پا	دھی	ستا	دھی	پا	گی	رے	گی	رے	سا	رے
پا	دھا	سا	رے	گا	پا	دھا	سا	دھا	پا	گا	رے	گا	رے	سا	رے
×				۳				٥				۱			

ہمیر

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ اس راگ مین گندھار گرہ کا سُر ہی۔ پنچم وادی سُر ہی اور کوئی پنڈت دھیوت کو وادی سُر قرار دیتے ہین اور مروجہ مت بھی یہی ہی۔ گانے مین دھیوت پر واقعی زور رہتا ہی۔ اس راگ کی آروہی مین نکھاد دُربل یعنی کمزور ہی اور امروہی مین گندھار دُربل ہی۔ اس راگ کا سُروپ وکر ہی یعنی سر اپنے سلسلے مین نہین بولتے۔ اسطرح۔ سانی دھا پا گا ما رے۔ گا مانی دھا پا رے۔ پا گا ما رے سا گا ما دھا سیدھی آروہی کرنے سے یہ راگ یا ایمن ہو جائیگا یا بلاول۔ اسمین دونون مدھم مستعمل ہین۔ اس راگ کے خاص سُر گاما۔ دھا ہین اور انھین سے راگ کی شکل پیدا ہوتی ہی سُدھ کلیان اور ایمن اور کیدارے سے مرکب ہے۔ شرنگار اور بیر رس کی چیزون کیلیے موزون ہی بعض کے نزدیک شام کامود اور کیدارے سے ملکر یہ راگ بنا ہی۔ اس راگ مین رکھب وکر یعنی ٹیڑھی ہی اور امروہی مین مدھم اور دھیوت کی سنگت ہے اسلیے کامود سے اور بھی الگ ہو جاتا ہی۔ آروہی سا رے سا گی ما دھی نی دھی ستا۔ امروہی۔ سانی دھی پا می پا دھی پا گی مارے سا۔

لچھن گیت ہمیر۔ تیورا

آستائی ۔ کہت راگ ہمیر گنیجن سمپورن سُر ٹھاٹھ مانت دونون مدھم راکھ سمدھ سنجو ھر کہت دھیر گنین۔

انترہ ۔ وادی دھیوت سُر بناوت وکر نی انلوم گاوت۔ شام کامودی کیداری ملت سندر نس ہمی مین رس شرنگار سو بیر گنین۔

آستائی

دھی دھی پا	می پا	گی ما	دھی ـ دھی	سا نی	دھی پا
کَ ھَ تَ	را آ	گَ ھَ	می ای رَ	گُ نی	یا نَ
×	۱	۲	×	۱	۲
پا ـــ پا	دھی دھی	پا پا	گی ما رے	سا رے	سا سا
سم ام- پو	رَ نَ	سُ رَ	ٹھا آ ٹھ	ما آ	نَ تَ
×	۱	۲	×	۱	۲
سا ما گی	پا ـ	پا پا	دھی ـ دھی	سا سا	رے سا
دو او نو	مَ آ	دھ م	را آ کھ	سَ مَ	دُھ رَ
×	۱	۲	×	۱	۲
سا سا سا	رے رے	سا رے	سا سا نی	دھی دھی	پا پا
سَ بَ ہون	ھَ رَ	کھَ تَ	دھی ای رَ	کُ نی	یا ن
×	۱	۲	×	۱	۲

انترہ

پا ـــ پا	سا ـ	سا سا	سا سا سا	سا رے	سا سا
وا آ دی	دھی لے	وَ ت	سُ رَ بَ	نا آ	وَ تَ
×	۱	۲		۱	۲
سا دھی دھی	سا ـ	سا سا	سا رے سا	دھی سا ـــ	پا پا
وَ آ کرَ	نی ای	آ نو	لو او مَ	گا آ	وَ تَ
×	۱	۲	×	۱	۲
می پا پا	دھی ـ	پا ـ	گی ما رے	سا رے	سا ـــ
شا آ مَ	کا آ	مو او	دی ای کے	وا آ	دی ای
×	۱	۲	×	۱	۲

	سا سا سا	ما ــ	ما گی	پا پا پا	دھی دھی	پا ــ	
	می لَ تَ	سُن آن	وَ رَ	نِ سَ سَ	می لے	مون اون	
	×	۱	۲	×	۱	۲	
	سا سا سا	سا رے ــ	سا رے	سا سا نی	دھی دھی	پا پا	
	رَ سَ شرن	گا آ	رَ سُو	بی ای رَ	گُ نی		
	×	۱	۲	×	۱	۲	

کیدارا

کلیان ٹھاٹھ سے کیدارے کی پیدایش ہو لیکن کسی کسی گرنتھ مین یہ راگ بلاول ٹھاٹھ مین بھی لکھا ہو۔ اس راگ مین دونون مدھمین مستعمل ہین مگر تیور مدھم سُدھ مدھم سے کم لگائی جاتی ہو۔ سدھ مدھم اس راگ مین وادی سُر ہو اور ہر جگہ وضح طور پر دکھائی جاتی ہو پوروانگ مین پنڈٹ لوگ رکھب اور گندھار کو چھوڑ کر راگ کی آروہی کرتے ہین اور اترانگ مین اسیطرح دھیوت اور نکھاد چھوڑ دیتے ہین اور گندھار کا سُر اس راگ مین است پرلے (अल्पत्व) ہو یعنی برائے نام ہو جس راگ مین گندھار کمزور ہوتی ہو اسمین نکھاد بھی کمزور ہوتی ہو۔ کل راگ کی شکل کھرج مدھم اور پنچم سے پیدا ہونا ممکن ہے اسطرح سا ما ما ما۔ پا ما ما ما سا ما ما ما۔ اس راگ مین جب دونون مدھمین ایک مقام پر جمع کیجاتی ہین تو بہت لطف دیتی ہین اسطرح سا ما ما پا۔ می پا دھا ما ما کیدارا ابھی پوروانگ کا راگ ہے پنڈت سوم ناتھ اپنی گرنتھ راگ وبودہ مین لکھتے ہین کہ کیدارے مین دھیوت کومل ہو اور رکھب اور دھیوت یہ دونون سُر بہت کم لگائے جاتے ہین لیکن آجکل ایسا کیدارا مروج نہین ہو آروہی امروہی یہ ہے آروہی سا ما ما پا پا دھے پا نی دھے سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا می پا دھی پا ما گی رے سا۔

لچھن گیت کیدارا تیتالہ

آستائی ۔ سرن پربھو کے دوار آج ہون۔ سُدھ بھاؤ ہون بھجن کرون مین پربھو سب کے ادھار آج ہون

انترہ ۔ سُدھ سرن کو میل ملاؤن تا مین مدھم انش رچاؤن گیت گندھار کھب بن ہین نیچو پربھو کرتار آج ہون

آستائی

پا پا دھی دھی	پا ــ ماگی دھی پا	ما ــ ما ما	ــ پا پا ــ
شَ رَ نَ پَرَ	بھو او کے لے	دوا آ رَ آ	آ جَ ہون اُون
×	۱	×	۳

مى	پا	پا	دھى	-	دھى	پا	-	ما	ماگى	ما	رے	سا	رے	سا	-
سو	او	دھ	بھا	آ	ؤ	سوں	اوں	بھ	ج	ن	ک	روں	اوں	ميں	ايں
○				١				×				٣			
سا	سا	سا	سا	سادھى	-	سا	رے	سا	نى	دھى	پا	ما	ما	پا	-
پر	بھو	س	ب	کے	لے	آ	آ	دھا	آ	ر	آ	آ	ج	ہوں	اوں
○				١				×				٣			

انترہ

پا	-	پا	پا	سا	سا	سا	-	سا	-	سا	سا	سا	رے	سا	-
سُ	او	دھ	سُ	ر	ن	کو	او	مى	لے	ل	مى	لا	آ	اوں	اوں
○				١				×				٣			
سا	-	سا	-	سادھى	-	دھى	دھى	سا	رے	سا	رے	سا	نى	دھى	پا
تا	آ	ين	ايں	م	آ	دھ	م	آن	آن	ش	ر	جا	آ	آ	اوں
○				١				×				٣			
ما	-	ما	ما	پا	-	دھى	پا	دھى	پا	ما	ما	رے	-	سا	سا
گو	او	پت	گن	دھا	آ	ر	رى	کھ	ب	بِ	ن	رو	او	ھ	ن
○				١				×				٣			
سا	-	سا	دھى	سا	سا	سا	رے	سا	نى	دھى	پا	ما	ما	پا	-
رى	اى	بچھے	ملے	پر	بھو	ک	ر	تا	آ	ر	آ	آ	ج	ہوں	اوں
○				١				×				٣			

ھنڈول

کلیان ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی۔ رکھب اور پنچم اسکے ورجت سُر ہین۔ گانے کا وقت صبح ہی ایک مت سے دھیوت وادی سُر ہی اور دوسری مت سے گندھار۔ مگر صبح کے وقت تیور گندھار کا وادی ہونا اچھا نہین معلوم ہوتا اسلیے بعض پنڈت دھیوت کو وادی سُر مانتے ہین اور یہ مت لکش سنگیت کے مصنف کو بھی

پسند ہی کیونکہ اس راگ مین کھرج پنچم کے ورجت ہونے سے گندھار کو سمواوی بنانا پڑتا ہی - یہ راگ امروہی مین اچھا معلوم ہوتا ہی - آروہی مین نکھاد کا سُر نہ لگانا چاہیئے لیکن امروہی مین نکھاد جائز ہی اسطرح سا گا ما دھا - نی دھا ما گا گا سا -

کسی گرنتھ مین ہنڈول کا راگ بھیرون کے ٹھاٹھ پر لکھا ہوا ہی اور کسی مین آساوری کے ٹھاٹھ پر ہی لیکن یہ متین آجکل مروج نہین ہین - یہ راگ بقول بعض پنڈتون کے پوریا - بسنت اور مالسری سے مرکب ہے -
ایک مت یہ بھی ہی کہ ہنڈول کو رات کے وقت گندھار کا سُر وادی کر کے گاتے ہین - یہ بھی صحیح مت ہے اور پسند پر منحصر ہی - ہنومنت مت کے بموجب اس راگ کے ورجت سُر کھرج اور دھیوت ہین چنانچہ سنگیت درپن مین جو ہنومنت مت کا گرنتھ ہی اسمین یہ صاف طور پر لکھا ہوا ہی یہ بدیہی ثبوت اس امر کا ہی کہ آجکل کا گانا ہنومنت مت کے مطابق نہین ہی جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہی - آروہی امروہی یہ ہی - آروہی - سا گی مِی دھی نی دھی تا - امروہی - تا نی دھی می گی سا -

لچھن گیت ہنڈول جھپتال

استائی ۔ ہنڈول کے بول - سا گا ما دھا - نی دھا ما گا گا سا آروہ اور وہی پاوج کر گائے ۔
انترہ - گندھار کر وادی دھیوت ہی سمواوی - آروہن مون نی تجت سانی دھا مانی دھا ما گا گا سا

استائی

گی	گی	سا	-	دھی	می	دھی	سا	-	سا
ہن	اِن	ڈو	او	لَ	کے	لے	بو	او	اَ
×		۳			۰		۱		
سا	گی	می	دھی	نی	دھی	می	گی	گی	سا
سا	گا	ما	دھا	نی	دھا	ما	گا	گا	سا
×		۳			۰		۱		
سا	-	گی	-	گی	می	دھی	تا	-	تا
آ	آ	رو	اُو	ھَ	آ	وَ	رو	او	ھَ
×		۳			۰		۱		

سا	نی	دھی	می	گی	می	گی	سا	ـــ	سا
ری	پا	وَ	رَ	جَ	کَ	رَ	گا	آ	اے
×		۳			۰		۱		

انترہ

گی	ـــ	می	ـــ	دھی	سا	سا	سا	ـــ	سا
گن	آن	دہا	آ	رَ	کَ	رَ	وا	آ	دی
×		۳			۰		۱		
سا	ـــ	گیَ	گیَ	میَ	گیَ	گیَ	سا	ـــ	سا
دھے	اے	وَ	تَ	ہی	سَ	مَ	وا	آ	دی
×		۳			۰		۱		
میَ	ـــ	گیَ	گیَ	میَ	گیَ	گیَ	سا	سا	دھی
رُو	او	ھَ	نَ	مُون	نی	ای	تَ	جَ	تَ
×		۳			۰		۱		
سا	نی	دھی	می	نی	دھی	می	گی	گی	سا
سا	نی	دھا	ما	نی	دھا	ما	گا	گا	سا
×		۳			۰		۱		

کامود

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اسمین دونون مدھمین لگانے کا رواج ہی اسلیے کوئی اسے کلیان ٹھاٹھ کا راگ مانتا ہی اور کوئی بلاول ٹھاٹھ کا راگ قرار دیتا ہی - اس راگ کا وادی سر پنچم ہی اور سموادی سر رکھب ہے - گندھار امروہی مین وکر یعنے ٹیڑھی ہی - اسطرح - سا نی دھا پا گا ما رے سا آروہی مین تیور مدھم لگائی جاتی ہی لیکن اسکا مصرف بہت کم ہی - آست پرلے یعنی برلے نام رہنا مناسب ہے - مطلب یہ ہی کہ ہونا اور نہونا دونون کا ثبوت ملنا چاہیے - یہ راگ رکھب اور پنچم کی سنگت سے بہت جلد پہچانا جاتا ہی - اس کو شام سے پہلے گانا لازم ہی - بعض پنڈتون کا قول ہی کہ گونڈ اور ہمیر کو ملانے سے یہ راگ بنتا ہی - پنڈت سومناتھ نے اپنے گرنتھ مین اسے بلاول ٹھاٹھ کا راگ لکھا ہے اور اسمین نکھاد ورج مانی ہی - دکھن کے ملک کے پنڈت کامود مین پنچم اور دھیوت دونون سرون کو ورج کرتے ہین - لیکن یہان یہ مت مروج نہین ہی - آجکل کی مت کے موافق آروہی مین گندھار اور مدھم اور نکھاد نہ ہونا چاہیے اور امروہی وکر یعنی ٹیڑھی ہی - اگر سدھ امروہی کی جائے گی تو فوراً کامود غائب ہو جائے گا - اسطرح پر کامود مین جانا چاہیے - سا رے پا پا - دھا پا گا ما دھا پا -

گا ما پا گا ما رے سا - آروہی امروہی یہ ہے - آروہی سا رے پا می پا دھی پا دھی سا - امروہی - سا نی دھی پا گی ما پا گی ما رے سا -

لچھن گیت کامود - چوتال

آستائی - میل جنگ کلیان راگ کا مو گنین سب گاوت -
انترہ - ری پا سمو ادی گا نی اُت دربل دو نون مدھم چترو کھاو -

آستائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
سا	—	رے	سا	ما	رے	پا	پا	دھی	پا	—	پا
ے	لے	لَ	جَ	نَ	کَ	کَ	آ	لیا	آ	نی	اہی
×		○		۱		○		۱		۲	
سا	—	دھی	پا	—	دھی	—	پا	گی	ما	پا	گی
را	آ	گَ	کا	آ	مو	اُو	دَ	گُن	نی	یا	نَ
×		○		۱		○		۱		۲	
ما	رے	سا	رے	پا	گی	ما	پا	گی	ما	رے	سا
سَ	بَ	گا	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	وَ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پا	—	سا	—	سا	رے	سا	سا	رے	پا	گی	سا
ری	پا	سَ	مَ	وا	آ	دی	ای	گا	نی	آ	آ
×		○		۱		○		۱		۲	
رے	سا	دھی	پا	—	می	پا	دھی	سا	رے	سا	دھی
تَ	دُ	رَ	بَ	لَ	دو	او	نو	او	مَ	آ	دھ
×		○		۱		○		۱		۲	
پا	گی	ما	پا	گی	ما	رے	سا	رے	پا	پا	دھی
مَ	چَ	تَ	رَ	دِ	کھا	آ	آ	آ	آ	ا	آ
×		○		۱		○		۱		۲	
پا	گی	ما	دھی	پا	گی	ما	پا	گی	ما	رے	سا
آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	وَ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

چھایانٹ

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اسمین رکھب وادی ہی اور پنچم سمبادی ہی - اِس راگ مین رکھب اور پنچم کی سنگت ہی - پنچم سے رکھب کی چھوٹ بہت بھلی معلوم ہوتی ہی - پنڈتون کا قول ہی کہ اِس راگ کو دھیوت سے شروع کرنا چاہیے یعنی دھیوت گرہ کا سُر ہی اور نیاس یعنی ختم کرنے کا سُر کھرج یا پنچم ہی - تیور مدھم کا پریوگ یعنی دکھانا آروہی مین ہونا چاہیے - اِس راگ کی امروہی مین کامود کی طرح گندھار وکر ہی - اِسطرح - پا ما پا گا ما رے سا - بعض پنڈتون کا قول ہی کہ یہ راگ - کلیان - گونڈ - ہمیر - نٹ اور الیا سے مرکب ہے - خیال رکھنا چاہیے کہ چھایانٹ اور کامود یہ راگ ایک دوسرے سے بہت مشابہ ہین اور اکثر بھرت مین چھایا راگ کامود یا اور راگون سے ملجاتا ہی لہٰذا اسکو علیحدہ کرنے کیلیے ذیل کی باتین یاد رکھنا ضروری ہین -

(۱) کامود کی آروہی کبھی گندھار اور مدھم سے پنچم پر نہین جائے گی لیکن چھایانٹ مین ایسا نہین ہی -

(۲) جسطرح کامود مین رکھب سے پنچم پر آروہی مین جاتے ہین اِسکے بالکل برعکس چھایانٹ کی امروہی مین پنچم سے رکھب پر جاتے ہین مثلاً - سارے پا پا - گا ما دھا پا - گا ما پا گا ما رے سا - یہ کامود کی تان ہوئی اور دھا پا رے - رے گا پا ما پا گا ما رے سا - یہ چھایانٹ کی تان ہوئی - (۳) کامود کا وادی سُر پنچم ہی لیکن چھایانٹ کا وادی سُر رکھب ہے (۴) کامود اترانگ کا راگ ہے - اور چھایا پوروانگ کا راگ ہی - اگر ان باتون پر خیال رکھا جائے تو صحیح راگ رہ سکتا ہی - امروہی اس راگ کی وکر ہی اگر سُدھ امروہی کی جائے تو راگ نہ رہے گا - آروہی امروہی یہ ہی - آروہی - سارے گی ما پا دھی نی دھی سا - امروہی سانی دھی پا می پا رے گی ما پا گی مارے سا -

لچھن گیت چھایانٹ تیتالہ

آستائی - سب کو وِدیت چھایانٹ پر شنکر بھوکن میل ملاوت رکھب بجے ت پر دھان ان سُر -
انترہ - آروہن من سپت ماورجت آروہن مون گا کو چھپاوت دھیوت گرہ کر نیاس سو پنچم پنچم رکھب سنگ کہے چتر -

آستائی

دھی	دھی	پا	پا	رے	گی	ماگی	پا	گی	ما	رے	سا	—	رے	سا	سا
سر	ت	کو	آو	ای	ای	جھ	ت	چھا	آ	یا	نا	آ	ٹ	پ	ر
○				۱				×				۳			

سا - گی گی	ما رے سا سا	سا - رے سا	سا سا دھی پا
شن ان ک ر	بھو او کھ ن	ے سے لَ می	لا آ و ت
٥	١	×	٣
پا پا رے رے	رے گی گی پا	گی/ما ما رے سا	سا رے سا سا
ے لے کھ ب	ہو او ت پر	دھا آ ن ما	آ ن س ر
٥	١	×	٣
	انترہ		
پا - پا -	سا - سا -	سا - سا سا	سا رے سا سا
آ ا رو او	ھ ن مون اون	س آ پت ما	و ر ج ت
٥	١	×	٣
سا سا دھی/سا -	سا سا سا -	سا رے سا سا	دھی/سا - دھی پا
آ و رو او	ھ ن مون اون	گا آ کو چھو	پا آ و ت
٥	١	×	٣
می - پا پا	دھی دھی پا پا	گی/ما - ما رے	سا - دھی پا
ڈھے لے و ت	اگر ھ ک ر	نیا آ ن سو	پن ان چ م
٥	١	×	٣
پا - رے رے	رے گی گی پا	ما گی ما رے	سا رے سا سا
پن ان چ م	ری ای کھ ب	سن آن گھ ک	سے چ ت ر
٥	١	×	٣

گورسارنگ

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اس کا سُروپ کریعنی ٹیڑھا ہے اور اسمین بھی دونون مدھمین مستعمل ہین اس راگ کو دوپہر دن کے وقت گاتے ہین - نکھاد کم لگانا چاہیے - مروہی ہین گندھار کر ہو اس راگ مین دھیوت وادی اور گندھار سموادی ہے - اگر گندھار کو اس [illegible] وادی مانین تو قاعدے کی رو سے گورسانگ کا وقت شب کو ہونا چاہیے - تیور مدھم کمی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے اور اسی لحاظ سے بعض پنڈت اسے بلاول ٹھاٹھ کا راگ کہتے ہین - گرنتھون نے اس راگ کو بیر رس اور شانت رس کا راگ کہا ہے اور گندھار وادی سُر لکھا ہے - پنڈتون کے نزدیک سنٹ - کیدارا - اور پوربی سے یہ راگ مرکب ہے - گندھار اسطرح دکرہی - نی سا گا رے ما گا - گورسارنگ کی آروہی اسطرح کبھی نہ جانا چاہیے - نی سا رے گا ما پا -

درصل اس کا کل سروپ کرہے اِسطرح - نی سا گا رے ما گا پا ما دھا پا نی دھا سا - امروہی مین تیور مدھم ناجائز ہی - آروہی امروہی یہ ہی - آروہی - سا رے سا گی رے ماگی پا می دھی پا نی دھی سا - امروہی سا دھی نی پا دھی می پا گی ما رے پا رے سا -

لچھن گیت گور سارنگ تیتالہ

آستائی - کرت گور سارنگ کو گنین کلیانی کو ٹھاٹھ سمپورن کر سُر رچیت دھ گن کو سمواد -
انترہ - گاوت ہر دم دو تیا پہر دن چھانڈت آور وہن سُر سپت ماو کر روپت دیکھ سکھ پائے چتر کومن

آستائی

سا	ماگی	رے	سا	—	رے	سا	—	گی	رے	ما	گی	پا	می	پا	پا
کَ	رَ	تَ	گو	او	نڑ	سا	آ	رَن	گَ	کو	او	گو	نی	یا	نَ
۰				۱				×				۳			
نی	دھی	سا	رے	سا	نی	دھی	پا	ما	گی	رے	گی ما	پا	مے	سا	سا
کَ	آ	لیا	آ	نی	ای	کو	او	ٹھا	آ	ٹھ	سم	ام	پو	رَ	نَ
۰				۱				×				۳			
سا	دھی	پا	پا	پا	پا	ما	پا	گی	ما	رے	گی ما	ما	رے	—	سا
کَ	دَ	سُ	رَ	رَ	چ	تَ	دھَ	گَ	نَ	کو	سم	ام	وا	آ	دی
۰				۱				×				۳			

انترہ

گی	ما	گی	گی	پا	پا	سا	دھی	سا	سا	سا	سا	سا	رے	سا	سا
گا	آ	د	تَ	ھَ	رَ	دَ	مَ	دو	تی	یا	پَ	ھِ	رَ	دِ	نَ
۰				۱				×				۳			
دھی سا	—	دھی	دھی	سا	سا	سا	—	سا	رے	سا	سا	دھی سا	—	پا	پا
چھاں	آں	ڈ	تَ	آ	وَ	رُو	اُو	ھَ	ن	سُ	رَ	سَ	آ	پت	ما
۰				۱				×				۳			
گی ما	گی ما	رے	گی ما	گی ما	رے	سا	سا	گی ما	گی ما	سا	سا	ما	گی	می	پا
وَ	آ	کر	رُو	او	پَ	نِ	تَ	دے	سے	کھَ	پا	آ	—	سُ	کھَ
۰				۱				×				۳			

	می پا دھی پا می پا گی ج ت ر کو ٥	ما رے سا — او م ن آ ۱	

مالسری

کلیان ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے یعنی پانچ سُر ہین۔ پنچم گرہ انش نیاس کا سُر ہی۔ رکھب اور دھیوت ایمین جت سُر ہین۔ آجکل مالسری کو لوگ صرف تین سُر یعنے کھرج گندھار اور پنچم سے گاتے ہین لیکن شاستر کے اعتبار سے تین سُر کا راگ نہین ہوسکتا۔ اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہی کہ مالسری مین یہ تین سُر جو بیان کیے گئے ہین پربل ہین یعنی اُنھین سُرونپر راگ کا زور رہتا ہی۔ پنڈتونکا قول ہی کہ پانچ سُر سے کم کا راگ ماننے کے قابل نہین ہی۔ اسلیے مالسری مین مدھم اور نکھا بھی شامل ہین لیکن بہت کمزور ہین اور ان دونون سُرون کو آستت پر لے رہنا چاہیے یعنی اسطرح لگانا چاہیے کہ ہونا اور نہونا دونون کا ثبوت ملے۔ اس راگ مین پنچم جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہی وادی سُر ہی اور کھرج سمبوادی ہی پنچم اور گندھار کی سنگت سے راگ ظاہر ہوتا ہی۔ گانے کا وقت سہ پہر ہی۔ گرنتھون مین ایک اور راگ مالوشری نامے کافی کے ٹھاٹھ پر ہی۔ یہ وہ مالسری نہین ہی جو آجکل مروج ہی بعض پنڈتون کا قول ہی کہ یہ راگ دھناسری۔ دھولسری اور جیتا سے مرکب ہے۔ آروہی ساگی مے پانی سا۔ امروہی۔ سانی پامی گی سا۔

لچھن گیت مالسری جھپتال

آستائی۔ کہے کلپ درم گرنتھ مالسری کو روپ رکھب دھیوت ورج کلیانی سون جنت
انترہ۔ پنچم کرے وادی کھرج سُر سمبوادی ترتیا پہر دیوسمون گاوت گنی سمت۔
سنچائی۔ کوا وکھت تین سُر مالسری مون گنت نیہ بچن ات بھرمت۔
ابھوگ۔ پنچ سُر بن کبھون راگنی نہ سمبھوت نیہ بچن وبدھ مت چترواکو نمت۔

آستائی

	سا پا ک ٹھے ×	گی — سا کت آ لپ ۳	سا سا درو م ٥	سا — سا گرن آن تھ ۱	

سا -	سا گی گی	سا گی	پا - پا
سا آ	لَ سیں ری	کو اُو	رُو اُو پ
×	۳	٥	۱
پا پا	مَی گی -	سا گی	پا پا سا
ری کھ	ب دھے لے	وَ تَ	وَ رَ ج
×	۳	٥	۱
سا نی	پا گی پا	گی پا	گی سا سا
کَ آ	نیا آ نی	سُون اولن	جَ نِ تَ
×	۳	٥	۱

انترہ

پا -	سا سا سا	سا -	سا - سا
پنَ آن	چ مَ کَ	لے لے	وا آ دی
×	۳	٥	۱
سا سا	گی گی مَی	گی گی	سا - سا
کھَ رَ	جَ سُ رَ	سَ مَ	وا آ دی
×	۳	٥	۱
سا سا	نی پا پا	گی سا	گی پا سا
تِرِ تی	یا پَ ھِ	رَ دی	وَ سَ مون
×	۳	٥	۱
سا -	پا گی پا	گی پا	گی گی سا
گا آ	وَ تَ گُن	نی ای	سُ مَ تَ
×	۳	٥	۱

سنچائی

پا پا	پا گی سا	سا -	گی پا پا
کو او	ک ھ تَ	تی ای	اَن مُس رَ
×	۳	٥	۱

پا	—	پا	سا	سا	سا	—	پا	پا	گی
ما	آ	لَ	سِ	ری	مون	اون	گ	ھَ	ت
×		٣			٠		١		
پا	پا	گی	پا	پا	گی	پا	گی	گی	سا
یے	اَے	بَ	چ	نَ	آ	ئی	بھَر	مَ	ت
×		٣			٠		١		

ابھوگ

پا	—	سا	سا	سا	سا	سا	سا	سا	سا
پتَن	آن	چَ	سُ	رَ	بِ	نَ	کَ	بَ	ہون
×		٣			٠		١		
سا	—	گیَ	گیَ	پا	گیَ	—	سا	سا	سا
را	آ	گَ	نی	نہ	سَم	اَم	بھَ	وَ	ت
×		٣			٠		١		
سا	سا	پا	گی	پا	گی	سا	گی	پا	سا
یے	اَے	نی	یَ	مَ	وِ	بُ	دھَ	مَ	ت
×		٣			٠		١		
سا	سا	پا	گی	پا	گی	—	پا	گی	سا
چ	ت	رَ	وا	آ	گو	او	نِ	مَ	ت
×		٣			٠		١		

ایمنی بلاول

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی - یہ ایک قسم بلاول کی ہی لیکن ایمن کا رنگ بہت واضح طور پر اسمین معلوم ہوتا ہی - اِس کا وقت صبح کا ہی اور دونون مدھمین اسمین شامل ہین - اسمین کھرج وادی ہی اور پنچم سموادی - آروہی مین تیور مدھم لگائی جاتی ہی اور اسی مین ایمن کا رنگ ظاہر ہوتا ہی لیکن

امروہی مین سدھ مدھم کی وجہ سے بلاول کا رنگ صاف معلوم ہوتا ہے - بلاول مین نکھاد وکر ہے لیکن ایمنی بلاول مین نکھاد وکر نہین ہے - اس راگ کے برتنے کی خوبی یہ ہے کہ دونون راگون کی قطع یعنی ایمن اور بلاول کی آروہی امروہی مین پیدا ہو اسطرح پر کہ ایمن کی شکل آروہی مین اور بلاول کی شکل امروہی مین - دراصل یہ راگنی ایمن اور بلاول سے مرکب ہے - آروہی امروہی یہ ہے - آروہی سا رے گی ما گی می پا دھی نی دھی سا - امروہی سانی دھی پا ما گی مارے سا -

لچھن گیت ایمنی بلاول جھپتال

آستائی - یمنی بلاول سب چتر گاوت پرتھم پھر گے لے راگنی کہاوت -
انترہ - بلاولی سنگ کلیان کو ملائے - وادی سُر کھرج کر سب کو سمجھاوت -

آستائی

سا	رے	گی	—	گی	گی	ما	گی	گی	—
پا	ما	نی	ای	بے	لا	آ	وَ	لَ	آ
×		۳			۰		۱		
پا	می	دھی	پا	پا	گی پا	ما	گی	رگی رے	سا
سَ	بَ	چَ	تَ	رَ	گا	آ	وَ	تَ	آ
×		۳			۰		۱		
سا	سا	گی	رے	سا	رے	سا	نی	دھی	پا
پر	تھَ	مَ	آ	پَ	ھِ	ر	گے	لے	سیے
×		۳			۰		۱		
پا	می	دھی	پا	پا	گی	ما	گی	رگی رے	سا
دا	آ	گت	نی	کَ	ہا	آ	وَ	تَ	آ
×		۳			۰		۱		

انترہ

×	٣	٠	١
دھی سا —	دھی سا نی نی	سا —	سا رے سا
بے لے	لا آ وَ	لی ای	سَن ان گ
×	٣	٠	١
سا رے	گی ما گی	ما رے سا نی	دھی نی — پا
کَ آ	لیا آ نَ	کو می	لا آ ے
×	٣	٠	١
می —	می پا پا	دھی نی	دھی پا پا
وا آ	دی سُ رَ	کھَ رَ	ج کَ رَ
×	٣	٠	١
پا می	دھی پا پا	گی ما	گی رگے سا
سَ ب	کو او ری	جھا آ	وَ ت آ
×	٣	٠	١

ساونی کلیّان

کلیان ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے اور آروہی امروہی دونوں میں مدھم کا سُر ورجت ہے گندھار کا سُر آروہی مین دُربل یعنی کمزور ہے۔ کھرج کا سُر وادی اور پنچم سمبوادی ہے یہ کلیان کی جدید قسم ہے اور مسلمان گائکون کی ایجاد کی ہوئی ہے اس راگ کی شکل مندر استھان میں صاف طور پر معلوم ہوتی ہے اور اس راگ کو مندر اور مدھ استھان اور بلمپت لے مین گانا چاہیے جسمین ساونی کلیان کی شکل صاف طور پر ایمن کلیان اور بھوپالی وغیرہ سے علحدہ ہو جائے۔ آروہی امروہی یہ ہے آروہی سا نی دھی نی دھی پا سا رے سا گی پا دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی نی دھی پا گی رے سا دھی۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ سب سکھیان مل منگل گایو ساون موے من کھڑا دیجایو۔
انترہ۔ پنچ کلیانی میل منوہر ماتی دُربل انولوم دکھایو۔

آستائی

سا	رے	سا	نی	نی	دھی	پا	پا	سا	-	سا	سا	سا	رے	سا	-
سَ	بَ	سَ	کھی	یان	آن	یَم	لَ	منَ	ان	گَ	لَ	گا	آ	یو	او
۱				×				۳				۰			
سا	—	گی می	گی	پا	پا	دھی	پا	پا	دھی	پا	دھی	گی پا	رے	سا	دھی
سا	.	ءَ	نَ	مو	ے	مَ	نَ	سُو	کھَ	اُو	پَ	جا	آ	یو	او
۱				×				۳				۰			

انترہ

پا	-	سا	سا	سا	-	سا	-	سا	-	نی	دھی	نی	دھی	پا	پا
مے	لے	چَ	کَ	یِاّ	آ	نی	ای	مے	لے	لَ	مَ	نو	او	ھَ	رَ
۱				×				۳				۰			
پا	گی	پا	پا	دھی	دھی	پا	پا	پا	گی	گی	پا	گی	رے	سا	دھی
تا	تَنَ	دُو	رَ	بَ	لَ	آ	نو	لو	او	مَ	دی	کھا	آ	یو	او
۱				×				۳				۰			

شام کلیان

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اسے کلیان کی ایک قسم سمجھتے ہین۔ اسمین بھی دونون مدھمین لگائی جاتی ہین۔ کھرج اس راگ مین وادی ہے اور کڑی مدھم سموادی ہے۔ اس راگ کے گانے مین کاموود کا رنگ نظر آتا ہے لیکن کاموود مین نکھاد اور گندھار کمزور ہین اسمین ایسا نہین ہے یہی دونون راگون مین فرق ہے اس راگ مین رکھب اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے اور آروہی مین دھیوت کا سُر درج کرنے سے بہت لطف آتا ہے اور راگ کی شکل کاموود سے الگ ہو جاتی ہے۔ رکھب اور مدھم کی سنگت سے تھوڑی شکل گونڈ ملار کی نظر آتی ہے لیکن اس راگ مین نکھاد جسقدر واضح طور پر لگائی جاتی ہے ویسی ملار مین نہین مستعمل ہے اور یہی دونون مین فرق ہے۔ گرنتھون مین جو راگ شام کے نام سے درج ہے اسکی آروہی گندھار اور نکھاد یہ دو سُر درج ہین اور امروہی مین نکھاد درج ہے۔ بعض پنڈتون کا بیان ہے کہ یہ راگ ہمیر گونڈ اور کیدارے سے مرکب ہے۔ ایک ست شاستر گرنتھون کی یہی ہے کہ شام

کلیان کو سمپورن مانتے ہین اور دھیوت کو وادی سُر کرکے گانے کا وقت شب مقرر کیا ہی لیکن لکش سنگیت کے مصنف چتر پنڈت کہتے ہین کہ یہ مت ہمین پسند نہین ہی لکش سنگیت کے مصنف کے نزدیک یہ راگ کامود اور کلیان سے مرکب ہے - آروہی - امروہی - نی سارے مارے می پا دھی پا نی سا - سا نی دھی پا می پا ما گی رے نی سا -

لچھن گیت جھپتال

آستائی - سنو اہو شام اتنی موری بنتی -
انترہ - کلیانی کے سنگ کامود کو ملائے گاؤ چتر روپ اتنی کہی موری -

آستائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
پا	-	گی	ما	رے	سا	رے	نی	سا	سا
سو	او	نو	او	آ	ہو	او	شا	آ	م
×		۳			۰		۱		
می	می	می	پا	دھی	می	دھی	می	پا	گی
اِ	تَ	نی	مو	ری	ای	ای	بِ	نَ	تی
×		۳			۰		۱		

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
پا	-	سا	-	سا	سا	-	سا	رے	سا
کَ	آ	لیاَ	آ	نی	کے	ئے	سَن	ان	گَ
×		۳			۰		۱		
سا	دھی	سا	-	رے	سا	سا	نی	دھی نی	پا
کا	آ	مو	اُو	دَ	کو	م	لا	آ	ئے
×		۳			۰		۱		
می	-	می	پا	پا	پا	نی	ھی	پا	پا
گا	آ	او	او	چَ	تُر	ر	رُو	او	پ
×		۳			۰		۱		

می	می	می	پا	دھی	می	پا	می	پا	گی
اِ	ت	نی	ای	کَ	ہی	ای	مو	او	ری
×		۳			٥		۱		

جیت کلیان

یہ راگ دو طریقون سے گایا جاتا ہی - ایک مت سے یہ راگ مارو اٹھاٹھ پر گایا جاتا ہی اور دوسری مت سے اِسے کلیان ٹھاٹھ پر گاتے ہین دونون طریقون سے اِس کو اوڈو راگ مانتے ہین یعنی مدھم اور نکھاد کے سُر نہین لگائے جاتے - اِن دونون متون مین فرق یہ ہوگا کہ مارو اٹھاٹھ پر جیت کی رکھب کومل ہوجائے گی اور کلیان ٹھاٹھ پر یہ رکھب سدھ رہے گی پنچم کا سُر اس راگ مین وادی ہے اور رکھب سموادی - درحقیقت جیت زیادہ تر ہندوستان مین کلیان ٹھاٹھ پر گایا جاتا ہی لیکن لکش سنگیت کے مصنف کے نزدیک اِسے مارو اٹھاٹھ پر گانا مناسب ہے اِسمین یہ فائدہ ہی کہ جیت کی شکل دیسکار اور بھوپالی وغیرہ سے بالکل علحدہ ہوجائے گی - آروہی - سارے گی پا دھی سا - امروہی - سا دھی پا گی رے سا -

لچھن گیت جھپتال

آستائی - جے جے بھوانی پت جے پنچ بدنا -

انترہ - نمن کر وچتر بہا و دھر سدھ انتر جگت نستارنا -

آستائی

پا	گی	پا	دھی	پا	ریگی	—	سا	رے	سا
جَ	یَ	جَ	یَ	بھَ	وا	آ	نی	پ	ت
×		۳			٥		۱		
سا	سا	گی پا	پا	پا	پا	پا	پا	دھی	گی
جَ	یَ	پَن	آن	چ	بَ	دَ	نا	آ	آ
×		۳			٥		۱		

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
پا	پا	سا	—	سا	سا	—	سا	رے	سا
نَ	مَ	نَ	آ •	کَ	رو	او	چ	ٹ	رَ
×		۳			۰		۱		
سا	—	سا	سا	رے	سا	سا	پا	گی	گی
بھا	آ	وَ	دھ	رَ	سُ	دھ	آن	ٹ	رَ
×		۳			۰		۱		
گی پا	پا	دھی سا	سا	سا	پا	—	پا	پا	دھی گی
جَ	گَ	ت	آ	نِ	سا	آ	رَ	نا	آ
×		۳			۰		۱		

چندرکانت

کلیان ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی اسکی آروہی مین مدھم کا سُر ورج ہی اور امروہی سمپون ہی یعنے سب سُر لگائے جاتے ہین - اِس راگ کا وادی سُر گندھار ہے اور وقت شام ہی - پورانگ کے سُروپر زیادہ زور رہتا ہی - یہ تمام باتین ایمن کلیان مین بھی ہین اور اسی لیے چندرکانت ایمن کلیان اور سُدھ کلیان سے اسقدر مشابہ ہی کہ اسکا سُروپ علیحدہ نہین ظاہر ہوتا اِسی لیے لوگ اِس راگ کو بہت کم گاتے ہین - آجکل عموماً ایمن کلیان مین بھی مدھم چھوڑکر آروہی کرتے ہین اور یہ گویا دراصل چندرکانت ہوا - لیکن رواج اسقدر ہی کہ اِس قسم کی آروہی ایمن کلیان ہی کی لوگ کہینگے - لکش سنگیت کے مصنف کہتے ہین کہ ایک سُر کے اگر کئی راگ ہون تو کچھ مضایقہ نہین لیکن اگر اُن کے وادی سموادی سُر علیحدہ علیحدہ مقرر کردیے جائین تو ہر ایک راگ دوسرے سے پہچانا جاسکتا ہی لیکن مصنف لکش سنگیت نے شاید اِس خیال سے کہ مروجہ مت یہی ہی اس راگ کے وادی سموادی سُرون کے متعلق اپنی مت نہین بیان کی لہذا چندرکانت اور ایمن کلیان مین اِس طریق پر فرق رہنا ممکن ہی کہ ایمن کلیان کی آروہی امروہی دونون سمپورن کی جائین اور چندرکانت کی آروہی مین مدھم ورج کی جائے - چندرکانت سُدھ کلیان سے اسطرح الگ ہوگا کہ سُدھ کلیان کی آروہی مین مدھم اور نکھاد دونون ورج ہین - اور چندرکانت کی آروہی مین صرف مدھم کا سُر ورج ہی دوسرے سُدھ کلیان کی امروہی مین مدھم اور نکھاد دُربل یعنی کمزور ہین اور انھین صرف ست

یا میتندمین لگانا چاہیئے اور چندرکانت کی امروہی مین جسطرح او رسُر لگینگے اسی طریق پر مدھم اور نکھاد بھی لگائے جائینگے - آروہی امروہی یہ ہی - آرُوہی - سارے گی پا دھی نی سا امروہی سانی دھی پا می گی رے سا -

لچھن گیت چندرکانت تیتالہ

استائی - چندرکانت سکھی آت من بہایو - کلیانی انگ ویل چایو -
انترہ - وادی گندھار ورج سُر مدھم آرُوہن مون چتر دکھایو -

استائی

سا	—	دھی‌پا	دھی	—	دھی	پا	پا	نی	رے	گی	رے	سا	—	سا	—
چن	ان	درا	کان	ان	ت	سَ	کھی	آ	ت	م	ن	بہا	آ	یو	او
۱				×				۳				۰			
سا	—	گی	—	گی	—	می	گی	نی	نی	می	گی‌پا	رے	—	نی	رےگی
کَ	اَ	لیاّ	اَ	نی	ای	ان	گَ	دی	م	ل	ر	چا	آ	یو	او
۱				×				۳				۰			

انترہ

گی	—	پا	دھی‌پا	سا	—	سا	سا	نی	رے	گی	رے	سا	نی	دھی	پا
وا	آ	دی	گن	دھا	آ	ر	و	ر	ج	سُ	ر	م	آ	دھ	م
۱				×				۳				۰			
پا	—	پا	—	می	می	گی	رے	نی	نی	می	گی‌پا	رےگی	—	نی	رےگی
آ	آ	رو	او	ھَ	نَ	مُون	اون	چ	تَ	ر	دی	کہا	آ	یو	او
۱				×				۳				۰			

کلیان ٹھاٹھ

سُر۔ سا رے گی می پا دھی نی سا

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	ایمن	سا رے گی می پا دھی نی سا	سا نی دھی پا می گی رے سا	گندھار	نکھاد	سمپورن	اول وقت شام	اس راگ مین خوبصورتی کیلیے امروہی مین گندھار کے ساتھ مدھم کا کن بھی دیتے ہین لیکن یہ وادی سر سمجھ کر لگانا چاہیے اس راگ کی چال بہت آسان ہے اور الاپ کیلیے موزون ہے معمولی راگ ہے
۲	شدھ کلیان	سا رے گی پا دھی سا	سا نی دھی پا می گی رے سا	گندھار یا رکھب	دھیوت یا پنچم	اوڑو سمپورن	اول وقت شام	مدھم اور نکھاد آروہی مین نہین لگائی جاتی بھوپالی سے یہ راگ بہت مشابہ ہے۔ کمی کے ساتھ برتا جاتا ہے
۳	بھوپالی	سا رے گی پا دھی سا	سا دھی پا گی رے سا	گندھار	دھیوت	اوڑو	″	معمولی راگ ہے بہت برتا جاتا ہے۔
۴	چندرکانت	سا رے گی پا دھی نی سا	سا نی دھی پا می گی رے سا	″	″	کھاڈو سمپورن	″	مندر اور مدھ استھان مین گایا جاتا ہے۔ شدھ کلیان سے شکل ملتی ہے بہت کم برتا جاتا ہے

نمبرشمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سمواوی سُر	برن	وقت	کیفیت
۵	ہنڈول	ساگی می دھی نی دھی سا	سا نی دھی می گی سا	دھیوت	گندھار	اوڈو	پہلا پہرن	نکھاد آروہی مین دُربل ہے۔ گندھار سے سُرتک خوبصورتی کیساتھ مینڈ دینا چاہیے۔ اترانگ پر زور رہنا چاہیے۔ بعض گندھار کو وادی مانتے ہین ہم نہین مانتے۔ معمولی راگ ہے
۶	مالسری	ساگی می پا نی سا	سا نی پا می گی سا	پنچم	کھرج	اوڈو	تیسرا پہرن	مدھم اور نکھاد بہت دُربل ہین بلکہ بطور کن کے لگانا اچھا ہے۔ راگ کا زور کھرج گندھار اور پنچم پر رہنا چاہیے
۷	ہمیر	سا رے سا۔ گی پا دھی ۔ نی دھی سا	سا نی دھی پا می پا دھی ۔ گی رے سا	پنچم یا دھیوت	کھرج یا رکھب	وکرسمپون	پہلا پہررات کا	نکھاد آروہی مین کمزور ہی اور گندھار امروہی مین کمزور ہی یہ راگ کرہے یعنی اسکی آروہی امروہی سیدھی نہین ہے۔ معمولی راگ ہے
۸	کیدارا	سا ما ۔ ما پا ۔ پا دھی پا ۔ نی دھی سا	سا نی دھی پا می پا دھی پا ما گی رے سا	مدھم	کھرج	اوڈوسمپون	؍؍	گندھار کمزور ہی۔ آروہی مین رکھب ہرگز نہ لگانا چاہیے۔ معمولی راگ ہی۔
۹	کامود	سا رے پا ۔ می پا دھی پا دھی سا	سا نی دھی پا ۔ گی ما پا ۔ گی ما رے سا	پنچم	رکھب یا کھرج	وکرسمپون	؍؍	نکھاد آر[illegible] مین کمزور ہی ا[illegible] گندھار امروہی مین معمولی برتائے کا راگ ہے

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سمبادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱۰	چھایانٹ	سا رے گی ما پا - دھی نی دھی سا	سا نی دھی پا - می پا - رے گی ما پا ما گی ما رے سا	رکھب یا پنچم	دھیوت یا کھرج	وکر سمپورن	پہلا پہر رات کا	پنچم سے رکھب تک مینڈ سے چھائے کی شکل پیدا ہوتی ہے معمولی برتاؤ کا راگ ہے۔
۱۱	شیام	نی سا رے - ما رے - می پا - دھی پا - نی سا	سا نی دھی پا می پا - ما گی رے نی سا -	کھرج	پنچم	کھاڈو سمپورن	〃	کامود سے شکل ملتی ہے نکھاد اچھی طرح دکھائی جاتی ہے تاکہ کامود سے علیحدہ معلوم ہو گندھار آروہی میں نہیں ہے کم برتا جاتا ہے
۱۲	گونڈ سارنگ	سا رے سا - گی رے ما گی - پا می دھی پا نی دھا سا	سا دھی - نی پا - دھی می پا گی ما رے - پا رے سا	دھیوت یا گندھار	رکھب یا نکھاد	کھاڈو سمپورن	دوپہر	معمولی برتاؤ کا راگ ہے - بہت وکر سُر ہے "رگارے ماگا" سے اسکی شکل ملتی ہے۔
۱۳	یمنی بلاول	سا رے گی ما گی - می پا دھی نی دھی سا -	سا نی دھی - پا ما گا ما رے سا -	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	کھاڈو سمپورن	صبح	بلاول کی ایک قسم ہے تیور مدھم صرف آروہی میں لگائی جاتی ہے اس سے ایمن کی شکل پیدا ہوتی ہے اسکو من کلیان بھی کہتے ہیں نکھاد آروہی میں کم برتا جاتا ہے
۱۴	سانی کلیان	سا نی دھی نی دھی پا سا رے سا گی پا دھی سا	سا نی دھی - نی دھی پا - گی رے سا دھی	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	کھاڈو کھاڈو	پہلا پہر رات کا	شدھ کلیان سے مشابہ ہے - آروہی امروہی میں مدھم نہیں ہے بعض امروہی میں گندھار کے ساتھ شدھ مدھم کا کن دیتے ہیں۔
۱۵	جیت	سا رے گی پا پا دھا پا سا	سا دھا پا پا - گی پا - گی رے سا	پنچم	کھرج	اوڈو	〃	اس راگ کو مند استھان میں گانا چاہیے - معمولی برتاؤ کا راگ ہے

بلاول ٹھاٹھ

بلاول

بلاول ٹھاٹھ کا دُوسرا نام شنکرابھرن میل ہو اور اس سے بلاول راگ پیدا ہوتا ہو۔ ایک مت سے بلاول راگ مین کھرج وادی سُر ہو اور دوسری مت سے دھیوت وادی سُر ہو۔ یہ دونون متین اچھی ہین یہ راگ سمپورن ہو اسکی آروہی مین مدھم کمی کے ساتھ لگانا چاہیے۔ یہ اترانگ کا راگ ہو اور وقت گانے کا صبح ہو۔ اس کو اکثر صبح کا کلیان بھی کہتے ہین مگر بلاول کی امرہی مین گندھار دربل یعنی کمزور ہو اسی وجہ سے کلیان سے الگ ہوجاتا ہو اور بڑا فرق تو مدھم کا ہو۔ اس راگ مین دھیوت اور مدھم کی سنگت بہت اچھی معلوم ہوتی ہو۔ اکثر آروہی مین کھاڈو اس راگ مین کرتے ہین اس طرح۔ پا دھا نی دھا سا۔ یہ راگ چونکہ اترانگ کا ہو لہذا اسکی پوری شکل اترانگ ہی مین پیدا ہوتی ہو۔ پنڈت لوگون کا قول ہو کہ اترانگ کے راگون کا لطف امروہی مین ہوتا ہو۔ بلاول کے بہت سے اقسام ہین لیکن اس کتاب مین صرف مروجہ اقسام بیان کیے جائینگے۔

آروہی۔ سا رے گی ما پا دھی نی سا۔

امروہی۔ سا نی دھی پا ما گی رے سا۔

لچھن گیت بلاول۔ دوپک

استائی۔ سانی دھاپا ما گارے گا پا دھانی سا۔ سُر بلاولی کے کہانے۔

انترہ۔ دکر سُروپ گت سُر پائے اُترانگ پر بل کہائے۔

استائی

تا	نی	دھی	پا	ما	گی	لے	گی	پا	دھی	نی	تا	—	—
سا	نی	دھا	پا	ما	گا	لے	گا	پا	دھا	نی	سا	آ	آ
۱		۲		×			۱		۲		×		
تا	تا	گی	ما	رے	—	تا	دھی تا	دھی تا	رے	تا	دھی تا	—	پا
سُن	۔ر	بے	لے	لا	آ	وَ	لی	ای	کے	کَ	ہا	آ	لے
۱		۲		×			۱		۲		×		

انترہ

پا —	دھی نی نی	سا — سا	نی سا دھا	سا سا	رے سا سا
وَ آ	کر سَ	رُو اُو . پَ	گَ تَ	سُ رَ	پا آ لے
۱	۲	×	۱	۲	×
گی ما	پا گی	رے سا — سا	سا سا	رے سا	دھی سا — پا
اُ اُ	تَ رَ	اَن آن گَ	پَ بَ	لَ کَ	ہا آ لے
۱	۲	×	۱	۲	×

بہاگ

بلاول ٹھاٹھ کا اوڑو سمپورن راگ ہے۔ گندھار کا سُر اسمین وادی ہی اور گرہ کا بھی سُر یہی ہی۔ بہاگ کی آروہی مین رکھب اور دھیوت کے سُر ورج ہین یعنی آروہی اسکی صرف پانچ سُر سے ہونا چاہیئے اسطرح۔ سا گا ما پا نی سا۔ اور امروہی مین سمپون ہی۔ گانے کا وقت رات ہی۔ بہاگ مین اگر رکھب اور دھیوت کے سُر و نپر زور دیا جائے تو بلاول کی قطع پیدا ہوجائے گی اسلیے اچھے گانے والے گانے مین یہ سُر دُربل یعنے کمزور رکھتے ہین۔ بہاگ مین نکھاد کے سُر پر اٹکنا اور بار بار اُسے واضح کرکے دکھانا بہت اچھا معلوم ہوتا ہی۔ چونکہ بہاگ بلاول کے ٹھاٹھ پر ہے اسلیے دراصل اسمین تیور مدھم نہ لگانا چاہیے لیکن آجکل دونون مدھمین امروہی مین لگانے کا رواج ہی اگر تیور مدھم نہ بھی لگائی جائے تب بھی بہاگ کی شکل پورے طور پر صرف ایک سدھ مدھم سے رہ سکتی ہی جیسا کہ لچھن گیت سے معلوم ہوگا۔ آروہی۔ نی سا گی ما پا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا ما گی رے سا۔

لچھن گت بہاگ تتالہ

استائی۔ آت سُگم روپ راگنی جانت نام بہاگ۔ چتر گنی مانت۔

انترہ۔ وادی گندھار رے دھا تجت روہن۔ گا ما پا نی سا نی دھا پا گا ما پا ما گا رے سا

آستائی

پا	پا	گی	ما	گی	سا	-	نی	پا	-	نی	نی	سا	-	گی	گی
آ	ت	سُ	گنَ	مَ	رُو	او	پَ	را	آ	گنَ	نی	جا	آ	نَ	ت
۰				۱				×				۳			
نی	سا	گی	ما	پا	-	سا	نی	پا	گی	پا	ما	گی	-	نی	سا
نا	آ	مَ	بِ	ہا	آ	گنَ	چَ	ت	رَ	گُ	نی	ا	آ	نَ	ت
۰				۱				×				۳			

انترہ

پا	-	نی	نی	سا	-	سا	سا	سا	نی	پا		پا	-	سا	نی
وا	آ	دی	گنَ	دھا	آ	رَ	ری	دھا	تَ	جَ	تَ	رُو	اُو	ھَ	نَ
۰				۱				×				۳			
گی	ما	پا	نی	سا	نی	دھی	پا	گی	ما	پا	ما	گی	رے	سا	-
گا	ما	پا	نی	سا	نی	دھا	پا	گا	ما	پا	ما	گا	رے	سا	آ
۰				۱				×				۳			

بہاگرا

یہ راگ بھی بلاول ٹھاٹھ کا ہی اور گویا بہاگ کی قسم اُسکو سمجھنا چاہیے اِسکے سُروپ کی نسبت دو متین ہین - ایک مت یہ ہی کہ بہاگ مین کومل نکھاد دینے سے بہاگرا پیدا ہوتا ہی اور اِس قسم کا بہاگرا پنجاب کی طرف بہت رائج ہی دوسری مت یہ ہی کہ بہاگ مین دونون دھین لگانے سے بہاگرا پیدا ہوتا ہے یہی بہاگ اور بہاگرے مین فرق ہی باقی سب باتین بہاگ ہی کی ایسی ہین گانیوالے بھی بہاگ کا ایسا
آروہی - نی ساگی ما پانی سا - امروہی - سانی دھی پا - نادھی پامی ماگی رے سا -

لچھمن گیت بہاگرا - تیتالہ

آستائی - گاوت راگ بہاگرائی - سُرکومل بھید دکھاوت راگ بہاگ سُروپ ملاوت -

انترہ - گاوادی اور نی سموادی دونون مدھم کا ہو کے گنی - نی سُرانگ کھماج بتاوت - جام دُوتیا چھتر لس گاوت -

آستائی

سا	-	ما	گی	پا	-	نی	دھی	سا	-	نا	پا	-	-	ما	گی
گا	آ	وَ	تَ	را	آ	گَ	بِ	ہا	آ	گ	را	آ	آ	آ	آ
٥				١				×				٣			
سا	-	نی	دھی	پا	-	ما	گی	گی ما	پا	گی	ما	گی	-	نی	سا
نی	ای	سُ	رَ	کو	اُو	مَ	لَ	بھے	اے	دَ	دی	کہا	آ	وَ	تَ
٥				١				×				٣			
نی	سا	رے	رے	نی	سا	گی	ما	پا	-	گی	ما	گی	-	نی	سا
را	آ	گَ	بِ	ہا	آ	گ	سَ	رو	اُو	پَ	می	لا	آ	وَ	تَ
٥				١				×				٣			
								انترہ							
پا	-	پا	-	نی	-	نی	نی	سا	سا	سا	سا	سا	رے	سا	-
گا	آ	وا	آ	دی	ای	اَو	رَ	نی	ای	سَ	مَ	وا	آ	دی	ای
٥				١				×				٣			
سا	-	گی	-	رےگی	ما	گی	رے	سا	-	سا	سا	نی	-	پا	نی
دو	دو	نو	او	مَ	آ	دھَ	مَ	کا	آ	ہو	کَ	ہے	لے	گُ	نی
٥				١				×				٣			
سا	-	نی	دھی	پا	-	ما	گی	گی ما	پا	گی	ما	گی	-	سا	سا
نی	ای	سُ	رَ	اَن	اَن	گ	کھہ	ما	آ	چَ	بَ	تا	آ	وَ	تَ
٥				١				×				٣			
سا	-	رے	رے	نی	سا	گی	گی	پا	پا	گی	ما	گی	-	نی	سا
جا	آ	مَ	دوی	تی	ای	یا	چَ	تَ	رَ	نِ	سَ	گا	آ	وَ	تَ
٥				١				×				٣			

سنکرا

بلاول ٹھاٹھ کا راگ ہی۔ بعض کے نزدیک کھاڈو ہی یعنی صرف مدھم کا سُر اسمین ورجت ہی اور بعض کے نزدیک اُوڈو ہی یعنی رکھب اور مدھم دونون سُر اسمین ورج ہین۔ وقت اس کا دوپہر شب ہے اسمین بہاگ کی شکل نظر آتی ہی۔ اِس راگ مین کوئی کوئی گندھار کے سُر کو وادی مانتے ہین اور کوئی کھرج کو۔ اس راگ مین اترانگ کے سُر بہت اچھے معلوم ہوتے ہین۔ اسی وجہ سے ایک مت مین اسکا وقت صبح کا لکھا ہی اور کھرج کے سُر کو وادی مانا ہی لیکن آجکل اس کا رواج نہین ہی۔ ہندوستان مین اکثر مقامات پر سنکرہ سمپورن کرکے گایا جاتا ہی اور شدھ مدھم واضح طور پر کہین کہین لگائی جاتی ہے اور کوئی تیور مدھم کا امروہی مین کن دیتا ہی۔ یہ دونون باتین غیر مناسب ہین گرنتھون کا منشا یہ ہی کہ مدھم کا سُر سنکرہ مین ہمیشہ ورج ہے اگر ایسا کیا جائے گا تو بہاگ سے سنکرہ کبھی نہ ملے گا جیسا کہ آجکل لوگون سے کبھی کبھی دُون کی بھرت مین ملجاتا ہی۔ سنکرا اوڈو کرکے گانے مین مالسری کے بہت مشابہ ہوجاتا ہی۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مالسری مین دھیوت کا سر ورج ہی اور اسمین دھیوت صاف طور پر لگائی جاتی ہی۔ اِسطرح ساگاپانی دھا۔ سانی پاگاسا۔ لکش سنگیت کے مصنف کہتے ہین کہ اگر گندھار اس راگ مین وادی مانی جائے تو شب کا وقت صحیح ہی ذیل مین جو لچھن گیت چتر پنڈت کا سنکرے کے متعلق لکھا جاتا ہی وہ یاد کرنے کے قابل ہے اسوجہ سے کہ قریب قریب تمام مروجہ بلاول ٹھاٹھ کے راگ اُنھون نے ایک جگہ بیان کردیے ہین جسطرح کلیان ٹھاٹھ کے راگون کا بیان ایک بلامین کے لچھن گیت مین ہوا ہی۔ آروہی۔ سارے گی پانی دھی سا۔ امروہی۔ سانی دھی پاگی۔ نی دھی پاگا رے سا

لچھن گیت سنکرا۔ اکتالہ

استائی۔ بلاول میل مون جنیا راگ چترگات بلاول سکل۔ مانڑ شنکر نٹ ویکار

انترہ۔ دیوگری۔ کوکبہ۔ ہیم ہنس دھن۔ پچھا ساکھ۔ ملوہا۔ گن کلی۔ دُرگا۔ پردانت ملاولی

استائی

	سا -	نی -	پا پا	پا نی(دھی)	سا نی	پا -
	بے لے	لا آ	و ل	مے لے	لے ل	مون اون
	×	○	١	○	١	٢

پا –	پا نی	– گی	گی گی	پا گی	رے سا
جَ اَ	نیا را	آ گَ	چَ تَ	رَ گا	آ تَ
×	٥	١	٥	١	٢
پا –	نی –	سا سا	سا گی	پا گی	رے سا
بے لے	لا آ	وَ لَ	سُ کَ	لَ مان	اَن ڈ
×	٥	١	٥	١	٢
نی –	پا پا	گی گی	پا گی	پا گی	رے سا
شَنَ اَن	کَ رَ	نَ ٹ	دے لے	سَ کا	آ تَ
×	٥	١	٥	١	٢

انترہ

پا –	پا نی	نی –	سا سا	سا سا	– سا
ئے لے	وَ گی	ری ای	کُ کُ	بُجھ ہے	لے م
×	٥	١	٥	١	٢
سا –	گی گی	گی پا	گی –	سا نی	– پا
ہن اَن	سَ دھ	نَ آ	لَ آ	چھا سا	آ کہ
×	٥	١	٥	١	٢
سا نی	پا گی	گی پا	گی سا	سا رے	سا –
مَ لو	ہا آ	گُ نَ	کَ لی	دُ رَ	گا آ
×	٥	١	٥	١	٢
سا گی	سا –	نی پا	گی –	پا گی	– سا
پَ رَ	وا آ	نَ ٹ	بے لے	لا وا	آ لَ
×	٥	١	٥	١	٢

دیس کار

بلاول ٹھاٹھ کا راگ ہے۔ اِس کو اوڈو یعنے پانچ سُر کا مانتے ہین اور مدھم اور نکھاد کے سُر ورج ہین۔

گانے کا وقت پہلا پہر دن ہی - دیس کار مین دھیوت وادی اور رکھب سموادی ہے - پنچم نیاس کا سُر ہے
یہ اُتر انگ کا راگ ہی بعض پنڈت دیسکار کے روپ کو بھباس مانتے ہین لیکن مصنف لکش سنگیت کہتے
ہین کہ جس کو ہم بھباس مانتے ہین وہ بھیرون ٹھاٹھ کا راگ ہی اسلیے کہ وبہا نشک (विभाशक)
گرنتھون مین آفتاب کے معنون مین مستعمل ہی اور اسلیے صبح کے وقت بھباس کو گانا چاہیئے - جسطرح
شام کو بھوپالی کلیان ٹھاٹھ مین مدھم اور نکھاد ورج کرکے اور گندھار کا سُر وادی کرکے گاتے ہین اسیطرح
دیسکار کو صبح کے وقت بلاول ٹھاٹھ مین مدھم اور نکھاد ورج کرکے اور دھیوت کو وادی سُر کرکے گانا چاہیے
کسی گرنتھ مین دیسکار کو پوربی ٹھاٹھ پر مانا ہی - لیکن یہ دیسکار کی زمانا کم مروج ہی - شاید راگ ادھیا
مین کسی راگ کے متعلق اسقدر تفریق جاننے والونکے درمیان نہین واقع ہوتی جسقدر ذیل کے تین راگون
مین یعنی دیسکار - جیت - اور بھباس اور بہت کم گانے والے ایسے ہین جو ان تینون راگونکا علیحدہ
علیحدہ فرق بیان کر سکین یا ایک کو دوسرے سے علیحدہ کرکے گا سکین - ذیل مین لکش سنگیت کی مت
اِن تینون راگون کے متعلق لکھی جاتی ہین - اگر اسپر عمل کیا جاے تو ایک راگ دوسرے سے ہرگز نہین ملسکتا -
(۱) **دیسکار** کے متعلق ابھی بیان کیا گیا ہی کہ یہ بلاول ٹھاٹھ پر ہی اور اوڈو ہی مدھم اور نکھاد ورج
ہین اور دھیوت وادی سُر ہی لہذا اُس کی قطع یہ ہوگی - پا - دھی پا - دہی دہی پا گی رے سا - اس کے
بیان کرنیکی ضرورت نہین کہ سب سُر اسمین سُدھ ہین کیونکہ بلاول ٹھاٹھ مین سب سُر سُدھ ہوتے ہین -
(۲) **جیت** یہ راگ مارو ا ٹھاٹھ پر ہی اور یہ بھی دیسکار کی طرح اوڈو ہی اور وہی سُر جو دیسکار مین
ورج ہین اسمین بھی ورج ہین - لیکن اس کا وادی سُر پنچم ہی - اب خیال رکھنا چاہیے کہ مار وا ٹھاٹھ
مین رکھب کومل ہی - (دیکھو مار وا ٹھاٹھ کا بیان) پس چونکہ یہ راگ مار وا ٹھاٹھ سے نکلا ہی اسلیے اس کی
رکھب بھی کومل ہی اور باقی سب سُر سُدھ ہین اب اسکی یہ قطع ہوئی - سا رے گی پا پا - گی پا دہی گی پا گی رے سا -
(۳) **بھباس** یہ راگ بھیرون ٹھاٹھ پر ہی اور اوڈو ہی اور وہی سُر ورج ہین جو دیسکار مین ہین یعنے
مدھم اور نکھاد اور دھیوت کا سُر وادی ہی جسطرح دیسکار مین ہی لیکن فرق یہ ہی کہ بھیرون کے ٹھاٹھ
مین دھیوت اور رکھب دونون کومل ہین (دیکھو بھیرون کا ٹھاٹھ) پس اس مین بھی دھیوت اور رکھب
دونون کومل ہین اسکی قطع یہ ہوئی - دہا دہا پا - دہا پا - گی رے سا - اب ذیل مین تینون راگون کے سُر لکھکر
دکھاے جاتے ہین تاکہ ناظرین اچھی طرح سے اِن کے فرق کو سمجھ لین -

دیسکار - کھرج - رکھب سُدھ یا تیور - گندھار سُدھ یا تیور - پنچم - دھیوت سُدھ یا تیور -
جیت - کھرج - رکھب کومل - گندھار سُدھ یا تیور - پنچم - دھیوت سُدھ یا تیور -

(۳) بہباس - کھرج - رکھب کومل - گندھار - سُدھ یا تیور - پنچم دھیوت کومل -

مجھے یہ بخوبی معلوم ہے کہ عام طور پر بہباس اِس طریقے پر نہین گایا جاتاہے اور نہ جیت اِس ترکیب سے گایا جاتا ہی - یہان صرف لکش سنگیت کی مت بیان کی گئی ہی جس کا مین پیرو ہون - اگر کسی مسلمہ سنگیت کی مت سے یہ راگ گاے جائین تو کچھ قباحت نہین ہی لیکن غلطی وہان واقع ہوتی ہی جہان گرنتھون سے ناواقفیت کی وجہ سے کئی متین آپس مین ملادی گئی ہین اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نئی قطع راگون کی پیدا ہو جانے کے علاوہ ایک راگ کا دوسرے سے الگ کرنا مشکل پڑجاتا ہی - لکش سنگیت کی مت سے کسی حالت مین یہ تینون راگ ایک دوسرے سے نہین ملسکتے ہین - ایک مت دیسکار کی یہ بھی ہی کہ اسکو پوربی ٹھاٹھ پر کمپت نکھاد اور مدھم دیکر گاتے ہین لیکن اِس کا رواج صرف لکھنؤ مین ہی - آروہی سارے گی پادھی سا - امروہی - سا دھی پا گی رے سا -

لچھن گیت دیسکار چوتال

آستائی - پرات سمے دیسکار راگ کہت گنی بچار اُوڈو مانی تج سچ سُر سارے سا دھا دھا پا دھا پا گا رے سا -

انترہ - دھیوت سُر وادی کرت رکھب سمبوادی کہت - پا دھا گا گا پا دھا سا رے سا سا رے سا گا رے سا دھا سا دھا پا گا رے سا -

آستائی

دہی -	پا پا	دھی پا	گی -	پا گی	لے سا
پرا آ	تَ سَ	سے لے	جے لے	سَ ک	آ رَ
×	٥	۱	٥	۱	۲
سا دہی	دہی سا	سا رے	گی پا	پا دھی	پا پا
را آ	گ ک	ھَ تَ	گُ نَ	بی چا	آ رَ
×	٥	۱	٥	۱	۲
گی پا -	پا پا	دھی . دھی	سا دھی	سا سا	رے سا
اُو اُو	ڈُ وَ	ما نی	تَ جَ	سُ جَ	سُ رَ
×	٥	۱	٥	۱	۲

سُر	سا	رے	سا	دھی	دھی	پا	دھی	پا	گی	رے	سا	ـــ
بول	سا	رے	سا	دھا	دھا	پا	دھا	پا	گا	رے	سا	آ
تال	×		٥		١		٥		١		٢	
انترہ												
سُر	پا	گی	پا	پا	دھی	دھی	سا	ـــ	سا	سا	سا	سا
بول	دھے	لے	وَ	تَ	سُ	رَ	وَ	آ	دی	کَ	رَ	تَ
تال	×		٥		١		٥		١		٢	
سُر	سا	ـــ	دھی سا	دھی	سا	سا	سا	رے	سا	دھی	دھی	پا
بول	ری	ای	کھَ	بَ	سَ	مَ	وا	آ	دی	کَ	رَ	تَ
تال	×		٥		١		٥		١		٢	
سُر	پا	دھی	گی	گی	پا	دھی	سا	رے	سا	سا	رے	سا
بول	پا	دھا	گا	گا	پا	دھا	سا	رے	سا	سا	رے	سا
تال	×		٥		١		٥		١		٢	
سُر	گی	رے	سا	رے	سا	دھی	سا	دھی	پا	گی	رے	سا
بول	گا	رے	سا	رے	سا	دھا	سا	دھا	پا	گا	رے	سا
تال	×		٥		١		٥		١		٢	

پہاڑی

بلاول ٹھاٹھ کا اُوڑو راگ ہے - مدھم اور نکھاد کے سُر ورجت ہین ہر وقت گا سکتے ہین اس راگ مین مندر اور مدھ استھان کے سُر بلمپت لَے مین اچھے معلوم ہوتے ہین اِس مین کھرج اور پنچم کا سموادی ہونا اچھا معلوم ہوتا ہی اور مندر کی دھیوت بہت لطف دیتی ہی - پہاڑی کسی کسی جگہ بھوپالی معلوم ہوتی ہی - اِسی وجہ سے گانے والے اسمین سدھ مدھم کا کن دے دیتے ہین - گرنتھ مین پہاڑی نام ایک راگ بھیرونکے ٹھاٹھ پر لکھا ہوا ہی مگر آجکل اسکا رواج نہین ہی کسی گرنتھ مین نکھا کو مل کرکے کھماج ٹھاٹھ مین بیان کرتے ہین ایسے سروپ کو پہاڑی جھنجھوٹی آجکل کہتے ہین لیکن یہ راگ پہاڑی جھنجھوٹی سے الگ ہے - آروہی - سا رے گی پا دھی سا - امروہی - سا دھی پا گی رے سا دھی -

لچھن گیت - تیتالہ

آستائی - مُرلی مدھُر دھُن چتر سُناوَت تن من سب میرات ہین لُبھاوت -
انترہ - آنی سُر و رجبت ردپ دکھاوت برج بنتا سب پہاڑی تباوت -

آستائی

دھی	دھی	سا	رے	گی	گی	گی	گی	گی	رے	سا	رے	گی	رے	سا	دھی
مُ	ر	لی	مَ	دھ	ر	دُھ	نَ	چَ	ت	ر	سُ	نا	۔	آ	تَ
×				۳				۰				۱			
سا	رے	گی	گی	گی	گی	گی	رے	گی	رے	سا	رے	گی	رے	سا	دھی
تَ	نَ	مَ	نَ	سَ	ب	ے	رد	آ	ت	ہین	لُ	بھا	آ	وَ	ت
×				۳				۰				۱			

انترہ

گی	گی	گی	گی	پا	پا	پا	پا	پا	ـ	دھی	دھی	تا	دھی	پا	گی
ا	نی	سُ	ر	وَ	ر	جِ	تَ	رو	اُو	پ	دِ	کھ	آ	وَ	تَ
×				۳				۰				۱			
گی	گی	گی	گی	دھی	پا	گی	گی	گی	رے	سا	رے	گی	رے	سا	دھی
بر	جَ	ب	نَ	تا	آ	سَ	ب	پ	ہا	ڑی	ب	تا	آ	و	تَ
×				۳				۰				۱			

مانڈ

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اور مارواڑ کے ملک سے نکلا ہی - اِس راگ مین کھرج ا۔ مدھم اور پنچم پربل یعنی زوردار ہین اور نکھاد کمپت ہی - آروہی مین رکھب اور دھیوت کم آتی ہے اور امروہی اِس راگ کی وکر ہے - مدھم کے خلاصہ لگانے سے سب خوش ہوتے ہین بعض پنڈتون کا قول ہی کہ آروہی بھی اِس راگ کی وکر ہونا چاہیے اور چونکہ یہ بات، داج مین ہی - لہذا صحیح معلوم ہوتی ہی - مدھم اور دھیوت کی سنگت رہتی ہے - آروہی - ساگی رے - ماگی پا - ادھی - پانی -

×	۳	۰	۱
گی پا —	گی پا پا	پا دھی	نی نی پا
دے لے	وَ گی ری	لَ آ	آ کَش نَ
×	۳	۰	۱
گی پا گی	گی — پا	رےگی —	سا رے گی
ھَ تَم	کو او ب	تا آ	لے لے لے
×	۳	۰	۱

انترہ

×	۳	۰	۱
پا پا	دھی نی نی	سا —	سا — سا
بے لا	وا آ لی	سَن اَن	گَن آ تَ
×	۳	۰	۱
سا سا	دھی نی نی	سا نی	دھی نی پا
مُ دُھ	رَ آ رَ	جا آ	آ آ لے
×	۳	۰	۱
گی پا گی	پا پا پا	دھی نی نی	پا — پا
دَھ گا	بے نَ آ	وَ آ	رو او ھَر
×	۳	۰	۱
گی پا گی	گی — پا	رےگی —	سا رے گی
مَ نَ	کو اُو ری	جھا آ	لے لے لے
×	۳	۰	۱

نوٹ

بلاول ٹھاٹھ کا کھاڈو اُوڈو راگ ہے۔ مدھم کا سُر اِس راگ مین وادی ہی اور رنیاس یعنی ختم کرنے کا بھی یہی سُر ہے۔ پنڈتون کے نزدیک یہ بیر رَس کا راگ ہی یعنی یہ راگ بہادری اور شجاعت کے فسانے بیان کرنے کیلیے موزون ہی اِس راگ کی آروہی سمپوُرن ہے یعنی سب سُر لگائے جاتے ہین اور ادھی

مین دھیوت اور گندھار ورج کرنا لازم ہو گانے کا وقت رات کا دوسرا پہر ہو۔ کسی کسی گرنتھ مین یہ بھی لکھا ہو کہ نٹ کی گندھار کومل ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ بات رواج وقت کے خلاف ہو۔ پنڈتون کا بیان ہو کہ اس راگ مین چھایا کانوڑ اور الیا کی سنگت ہو۔ اور اس راگ مین پوروانگ پر زور رہتا ہو اور امروہی مین دھیوت اور گندھار ورج ہین اس وجہ سے بلاول نہین ہوسکتا۔ اور چونکہ اسمین مدھم وادی سُر ہو اس وجہ سے چھایا اور کامود سے بھی علحدہ ہو جاتا ہو۔ یہی تین راگ ہین جنسے اسکی شکل ملتی ہو۔ شام کلیان سے بھی اسطرح یہ راگ الگ ہے کہ شام کلیان مین کھرج وادی ہو اور اسمین سُدھ مدھم وادی ہو۔

آروہی۔ سا گی ما ما۔ پا ما ما ما۔ پا دھی نی سا۔

امروہی۔ سا دھی نی پا۔ ما پا ما گی ما۔ سا رے سا۔

لچھن گیت نٹ جھپتال

آستائی۔ سُدھ سُر رچ میل مدھم کرے پرمان ناٹ راگنی گاؤ گنی شاستر پرمان

انترہ۔ چھایا کامود سون الیا ملے آئے دہ گا ورج اور وہ چتر نٹ تومان۔

آستائی

سا	-	گی	ما	ما	ما	پا	ما	-	پا
سُ	اُ	دھ	سُ	رَ	رَ	چ	مے	لے	لَ
×		۳			۰		۱		
گی	ما	پا	پا	پا	ما	گی	ما	-	ما
مَ	اَ	دھ	مَ	کَ	رے	پَر	ما	آ	نَ
×		۳			۰		۱		
گی	ما	پا	پا	-	نی	سا	دھی	نی	پا
نا	آ	ٹَ	را	آ	گَ	نی	گا	آ	لے
×		۳			۰		۱		
رے	گی	گی	ما	پا	سا	رے	سا	-	سا
گُ	نی	شا	آ	ستر	پَ	رَ	ما	آ	نَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	—	پا	سا	—	سا	—	سا	سا	—
چھا	آ	یا	کا	آ	ہو	اُو	دَ	سُون	اُون
×		۳			۰		۱		
سا	گی	گی	—	ما	رے	—	سا	—	سا
—	لی	یا	آ	می	لے	لے	آ	آ	لے
×		۳			۰		۱		
پا	دھی سا	نی	سا	رے	سا	سا	دھی سا	نی	پا
دَھ	گا	وَ	رَ	جَ	آ	وَ	رُو	اُو	ھَ
×		۳			۰		۱		
رے	گی	گی	ما	پا	سا	رے	سا	—	سا
چَ	تَ	رَ	نِ	تَ	تُو	اُو	ما	آ	نَ
×		۳			۰		۱		

سُوکَل بلاوَل

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اور بلاول کی ایک قسم ہی۔ گانے کا وقت صبح ہی۔ اس راگ مین مدھم وادی سُر ہے اور سمبوادی کھرج ہی۔ آروہی مین رکھب دُربل یعنی کمزور ہی۔ مدھم نیاس کا بھی سُر ہے چونکہ یہ اترانگ کا راگ ہی لہذا اسکی امروہی مین زیادہ لطف آتا ہی۔ دھیوت سے مدھم کی چھوٹ یا مینڈ اسمین بہت اچھی معلوم ہوتی ہی۔ اور گویا خاص تان سوکل کی پیدا ہوتی ہی۔ اس راگ کا رُوپ بھی وکر ہے اور بہت کچھ گورسارنگ سے ملتا ہی۔ بعض گاتک اسمین کومل نکھاد کا بھی کن دیتے ہین جو اچھا معلوم ہوتا ہی لیکن کومل نکھاد کو ویوادی سمجھکر لگانا چاہیے۔ آروہی۔ سا گی ما۔ ما پا نا دھی پا۔ دھی نی سا۔ امروہی سا نی دھی۔ نا دھی پا۔ ما۔ گی رے۔ ما رے سا۔

لچھن گیت سوکل جھپتال

استائی۔ سُوکل بلاوَل سمجھا وُ نین سکھی شنکر بھوکھن کو میل ملاؤن مین سکھی۔

انترہ - سمپورن کر رُوپ مدھم کرون وادی پرتھم پہرن نت گاؤن مین سکھی -

آستائی

گی	گی	ما	-	نا	دھی	پا	ما	پا	ما
سُ	کَ	لَ	آ	بے	لا	آ	وَ	آ	لَ
×		۳			○		۱		
ما	ما	گی	رے	سا	سا	گی	گی	ما	-
سَ	مَ	جھا	آ	اون	مین	این	سَ	کھی	ای
×		۳			○		۱		
ما	-	ما	گی	ما	پا	دھی	نی	سا	سا
شَ	آن	کَ	رَ	بھُو	کھَ	نَ	مے	لے	لَ
×		۳			○		۱		
سا	نا	دھی	-	ما	پا	دھی	نی	سا	ما
کو	می	لا	آ	اون	مین	این	سَ	کھی	ای
×		۳			○		۱		

انترہ

نی	نی	نی	دھی	نی	سا	سا	سا	-	سا
سَم	پُو	رَ	آ	نَ	کَ	رَ	رُو	اُو	پ
×		۳			○		۱		
سا	گیَ	گیَ	گیَ	ما	گیَ	رے	سا	-	سا
مَ	آ	دھَ	مَ	کَ	رُون	اُون	وا	آ	دی
×		۳			○		۱		
دھی	دھی	دھی	نا	گی	پا	دھی	نی	سا	سا
پھِ	تھَ	مَ	آ	پَ	ہِ	رَ	دی	ای	نَ
×		۳			○		۱		

سا نا	دھی — ما	پا دھی	نی سا ما
نِ تَ	گا آ اون	مین این	سَ کھی ای
×	۳	۵	۱

نٹ بلاولی

بلاول ٹھاٹھ سے پیدا ہی مدھم انش یعنی وادی سُر ہے - پوروانگ میں نٹ ۔ آگ نٹ ہی اور وہانپر تھوڑی شکل گونڈ کی معلوم ہوتی ہی - امروہی مین بلاول کی شکل معلوم ہوتی ہی - نٹ ۔ اتنا کا لحاظ رکھنا بہت ضروری بات ہی اور چونکہ نٹ اس راگ مین بھی ملتا ہی لہذا اس آگ مین بھی مدھم کو واضح کرنا چاہیے - رکھب اور دھیوت کی سنگت بہت اچھی معلوم ہوتی ہی - گانے کا وقت دن کے پہلے پہر مین ہی - آروہی - سا سا - گی ما گی - ما پا پا - دھی نی سا - امروہی - سا نی دھی - نا پا ما گی ما رے سا افسوس ہی اس راگ کی کوئی چیز باوجود کوشش اسوقت تک دستیاب نہی جو نذر ناظرین کیجاتی

ملوھا

بلاول ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے - آروہی مین دھیوت ورجت ہی اور امروہی سمپورن ہی دراصل کامود اور کیدارے کے میل سے یہ راگ بنایا گیا ہی اور ایک قسم کیدارے کی مشہور ہی - گانے کا وقت رات کے پہلے پہر کا ہی - جلدھرا اور ملوہا کے بابت پنڈت لوگ کہتے ہین کہ یہ حال کے اختراع کیے ہوے راگ ہین -

کیدارے مین پیشتر بیان کیا جا چکا ہی کہ کھرج اور مدھم اور پنچم کے سُرونپر تمام زور رہتا ہی لیکن ملوہے مین اِن سُرونپر اسقدر زور نہین رہتا - اس راگ کا سُروپ یعنی شکل مندر کے سُرون سے قائم کرنا چاہیے - مندر استھان مین اور بلمپت لے مین گانے سے اچھا معلوم ہوتا ہی - اس راگ مین کھرج وادی ہی اور پنچم سموادی نکھاد کو کھرج کے ساتھ واضح کرکے گانے مین یہ راگ کیدارے سے الگ ہو جاتا ہی اس طرح پاپانِی سا گا - مادھا پا - گا ما رے سا - نی دھا پا ما - اس راگ مین تیور مدھم نہین ہی اور یہ بھی کیدارے سے اِسے علٰحدہ کرتی ہی -

آروہی - ما پا نِ سا - رے سا - گی ما پا - نی سا

امروہی - سا نی دھی پا - ما گی ما رے سا -

لچھن گیت لوہا تیتالہ

آستائی - لوہا کیدارا چتر سنا وت جہون سُر سدھ لگاوت
انترہ سا پا سمبوادی آدھنت روہن کامودی سون میلن کیدارا پاوت

آستائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
سا	پا	پا	پا	پا	ـ	ـ	پا	پا	نی	سا	سا	لے	ـ	نی	سا
مَ	لو	ہا	کے	ا	آ	آ	دَ	چ	تَ	رَ	سُ	ہا	آ	وَ	تَ
۱				×				۳				۰			
سا	ـ	گی	ـ	گی	گی	ما	رے	گی	ما	پا	گی	ما	رے	نی	سا
سَم	آم	پُو	اُو	دَ	نَ	سُ	دَ	سُ	اُ	دَھ	لَ	گا	آ	وَ	تَ
۱				×				۳				۰			

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
پا	پا	سا	سا	سا	ـ	سا	ـ	پا	نی	سا	رے	سا	نی	دھی	پا
سا	پا	سَ	مَ	وا	آ	دی	ای	اَ	دَھ	نِ	تَ	رو	اُو	ھَ	نَ
۱				×				۳				۰			
گی	ما	پا	گی	ما	رے	نی	سا	سا	ما گی	پا	دھی پا	ما	رے	نی	سا
کا	مو	دی	سُون	ے	اے	لَ	نَ	کے	لے	دا	دی	پا	آ	وَ	تَ
۱				×				۳				۰			

جلدھر کیدارا

بلاول ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے اسمین گندھار کا سُر ورج ہی - جلدھر اور کیدارے سے مرکب ہے تو رمدھم اس راگ مین بھی نہین آتی ہی - پنچم کا سُر وادی ہی - اور رکھب سمبوادی - کیدارے سے اوراس یہ فرق ہی کہ کیدارے مین رکھب پوروانگ مین دربل ہی اور نکھاد اور دھیوت اترانگ مین دربل ہی - لیکن جلدھر کیدارے مین یہ سُر دربل یعنی کمزور نہین ہین - آروہی سا رے سا - ما رے ما پا پا نی دھی سا - امروہی - سا نی دھی پا ما ما - دھی پا ما رے سا -

لچھن گیت جلدھر کیدارا

آستائی - جلدھر کیدارا اگنی کہت سب چتر گانہ۔ سارے سا مارے پاپا دھا پا ما۔ سانی دھا پا ما دھا پا مارے سا۔

انترہ۔ ماما پاما پاسا۔ سارے سا۔ سارے سانی دھانی دہا پا ماما پاپانی سارے سا نی دھا پاما دہا پا مارے رے پارے مارے سا۔

آستائی

پا	پا	ما	پا	پا	سا	-	رے	سا	سا
جَ	لَ	دھَ	رَ	کے	دا	آ	رَ	گُ	نی
×		٣			٥		١		
سا	نی	دھی	پا	ما	دھی	پا	ما	ما	رے
کَ	ھَ	تَ	سَ	بَ	چَ	ت	رَ	گا	نہ۔
×		٣			٥		١		
سا	رے	سا	ما	رے	پا	پا	دھی	پا	ما
سا	رے	سا	ما	رے	پا	پا	دھا	پا	ما
×		٣			٥		١		
سا	نی	دھی	پا	ما	دھی	پا	ما	رے	سا
سا	نی	دہا	پا	ما	دھا	پا	ما	رے	سا
×		٣			٥		١		

انترہ

ما	ما	پا	ما	پا	سا	-	سا	رے	سا
ما	ما	پا	ما	پا	سا	آ	سا	رے	سا
×		٣			٥		١		

ستا	رے	ستا	نی	دھی	نی	دھی	پا	ما	ما
سا	رے	سا	نی	دہا	نی	دہا	پا	ما	ما
×		۳			۰		۱		
پا	پا	نی	ستا	رے	ستا	نی	دھی	پا	ما
پا	پا	نی	سا	رے	سا	نی	دہا	پا	ما
×		۳			۰		۱		
دھی	پا	ما	رے	رے	پا	رے	ما	رے	سا
دہا	پا	ما	رے	رے	پا	رے	ما	رے	سا
×		۳			۰		۱		

آلیّا

بلاول ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے۔ آروہی مین مدھم کا سُر ورج ہے اور امروہی سمپورن ہے لیکن گندھار کا سُر وکر ہے۔ دھیوت وادی ہے اور گندھار سموادی ہے۔ سُدھ بلاول سے اِسے الگ کرنیکے لیے گائک لوگ اسکی امروہی مین کومل نکھا دیتے ہین گانے کا وقت صبح ہے۔

آروہی۔ سارے سا۔ گی رے گی پا۔ دھی نی دھی ستا۔

امروہی۔ ستا نی دھی پا۔ دھی نا دھی پا۔ گی ما پا گی رے سا۔

لچھّن گیت چوتالہ

آستائی۔ الیّا بلاول راگنی بچتر مای سکل سُر سُدھ جامین رس شانتی کو دکھاے

انترہ۔ دھیوت ہو وادی جامین گاندھار ہو سموادی ڈونگنی الکھت تی ابھی نورنگ دے بتاے۔

آستائی

دھی ستا	ستا	—	دھی تا	—	پا	دھی	نا	پا	ما	گی	گی
آ	لی	اِی	یا	آ	بِ	لا	آ	آ	وَ	آ	لَ
×		۰		۱		۰		۱		۲	

گی	ما	رے	گی	ما	پا	ما	گی	گی	ما	رے	سا
را	آ	گُ	نی	ای	بِ	چِ	اِ	تر	ما	آ	ی
×		۰		ا		۰		ا		۲	
سا	سا	سا	گی	ما	رے	گی	پا	دھی سا	سا	—	سا
سَ	کَ	لَ	سُ	ا	رَ	سُ	اُ	دھ	جا	آ	مین
×		۰		ا		۰		ا		۲	
سا	سا	سا	دھی	پا	—	دھی	نا	دھی	پا	گی ما	پا
رَ	سا	شا	آن	تی	ای	کو	او	دِ	کھا	آ	ای
×		۰		ا		۰		ا		۲	

انترہ

پا	پا	دھی نی	دھی	سا	—	سا	—	سا	سا	—	سا
شھے	لے	وَ	ت	ہو	او	وا	آ	دی	جا	آ	مین
×		۰		ا		۰		ا		۲	
سا	—	رے	گی	گی	سا	رے گی	سا	—	دھی سا	نا	پا
گا	آن	دھا	آ	رَ	ہو	سَ	مَ	آ	و	آ	دی
×		۰		ا		۰		ا		۲	
دھی	—	دھی	ما	ما	گی	پا	—	دھی نی	نی	سا	—
دو	او	نو	او	گُ	نی	را	آ	کھ	تَ	نَ	ای
×		۰		ا		۰		ا		۲	
سا	سا	سا	دھی	پا	پا	دھی	نا	دھی	پا	گی ما	پا
آ	بھی	ن	وَ	رَن	گ	دے	لے	ب	تا	آ	اے
×		۰		ا		۰		ا		۲	

درگا

بلاول ٹھاٹھ کا اوڈو یعنی پانچ سُر کا راگ ہے اور گندھار اور نکھاد اسمین ورج سُر ہین۔ مدھم

آمین وادی ہی - اِس اگ مین تھوڑی سی شکل شدھ ملار کی معلوم ہوتی ہی - گانے کا وقت پنڈت لوگ دوپہر دن مقرر کرتے ہین - گندھار کے نہ ہونے سے سورٹھ کی کچھ شکل معلوم ہوتی ہی - مگر سورٹھ کی آروہی مین رکھب اور دھیوت نہین ہی اور آمین موجود ہی علاوہ برین سورٹھ مین نکھاد ہی اور اس راگ مین نکھاد ورج ہی - اسلیے سورٹھ سے الگ ہو جاتا ہی - رکھب اور پنچم کی سنگت سے ملار کی شکل دور ہو جاتی ہی - اِس راگ مین مدھم خلاصہ طور پر لگانے سے راگ کی شکل قائم ہوتی ہی اور سننے والون کو بھلی معلوم ہوتی ہی - چونکہ نکھاد اسمین نہین ہی اسلیے سارنگ سے بھی علیحدہ ہو جاتا ہی گرنتھون مین ایک راگ اسی شکل کا سوم (सोम) نامے پایا جاتا ہی - پس اگر دُرگا کی امروہی مین گندھار کا کن دیدیا جائے تو اِس سے بھی الگ ہو جائے گا - اکثر گرنتھون مین ایسا ہی روپ ایک دوسرے راگ کا لکھا ہی جس کا نام شدھ ساویری ہے (शुद्ध सावेरी) - شاید یہی راگ ہو - جاننے والون کی پسند پر موقوف ہے

آروہی - سارے - مارے - پادھی سا - امروہی سا دھی پا - دھی مارے سا -

لچھن گیت دُرگا تیتالہ

آستائی - راگنی دُرگا بھانے اُوڈو شدھ سُر ساویری پرمان -

انترہ - ما پا دھا سا سا سارے سا سارے مارے سا پا دھا ما سا سا پا دھا مارے سا سارے دھا سا پا دھا مارے -

آستائی

پا	ما	پا	دھی	ما	-	رے	ما	رے	پا	-	پا	پا	دھی	ما	رے
را	آ	گ	گنْ	نی	ے	ے	دُ	رَ	گا	آ	بَ	کھا	آ	نے	ے
×				۳				०				۱			
ما	پا	ما	سے	رے	رے	سا	سا	تا	دھی	تا	تے	پا	پا	دھی	رےما
اُو	اُو	ڈَ	وَ	سُ	دھَ	سُ	رَ	سا	آ	ئے	ری	پر	ما	آ	نَ
×				۳				०				۱			

انترہ

ما	پا	دھی	تا	تا	تا	رے	تا	تا	رے	تا	رے	تا	پا	دھی	ما
ما	پا	دھا	سا	سا	سا	رے	سا	سا	رے	ما	رے	سا	پا	دھا	ما
×				۳				٥				۱			
تا	تا	پا	دھی	ما	رے	سا	سا	رے	دھی	تا	پا	دھی	ما	رے	—
سا	سا	پا	دھا	ما	رے	سا	سا	رے	دھا	سا	پا	دھا	ما	رے	رے
×				۳				٥				۱			

ہنس دُھن

بلاول ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی مدہم اور دہیوت کے سُر اسمین ورج ہین۔ اِس کا وادی سُر کوئی کھرج کو مانتا ہی اور کوئی گندھار کو۔ گانے کا وقت رات کے پہلے پہر مین لکھا ہی۔ ہندوستانی سنگیتون مین یہ راگ بہت کم لکھا ہی لیکن دکھن کے سنگیتون مین یہ راگ عام طور پر مانا جاتا ہی اور مدراسی اسوقت تک اِسے گاتے ہین۔ آروہی - سا رے گی پا نی تا۔ امروہی - سا نی پا گی رے سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ گنین ہنس دھن کو سمجھاوے۔ شنکر بھوکن میل ملاوے۔
انترہ۔ سا وادی سُر ہرت چتر من دھیوت۔ مدھم ورج دکھاوے۔

آستائی

سا	رے	گی	رے	سا	رے	نی	سا	نی	پا	نی	نی	سا	—	—	سا
گن	نی	جَ	نَ	ہن	ان	سَ	دُھ	نَ	کو	سَ	مَ	جھا	آ	آ	وے
٥				۱				×				۳			
سا	—	گی	رے	گی	—	گی	گی	تا	نی	پا	پا	رگی	—	—	نی
شن	ان	کَ	رَ	بھو	او	کھَ	ن	رے	لے	لَ	مِ	لا	آ	آ	لے
٥				۱				×				۳			

انترہ

گی	—	گی	—	پا	—	نی	نی	تا	تا	رے	نی	تا	تا	تا	تا
سا	آ	وا	آ	دی	ای	سُ	رَ	ہَ	رَ	تَ	چ	تَ	رَ	مَ	نَ
٥				۱				×				۳			

گی	رے	نی	رے	نی	پا	گی	رے	نی	پا	گی	رے	گی	رے	سا	ـ
دھے	لے	وَ	تَ	مُ	ا	دھَ	م	وَ	نَ	جَ	دِ	کھا	آ	وے	لے
٥				۱				×				۳			

ہیم

بلاول ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی - شام کے وقت گایا جاتا ہی - اسکا وادی سُر کھرج ہی اور پنچم سموادی ہی آروہی مین دھیوت اور نکھاد کے سُر ورج ہین اور امروہی مین نکھاد اور گندھار ورج ہی - اس راگ کو مندر اور مدہ استھان کے سرون سے گانا اچھا ہی - سنگیت جاننے والے پنڈتونکا قول ہے کہ اس راگ مین کلیان اور کانو ملتا ہی - آروہی مین دھیوت نہین لگاتے اور جب مندر استھان کی پنچم سے اسکا اوچار ہوتا ہی تو بہت بھلا معلوم ہوتا ہی -

آروہی - پا دھی پا - سا رے سا - گی ما پا - دھی پا - سا - امروہی - سا دھی پا - گی ما پا - گی ما رے سا -

لچھن گیت جھپتال

آستائی - ہیم کلیان سب گنی جن کہت نام دھاتی تجت انو لوم انی آپر پرمان -

انترہ - سا پا کرت سمواد مند مدھ استھان مدھ سُر جت مت لن کے پرتھم جام

آستائی

سا	ـ	پا	دھی	پا	سا	ـ	سا	سا	سا
ہے	اے	مَ	کَ	آ	لیا	آ	نَ	نِ	بَ
×		۳			٥		۱		
سا	سا	سا	رے	سا	رے	رے	سا	ـ	سا
گ	نی	جَ	نَ	ک	ہَ	تَ	نا	آ	مَ
×		۳			٥		۱		
سا	سا	گی	ما	گی	پا	پا	پا	دھی	پا
دہا	نی	تَ	جَ	تَ	آ	نو	نو	او	مَ
×		۳			٥		۱		

پا	پا	پا	دھی	پا	ما	ے	ما	ے	سا
آ	نی	آ	پ	ر	پ	ر	ما	آ	ن
×		۳			۰		۱		

انترہ

سا	سا	ما	گی	گی	پا	پا	پا	ـ	پا
سا	پا	س	ر	ت	س	م	وا	آ	د
×		۳			۰		۱		
پا	ـ	دھی	دھی	پا	تا	تا	پا	ـ	پا
من	آن	د	ر	م	دھ	ر	آستھا	آ	ن
×		۳			۰		۱		
پا	ـ	گی	ما	پا	گی	ما	ے	سا	سا
س	ا	دھ	س	ر	چ	ت	ر	م	ت
×		۳			۰		۱		
دھی	پا	گی	ما	پا	ما	ے	سا	ے	سا
ن	س	کے	لے	پر	تھ	م	جا	آ	م
×		۳			۰		۱		

سرپردا

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی - یہ ایک بلاول کی قسم مانی جاتی ہی - گانے کا وقت پہلا پہر دن ہی - بعض پنڈت اسمین گندھار کو وادی سُر مانتے ہین - اور بعض دھیوت کو - لکش سنگیت کے مصنف کہتے ہین کہ چونکہ یہ راگ صبح کا مانا گیا ہی لہذا اسمین تیور گندھار کا وادی ہونا صبح کے وقت ہم پسند نہین کرتے - اسمین کھرج اور پنچم سموادی سُر ہین - اِس راگ کی امرُہی مین بلاول کی شکل ضرور ظاہر ہونا چاہیے - اِس راگ مین کہین کہین بہاگ کی شکل نظر آتی ہی لیکن بہاگ مین رکھب دُربل یعنی کمزور ہی اور اسکی رکھب بہت واضح طور پر لگائی جاتی ہی بعض پنڈتون کا قول ہی کہ یہ راگ ایمن - الیا اور گونڈ سے ملکر بنا ہی اور سوم ناتھ پنڈت اپنے پاریجات گرنتھ مین لکھتے ہین کہ سنسکرت گرنتھون مین جو راگ کرناٹ

گونڈنامے لکھاہوا ہے اسمین بلاول ملانے سے سرپردا بنا ہے۔
یہ نئے سُرپ کا راگ ہے اور اسے مسلمان گائکون نے بنایا ہے۔ چتر پنڈت کہتے ہین کہ جو راگ مسلمان گائکون کے بنائے ہوے ہین اِن کی کوئی لچھن سنسکرت گرنتھومین تو موجو نہین ہین لہذا ان راگونمین ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیے۔
آروہی۔ سارے گی ما دھی پا دھی نی سا۔ امروہی۔ سانی دھی پا۔ نی دھی پا دھی پا ما۔ گی ما رے سا۔

لچھن گیت جھپتال

آستائی۔ لچھن گنی سرپردا کے بناوت میل سُدھ سمپورن آہر کھ گاوت۔
انترہ۔ سا پا کرت سمواد کا ہو دھا گاکو مانت ہین بلاول گونڈ چتر سو ملاوت۔

آستائی

سا	سا	ما	گی	گی	پا	پا	نی	دھی	نی
ل	آ	چھ	ن	گ	نی	س	ر	پ	ر
×		۳			۰		۱		
سا	—	سا	رے	سا	دھی سا	—	—	پا	ماگی
وا	آ	کو	او	ب	تا	آ	آ	و	ت
×		۳			۰		۱		
ما	پا	ما	گی	گی	پا	گی	گی	ما	رے
سے	لے	سے	ل	ھُ	دھ	سم	بو -	ر	ن
×		۳			۰		۱		
گی	ما	پا	گی	ما	گی	گی	ما	رے	سا
آ	ھ	ر	مُ	کھ	گا	آ	آ	و	ت
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	پا	نی	دھی	نی	سا	سا	سا	—	سا
سا	پا	ک	ر	ت	س	م	وا	آ	د
×		۳			۰		۱		

سا سا	گی گی ما	رے —	— سا سا
کا ہو	دھا گا کو	ا آ	آ ن ت
×	۳	۰	۱
سا دھی	پا ما گی	ما گی	گی ما رے
یَ مَ	نَ بِ لا	وَ ل	گوَن آون ڈَو
×	۳	۰	۱
گی ما	پا ما پا	ما گی	ما رے سا
جَ ت	رَ سُ می	لا آ	آ وَ تَ
×	۳	۰	۱

بنگال

بلاول ٹھاٹھ کا اُوڈو سمپورن راگ ہے - آروہی مین دھیوت اور نکھاد ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے - مدھم وادی ہے اور کھرج سموادی ہے - اس ٹھاٹھ مین سوای بنگال کے کوئی دوسرا راگ ایسا نہین جسکی آروہی مین دھیوت اور نکھاد کے سُر ورج ہون اسلیے اسکی شکل مین کبھی فرق نہین ہوسکتا -

آروہی - سا رے گی ما پا سا -

امروہی - سا نی دھی پا ما گی رے سا -

سادرہ جھپ تال

آستائی - رُوپ جوبَن گُن کھیلتَ ہوری نیو جوبن کو ابھار -

انترہ - انگ بھبھوت نینا رنگ تے بھرے اٹھلا - ت بَن بَن آوت نار -

آستائی

سا ما	ما — ما	گی رے	گی رے سا
رُو اُو	پ آ جو	بَ ن	گُ اُ ن
×	۳	۰	۱

سا	رے	گی	ما	پا	ما	گی	رے	—	سا
سکھے	سے	لَ	آ	ت	ہو	اُو	اُو	اُو	ری
×		٣			٥		١		
پا	—	پا	رے	سے	گی	رے	سا	رے	سا
تِجَ	آ	یو	اُو	جو	بَ	نَ	کو	اُو	م
×		٣			٥		١		
سا	نی	—	گی	ما	گی	رے	سا	رے	سا
بھا	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	ر
×		٣			٥		١		

انترہ

					پا	—	سا	—	سا
					آن	آن	گ	آ	بھَ
					٥		١		
سا	سا	سا	سا	سا	سا	رے	سا	—	سا
بھو	اُو	اُو	ت	آ	نے	لے	ما	آ	آ
×		٣			٥		١		
سا	رے	گی	—	ما	گی	رے	سا	نی	دھی
رَن	گ	تے	لے	بھ	لے	لے	آ	آ	ڈھ
×		٣			٥		١		
پا	ما	ما	—	پا	ما	گی	رے	—	سا
لا	آ	وَ	آ	تَ	بَ	نَ	بَ	آ	نَ
×		٣			٥		١		
ما	—	ما	—	پا	ما	گی	رے	—	سا
آ	آ	وَ	آ	ت	تا	آ	آ	آ	ر
×		٣			٥		١		

لچھّا ساکھ

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی - اسمین بھی بلاول کا انگ ہونے سے اِسکا وقت صبح کا مانتے ہین اسمین دھیوت اور گندھار سموادی ہین اور جھنجھوٹی کی سنگت اس راگ مین صاف ظاہر ہوتی ہی اور جہان گندھار کا سُر بڑھایا جاتا ہی وہان گور سارنگ کی شکل معلوم ہوتی ہی مگر چونکہ امرہی مین بلاول کی شکل صاف نظر آتی ہی اسلیے گونڈ سارنگ کا شک جاتا رہتا ہی - بلاول کے بہت سے بھید یعنی قسمین ہین اور ان کی شکلون کے متعلق ہمیشہ گائکون مین مباحثہ رہتا ہی - ایسے موقع پر رواج کے موافق پنڈت لوگ اپنا مت قائم کرتے ہین - لچھّا ساکھ مین دونون نکھاد مروج ہین اور اسکی امروہی مین بلاول کا انگ ضرور دکھانا چاہیے -

آروہی - سا رے گی ما - پا ما پا ما گی - دھی نا دھی نی سا -

امروہی - سا نی دھی دھی پا - پا دھی پا ما گی رے سا -

لچھّن گیت جھپتال

استائی - سہیلیان گاوے گاؤ آج تم مندلرا -

انترہ - سمپورن سُر سُدھ لگاؤ سا وادی کر رنگ جماؤ چتر اکے گھر کلج -

استائی

گی	ما	ما	دھی	پا	ما	گی	ے	گی	سا	ے
سَ	ہے	لی	یاَن	آن	آن	گا	آ	آ	آ	او
	٥		ا			×		٣		
	گی	-	گی	ما	گی	پا	-	پا	نی	نی
	ری	ای	گا	آ	او	آ	آ	جَ	تُ	مَ
	٥		ا			×		٣		
	سا	-	-	دھی	پا	ما	گی	ما	ے	گی
	مَن	اَن	آن	دِ	لَ	ا	آ	آ	آ	سَ
	٥		ا			×		٣		

انترہ

پا	—	نی	—	نی	سا	—	سا	—	سا
سَم	اَم	پُو	اُو	رَ	نَ	آ	سُ	اُ	رَ
×		۳			۰		۱		
سا	گی	گی	—	ما	گی	—	رے	—	سا
سُ	اُ	دھ	آ	لَ	گا	آ	آ	آ	او
×		۳			۰		۱		
پا	—	نی	—	—	سا	—	سا	—	سا
سا	آ	وا	آ	آ	دی	ای	کَ	آ	رَ
×		۳			۰		۱		
سا	گی	گی	—	ما	گی	—	رے	—	سا
رَن	آن	گَ	آ	جَ	ما	آ	آ	آ	او
×		۳			۰		۱		
پا	پا	نی	—	دھی/نی	سا	—	—	دھی	پا
چَ	تَ	را	آ	آ	کے	اے	اے	گھ	رَ
×		۳			۰		۱		
پا	گی	پا	گی	گی					
کا	آ	آ	جَ	سَ					
×		۳							

پٹ منجری

یہ راگ بھی دو طریقونپر گایا جاتا ہی۔ ایک مت سے کافی ٹھاٹھ پر اور دوسری مت سے بلاول ٹھاٹھ پر دونون طریقہ سے یہ راگ آجکل مروج ہی۔ بلاول ٹھاٹھ پر پٹ منجری سمپورن کر کے گاتے ہین۔ کھرج وادی ہی اور پنچم سموادی ہی۔ اس راگ کو بلمپت لے مین اور مندر اور مدھ استھان کے سرون سے گانا چاہیے اور تار استھان مین نہایت کمی کے ساتھ جانا چاہیئے۔ اِس ٹھاٹھ کی پٹ منجری

مین بلاول کا انگ صاف معلوم ہوتا ہے - آروہی - سا رے سا - نِ دھِ نِ پا گی رے گی ما - پا ما پا - نی
سا - امروہی - سا نی دھی - نی پا ما گی رے سا -

لچھن گیت دھمار

آستائی - کاہون برنون آب رُوپ بچتر پٹ منجری کو الوپم موری ما ی

انترہ - بیلاولی سنگ تلک ملاے وادی کھرج ویشدرے دکھای

آستائی

سا	گی	رے	گی	ما	پا	ما	گی	-	-	رے	رے	سا	سا
کا	آ	آ	ہون	اون	ب	ر	نون	اون	اون	اون	اون	آ	ب
×					۲					۳			
نِ	نِ	نِ دھِ	سا	-	رے سا	سا	نِ	دھِ	نِ	پا	-	-	-
رو	او	او	پ	آ	آ	ب	چ	ا	ا	تر	آ	آ	آ
×					۲					۳			
پا	گی	رے	-	-	-	گی رے	گی رے	گی		سا	-	-	سا
پ	ٹ	آ	من	آن	آن	آن	ج	ری	ای	کو	او	او	آ
×					۲					۳			
سا	گی	رے	گی	ما	پا	ما	گی	رے	گی	سا	رے	سا	نِ
نو	او	او	پ	م	مو	ری	ما	آ	آ	ای	ای	ای	ای
×					۲					۳			

انترہ

پا	-	-	نی	-	-	سا	سا	-	-	سا	-	-	سا
بے	لے	لے	لا	آ	آ	و	لی	ای	ای	سن	آن	آن	گ
×					۲					۳			
سا	نی	نی دھی	سا	-	رے	سا	نی	دھی	نی	پا	-	-	-
ت	ل	آ	ک	آ	آ	می	لا	آ	آ	ای	ای	ای	ای
×					۲					۳			

	پا	-	گی	رے	-	-	-	رگے	گرے	گی	سا	-	-	سا
	وا	آ	آ	دی	ای	ای	ای	کھَ	نہَ	آ	جَ	آ	آ	دی
	×					۲					۳			
	سا	گی	رے	گی	ما	پا	ما	گی	رے	گی	سا	رے	سا	نِ
	شن	دَ	آ	سی	ای	ای	دِ	کھا	آ	آ	ای	ای	ای	ای
	×					۲					۳			

نوروچکا

دراصل یہ راگ فارس کی موسیقی سے نقل کیا گیا ہی اور صحیح نام اِسکا نوروز ہی لیکن سنسکرت زبان مین آکر نوروچکا ہو گیا۔ سنسکرت گرنتھون کے اعتبار سے یہ راگ سمپورن کھاڈو ہی یعنی امروہی مین نکھاد کا سُر ورجت ہی۔ کھرج وادی ہی اور پنچم سمّوادی۔ اِس راگ کو صرف مندر اور مدھ استھان مین گانا چاہیے تار استھان کے سُر نہ لگانا چاہیے اور لے بلمپت رکھنا چاہیے۔ اِس راگ کی شکل ہیم کلیان سے بہت مشابہ ہی۔ لیکن ہیم کلیان کی آروہی مین دھیوت اور نکھاد کے سُر ورجت ہین اور امروہی مین نکھاد اور گندھار ورجت ہین اور نوروچکا مین صرف امروہی مین نکھاد ورجت ہی یہ دونون راگون مین فرق ہی۔ آروہی سا رے گی۔ سا دھِ پا۔ دھِ نِ سا رے گی ما پا دھی امروہی۔ دھی پا گی ما رے سا دھِ پا۔

لچھن گیت روپک

استائی۔ نوَروچکا رُوپ بکھانے سا سا گا ما پا دھا پا دھا پا ما گا ما پا گا ما رے سا سا سا سا رے گا سا دھا دھا پا۔

انترہ۔ کو او نوَروچ گنی جن مانے پنڈت سومت چتر بکھانے۔

آستائی

ما	پا	دھِ	پا	نِ	نِ	سا	سا	-	سا	رے	گی	رے	سا	
نَ	وَ	نْد	او	چی	کا	آ	رُو	اُو	تَپ	بَ	کھا	آ	نے	
	۱	۲		×			۱		۲		×			

سا سا	گی ما	پا دھی پا	دھی پا	ما گی	ما — —
سا سا	گا ما	پا دہا پا	دہا پا	ما گا	ما آ آ
۱	۲	×	۱	۲	×
پا گی	ما رے	سا سا سا	سا رے	گی سا	دھی دھی پا
پا گا	ما رے	سا سا سا	سا رے	گا سا	دہا دہا پا
۱	۲	×	۱	۲	×
انترہ					
سا سا	گی ما	پا — پا	ما ما	پا گی	ما رے سا
کو او	نَ وَ	رو او چ	گُ نی	ج نَ	ما آ نے
۱	۲	×	۱	۲	×
سا رے	گا سا	دھی دھی پا	پا گی	پا گی	ما رے سا
پن آن	ڈِ تَ	سُ مَ تَ	چَ تَ	رَ بَ	کھا آ نے
۱	۲	×	۱	۲	×

گُن کلی

سنکرابھرن میل یعنی بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور کھرج وادی ہی اور پنچم سموادی - آمین کا
کا انگ اچھا معلوم ہوتا ہی - کھرج کو وادی کرنے سے اسکی خوبی معلوم ہوتی ہی - یہ راگ اترانگ کا
اور اِس کا وقت صبح ہی لکش سنگیت کے مصنف لکھتے ہین کہ ہمارا مت مشہور ہی کہ اترانگ کے راگ امر
مین دل کو اچھے معلوم ہوتے ہین لہذا گن کلی بھی امروہی برن مین اپنا پورا لطف دکھاتی ہی - سنسکرت
گرنتھون مین اس کا نام گنڈک کری لکھا ہی - لیکن جب گُن کلی کو گرنتھ کار بیان کرتے ہین وہ اوڈو
راگنی ہی - ایسی گُن کلی آجکل بھیرون ٹھاٹھ پر مانی جاتی ہی - آروہی - سا - گی رے سا - نی دھی
گی ما پا - نی دھی سا - امروہی - سا نی دھی پا - گی رے سا -

لچھن گیت گُن کلی سول فاختہ

آستائی - نام جپ لے جپ لے ری چتر نام جپ لے کیون تو سوئے تون تو رے چتر

انترہ - ہر گن کیلیے تارن تیرو جاکے کرپا سے مکت ہو - مانوے ہی سب تو تورے چتر

استائی

گی	رے	سا	نِی	دھِی	نِی	رے	رے	سا	—
نا	آ	آ	آ	آ	مَ	نَ	پَ	لے	لے
×		○		۱		۲		○	
گی	گی	گی	پا	گی	رے	رے	سا	سا	سا
جَ	پَ	لے	لے	لے	لے	لے	چَ	تَ	رَ
×		○		۱		۲		○	
گی	رے	سا	نِی	دھِی	نِی	رے	رے	سا	—
نا	آ	آ	آ	آ	م	جَ	پَ	لے	لے
×		○		۱		۲		○	
نِینا	دھِی	سا	سا	سا	نِی	دھِینی	—	پا	—
کیوں	اُدن	آ	بَ	سو	او	وے	لے	لے	لے
×		○		۱		۲		○	
پا	—	دھِیسا	—	سا	—	—	سا	سا	سا
تو	او	تو	او	رے	لے	سے	چَ	تَ	رَ
×		○		۱		۲		○	

انترہ

پا	پا	نی	دھی	سا	—	سا	—	سا	—
ھَ	رَ	گُ	نَ	کے	لے	لی	ای	یے	لے
×		○		۱		۲		○	
دھیسا	—	سا	سا	سا	—	دھینی	—	پا	پا
تا	آ	رَ	نَ	تے	لے	رو	او	جا	کی
×		○		۱		۲		○	

دھی تا	دھی تا	تا	دھی	پا	گی	-	پا	رے	-
کر	پا	آ	سے	لے	مُ	اُ	کت	ہو	او
×		○		۱		۲		○	
سا	-	رے	رے	سا	-	دھی نی	-	پا	پا
ما	آ	نَ	وَ	دے	لے	ہی	اِی	سَ	بَ
×		○		۱		۲		○	
پا	-	دھی	-	سا	-	-	سا	سا	سا
تو	او	تو	او	دے	لے	لے	چَ	تَ	نَ
×		○		۱		۲		○	

گُکبہ

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے - یہ بلاول کی ایک قسم مانی جاتی ہے - اس کا وادی سُر رکھب اور سموادی پنچم ہے اور اِنھین دونون سُرون کی اس راگ مین سنگت رہتی ہے - امروہی مین بلاول کا انگ ظاہر ہوتا ہے - آمین رکھب اور گندھار اور مدھم کمپن ہین - اِسطرح سا رے رے رے گا گا ما ما - رکھب کے کمپن ہونے سے جے جیونتی کا شبہہ ہوتا ہے - لیکن چونکہ جے جیونتی مین گندھار کومل بھی موجود ہے اسیلیے دونون الگ ہوجاتے ہین بعض پنڈتون کا مت ہے کہ الیا اور جھنجھوٹی ملکر گکبہ بنتا ہے - آروہی - سا رے - پا ما پا - دھی نی دھی تا - امروہی - تا نی دھی پا - ما پا ما گی - ما رے سا -

لچھن گیت گُکبہ - جھپتال

آستائی - سیل بلاول الھت گکبہ مون سا سا سا رے رے پا پا ما پا پا پورن کہاوت -
انترہ - وادی رکھب سُمت سموادی پنچم بیلاولی بوم سب چتر گاوت -

آستائی

رے	پا	پا	-	دھی	پا	گی	گی	گی رے	پا
سے	لے	لَ	آ	بِ	لا	آ	وَ	آ	لَ
×		۳			○		۱		

ما (دھی)	—	ما	ما	ما	ما	گی	گی	رے سا	سا
را	آ	کھَ	تَ	کُ	کُ	بجھ	موُن	اون	اون
×		۳			۰		۱		
سا	سا	سا	رے	رے	پا	پا	ما	پا	پا
سا	سا	سا	رے	رے	پا	پا	ما	پا	پا
×		۳			۰		۱		
سا	—	سا	سا	پا	دھی نا	ما	گی	گی رے	سا رے
پُو	او	رَ	نَ	کَ	ہا	آ	وَ	آ	تَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	—	سا	—	سا	سا	رے	سا	سا	سا
وا	آ	دی	ای	رِ	کھَ	بَ	سُ	مَ	تَ
×		۳			۰		۱		
سا	گی	گی	—	ما	گی	رے	نی	سا	سا
سَ	مَ	وا	آ	دی	پَن	اَن	چَ	اَ	مَ
×		۳			۰		۱		
سا	سا	رے	رے	رے	گی	گی	ما	ما	پا
بے	لے	لا	آ	وَ	لی	ای	بے	لو	مَ
×		۳			۰		۱		
سا	سا	سا	سا	پا	دھی	ما	گی رے	رے گی	سا
سَ	بَ	چَ	تَ	رَ	گا	آ	وَ	آ	تَ
×		۳			۰		۱		

بلاول ٹھاٹھ

سُر - سا رے گی ما پا دھی نی سا •

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	سُدھ بلاول	سارے گی ما پا دھی نی سا	سانی دھی پا ماگی رے سا	کھرج یا دھیوت	پنچم یا رکھب	سمپورن	صبح	راگ کی شکل امرہی مین ہوتی ہے اترانگ پر زور رہتا ہے کم برتا جاتا ہے
۲	ایضاً	سارے ساگی رے - گی پا دھی نی دھی - سا -	سانی دھی پا دھی نا دھی پا - ماگی ما رے سا -	دھیوت	گندھار	کھاڈو سمپورن	"	آروہی مین مدھم نہین ہے اور گندھار امروہی مین وکر ہے امروہی مین کومل نکھاد بھی لگائی جاتی ہے لیکن وادی سمجھنا چاہیے معمولی برتاؤ کا راگ ہے
۳	بہاگ	نی سا گی ما پا نی سا	سانی دھی پا ماگی - رے سا -	گندھار	نکھاد	اوڈو سمپورن	دوسرا پہر رات کا	آروہی مین رکھب اور دھیوت نہین آتا اور یہ سُر امروہی مین بھی کم رہتے ہین - رواج مین دونون قسمین ہین معمولی برتاؤ کا راگ ہے
۴	بہاگرا	نی سا گی ما پا نی سا	سانی دھی پا - نا دھی پا ما گی رے سا	"	"	"	"	اسمین کومل نکھاد دینے سے بہاگ سے الگ ہو جاتا ہے معمولی برتاؤ کا راگ ہے
۵	سنکرا (الف) (ب)	سا گی پا دھی - نی دھی سا - سارے گی پا نی دھی سا	سانی - پانی دھی سانی - پاگی - پاگی سا سانی دھی پاگی نی دھی پاگی رے سا	کھرج گندھار	پنچم نکھاد	اوڈو اوڈو کھاڈو کھاڈو	"	اوڈو کر کے گانے مین رکھب اور مدھم دونون چھوڑنا چاہیے اور کھاڈو کر کے گانے مین صرف مدھم ورج ہے معمولی برتاؤ کا راگ ہے
۶	دیسکار	سارے گی پا دھی سا	سا دھی پا گی رے سا	دھیوت	رکھب	اوڈو اوڈو	صبح	اترانگ سُر راگ کا تمام زور رہتا ہے معمولی برتاؤ کا راگ ہے - دھا پا کی ہمیشہ سنگت رہتی ہے

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۷	پہاڑی	سارے گی پا دھی ستا	سا دھی پا گی رے سا دھی	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	اوڑو اوڑو	شب	بعض اس راگ کو کھاج ٹھاٹھ مین گاتے ہین اور اسکو پہاڑی جھنجھوٹی کہتے ہین
۸	دیوگری	سانی دھی نی دھی سارے گی - گی ما گی - پا دھی نی دھی سا -	سانی دھی نی پا ما گی - مارے - سا	کھرج	پنچم	وکر سمپورن	صبح	بلاول کی ایک قسم ہے معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے -
۹	مانڈ	ساگی رے - ما گی پا دھی پا نی دھی سا	سا دھی - نی پا دھی ما - پا گی ما رے گی سا	مدھم یا کھرج	پنچم یا کھرج	وکر سمپورن	ہر وقت	راگ کا زور مدھم پنچم اور کھرج پر رہتا ہے آروہی امروہی پلٹے مین گانا چاہیے
۱۰	نٹ	ساسا گی ما ما - پا پا ما پا - پا دھی نی سا	سانی دھی نی پا - پا پا ما گی ما رے سا	مدھم	کھرج	سمپورن اوڑو	دوسرا پہر	امروہی مین گندھار اور دھیوت نہین ہے معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے
۱۱	نٹ بلاول	ساسا گی گی - ما پا ما دھی نی سا	سانی دھی - نا پا - ما گی ما رے سا	"	"	وکر سمپورن	صبح	بلاول اور نٹ کو ملایا ہے - کومل نکھاد کا کن امروہی مین دیتے ہین معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے
۱۲	شکل بلاول	ساگی ما ما پا نا دھی پا - دھی نی سا	سانی دھی - نا دھی پا - ما گی رے - ما رے سا -	"	"	"	"	رکھب آروہی مین کمزور ہے اترانگ پر راگ کا زور ہے امروہی مین کومل نکھاد کا کن دیتے ہین معمولی راگ ہے
۱۳	سوہا کانڑا	پا پا نی سارے ساگی پا - نی سا	سانی دھی پا - ما گی ما رے سا	"	پنچم یا کھرج	کھاڈو سمپورن	پہلا پہر رات کا	مند استھان مین اچھا معلوم ہوتا ہے معمولی راگ ہے آروہی مین دھیوت نہین ہے
۱۴	ککبھ	سارے رے پا ما پا دھی نی دھی سا	سانی دھی پا - ما پا ما گی رے سا	رکھب یا پنچم	دھیوت یا کھرج	"	صبح	آروہی مین گندھار نہین ہے - بلاول کی ایک قسم ہے معمولی راگ نہین ہے
۱۵	درگا	سارے مارے - پا دھی سا	سا دھی پا دھی مارے سا	مدھم	کھرج	اوڑو اوڑو	دوسرا پہر	گندھار اور نکھاد اس راگ مین نہین ہین معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے
۱۶	سُر پردا	سارے گی پا - دھی پا دھی نی سا	سانی دھی پا نی دھی پا دھی پا ما گی ما رے سا	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	وکر سمپورن	صبح	بلاول کی قسم ہے معمولی برتاوے کا راگ ہے -

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱۷	لھا ساکھ	سارے گی ما-پاماپا ماگی دھی-نا-دھی نی سا-	سانی دھی دھی پا-پا دھی پا ماگی رے سا-	دھیوت یا گندھار	رکھب یا نکھاد	سمپورن	پہلا پہر دن کا	اس راگ مین بلاول جھنجھوٹی اور گونڈ سارنگ ان تینون راگون کی شکل دکھائی دیتی ہو لیکن بلاول کا رنگ سب غالب رہتا ہو معمولی راگ نہین ہے
۱۸	ہنس دھن	سارے گی پانی سا-	سانی پا گی رے سا	کھرج	پنچم	اوڈو اوڈو	شب	مدراس مین یہ معمولی راگ ہو-یہان غیر مروج ہو-مدھم اور دھیوت نہین ہین
۱۹	ہیم	پادھی پا-سارے سا گی پادھی پا سا	سا دھی پا-گی ماپا گی مارے سا	״	״	״	״	مند استھان مین اچھا معلوم ہوتا ہو-معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے
۲۰	پٹ منجری	سارے سا-نی دھی نی پا-گی رے گی ما-پاماپا-نی سا-	سانی دھی-نی پا ماگی رے سا	״	״	وکر سمپورن	صبح	مندر اور مدھ استھان کے سُرون مین گانا چاہیے کم گاتے ہین -
۲۱	جلدھر کیدارا	سارے سا مارے-ماپا-نی دھی سا	سانی دھی پا ما ما دھی پا پا رے سا	مدھم	کھرج	کھاڈو کھاڈو	شب	گندھار مین ورج ہو کیدارے کی ایک قسم مانی جاتی ہو معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے
۲۲	گن کلی	سا-گی رے سا-نی دھی سا گی ماپا-نی سا-	سانی دھی پا-گی رے سا-	کھرج	پنچم	وکر سمپورن	صبح	معمولی برتاوے کا راگ نہین ہو-
۲۳	نور وچکا	سارے گی-سا دھی پادھی نی سارے گی ما پا دھی-	دھی پا گی مارے سا دھی پا	״	״	سمپورن کھاڈو	ہر وقت	
۲۴	بنگال	سارے گی ما پا سا	سانی دھی پا ماگی رے سا	״	مدھم	اوڈو سمپورن	صبح	

کھماچ ٹھاٹھ

اِس ٹھاٹھ کا نام گرنتھون مین کام بھوجی میل (कामभोजी मेल) ہے اور اسکے اصلی سُر کھرج۔ سُدھ یا تیور رکھب۔ سُدھ یا تیور گندھار۔ سُدھ مدھم۔ پنچم۔ سُدھ یا تیور دھیوت۔ اور کومل نکھاد ہین ایسکو اب کھماج ٹھاٹھ کہتے ہین۔ اس ٹھاٹھ سے جو راگ پیدا ہوتے ان مین نکھاد کومل ہوتی ہے اور کسی مین آجکل کے رواج کے موافق دونون نکھادین بھی ہوتی ہین لیکن تیور نکھاد بطور زائد سُر کے تصور کیا جائیگا جسطرح پر بلاول ٹھاٹھ کے راگون مین کومل نکھاد زائد شمار کی جاتی ہے۔

جھنجھوٹی

کھماج ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اسکا وقت رات کا ہے۔ اسمین گندھار وادی اور دھیوت سموادی سُر ہین اس راگ کا سُروپ بہت سیدھا اور آسان ہے اور اِسی لیے اسمین عموماً چھوٹی چھوٹی چیزین گائی جاتی ہین جسے سنسکرت مین شودر بانی (शुद्र बानी) کہتے ہین اور وہ چیزین عام پسند ہوتی ہین شدر بانی کا نام وہین مشہور ہے۔ پنڈت لوگ ایسا کہتے ہین کہ جب کھماج ٹھاٹھ کے کسی راگ کو گاتے گاتے بھولتے ہین تو جھنجھوٹی مین آجاتے ہین اسکی آروہی مین رکھب ہے اِس وجہ سے کھماج سے الگ ہوجاتا ہے۔ آجکل رواج مین گندھار اور نکھاد آروہی مین چھوڑ دیتے ہین۔ لکھنؤ اور دیگر مقامات پر عموماً جھنجھوٹی دو قسم کی مانی جاتی ہے۔ آروہی۔ دھی سا۔ رے ما گی۔ ما پا دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما گی رے سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ آشرے راگ کہت گُنی جن سب جھنجھوٹی کو سرل سُوگم سُر۔
انترہ۔ وادی گندھارنس دوتیا پھرے جنک راگ کہے چتر نرنتر۔

آستائی

دھی	سا	رے	ما	گی	—	گی	گی	ما	رے	گی	سا	دھی	نا	دھی	پا
آ	آ	شر	ے	را	آ	گ	ک	۔	ت	گُنُ	نی	جَ	نَ	سَ	ب
۱				×				۳				۰			

١	×	٣	٥
پا - رے -	رےگی گی سا -	پا ما گی رے	سا نا دھی پا
چھن اِن جھو آو	ٹی ای کو او	سَ رَ لَ سُ	گَ مَ سُ رَ

انترہ

١	×	٣	٥
سا - گی ما	ما - پا پا	گی گی ما دھی	پا ما گی گی
دا آ دی گن	دہا آ رَ نِ	سَ دُو تی ای	یا پَ ھِ رَ
دھی ما پا گی	ما رے گی سا	رے نی سا دھی	نا پا دھی پا
جَ نَ کَ رَ	آ گَ کَ ہے	چ تَ رَ نی	رَن اَن ت رَ

کھماچ

کھماچ ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن اگ ہے - آروہی مین رکھب ورج ہی اورامروہی مین سمپورن ہی جب اِس راگ مین دھیوت دیرگھہ (   ) یعنی لمبا کیا جاتا ہی یا بڑھایا جاتا ہی تو اس کی سنگت مدھم سے ہوتی ہی اِسطرح (گا ما دھا - - ما نی دھا نی سا) آروہی مین نچم کم لگانا چاہیے - نکھا کا سُر اس اگ مین بہت اچھا معلوم ہوتا ہی اور آجکل آروہی مین تیور نکھا دبھی مروج ہی - اس اگ مین وادی سُر گندھار ہی اور نکھاد سموادی ہی رات کے دوسرے پہر مین گانا چاہیے - کھماچ مین دھیوت اور مدھم کی سنگت عموماً لطف دیتی ہی اور جب یہ اگ گندھار پر ختم کیا جاتا ہی تو صاف شکل ظاہر ہوتی ہی - آروہی ساگی ما پا نا دھی نی سا - امروہی - سا نا دھی پا ما گی - رے سا -

لچھن گیت - تیتالہ

استائی - کہت چتر کھماچ راگنی جب ہری کام بھوجی ٹھاٹھ رچت تب -

انترہ - سُر گندھار کو وادی برنت کھاڈو سمپورن تجت رکھب تب -

استائی

٥	١	×	٣
دھی دھی دھی‌پا ما	ما دھی‌پا دھی ما	گی - - ما	گما - سارے سا
کَ ھَ ت چ	تَ رَ آ کھم	ا آ آ چ	ر آ گَ نی

نی سا گی گی	ما - نا دھی	گی دھی نی سا	نادھی دھی سا نا
ج ب ھ ری	کا م بھو جی	ٹھا آ ٹھ ر	چ ت ت ب
٥	١	×	٣
	انترہ		
ما گی ما دھیما	- نی سا -	دھیسا نی سا -	ماگی گی رے سا
سُ ر گن دھا	آ ر کو او	وا آ دی ای	ب ر ن ت
٥	١	×	٣
گی ما پا گی	ما گی نی سا	نی نی سا سا	نادھی دھیما سا نا
کھا آ ڈ و	سم پُو ر ن	ت ج ت ر	کھ ب ت ب
٥	١	×	٣

تلنگ

کھماچ ٹھاٹھ کا اوڈو اوڈو راگ ہی یعنی پانچ سُر کا راگ ہی اور رکھب اور دھیوت اسمین ورج ہین اسمین بھی گندھار وادی اور نکھاد سموادی ہی اسلیے اسکی شکل کھماچ سے بہت کچھ ملتی ہی۔ اسمین نکھاد اور پنچم کی سنگت ہی جب دھیوت اسمین نہین ہے تو کھماچ سے الگ ہونا ظاہر ہی اور رکھب اور دھیوت نہ ہونے سے جھنجھوٹی سے بھی الگ ہوگیا اور درگا مین پنچم اور نکھاد ورج ہی اسلیے اس سے بھی یہ الگ الگ ہوگیا۔ گانے کا وقت رات کے دوسرے پہر مین لکھا ہی۔ آروہی۔ ساگی ماپا نی سا۔ امروہی۔ سانا پا ما گی سا

لچھن گیت دھیما تیتالہ

آستائی۔ رے دہا ورجت روپ تلنگ کہائے۔ ہری کام بھوجی کے سُر نی ساگاما
پاگاماگاماپانی نی ساگانت ساچ لگائے۔

انترہ۔ راگ کھماچ رے دھا نہ کیھون تجت آشرے جھنجھوٹی چتر کہت رے پا دُرگا رے
دہا ورجت رُوپتی۔

آستائی

گی	ما														
ری	دہا														
پا	نی	سا	سا	سا	نا	پا	سا	سا	نا	پا	ما	گی	گی	گی	ما
وَ	د	جِ	تَ	رُدَ	اُو	پَ	تِ	لن	اَن	گَ	سَ	ہا	لے	ری	دہا
۳				۰				۱				×			
پا	سا	پا	سا	سا	نا	پا	نا	نا	پا	ما	ما	گی	گی	گی	ما
وَ	رَ	جِ	تَ	رُو	او	پَ	تِ	لن	ان	گَ	کَ	ہا	لے	ھَ	ری
۳				۰				۱				×			
پا	گی	ما	گی	ما	گی	نی	سا	نی	سا	گی	ما	پا	گی	نا	گی
کا	مَ	بھو	جی	کے	لے	سُ	نہ	تی	سا	گا	ما	پا	گا	نا	گا
۳				۰				۱				×			
ما	پا	نی	نی	سا	گی	نی	سا	سا	نا	پا	ما	گی	گی	گی	ما
ما	یا	نی	نی	سا	گا	نِ	تَ	سان	آن	چ	لَ	گا	سلے	ی	دہا
۳				۰				۱				×			

انترہ

گی	ما	پا	نی	نی	سا	سا	سا	پا	نی	سا	سا	سا	نا	پا	پا
دا	آ	گ	کھ	ما	آ	چَ	ری	دہا	نہ	کَ	بَ	ہوں	تَ	ن	تَ
۱				×				۳				۰			
گی	ما	گی	ما	پا	ــ	نی	سا	سا	گی	سا	گی	سا	نا	پا	سا
آ	آ	شبر	سے	جھن	ان	جھو	او	ٹی	چَ	تَ	رَ	کَ	ھَ	تَ	آ
۱				×				۳				۰			
نا	پا	گی	ما	گی	ــ	گی	ما	پا	نی	سا	سا	سا	نا	پا	سا
دی	پا	دُ	رَ	گا	آ	ری	دہا	وَ	رَ	جِ	تَ	رُو	اُو	پَ	تی
۱				×				۳				۰			

کھمباوتی

کھماج ٹھاٹھ کا سمپورن کھاڈو راگ ہی۔ اس کا سُروپ کرہی اور گویا کھماج کی آروہی امروہی آمین وکر کی گئی ہی لیکن فرق اسقدر ہی کہ کھماج کی آروہی مین رکھب ورج ہی اور امروہی مین مستعمل ہتے اور کھمباوتی کی آروہی مین رکھب مستعمل ہی اور امروہی مین ورج ہی مدھم سے کھرج پر جانا بہت اچھا معلوم ہوتا ہی اور آمین مدھم او دھیوت کی سنگت ہی۔ امروہی مین پنچم وکر ہی۔ اترانگ مین کچھ باگیشرا کی شکل معلوم ہوتی ہی۔ رکھب او دھیوت زیادہ لگانے سے یہ راگ کھماج سے الگ ہوجاتا ہی۔ گانے کا وقت رات کا دوسرا پہر ہی گرنتھون مین کھمباوتی مین کومل نکھاد لکھی ہی اور پنچم کو ورج مانا ہی لیکن اب رواج مین یہ بات نہین پائی جاتی۔ آروہی۔ سارے پاما دھی۔ پانی سا۔ امروہی۔ سانا دھی پا دھی ما۔ گی ما سا۔

لچھن گیت۔ جھپتال

آستائی۔ چتر اکھمباوتی کے سُر گاگیو سُدھ بُدھ ہر لے موہے باوری بناگیو۔

انترہ۔ ناتلنگت کھماج دُرگا نہ راگسری ابھن وچتر موہے رُوپ کھاگیو۔

آستائی

رےما	سےما	ما	پا	دھی	پا	دھی	سا	سا	نا
چ	تَ	۱ر	آ	کھم	با	آ	آ	وَ	تی
×		۳			۰		۱		
دھی	پا	پادھی	دھی	ما	گی ما پا	—	ما	سا	—
کے	لے	سُ	اُ	رَ	گا	آ	گَ	یو	او
×		۳			۰		۱		
ما	ما	ما	پا	نی	نی سا	—	سا	سا	سا
سُ	دھ	بُ	دَھ	ھ	ہ	آ	لے	سَ	بَ
×		۳			۰		۱		
سا	—	رے	گی	سا	سا	—	نا	دھی	—
با	آ	وَ	ری	بَ	نا	آ	گَ	یو	او
×		۳			۰		۱		

دھنا	دھنا	دھنا	نا	پا	پادھی	دھی	سا	سا	نا
چ	ت	ر	آ	کھم	با	آ	آ	و	ی
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	-	پا	نی	-	سا	سا	سا	-	سا
نا	آ	تِ	لَن	اَن	گن	کھم	ما	آ	چ
×		۳			۰		۱		
سا	سا	تے	-	گی	سا	-	سا	نا	دھی
ڈ	ر	گا	آ	نہ	را	آ	گن	سِ	دی
×		۳			۰		۱		
دھی	دھی	دھی	نا	پا	پادھی	دھی	سا	نا	نا
آ	بِھ	نا	دِ	بِ	چ	اِ	تر	مو	ہے
×		۳			۰		۱		
دھی	پا	پادھی	دھی	ما	گی	-	ما	سا	-
رو	او	پ	آ	دے	کھا	آ	گن	یو	او
×		۳			۰		۱		

دُرگا

یہ ایک نام کے دو راگ ہین - پہلا بلاول ٹھاٹھ پر بیان کیا جاچکا ہی اور دوسرا کھماچ ٹھاٹھ کا اُوڈ
یعنے پانچ سُر کا راگ ہی اور رکھب اور پنچم اسمین ورج سُر ہین - اسکا وادی سُر گندھار ہی جہان مدھم ا
دھیوت کی سنگت ہوتی ہی وہان باگیسری کی تھوڑی شکل دکھائی دیتی ہی لیکن باگیسری مین گندھار کو
ہی اور درگا کی گندھار تیور ہی یہ فرق ہی - چونکہ اسمین رکھب کا سر ورج ہی اسلیے جھنجھوٹی سے نہین ملـ
اور دھیوت کے لگانے سے اور پنچم کے ورج کرنے سے تلنگ اور کھماچ بھی علحدہ ہوگیا - اگر اس راگ مین تھو
رکھب شامل کر دیجاے تو گرنتھون کی ایک راگنی ہوجائےگی جسکا نام ناٹ کورنجیکا (नाकुरंजिका) ہی اس اگ

کا وادی سُر گندھار ہی- دونون نکھاد ین ہین- آروہی- سا گی ما دھی نی سا- امروہی سا نا دھی ما گی سا-

لچھن گیت جھپتال

آستائی- دیوی دُرگا صدا لگائے تو مانو اجا کی کرپا سون سب ٹرت رِپُ آپدا-
انترہ- میل کھماچ گت پنج سُر سُندر ا- نی سانی دھانی دھا ما گا ما دھا سانی دھانی دھا ما گا-

آستائی

گی ما	سا دھی دھی	سا -	گی گی -	ماگی -	دھی دھی نا	دھی -	ما ما -
دے لے	وی دُ رَ	گا آ	صَ دا آ	گا آ	سے تو اد	ما آ	ن وآ آ
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	۱
گی ما -	ما نا دھی	سا -	سا سا سا	سا سا	سا دھی نا	دھی -	ما گا -
جا آ	کی کِ رَ	پا آ	سون سَ بَ	ٹَ رَ	تَ رِ پُ	آ آ	پَ دا آ
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	۱

انترہ

ما -	ما نا دھی	سا -	سا سا سا	سا -	گی گی ما	گی -	سا سا -
سے لے	لَ کھم ام	ما آ	چ گَ تَ	پن آن	چَ سُ رَ	سُن اُن	دَ را آ
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	۱
نی سا	نا دھی نا	دھی ما	گی ما دھی	سا -	نا دھی نا	دھی -	ما گی -
نی سا	نی دھا نی	دھا ما	گا ما دھا	سا -	نی دھا نی	دھا -	ما گا -
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	۱

راگیسری

کھماچ ٹھاٹھ کا کھاڈو یعنی چھ سُر کا راگ ہی اور اسمین پنچم ورج ہی- آروہی مین رکھب ورج ہی اور امروہی مین دیھوت وِکرت یعنے ٹیڑھی ہی- یہ راگ تیور گندھار کی وجہ سے باگیسری سے الگ ہے اور چونکہ اسکی امروہی مین رکھب ہے اسلیے دُرگا سے بھی الگ ہے ایسے ہی سُر کی گنتھو مین روہی چند کا نام ایک راگ ہے- کھماچ اور تلنگ

مین پنچم ورج نہین ہی لہذا ان سے بھی یہ راگ بچتا ہی - اسکے گانے کا وقت وہی ہی جو کھماچ کا ہی -
آروہی - سارے سا - گی مادھی - نی تا - امروہی - تانادھی - ماگی - رے سا -

چھن گیت جھپتال

آستائی - پرتھم میل بادھے ہری کام بھوجی کو تجت پنچم سر رچیت اگیسری کو -
انترہ - رچیت باگیسری انگ انتر سوگندھار بن کھب انو دھر روی چندر کا چتر کہے آلنی کو

آستائی

ے	نی	سا	نا	-	دھی	سا	-	سا	-	سا
پر	تھ	م	س	ے	ل	سا	آ	ٹ	ے	ھ
	٥		ا			×		۳		
	سا ے	-	نا	-	دھی	نا	-	دھی	-	سا
	ری	ای	کا	م	بھو	جی	ای	کو	او	ت
	٥		ا			×		۳		
	سا	گی	ما	دھی	دھی	ما	دھی	تا	تا	تاے
	ج	ت	پن	آن	چ	م	آ	س	ر	ر
	٥		ا			×		۳		
	تا	تا	دھی	نا	دھی	ما	ا	گی	-	ے
	چ	ت	ا	آ	گے	یں	ری	کو	ا	پر
	٥		ا			×		۳		

انترہ

ما	گی	ما	دھی	نا	دھی	تا	تا	تا	-	تا
س	ج	ت	با	آ	گے	یس	ری	آن	ان	گت
	٥		ا			×		۳		
	تا	گی	گی	گی	تا	گی	ے	تا	-	تا
	آن	آن	ت	ر	س	گن	آن	دہا	آ	ر
	٥		ا			×		۳		

تا	تا	دھی	نا	دھی	ما	گی	رے	-	سا
پ	نَ	بِ	کھَ	بَ	آ	نو	لو	اُو	مَ
0		ا			×		٣		
سا	سا	دھی سا	-	نِی	سا	گی	ما	دھی	دھی
کَر	وی	چتَ	آں	دَرا	کا	آ	پچ	تَ	رَ
0		ا			×		٣		
تا	تا	دھی	نا	دھی	ما	-	گی	-	رے
کَ	ہے	را	آ	گَ	نِی	ای	کو	اُو	پر
0		ا			×		٣		

سورٹھ

کھماچ ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی اور گندھار کا سُر ورجت ہی۔ رکھب اِسمین وادی سُر ہی اور دھیوت سمبوادی ہی آروہی مین رکھب اور دھیوت نہین لگانا چاہیے اور امروہی مین سب سُر علاوہ گندھار کے لگائے جاتے ہین۔ مدھم گرہ کا سُر ہی اور رکھب نیاس کا سُر ہی۔ آجکل دونون نکھاد ین لگانے کا رواج ہی اِسطرح پر کہ آروہی مین تیور نکھاد اور امروہی مین کومل نکھاد لگاتے ہین اِسطرح ما۔ رے پا نی سا۔ رے سا نا دھا پا دھا ما رے رے نی سا۔ اِس راگ مین مدھم سے رکھب کی چھوٹ بہت اچھی معلوم ہوتی ہی اور اس راگ کو دیس سے علحدہ کرتی ہی۔ گانے کا وقت رات مین دوسرے پہر کو پنڈتون نے مقرر کیا ہی۔ آروہی۔ سا ما رے ما پا نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما رے سا۔

لچھمن گیت۔ چوتالہ۔

آستائی۔ سورٹھ راگنی اوڈو کھاڈو گندھار سُر بن لاے ما پا نی سانی نی سا رے رے سا نی دھا پا پا۔

انترہ۔ رات سمے دُوجے پہر کھماچ کو ٹھاٹھ بنائے رکھب انش کرے چتر گنی جن وہ گائے۔

آستائی

سا	نا	دھی	ما	رے	—	—	—	—	—	سا	سا
سو	اُو	ر	ٹھ	را	آ	آ	آ	آ	آ	گ	نی
۳		۴		×		۰		۲		۰	
ما	رے	—	ما	پا	—	پا	دھی	نا	رے	پا	ما
اُو	اُو	ڈ	و	کھا	آ	ڈ	و	گن	دہا	آ	ر
۳		۴		×		۰		۲		۰	
رے	رے	سا	سا	ما	رے	ما	پا	نی	نی	سا	—
س	ر	پ	ن	ما	رے	ما	پا	نی	نی	سا	—
۳		۴		×		۰		۲		۰	
نی	نی	سا	—	رے	رے	سا	—	نا	دھی	پا	پا
نی	نی	سا	—	رے	رے	سا	—	نی	دہا	پا	پا
۳		۴		×		۰		۲		۰	

انترہ

ما	—	ما	پا	نی	نی	سا	—	سا	نی	سا	سا
را	آ	ت	س	ے	لے	دو	او	ج	پ	ہ	ر
×		۰		۲		۰		۳		۴	
نی	سا	سا	رے	رے	مارے	سا	—	نا	دھی	پا	پا
کھم	ما	چی	لے	کو	اُو	ٹھا	آ	ٹھ	ب	نا	لے
×		۰		۲		۰		۳		۴	
ما	رے	—	ما	پا	—	نی	نی	سا	نی	سا	سا
ری	ای	کھ	ب	آن	آن	ش	ک	رے	چ	ت	ر
×		۰		۲		۰		۳		۴	
		رے	مارے	رے	سا	سا	نا	دھی	پا		
		گ	نی	ج	ن	دہا	آ	آ	لے		
		×		۰		۲		۰			

دیس

کھماچ ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہی - اسکا وادی سُر رکھب ہے اور سموادی نکھا ہی آروہی مین گندھار نہین لگائی جاتی لیکن امروہی مین گندھار لگائی جاتی ہی اور یہی سُر اس کو سوٹھ سے الگ کرتا ہی - گندھار پر ٹھہرنا نہ چاہیئے ورنہ راگ کی قطع خراب جائے گی بلکہ مدھم سے رکھب تک کی سوت یا مینڈ مین اسکو لگانا بہتر ہے یا رکھب کے ساتھ گندھار کا کن دیدینا بھی مناسب ہے - اسکی آروہی مین سوٹھ کی طرح رکھب او دھیوت ورج نہین ہین اسطرح - سا رے ما پا نی دھا نی سا رے سا نا دھا پا - اسکے نیاس کا سُر پنچم ہی ایسا بعض پنڈت کہتے ہین دراصل گائکو نکو سورٹھ اور دیس عام طور پر اتنک کرنے مین بہت دقت پڑتی ہی لیکن اگر مرقومۂ بالا امور کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے تو کبھی سورٹھ اور دیس نہین مِلسکتا - گانے کا وقت وہی ہی جو سورٹھ کا مقرر کیا گیا ہی - آروہی - سا رے ما پا - نا دھی - پا نی سا - امروہی سا نا دھی پا - ما گی رے سا -

لچھن گیت جھپ تال

استائی - کہے چتر آبے رت دیس کی گُنی سومت سمپورن ات روچر سورٹھ سون کرسنگت -

انترہ - وادی رے کو او کھت نیاس پنچم کرت دہا گا مدھہر سُر گھت بھید برنت نی یت -

استائی

۱	۲	۳	۴
دھی ما	گی گی سا	رے ما	پا دھی پا
کن ہے	چ ت ر	آ ب	مو ر ت
×	٣	٥	١
نی سا	سا نیسا رے	نادھی دھی	پا دھی پا
دے لے	س کی ای	گ نی	سُ م ع
×	٣	٥	١
سا -	نا دھی ما	گی سا	رے نی سا
سم ام	پو ر ن	آ ت	رو چ ر
×	٣	٥	١

رے	—	ما	پا	دھی	سانا	دھی پا	ما	ماپ	پا
سو	او	ر	ٹھ	سون	کر	ر	سن	گ	ت
×		۳			۰		۱		
انترہ									
ما	—	پا	نی	—	سا	سا	نی	سا	سا
وا	آ	دی	ری	ای	کو	او	کن	ھ	ت
×		۳			۰		۱		
نی	—	نی	سا	—	نی سارے	سا	نا	دھی	پا
نیا	آ	س	پن	آن	چ	م	کن	ر	ت
×		۳			۰		۱		
دھی	دھی	ما	ما	ما	گی	سا	رے	نی	سا
دیا	گا	م	وہ	ر	ہن	ر	گن	ھ	ت
×		۳			۰		۱		
رے	—	ما	پا	دھی	سانا	دھی پا	ما	ناپ	پا
بھے	لے	د	ب	ر	ن	ت	نی	ی	ت
×		۳			۰		۱		

تلک کامود

کھاج ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے - کھرج وادی سر ہے - گانے کا وقت رات کے دوسرے پہر کا ہے آروہی مین دھیوت ورج ہے اور امروہی مین رکھب وکر ہے - اس راگ مین گائک لوگ سورٹھ اور دیس کی شکل تھوڑی سی بیان کرتے ہین - اس راگ مین گندھار سے کھرج پر آنا اچھا معلوم ہوتا ہے اور نکھاد پر اپنیاس ہونے کی وجہ سے اِس راگ کی شکل مین کوئی شبہہ نہین رہتا - آروہی مین رکھب کا سُر لگایا جاتا ہے اسلیے کھاج سے الگ ہے - آروہی - پا نی سارے گی سا - رے ما پا نی سا - امروہی سا نا دھی پا ما رے - گی سا -

چھن گیت تیتالہ

استھائی ۔ تلک کامُدَ سب گنی گائن کرین ٹھاٹھ ہری پورب کھماچی مدھُر دھرین۔
انترہ ۔ سورٹھ انگ سدا ات سوہت دھیوت آروہن گت برجت وَکر بلوم نت چتر کہ من ہرین

استھائی

ریلے	گی	لے	پا	ما	گی	نی	سا	نی	پا	نی	سا	رے	گی	نی	سا
تِ	لَ	کَ	کا	مُ	دَ	سَ	بَ	گُ	نی	گا	آ	یٔ	نَ	کَ	رین
٥				۱				×				۳			
لے	—	ما	ما	ما	دھی	ما	پا	سا	تا	دھی	پادھی	ما	گی	نی	سا
ٹھا	آ	ٹھ	ہَ	ری	پو	ر	بَ	کھَ	ما	چی	مَ	دُھ	رَ	دَھ	رین
٥				۱				×				۳			

انترہ

ما	—	ما	پا	نی	—	نی	نی	سا	—	سا	سا	نی	سا	سا	سا
سو	او	رَ	ٹھ	اَن	اَن	گَ	سَ	دا	آ	آ	تَ	سو	او	ھَ	تَ
٥				۱				×				۳			
نی	—	نی	نی	سا	—	سا	—	نی سا	رے	سا	سا	تا	دھی	پا	پا
دھے	لے	وَ	تَ	آ	آ	رو	او	ھَ	نَ	گَ	تَ	بَ	رَ	جَ	تَ
٥				۱				×				۳			
ما	—	ما	ما	پا	پا	ما	پا	پا سا	تا	دھی	پادھی	ماگی	گی	نی	سا
وَ	آ	کَرَ	بِ	لو	مَ	نِ	تَ	چَ	تَ	رَ	کو	مَ	نَ	ھَ	رین
٥				۱				×				۳			

جے جیونتی

کھماچ ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ اسمین رکھب کا سُروادی ہی۔ اس راگ مین آجکل دونون گندھار اور دونون نکھاد دینے کا رواج ہی۔ اسمین کہین کہین دیس کا انگ نظر آجاتا ہی۔ لیکن دونون گندھاؤن کی وجہ سے یہ راگ دیس سے الگ ہوجاتا ہی۔ پنڈت لوگ امروہی مین رکھب کے ساتھ کومل گندھار دیتے ہین۔ اسی طرح کومل نکھاد بھی امروہی مین لگاتے ہین اور تیور نکھاد آروہی مین۔ اس راگ مین بھی چھایانٹ کی طرح مندر

استھان کی نیچم اور مدھ استھان کی رکھب کی سنگت رہتی ہی - پنڈت لوگ جے جیونتی کے متعلق ایک بہت سیدھا قاعدہ بتاتے ہین وہ یہ کہ آروہی مین تیور نکھا اور گندھار لگانا چاہیے اور امروہی مین کومل نکھاد اور گندھار - یہ راگ بلاول - گونڈ - اور سورٹھ سے مرکب ہے - آروہی - سا رے رے - گی رے سا - نِا دھِی پا - رے - گی ما پا نی تا - امروہی - تا نا دھی - پا ما رے - گی رے نِی سا -

لچھن گیت - اکتال

آستائی - سورٹھ کو انگ سادہ سمپورن روپ دھرے دونون گھت سُر گندھار و ادی کھب آدکرے -

انترہ - بلاول گونڈ سورٹھ میل سُورس لے پا سنگت پر میل پرکاش جیتر جے جیونتی بچکر -

آستائی

رے	—	رے	رے	رے	گی	ما	—	گی	رے	—	سا
سو	او	ر	ٹھ	کو	او	ان	ان	گ	سا	آ	دھ
×		٠		۲		٠		۳		۴	
نِی	سا	رے	گا	رے	سا	سا	—	نِا	دھِی	پا	—
سَم	اَم	چھُ	او	ر	نَ	و	اُو	پ	دھ	لے	لے
×		٠		۲		٠		۳		۴	
سا	—	سا	ما	ما	ما	پا	پا	نی	نی	تا	تا
دو	او	نو	گ	ھ	ت	سُ	ر	گن	دھا	آ	ر
×		٠		۲		٠		۳		۴	
تا	—	نا	دھی پا	ما	نا	نا	دھی	ما	ما	گی رے	گی سا
وا	آ	دی	ر	کھ	ب	آ	آ	د	کن	کھے	لے
×		٠		۲		٠		۳		۴	

انترہ

ما	—	ما	پا	نی	نی	تا	—	تا	نی	تا	تا
بیے	نلے	لا	آ	و	ل	گو	او	نڈ	سو	ر	ٹھ
×		٠		۲		٠		۳		۴	

نی	سا	رے	رےگی	رے	سا	رے	سا	سا	نا	دھی	پا
مے	لے	ل	ئں	ر	سُ	ری	پا	سَ	انَ	گَ	ئے
×		٠		٢		٠		٣		٤	
ما	پا	ما	—	ما	پا	نی	—	سا	نی	سا	سا
پ	ر	مے	لے	ل	پر	کا	ا	ش	ے	ت	ر
×		٠		٢		٠		٣		٤	
سا پا	سا	نا	دھی پا	ما	نا	نا	دھی	ما	ما	گ رے	گی سا
جَ	یَ	جَ	یَ	وَن	آن	تی	ای	پ	چ	رے	لے
×		٠		٢		٠		٣		٤	

گونڈ ملار

کھماچ ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اور بعض پنڈت اسے بلاول ٹھاٹھ مین مانتے ہین۔ مدھم کا سُر وادی ہے امروہی مین نکھاد دُربل ہی۔ یہ راگ برکھا رُت مین بہت اچھا معلوم ہوتا ہی مدھم سے رکھب کی چھوٹ بہت اچھی معلوم ہوتی ہی۔ سوم ناتھ پنڈت لکھتے ہین کہ اس راگ مین نکھاد الپ ہو اور دیعوت وادی ہو اور دوپہر دن کے وقت گایا جائے۔ واضح ہو کہ کھماچ ٹھاٹھ کی نکھاد کومل ہی پس چتر پنڈت کی مت سے گویا گونڈ ملار مین نکھاد کومل ہی اور یہ مت بمبئی وغیرہ کی طرف مروج ہی بلکہ اور مقامات پر بھی دونون نکھاد لگاتے ہین۔ پس اگر دونون نکھادین بھی لگائی جائین جب بھی راگ کھماچ ٹھاٹھ مین شامل سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اکثر کھماچ ٹھاٹھ کے راگون مین دونون نکھادون کا استعمال ہوتا ہی لیکن ہمارے حصہ ملک مین یاد تیور نکھاد لگاتے ہین اِسطرح گویا گونڈ ملار بلاول ٹھاٹھ پر جائے گی۔ چتر پنڈت نے اس مت کو بھی اوپر بیان کردیا ہی۔ کومل نکھاد بھی اِس حصہ ملک مین مستعمل ہی لیکن بہت کمی کے ساتھ۔ آروہی۔ سارے ما۔ ما پا دھی سا۔ امروہی۔ سانی دھی پا۔ ماگی ما۔ رے سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ پیرو اراگ ملار گائے کیسیل کھماچ پورن دُھن سُن سکھی سیراجیا ملسائے۔

انترہ۔ مدھم وادی بھیو آت سندر رُت برکھا نئی دیت بہار۔

آستائی

رے	رے	پا	ما	نا	پا	سا	نی	سا	-	-	سا	سا	دھی	نا	پا
ی	ر	وا	آ	را	آ	گ	م	لا	آ	آ	ر	گا	آ	آ	لے
०				۱				×				۳			
ماگی	ماپا	-	ما	گی	گی	گی	-	ما	-	پا	-	ما	پا	ما	گی
کی	یو	او	ے	اے	ل	کھ	ام	ما	آ	چ	ای	پو	او	ر	ن
०				۱				×				۳			
رے	رے	سا	سا	رے	رے	گی	گی	ما	ما	پا	پا	ماگی	ما	ما	ما
جھ	ن	س	ت	س	کھی	ے	را	جی	یا	ٹھ	ل	سا	آ	لے	پی
०				۱				×				۳			

انترہ

نی	-	نی	نی	سا	-	سا	سا	رے	-	گی	گی	آ	-	پا	پا
م	آ	دھ	م	وا	آ	دی	بھ	یو	او	ا	ت	سن	اُن	د	ر
०				۱				×				۳			
نا	گی گی	رے	رے	سا	-	دھی	پا	دھی نی	سا	دھی	پا	ما	-	ما	ما
اُ	ت	ب	ر	کھا	آ	ن	ای	ے	لے	ت	ب	ہا	آ	ر	پی
०				۱				×				۳			

نٹ ملار

کھماج ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی - مدھم وادی ہی - اس راگ مین رکھب سے پنچم پر جاکر دھیوت اور نکھاد کو دیرگ یعنی لمبا کر کے دکھانا اچھا معلوم ہوتا ہے اور راگ کی شکل پیدا ہوتی ہی - اسطرح ما رے پا پا - دھا - - نی - - امروہی اسکی وکر ہی - گندھار اور مدھم کی ہمیشہ سنگت رہتی ہی - اِسطرح - گا ما پا گا ما - بعض پنڈت نٹ ملار کی بابت کہتے ہین کہ اسمین گندھار اور نکھاد ورجت ہو اور دھیوت وادی کیا جائے اور بعض پنڈت کہتے ہین کہ ملار مین تھوڑا سا چھایا نٹ اور تھوڑا کومل گندھار لگایا جائے تو نٹ ملار ہوجائے گا لیکن یہ متین مروج نہین ہین - گونڈ ملار سے اس کا بچنا مشکل ہی لیکن یہ خیال رکھنا چاہیے کہ گونڈ

ملاریں دھیوت اور کومل نکھاد بہت کمی کے ساتھ لگائے جاتے ہین اور ان سُرونپر ٹھہرتے نہین ہین اسکے برخلاف نٹ ملارمین دھیوت اور کومل نکھاد پر کھڑے ہوکر جہان تک ممکن ہوتا ہو اُن کو واضح کرتے ہین تاکہ گونڈ ملار سے اسکی شکل علٰحدہ ہوجائے اِس اگ مین دونون نکھادین لگائی جاتی ہین - آر وہی سارے گی ما - رے پا - ما پا دھی نا سا - امروہی - سا نا دھی پا - ما - گی ما رے سا -

خیال - اڑاچوتالہ

آستائی - دِرگن بَرَ ابھر آسے بَرسائے پریم رَس بام

انترہ - اے ری سکھی مین توسے پوچھت ہون آج ہون نہ آئے شام

آستائی

								دہی پادہی پا	ما	گی	رے	نی	سا
								دِ	گَ	آ	نَ	بَ	دَ
								۰		۴			
رسارے	ما	ما	ما	پا	دھی	ما	گی	ما	سُنے	پا	—	نا	پاما
را	آ	بھر	آ	آ	آ	آ	لے	بَ	رَ	سا	آ	ئے	لے
×		۲		۰		۳		۰		۴			
گی ما پا دھی نی سا		رے سا نی سا	نا	پا	گی ما	پاما	گی ما						
پرسے		مَ	رَ	سَ	با	آ	مَ						
×		۲		۰		۳							

انترہ

								پا	پا	پا	سا	—	سا
								اے	ری	سَ	کھی	ای	مین
								۰		۴			
سا	—	سا	سا	سا	رے	سا	—	نی	سا	نی سا رے گی ما			رے
تو	اُد	سے	پُو	چھ	تَ	ہون	اون	آ	سَج	ہون			نہ
×		۲		۰		۳		۰		۴			

سانی -	دھی پا	ما -	گی ماگی	
آ آ	ے ے	شا آ	آ . مَ	
×	۲ ۰	۵	۳	

غارا

کھماچ ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اسمین دونون گندھار اور دونون نکھاد آجکل مروّج ہین۔ اسکا گانا مندر اور مدھ استہان کے سُرون سے اچھا معلوم ہوتا ہے اور گانے کا کوئی خاص وقت مقرر نہین ہے یہ نیا راگ ہے اور مسلمان گائکون کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ آروہی مین تیور نکھاد اور گندھار لگائی جاتی ہے اور امروہی مین کومل گندھار اور نکھاد مستعمل ہے۔ وادی سُر کھرج ہے۔ اس راگ مین کلیان اور جھنجھوٹی بہت اچھے طریقے سے ملائے گئے ہین اس طریق پر کہ آروہی مین امین کلیان اور امروہی مین جھنجھوٹی اسمین ملتی ہے۔ اس راگ مین چھوٹی چھوٹی چیزین اچھی معلوم ہوتی ہین اسلیے کہ یہ سیدھے سُر کا راگ ہے مدھ استھان کی مدھم کو کھرج بناکر مندر استھان کی مدھم تک جب اسکو لیجاتے ہین تو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے آروہی۔ ما پا دھی نی سا۔ رے گی رے گی ما پا دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی نا پا ما گی رے۔ سا نی سا۔

لچھمن گیت اکتالہ

استائی۔ گنی برنت غارے کے سُر مندر مدھم کے چتر گا ماگا ما پا گا ما پا دہانی ماگا ما پا رے گا ما پا رے گا رے، نی سا

انترہ۔ تیور سُرون روہت کومل ہون اَو روہت دونون گندھارین ملبست سا دہانی پا ہا ما پا گا ماگا رے سا۔

استائی

ما ما	رے گا	رے سا	نیٖ سا	رے سا	نا دھی
گُو نی	بَ رَ	نَ تَ	نا آ	رے کے	سُ رَ
×	۰	۲	۰	۳	۴
ما -	نا دھی	سا -	گی ما	پا گی	ما ما
من آن	دَ رَ	مَ آ	دھ مَ	کے چَ	تَ رَ
×	۰	۲	۰	۳	۴

گی	ما	گی	ما	پا	گی	ما	پا	دھی	نا	دھی	ما
گا	ما	گا	ما	پا	گا	ما	ما	دھا	نی	دھا	ما
×		٥		۲		٥		۳		۴	
گی	ما	پا	رے	گی	ما	پا	رے	گا	رے	نی	سا
گا	ما	پا	رے	گا	ما	پا	رسے	گا	رے	نی	سا
×		٥		۲		٥		۳		۴	
انترہ											
سا	—	گی	ما	پا	گی	ما	—	دھی	—	نا	دھی
نی	ای	وَ	رَ	سُ	رَ	سوُن	اُون	رُو	اُو	ھَ	تَ
×		٥		۲		٥		۳		۴	
ما	دھی	نا	دھی	ما	—	ما	پا	گا	—	رے	رے
کو	او	مَ	ل	سوُن	اُون	آ	وَ	رُو	اُو	ھَ	تَ
×		٥		۲		٥		۳		۴	
ما	—	دھی	نا	دھی	ستا	نا	دھی	ما	پا	گی	ما
دو	او	نون	گن	دہا	آ	رین	این	بِ	لَ	سَ	تَ
×		٥		۲		٥		۳		۴	
ستا	دھی	نا	پا	دھی	ما	پا	گی	ما	گا	رے	سا
سا	دھا	نی	پا	دہا	ما	پا	گا	ما	گا	رے	سا
×		٥		۲		٥		۳		۴	

بڈہنس

کھماچ ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے۔ اسکا وادی سُر پنچم ہے اور سموادی کھرج ہے۔ گانے کا وقت دوسرے پہر دن کا ہے۔ یہ ایک سارنگ کی قسم مانا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسمین گندھار کا سُر ورج کیا جاتا ہے گر تھون مین گندھار ورج کرنے کی بابت کوئی مت نہین ہے۔ لیکن اب ورواج مین ایسا ہی ہے۔ اس راگ مین مدھم واضح طور پر لگانا چاہیے۔ گندھار ورج ہونے سے یہ راگ سوہا سے الگ ہو جاتا ہے۔ ایک مت سے بڈہنس

بلاول ٹھاٹھ مین مانا جاتا ہی - ان دونون ٹھاٹھون مین فرق صرف اسقدر رہی کہ بلاول ٹھاٹھ مین کھاد تیور رہی اور کھاچ ٹھاٹھ مین کومل - پس اگر بدھنس کو بلاول ٹھاٹھ مین مانا جائے گا تو اسکی نکھاد تیور ہوجائگی اور کھاچ ٹھاٹھ مین نکھاد کومل رہیگی - آروہی - سارے ماپادھی ناپانی سا امروہی - سانا پا - دھی پا - مارے سا

لچھن گیت - اکتالہ

آستائی - میرو من سکھی ہرن کینون مان ساونورے نے مدھر بدھنس دُھن سنا ئے پرم سُکھ انند دینو -
انترہ - مدھ مادی بندرا بنی ساونت سُدھ لگندھن تانسینی گوند چتر اشٹ بھید بسنہ کینو -

آستائی

نادھی	دھی نا	پا	ما	رے	سا	نی	سا	سے	رےما	ما	ما
مے	رُو	مَ	نَ	سَ	کھی	ھَ	رَ	نَ	کی	ای	نو
×		۰		۲		۰		۳		۴	
ما	—	پا	نی پا	نی	—	سا	—	رےسے	سا	نا	نا
مان	آن	آن	سان	آن	وَ	لے	لے	نے	مَ	دھ	رَ
×		۰		۲		۰		۳		۴	
دھی	پاپا	پاما	رےما	—	سا	نی	سا	رے	سا	—	نی
بَ	ڈو	آ	ہن	آن	سَ	دُھ	نَ	سُ	نا	آ	لے
×		۰		۲		۰		۳		۴	
پا	پاپا	نی	سا	رے	رے	ماپے	سا	رے	ما	—	پا
پَ	رَ	مَ	سُ	کھ	آ	نن	آن	دَ	دی	ای	نو
×		۰		۲		۰		۳		۴	

انترہ

ما	—	پا	نا	پا	نی	سا	سا	نی	سا	سا	سا
مَ	آ	دھ	ا	آ	دی	بن	دَ	را	آ	بَ	نَ
×		۰		۲		۰		۳		۴	

نی	سا	رے	رے	سا	سا	نی	سا	رے	سا	نا	نا
سا	آ	دَن	تَ	سُ	دھ	لَن	اَن	کَ	وَ	تَ	نَ
×		٥		٢		٥		٣		۴	
پا	—	ما	ماپا	—	پا	رےسا	—	سا	رے	سا	نی
تا	آ	نَ	سے	لے	نی	گو	او	نڈ	چ	تَ	رَ
×		٥		٢		٥		٣		۴	
نی	سا	رے	ماپے	سا	رے	ما	ما	ما	پا	ما	پا
آ	آ	شٹ	بھے	لے	دَ	بِ	شَ	دَ	کی	ای	نو
×		٥		٢		٥		٣		۴	

نارانی

کھماچ ٹھاٹھ کا اُوڈو کھاڈو راگ ہے اِسکی آروہی مین گندھار اور نکھاد ورج ہین اور امروہی مین گندھار ورج ہے - اس راگ مین رکھب وادی سُر ہے - اِسکے گانے مین تھوڑی شکل سارنگ کی معلوم ہوگی لیکن سارنگ مین دھیوت ورج ہے اور نکھاد مستعمل ہے اور نارانی مین نکھاد ورج ہے اور دھیوت مستعمل ہے یہی دونون راگون مین فرق ہے - آروہی - سارے ما پا دھی سا - امروہی سا نا دھی پا ما رے سا

لچھن گیت سُول فاختہ

آستائی - نارائن کو نِت بھج رے من مورے نام بنا کچھ ہون کام نہ آوے تورے
انترہ - جوای جوای گاوت پربھو نرگُن ہری کے جش برد ہ سِدھ پھل پاوت سبھو پاو تورے -

آستائی

سا	—	نا	دھی	ما	پا	نا	دھی	پا	پا
نا	آ	را	آ	یَ	نَ	کو	اِ	نِ	تَ
×		٥		٢		٣		٥	

پا	پا	رما	ما	رے	سا	نی	سا	رما	—
بھ	ج	رے	لے	م	ن	مو	او	رے	لے
×		०		۲		۳		०	
نی	سا	رے	ما	رما	ما	پا	دھی	ما	پا
نا	آ	م	پ	نا	آ	کں	چھ	ہو	ن
×		०		۲		۳		०	
سا	—	نا	دھی	ما	—	پا	نا.	—	پا
کا	آ	م	ن	آ	آ	ئے	تو	او	سے
×		०		۲		۳		०	

انترہ

ما	پا	دھی	سا	سا	—	سا	سا	سا	سا
جو	ای	جو	ای	گا	آ	و	ت	پر	بھو
×		०		۲		۳		०	
سا	رے	سا	سا	نا	دھی	ما	پا	دھی	پا
ن	ر	گُ	ن	ء	ری	کے	لے	ج	ش
×		०		۲		۳		०	
ما	پا	دھی	سا	دھی	پا	رما	—	سا	سا
بر	دھ	س	دھ	پھ	ل	پا	آ	و	ت
×		०		۲		۳		०	
رے	نا	رے	سا	نا	—	ما	دھی پا	نا	پا
س	ل	بھ	او	پا	آ	و	تو	او	رے
×		०		۲		۳		०	

پرتاپ ورالی

کھماچ ٹھاٹھ کا اوڈو دھاڈو راگ ہے ۔ اس میں کھرب کا سُر وادی ہے اور رکھ کا سُر بھی یہی ہے ۔ آروہی میں

گندھار اور نکھاد وسج ہین اور امروہی مین نکھاد وسج ہی۔ گانے کا وقت رات کے دوسرے پہر کا ہی۔ بعض بعض اس راگ مین تیور مدھم لگاتے ہین لیکن یہ غلط ہی کیونکہ سنگیت جاننے والون نے قاعدہ مقرر کر رکھا ہی کہ جس راگ مین تیور مدھم ہو اسمین نکھاد کومل نہ ہونا چاہیے۔ یہ راگ مدراس کے ملک مین مُروج ہی ہمارے حصۂ ملک مین اِس کو کوئی نہین گاتا۔ آروہی۔ سا رے ما پا دھی سا۔ امروہی۔ سا دھی پا ما گی رے سا۔

سرگم تیتالہ

آستھائی

رے	رے	ما	پا	دھی	سا	-	رے	نی	نی	سا	-	دھی	پا	ما	گی
ری	ری	ما	ما	دہا	سا	-	ری	گا	گا	سا	-	دہا	پا	ا	گا
۱				×				۳				०			
رے	گی	رے	پا	ما	گی	رے	سا	رے	رے	ما	پا	دھی	پا	گی	رے
رے	گا	رے	پا	ما	گا	رے	سا	رے	رے	ما	پا	دہا	پا	گا	رے
۱				×				۳				०			

انترہ

ما	گی	رے	ما	پا	دھی	ما	پا	دھی	سا	-	رے	گی	رے	سا	-
ما	گا	رے	ما	پا	دہا	ما	پا	دہا	سا	-	رے	گا	رے	سا	-
۱				×				۳				०			
پا	ما	گی	رے	ما	گی	رے	سا	رے	سا	پا	دھی	پا	ما	گی	رے
پا	ما	گا	رے	ما	گا	رے	سا	رے	سا	پا	دہا	پا	ما	گا	رے
۱				×				۳				०			
گی	رے	ما	پا	دھی	سا	-	رے	رے	سا	پا	دھی	پا	ما	گی	رے
گا	رے	ما	پا	دہا	سا	-	رے	رے	سا	پا	دہا	پا	ما	گا	رے
۱				×				۳				०			

راگ سوراولی

کھماج ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے۔ اسمین کھرج اور نکھاد کے سُر وسج ہین بعض اسمین کھرج کو وادی کرتے ہین اور

بعض مدھم کو وادی سُر مانتے ہین۔ گانے کا وقت رات کے دوسرے پہر مین پنڈتون نے مقرر کیا ہے۔ نارائنی پرتاب ورالی اور ناگ سور آولی ان راگون کا رواج مدراس کے مُلک مین زیادہ ہے یہان ان کو کوئی نہین گاتا۔ آروہی۔ ساگی ماپادھی سا۔ امروہی۔ سادھی پا ماگی سا۔

سرگم تیتالہ

استائی

پا	دھی	سا	-	گی	ما	گی	سا	گی	ما	پا	گی	ما	گی	سا	-
پا	دھا	سا	-	گا	ما	گا	سا	گا	ما	پا	گا	ما	گا	سا	-
×				۳				۵				۱			
گی	ما	پا	دھی	سا	پا	دھی	ما	گی	سا	دھی	پا	ما	گی	سا	-
گا	ما	پا	دھا	سا	پا	دھا	ما	گا	سا	دھا	پا	ما	گا	سا	-
×				۳				۵				۱			
								انترہ							
گی	ما	پا	دھی	سا	-	گی	سا	گی	ما	پا	گی	ما	گی	سا	-
گا	ما	پا	دھا	سا	-	گا	سا	گا	ما	پا	گا	ما	گا	سا	-
×				۳				۵				۱			
سا	سا	دھی	پا	دھی	ما	پا	گی	ما	سا	دھی	پا	ما	گی	سا	-
سا	سا	دھا	پا	دھا	ما	پا	گا	ما	سا	دھا	پا	ما	گا	سا	-
×				۳				۵				۱			

کھماچ ٹھاٹھ کے راگونپر یادداشت

واضح ہو کہ کھمّاچ ٹھاٹھ سے جسقدر راگ نکلتے ہین اُن کی دو قسمین ہو سکتی ہین قسم اوّل مین گندھار وادی سُر ہے۔ اور قسم دوم مین رکھب وادی سُر ہے یہ نکتہ راگ کے اچھے جاننے والونکو معلوم ہے کہ جو راگ کھماج انگ ہین ان مین گندھار کا سُر وادی ہے اور جو راگ سورٹھ انگ ہین اُن مین رکھب وادی ہے۔ یہ بات ہمیشہ گانیوالونکے ذہن مین رہنا چاہیئے۔

کھماچ ۔ راگیسری ۔ درگا ۔ کھمباوتی ۔ تلنگ یہ سب کھماچ انگ اُگ ہین اور ان مین گندھار وادی سُر ہے ۔

سورٹھ ۔ دیس ۔ جے جیونتی وغیرہ وغیرہ جن مین رکھب وادی سُر ہے یہ سب سورٹھ انگ ہین اور اسی ترکیب سے گائے جائینگے ۔ جے جیونتی راگ مین بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے دونون گندھارون سے آگے آنے والے ٹھاٹھ یعنی کانہرون کی خبر دیتا ہے ۔

دو دو تین تین راگون سے ملکر جو راگ بنتا ہے ۔ اُس کو مشر راگ (मिश्र) کہتے ہین اور مشر کے لفظی معنی ملے ہوئے کے ہین ۔ ایسے راگون مین ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیئے ۔ بھاوبھٹ پنڈت اپنے گرنتھ مین بہت سے مشر راگون کے نام لکھتے ہین لیکن اِن راگون مین کون کون سے سُر لگائے جاتے ہین اور اُنکے لکشن کیا ہین اسکا خلاصہ حال کچھ نہین لکھا ہے ۔ رواج مین گائک لوگ کلیان ۔ بلاول ۔ نٹ ۔ سارنگ بہار ۔ ملار اور کانہرے ان کی بہت سی قسمین مانتے ہین ۔ اور ٹوڈیون کے بھی آجکل بہت سے اقسام مانے جاتے ہین لہذا ایسے راگون کو ہمیشہ اِسوقت کے رواج کے موافق گانا چاہیئے ۔

کھماچ ٹھاٹھ

سُر سا رے گی ما پا دھی نا سا

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	جھنجھوٹی	دھی سا رے ما گی - ما پا دھی نی سا	سا نا دھی پا ما گی رے سا	گندھار	نکھاد یا دھیوت	سمپورن	ہر وقت	آروہی مین تیور نکھاد کا کن دیتے ہین معمولی ٹپا وے کا راگ ہے ٹھمری غیرہ کیلیے موزون ہے دونون نکھاد ین ہین
۲	کھماچ	سا گی ما پا - نا دھی نی سا -	سا نا دھی - پا ما گی رے سا	گندھار	نکھاد	کھاڈو سمپورن	دوپہرات	آروہی مین رکھب نہین ہے - مدھم اور دھیوت کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے معمولی راگ ہے - دونون نکھاد ین ہین
۳	تلنگ	سا گی ما پا نی سا	سا نا پا ما گی سا	〃	〃	اوڈو اوڈو	〃	اس راگ مین رکھب اور دھیوت نہین کومل نکھاد سے پنچم تک کی مینڈ اچھی معلوم ہوتی ہے معمولی راگ ہے دونون نکھاد ین ہین -
۴	کھمباوتی	سا رے ما پا - دھی - پا نی سا	سا نا دھی پا دھی ما - گی ما سا	کھرج یا گندھار	پنچم یا نکھاد	وکر سمپورن	〃	اس راگ مین کھماچ اور ماند ملے ہوے معلوم ہوتے ہین - گاما سا خاص تان ہے - کم گایا جاتا ہے -
۵	دُرگا	سا گی ما دھی نی سا	سا نا دھی ما گی سا	گندھار	نکھاد	اوڈو اوڈو	〃	رکھب اور پنچم نہین ہین - اترانگ مین باگیسری ہے

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
								مشابہ ہی لیکن اسکی گندھار کومل ہے کم گایا جاتا ہی دونون نکھادین ہین -
۶	راگیسری	سا رے سا - گا دھی - نی سا	سا نا دھی ما گی - رے سا	کھرج یا مدھم	پنچم یا کھرج	کھاڈو کھاڈو	دوپہر رات	باگیسری سے مشابہ ہے لیکن اسکی گندھار کومل ہی اور اسکی تیور پنچم کا سُر اسمین برج ہی کم گایا جاتا ہی دونون نکھادین ہین
۷	سورٹھ	سا رے ما پا نی سا	سا نا دھی پا ما رے سا	رکھب	دھیوت	اوڈو کھاڈو	″	مدھم سے رکھب تک کی مینڈ اس راگ کی خاص تان ہے معمولی راگ ہی - دونون نکھادین ہین -
۸	دیس	سا رے ما پا - نا دھی - پا نی سا -	سا نا دھی پا - ما گی رے سا	″	نکھاد	اوڈو سمپورن	″	آروہی مین گندھار نہین ہی - دونون نکھاد - ین ہین - معمولی راگ ہی -
۹	تلک کامود	پا نی سا رے گی سا - رے ما پا نی سا	سا نا دھی - پا ما رے - گی سا	کھرج	پنچم	کھاڈو سمپورن	″	مندرہ استھان کی نکھاد بہت لطف دیتی ہی امروہی مین رکھب اگر لگائی جاوگی تو وکر کرکے - دونون نکھادین ہین - لیکن ہمارے حصہ ملک مین صرف تیور نکھاد لگاتے ہین - معمولی برتاشے کا راگ ہی -

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱۰	بجے جیونتی	سا رے۔ رے گا رے سا۔ نی دھی پا رے۔ گی ما پا نی سا	سا نا دھی۔ پا ما رے۔ گی رے نی سا	رکھب	دھیوت	سمپورن	دوپہر رات	دونون گندھار اور دونون نکھاد لگائی جاتی ہین۔ منداستھان کی پنچم سے مدہ استھان کی رکھب تک کی مینڈ جیونتی کی خاص نشان ہے۔ معمولی برتاوے کا راگ ہے
۱۱	نٹ ملار	سا رے گی ما۔ رے پا۔ ما پا دھی نا سا	سا نا دھی پا۔ ما گی ما رے سا	مدھم	کھرج	سمپورن	برسات	معمولی برتاوے کا راگ ہے۔
۱۲	غارا	ما پا دھی نی سا رے گی رے گی ما پا۔ دھی نی سا۔	سا نا دھی نا پا ما گی رے۔ سا نی سا	کھرج	پنچم	″	دوپہر رات	دونون گندھار اور نکھاد ہین جے جیونتی سے مشابہ ہے۔ معمولی راگ ہے۔
۱۳	نارائنی	سا رے ما پا دھی سا۔	سا نا دھی پا ما رے سا	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	اوڈو کھاڈو	ہر وقت	
۱۴	پرتاب ورالی	سا رے ما۔ پا دھی سا	سا دھی پا ما گی رے سا	رکھب	دھیوت	اوڈو اوڈو	″	مدراس کی طرف معمولی راگ ہے یہان اس کا رواج نہین ہے
۱۵	ناگ سُرلی	سا گی ما پا دھی سا	سا دھی پا ما گی سا۔	کھرج یا مدھم	پنچم یا کھرج	″	″	معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے
۱۶	گونڈ ملار	سا رے ما پا۔ ما پا دھی سا۔	سا نی دھی پا۔ ما گی رے سا	مدھم	کھرج	وکر سمپورن	برسات	کومل نکھاد کا کن دیتے ہین جیسے گا رے ما گا۔ اس راگ کی خاص نشان ہے
۱۷	بڈھنس	سا رے ما پا دھی نا پا۔ نی سا	سا نا پا دھی پا۔ ما رے سا	پنچم	رکھب	کھاڈو کھاڈو	دوپہر	اس راگ کو ہمارے حصۂ ملک مین کم گاتے ہین لیکن پنجاب کی طرف اس کا رواج پایا جاتا ہے

بھیرون ٹھاٹھ

آجکل رواج مین جو ٹھاٹھ بھیرون کے نام سے مشہور ہے اُسے گرنتھون مین گونڈ مالو میل (गौड़ मालव मेल) کہتے تھے اِسکے اصلی سُر حسب ذیل ہین -
کھرج کومل رکھب - سُدھ یا تیور گندھار - سدھ مدھم - پنچم - کومل دھیوت - سُدھ یا تیور نکھاد - اِس ٹھاٹھ مین خاص بات یہ ہے کہ اِسکی رکھب اور دھیوت کومل ہے یہ گویا سندھی پرکاش راگون کی خالص نشانی ہے - سندھی پرکاش اُن راگون کو کہتے ہین جو دونون وقت ملتے گائے جائین - اِس ٹھاٹھ سے جو راگ پیدا ہوتے ہین وہ عموماً اترانگ کے راگ ہوتے ہین یعنی راگ کا زور پنچم سے لیکر ٹیپ کی کھرج تک ہوتا ہے جسکو آجکل کی روزمرّہ مین گویّے اوپر کی لاگ کے راگ کہتے ہین - اِن تمام راگون مین سب سے پہلا راگ باعتبار اہمیت کے بھیرون ہے جسکے نام سے فی زمانہ ٹھاٹھ مشہور ہے اور جس کا بیان ذیل مین کیا جاتا ہے

بھیرون

مالو گونڈ ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے - دھیوت کا سُر انش ہے یعنے وادی ہے اور گرہ کا سُر بھی یہی ہے - رکھب سمووادی ہے - دھیوت کا سُر انش اور گرہ ہے - آروہی مین رکھب دُربل ہے - اِس راگ کی دھیوت اور رکھب مین زیادہ لطف ہے اور اِن دونون سُرون کا اندولن یعنی جھولانا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اسی لیے اچھے گانے والے پہلے انھین سُرون کو سادھتے ہین کسی گرنتھ مین بھیرون کی امروہی مین نکھاد کومل بھی لگانے کو لکھا ہے اور اِسکے لگانے سے راگ مین کوئی خرابی نہین ہوسکتی ایک سیدھا قاعدہ ایسا بیان کیا جاتا ہے کہ جہان مدھم کا سُر بڑھتا ہے وہان گندھار دربل ہوتا ہے - بھیرون راگ مین بعض گندھار کے سُر کو وادی کرتے ہین لیکن یہ مت اچھی نہین ہے کیونکہ گندھار کا سُر شام کے وقت راگون مین وادی ہوتا ہے اور یہ گویا شام کے راگون کی نشانی ہے اور بھیرون کے گانے کا وقت صبح ہے - آروہی سارا گی ما پا دھا نی سا - امروہی - سانی دھا پا ما گی را سا -

لچھن گیت - جھپتال

استائی - بھیرون بھاس گن کلی گوڑی پربھات سوراشٹ اہری شیو جوگی رام کلی -
انترہ - آنند بنگال پنچم حجاز گنی جیت کہے میگھ رنجنی جنت راگنی -

آستائی

را	ـ	را	را	سا	دھا	ـ	نی	سا	سا
بھے	لے	ڈ	وَ	بِ	بھا	آ	سَ	گُ	نَ
×		۳			۰		۱		
را	را	را	ـ	سا	ماگی	گا	را	ـ	سا
کَ	لی	گو	او	ری	پَ	ڈ	بھا	آ	تَ
×		۳			۰		۱		
سا	ـ	دھا	ـ	دھا	نی	سا	را	ـ	سا
سو	او	را	آ	شٹ	آ	آ	ہی	ای	ری
×		۳			۰		۱		
سا	سا	دھا	ـ	پا	ما	گی	گی	را	سا
شی	وَ	جو	او	گی	را	آ	مَ	کَ	لی
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	ـ	دھا	ـ	دھا	نی	سا	سا	ـ	سا
آ	آ	نَن	آن	اڈ	ین	ان	گا	آ	لَ
×		۳			۰		۱		
دھا	ـ	نی	سا	سا	ڈا	ـ	سا	سا	دھا
پَن	ان	چَ	مَ	رِ	جا	آ	ڑ	گُ	نی
×		۳			۰		۱		
دھا	دھا	ڈا	ڈا	سا	سا	دھا	نی	دھا	پا
سَ	بے	جَ	تَ	ڈ	بے	لے	گھ	دَن	آن
×		۳			۰		۱		
پا	ما	رگی	گی	پا	را	ـ	را	سا	ـ
جَ	نی	جَ	نِ	تَ	را	آ	گُل	نی	ای
×		۳			۰		۱		

دیس گونڈ

بھیرون ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی اور آروہی امروہی دونون مین گندھار اور مدھم کے سُر ورج ہین وادی سُر دھیوت ہی اور سمبوادی سُر رکھب ہے۔ بھیرن کے ٹھاٹھ مین کوئی راگ علاوہ اِس راگ کے آروہی امروہی دونون مین گندھار اور مدھم کے سُر ورج نہین کرتا لہذا اسکی کل مین کوئی شبہہ نہین ہوسکتا
آروہی۔ سارا سا۔ پا دھا نی سا۔ امروہی سانی دھا پا۔ سا را سا۔

لچھن گیت۔ تیورا

استائی دیس گونڈ کو گائے نت جن کرت ورج گندھار مدھم ما پا ما کو ٹھاٹھ انوپم کھرج وادی کہت منوہرم
انترہ۔ بجت گاکو سورن کرشن نی بت نبگال روہن پا دھا رہت جلد رنجن چتر برنت گن کری اگن

استائی

را	—	را	را	—	سا	سا	دھا	—	دھا	نی	نی	سا	سا
دے	لے	تن	گ	او	نڈ	کو	گ	آ	لے	گن	نی	ج	ان
×			۱		۲		×			۱		۲	
را	را	سا	پا	پا	پا	پا	را	—	پا	ا	—	ما	سا
کت	ر	ت	و	ر	ج	گن	دہا	آ	ر	م	آ	بھ	م
×			۱		۲		×			۱		۲	
نی سا	را	را	را	—	سا	سا	دھا	—	دھا	دھا	دھا	پا	پا
ما	آ	یا	ما	آ	ان	و	ٹھا	آ	ٹھ	ا	نو	پ	م
×			۱		۲		×			۱		۲	
را	را	سا	پا	—	پا	پا	را	را	پا	را	—	سا	سا
کھ	ر	ج	دا	آ	دی	ک	ھ	ت	م	نو	او	ر	م
×			۱		۲		×			۱		۲	

انترہ

گن کلی

بھیرون ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے - اسمین گندھار اور نکھاد کے سُر ورج ہین - یہ راگ بھیرون انگ گانا چاہیے دھیوت اسمین وادی سُر ہے - مندرا اور مدھ استھان کے سُروں سے اِس راگ کو گانا چاہیے - جس جگہ رکھب اور مدھم کی سنگت ہوتی ہے وہان تھوڑی شکل جوگیا کی پیدا ہوتی ہے لیکن جوگیا مین نکھاد ہے اور اسمین نکھاد ورج ہے اِسلیے دونون الگ ہوجاتے ہین - شام کے وقت کے راگون مین جسطرح نکھاد اور گندھار دونون سُرون کا ورج ہونا اچھا نہین معلوم ہوتا اسیطرح صبح کے راگون مین دھیوت اور رکھب دونون سُرون کا ورج ہونا مناسب نہین ہے - آروہی سا را ما پا دھا سا - امروہی - سا دھا پا ما را سا

لچھن گیت - تیورا

آستائی - گُنی جن سومن گائے راگ گن کلی نیچ سُر سُون گائی ورج کر سُدھ بنائے -
انترہ - جنک بھیرو سادہ سُندر وادی دھیوت گائے پرات سمے چتر گُنی کرت جوگیا کو بچائے -

آستائی

را	را	را	سا	سا	را	سا	دھا	—	—	سا	—	—	—
گُ	نی	جَ	نَ	سُ	مَ	نَ	گا	آ	آ	لے	لے	اے	اے
×			۱		۲		×			۱		۲	
را	—	را	را	را	سا	سا	دھا	—	دھا	را	را	سا	—
را	آ	گَتَ	گُ	نَ	کَ	ری	پَنَ	آن	چَ	سُ	رَ	سُون	اُدن
×			۱		۲		×			۱		۲	
را	سا	دھا	دھا	دھا	پا	پا	ما	پا	ما	را	—	سا	—
گا	نی	دَ	رَ	جَ	کَ	نَ	سُ	دَھ	بَ	نا	آ	لے	لے
×			۱		۲		×			۱		۲	

انترہ

پا	پا	پا	دہا	—	دہا	دہا	تا	—	تا	تا	—	تا	تا
جَ	نَ	کَ	بھے	لے	رَ	وَ	سا	آ	ند	سُن	اُن	وَ	رَ
×			١		٢		×			١		٢	
دہا	—	دہا	تا	—	تا	تا	را	—	—	تا	—	دہا	—
وا	آ	دی	ڈے	لے	وَ	تَ	گا	آ	آ	لے	لے	لے	لے
×			١		٢		×			١		٢	
را	—	را	تا	تا	تا	تا	دہا	دہا	دہا	دہا	دہا	پا	پا
پَر	آ	تَ	سَ	تَ	لے	چَ	تَ	رَ	گُو	نی	کَ	رَ	تَ
×			١		٢		×			١		٢	
دہا	تا	تا	دہا	—	پا	پا	ما	پا	گی	را	—	سا	—
جو	او	گی	یا	آ	کو	بَ	چا	آ	آ	آ	آ	لے	لے
×			١		٢		×			١		٢	

جوگیا

بھیرون ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی اور گندھار کا سُر اسمین وَرج ہی - یہ بھی اترانگ کا راگ ہی - کھرج وادی ہی اور مدھم سموادی ہے - اسمین نکھاد دیکر اس کو گن کلی سے الگ کرتے ہین - جوگیا کی آرُوہی مین نکھاد نہین ہی اور امروہی مین تمام سُر اس راگ کے لگائے جائینگے - اس راگ مین رکھب اور مدھم اور دہیوت اور مدھم کی سنگت رہتی ہی - امروہی مین پنچم دُربل ہے اور نکھاد سوت مین لگانا اچھا ہی مدھم کا سُر خلاصہ لگانا چاہیے - بعض گائک کہتے ہین کہ اس راگ مین بھیرن اور اساوری کو ملایا ہی - آروہی سا را ما پا دہا سا - امروہی - سانی دہا پا ما را سا -

لچھن گیت تیتالہ

آستائی - گُنی جَن راگ کہے جوگی کو میل کرت سُدھ مالو سُر کو مدھم وادی نیکو گنی جَن -

انترہ - کھاڈو رُوپ گندھار تجت الو لوم بجے نیکو سنگت رَمَا دہا ما چتر بھانت سانی دہا سا ویری کو گُنی جَن -

آستائی

ما	ما	پا	دھا	دھا	ـ	سا	سا	دھا (نی)	ـ	پا	دھا	ما	ـ	پا	ـ
گ	نی	ج	ن	ا	آ	گ	ک	ہے	ے	جو	او	گی	ای	کو	او
○				۱				×				۳			
ما	ـ	ما	پا	دھا	دھا	دھا	پا	ما	ـ	ما	ما	را	را	سا	ـ
سے	ے	ل	ک	ر	ت	س	دھ	ما	آ	ل	و	س	ر	کو	او
○				۱				×				۳			
گا	ـ	ما	ما	ما	ـ	پا	ـ	دھا	ـ	دھا	ـ	ما	ما	پا	دھا
م	آ	دھ	م	وا	آ	دی	ای	نی	ای	کو	او	گ	نی	ج	ن
○				۱				×				۳			

انترہ

پا	ـ	دھا	دھا	سا	ـ	سا	سا	را	ـ	را	را	سا	سا	سا	سا
کھا	آ	ک	و	رو	او	پ	گن	دھا	آ	ر	ت	ج	ت	ن	ت
○				۱				×				۳			
سا	سا	سا	ـ	دھا	دھا	پا	ـ	پا دھا	ـ	سا	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ
آ	کو	لو	او	م	ت	بج	ے	نی	ای	کو	او	او	او	او	او
○				۱				×				۳			
سا	ـ	سا	سا	دھا	دھا	دھا	دھا	ما	ما	ما	ما	را	ـ	سا	سا
ن	آن	گ	ت	ری	ما	دھا	ما	ج	ک	ر	ب	کھا	آ	ن	ت
○				۱				×				۳			
ما	ـ	ما	ما	ما	ـ	پا	ـ	دھا	ـ	دھا	ـ	ما	ما	پا	دھا
سا	آ	نی	دھا	سا	آ	وے	ے	ری	ای	کو	او	گ	نی	ج	ن
○				۱				×				۳			

پربھات

اِسکو پربھاوُتی بھی کہتے ہین - یہ بھیرون ٹھاٹھ کا سپون راگ ہو اور مدھم اسمین وادی سُر ہو اور
گانے کا وقت صبح کا ہو اس راگ مین رکھب اور دھیوت بھیرون کی ایسی ہے اسلیے اسکا وقت صبح کا
ہو لیکن چونکہ مدھم وادی سُر ہے اسلیے بھیرون سے اسکی شکل علحدہ ہو اور پنچم کی وجہ سے للت سے بھی بچگیا - اس
راگ مین زیادہ تر خدا ی تعالیٰ کی ثنا و صفت کی چیزین گائی جاتی ہین جسکو سنسکرت مین "بھگتی مارگ" کہتے
ہین چونکہ اسکی امروہی مین مدھم اور نکھاد کے سُر آتے ہین اسلیے رام کلی سے بھی الگ ہوجاتا ہو اور
گن کلی سے یون الگ ہے کہ اسمین نکھاد اور گندھار موجود ہو اور گن کلی مین یہ سُر ورج ہین - اس راگ کا
مزاج بہت قائم ہو اسلیے اسکو ہمیشہ بلپت لے مین گانا چاہیے اور اگر کوئی شخص اسکو دُرت لے مین
گائے گا تو تھوڑی دیر مین کالنگڑے کی شکل پیدا ہوجائے گی کیونکہ اس راگ مین بھی دونون مدھمین
لگائی جاتی ہین - آروہی سا رے گی ما پا دہا نی سا - امروہی - سا نی دہا پا ما گی را سا -

لچھن گیت دادرا

استائی - آج سون پربھات سکھی راگ سجن گایو میل بھیرو کو سادہ مدھم کو بڑھایو -
انترہ - پنچم سُر و شاد گایو للت کو چھپایو رام کری گن کری جو گیا بچایو -

استائی

ماگی - گی آ آ جَ ×	را - سا سُون اُون پرَ ○	دہا - نِی بہا آ تَ ×	سا سا - سَ کھی ای ○	گی ما دہا را آ گَ ×	پا ما ما سَ جَ نَ ○
گیما را - گا آ آ ×	گی ما می یو او او ○	نِی سا سا ﮯ لے لَ ×	ما - ما بھے لے رَ ○	ما ما می وَ کو او ×	ماگی گی گی سا آ دھ ○
ما - دہا مَ آ دھ ×	پا ما ما مَ کو بَ ○	گیما را - ڑہا آ آ ×	گی ما می یو اُو اُو ○		

انترہ

پا	—	پا	پا	دہا	دہا	نی	نی	سا	سا	—	سا	دہا	دہا	دہا	نی	—	سا
پن	آن	چ	م	س	ر	ب	شا	و	گا	آ	ے	ل	ل	ت	کو	او	چھ
×			○			×			○			×			○		
را	—	سا	دہاسا	پا	پا	ما	—	ما	ما	ما	گی	ما	دہا	پا	پا	گی	—
پا	آ	آ	یو	او	او	را	آ	م	کن	ری	ای	گن	ا	ن	کن	ان	ای
×			○			×			○			×			○		
پاسا	—	سا	دہا	—	پا	گما	را	—	گی	ما	می						
جو	او	گ	یا	آ	ب	چا	آ	آ	یو	او	او						
×			○			×			○								

کالنگڑا

بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ وادی سُر اسمین بعض کے نزدیک گندھار ہے اور بعض کے نزدیک مدھم اسمین رکھب نہیوت دُربل کرنے سے یہ راگ بھیرون سے الگ ہوگا۔ گانے کا وقت رات کے تیسرے پہر کا ہے۔ اِس راگ کی پرکیرتی یعنے مزاج شوخ ہے اسلیے اِسکو دُرت لے مین گانا مناسب ہے اور اسمین چھوٹی چھوٹی چیزین اچھی معلوم ہوتی ہین اس راگ کا سُروپ بہت سیدھا ہے اور گانیوالا اچھا ہو توسب خوش ہوتے ہین۔ ہمارے حصۂ ملک یعنے لکھنؤ مین دونون مدھمین لگائی جاتی ہین لیکن کرڑی مدھم ہمیشہ امروہی مین لگائی جائی گی۔ آروہی۔ سارا گی ما پا دہا نی سا امروہی سا نی دہا پا ما گی را سا

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ وِبدہ جن گاوت کالنگڑا سمپورن سُر نس مدھم لے گاوت کالنگڑا۔
انترہ۔ مالوکونڈ کو ٹھاٹھ منوہر انش نیاس گندہار۔ وِبدھ جن۔

آستائی

دھا	دھا	دھا	پا	پا	گی	ما	پا	پا	دھا	پا	ما	ما	گی	—	—	دھا
و	بُ	دھ	جَ	ن	گا	آ	و	ت	کا	آ	ا	گ	ڑا	آ	آ	وِ
	۰				۱				×				۳			
	نِی	سا	گی	ما	پا	دھا	نی	نی	دھا	نی	سا	رآ	سا	نی	دھا	پا
	سم	ام	پو	ان		ن	ش	ر	بت	سَ	م	آ	دھ	مَ	لے	لے
	۰				۱				×				۳			
	گی	ما	پا	پا	دھا	پا	گی	ما	گی	—	—	سا	سا	نی	دھا	پا
	گا	آ	۰	ت	کا	ـ	لن	گ	ڑا	آ	آ	و	ب	دھ	جَ	نَ
	۰				۱				×				۳			

انترہ

پا	دھا	پا	دھا	نی	—	سا	سا	سا	رآ	سا	رآ	نی	—	سا	سا
ما	آ	لَ	وَ	گو	او	نڈ	کو	ٹھا	آ	ٹھ	مَ	نو	او	ھ	رَ
۰				۱				×				۳			
سا دھا	—	سا	نی	—	نی	پا	دھا	سا	—	نی	دھا	دھا	پا	دھا	پا
اَن	اَن	ش	نِ	یا	سَ	گان	آن	دھا	آ	ر	وِ	بُ	دھ	جَ	نَ
۰				۱				×				۳			

شوراشٹ

یہ بھیرون ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے اور مدھم اس کا وادی سُر ہے۔ آروہی میں پنچم کے سُر کو چھوڑنا مناسب ہے۔ گانے کا وقت صبح کا ہے۔ علاوہ اس راگ میں دُربل یعنی کمزور رہتی ہے۔ اس راگ میں دونوں دھیوتوں کا استعمال آجکل مروج ہے اسطرح پر کہ آروہی میں تیور دھیوت اور امروہی میں کومل۔ اترانگ میں تھوڑی سی بھیاس کی شکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہاں مدھم اور دھیوت کی سنگت ہوتی ہے اور پوروانگ میں بھیرون کا ثبوت ملتا ہے۔ شوراشٹ راگ میں کالنگڑا بنگال اور پنچم یہ تین راگ ملتے ہیں شوراشٹ کی ایک شکل اور بھی ہے اس مت سے اترانگ میں بلاول کی سنگت رکھتے ہیں یہ گانے والوں کی پسند پر منحصر ہے

آروہی۔ سا رے گی ما دھا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا ما گی رے سا۔

چھلّن گیت ۔ تیورا

استائی ۔ پربھو کرتا رتُم ہو آیا رین ہون شرن تم بن کون میرا آدہار ۔
انترہ ۔ مالوہ ٹھاٹھ راگ سوراشٹ ساما سمواد گاوت آج کیجے چتر کو اودوار ۔

استائی

سا	سا	دہا	نی	سا	ـ	سا	ما	ما	ما	ما	ما	ـ	ما
پر	بھو	ک	ر	تا	آ	ر	تُ	م	ہو	آ	یا	آ	ر
۱		۲		×			۱		۲		×		
ما	ـ	ما	دہی	دہی	دہی	دہی	ما	دہی	سا	سا	سا	سا	سا
ین	این	ہون	اُون	شَ	ر	نَ	تُ	م	ب	نَ	کَ	وَ	نَ
۱		۲		×			۱		۲		×		
سا	ـ	ما	ما	ما	ـ	سا							
مے	رے	رو	آ	دہا	آ	ر							
۱		۲		×									

انترہ

ما	ـ	گی	ما	دہا	ـ	پا	دہا	ـ	دہا	پا	دہا	ـ	پا
ما	آ	ل	وَ	ٹھا	آ	ٹھ	را	آ	گ	سَو	را	ا	شٹ
۱		۲		×			۱		۲		×		
پا	دہا	پا	ما	گی	ـ	را	گی	نی	ما	گی	را	ـ	سا
سا	ما	سَ	مَ	وا	آ	د	گا	آ	وَ	تَ	آ	آ	ج
۱		۲		×			۱		۲		×		
سا	ـ	سا	ـ	را	سا	سا	ما	ـ	ما	ـ	را	ـ	سا
کی	ای	جے	ے	چ	تَ	رَ	کو	او	اُو	اُو	دوا	آ	ر
۱		۲		×			۱		۲		×		

رام کلی

بھیرن ٹھاٹھ کا اُوڈو سمپورن راگ ہے اسمین دھیوت وادی سُر ہے اور رکھب سمبوادی ہی اسکی آروہی مین مدھم اور نکھاد ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے۔بعض اس راگ مین دونون مدھمین لگاتے ہین اور سُدہ مدھم کو وضیح رکھتے ہین اور بعض گائک دونون نکھادین بھی اس راگ مین لگاتے ہین۔ان سب شکلون مین بھیرون کا رنگ صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔اِسکے گانے کا وقت صبح ہی جسطرح رام کلی صبح کی راگنی ہی اسیطرح رام کریا گرنتھون مین رات کی راگنی لکھی ہے۔ہمارے حصہ مُلک مین دونون مدھمین لگائی جاتی ہین اور لکھنؤ مین خصوصًا بھیرن سے اسے الگ کرنیکے لیے تیور مدھم پر زیادہ زور دیتے ہین۔اور سکھ مدھم کمی کے ساتھ لگاتے ہین۔آروہی۔سا را گی پا دھا سا۔امروہی۔سا نی دھا پا ما گی را سا۔

لچھن گیت جھپتال

آستائی۔مایا مالو جنت راگ لچھن کہت رام کلی گرنتھ مت وا سر کھ اچرت۔

انترہ۔وادی دھیوت کرت امر نی الو لوم نت جگل مانی کہون چتر گت انوسُرت۔

آستائی

سا	—	را	سا	—	نی	دھا	نی دھا	دھا	پا
ما	آ	یا	ما	آ	لَ	وَ	جَ	نِ	تَ
×		۳			۰		۱		
گی	را	را	گی ما	پا	ما	گی	را ما	را	سا
را	آ	گَ	لَ	آ	چھَ	نَ	کَ	ھ	تَ
×		۳			۰		۱		
سا	سا	سا	را	سا	دھا	—	دھا	سا	سا
را	آ	م	کَ	لی	گرن	آل	تھ	م	تَ
×		۳			۰		۱		
ما	گی	نی	دھا	پا	پا	ما	گی	را	سا
وا	آ	سا	را	مُ	کھ	اُ	چ	رَ	تَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	پا	پا	دہا	—	تا	تا	تا	سا	تا
وا	آ	ای	ست	لے	و	ت	کن	ر	ت
×		۳			۰		۱		
مآ	مآ	گی	مز	تا	مآ	—	تا	دہا	دہا
ا	مَ	نی	آ	نو	لو	او	اَ	لِہ	ت
×		۳			۰		۱		
دہا	دہا	آا	مآ	سا	نی	دہا	نی دہا	دہا	پا
جُ	گت	ل	ما	نی	کَن	ہون	چَ	تَ	ر
×		۳			۰		۱		
گیما	رما	را	گی	پا	ما	گی	ا۰	را	سا
لَ	آ	چھ	گَ	ت	اَ	نُو	سُ	ر	ت
×		۳			۰		۱		

بہاس

بھیرون ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے اور مدھم اور نکھاد اِسمین ورج سُر ہین - دھیوت کا سُر وادی ہی اور پنچم سَنباس کا سُر ہے یہ راگ اترانگ کا ہی اور گانے کا وقت صبح کا ہے - اس راگ کی پرکرتی یعنے مزاج شانت ہے یعنے ٹھہرا ہوا ہے - جن راگون مین مدھم اور نکھاد ورج ہوتے ہین ان مین گندھار اور پنچم کی سنگت بہت اچھی معلوم ہوتی ہی یہ مشہور قاعدہ پیشتر بھی کئی مرتبہ بیان کیا جا چکا ہے - بہاس مین جب دھیوت لیکر پنچم پر راگ ختم ہوتا ہی اُسوقت سُننے والون کو بہت اچھا معلوم ہوتا ہی - دوسری ایک مدھم تو مدھم بہاس مین لگائی جاتی ہی مگر وہان بھی راگ کا زور اترانگ مین رہتا ہے - اور وہی مین مدھم اور نکھاد ورج ہونے سے یہ راگ ام کلی سے الگ ہو جاتا ہی - یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مدھم اور نکھاد کے سُر دونون سوای بہاس کے کسی صبح کے راگ مین ورج نہین ہوتے لہذا اس راگ کی شکل سب سے علیحدہ ہے - شام کے وقت جیسے دیوا راگ ہے ویسے ہی صبح کے وقت بہاس ہے - دیوا راگ مین گندھار وادی ہی اور بہاس مین دھیوت وادی ہی - بھیرون سمپورن ہے میگھ رنجنی مین پنچم اور دھیوت

ویج ہے۔ گن کلی مین گن۔ دھا اور نکھا نہین ہے۔ جوگیا مین نکھا موجود ہے صرف گندھا ویج ہے۔ پربھات اور کالنگڑا سمپورن ہین۔ رام کلی مین صرف آروہی مین مدھم اور نکھا نہین ہے اور امروہی سمپورن ہے۔ اور شوراشٹ سمپورن ہے پس بھاس کی شکل ان سب راگون سے علیحدہ ہے۔ آروہی۔ سارا گی پا دہا سا۔ امروہی۔ سا دہا پا گی را سا۔

لچھن گیت۔ وپک یا تیورا

آستائی۔ کہت بھاس اُوڈو روپ پا پا دہا پا گا ے سا۔ ما نی سُر تجت۔
انترہ۔ وادی کرت دھیوت چتر روہنی رنجنی صورت مدھر۔

آستائی

دہا گی	پا پا	دہا — پا	سا —	سا سا	دہا — پا
کَ ھَ	تَ بِ	بھا آ سَ	اُو اُو	ڈَ وَ	رو اُو پَ
۱	۲	×	۱	۲	×
پا پا	دہا پا	گی را سا	را را	گی را	سا دہا پا
پا پا	دہا پا	گا ے سا	ما نی	سُ رَ	تَ جَ تَ
۱	۲	×	۱	۲	×

انترہ

پا —	سپا —	سا سا سا	را —	را سا	گی را سا
وا آ	دی ای	کَ رَ تَ	دھے اے	وَ تَ	چَ تَ رَ
۱	۲	×	۱	۲	×
را —	سا سا	دہا دہا پا	پا دہا	پا پا	گی را سا
رُو اُو	ھَ نی	رَن جَ نی	صو اُو	رَ تَ	مَ دُھ رَ
۱	۲	×	۱	۲	×

گوری

بھیرون ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہے۔ رکھب اس مین وادی ہے اور گرہ کا سر بھی یہی ہے۔ گانے کا وقت

وقت شام ہے۔ آروہی مین گند ہار اور دھیوت ورج ہین اسی لیے صبح کا وقت اسکا پنڈتون نے ہین رکھا امروہی سمپورن ہی - یہ راگ مندر اور مدھ استہان کے سُرون سے گانا چاہیے - بعض پنڈت کہتے ہین کہ گوری مین تیور مدھم لگانا چاہئیے - یہ مت اچھا معلوم ہوتا ہی کیونکہ اس کا وقت شام ہی اور شام کے راگون مین تیور مدھم خاص سُر مانا جاتا ہے اگر اسمین تیور مدھم لگایا جائے گا تو یہ راگ پوربی ٹھاٹھ مین شامل ہوجائیگا کیونکہ بھیرون ٹھاٹھ مین کومل مدھم کی جگہ تیور مدھم دینے سے پوربی ٹھاٹھ بنجاتا ہے - گوری راگ مین جب مندر استہان کی نکھاد لگائی جاتی ہے تو ایک خاص شکل راگ کی پیدا ہو اور سننے والے اسے نکھاد سے گوری راگ کی شناخت کرتے ہین - گائک لوگ گوری کے دو انگ مانتے ہین ایک مین کالنگڑے کا انگ نظر آتا ہے اور دوسرے مین پوریا کا انگ دکھائی دیتا ہے - گوری کی شکل کی بابت الگ الگ مت ہین یہ صحیح ہی لیکن اسمین کوئی شک نہین کہ ہر شکل مین سری راگ کا انگ خلاصہ معلوم ہوتا ہے - اسی لیے بعض پنڈت کہتے ہین کہ گوری کی آروہی امروہی مین گندھار اگر ورج کردیا جائے تو سری راگ سے گوری علیحدہ ہوجائے گی - آروہی - سارا ماپانی سا - امروہی - سانی دھاپا ماگی راسا -

سرگم تیتالہ

استائی - نی سارے گارے ماگارے پاماپا ماگارے سانی سانی دھاپا پا ماپانی سانی رے گا رے ماگارے سانی سا پا پا دھاپا ماپا ماگارے سا -

انترہ - نی ساگارے ماگارے پاماپا دھاپا پاماپا ماگارے سانی رے گارے پاماپارے دھاماپارے رے ماگارے سا -

استائی

نی	—	سا	را	گی	را	ما	گی	را	پا	ما	پا	ما	گی	را	سا
نی	—	سا	رے	گا	رے		گا	رے	پا	ما	پا	ما	گا	رے	سا
×				۳				۰				۱			
نی	سا	نی	دھا	پا	پا	ما	پا	نی	سا	نی	را	گی	را	ما	گی
نی	سا	نی	دھا	پا	پا	ما	پا	نی	سا	نی	رے	گا	رے	ما	گا
×				۳				۰				۱			

را	سا	نِ	سا	پا	-	پا	-	دہا	پا	ما	پا	ما	گی	را	سا
رے	سا	نی	سا	پا	-	پا	-	دہا	پا	ما	پا	ما	گو	رے	سا
×				۳				۰				۱			
انترہ															
نِ	سا	گی	را	ما	گی	را	پا	ما	پا	دہا	پا	ما	پا	ما	گی
نی	سا	گا	رے	ما	گا	رے	پا	ما	پا	دہا	پا	ما	پا	ما	گا
۰				۱				×				۳			
را	سا	نِ	-	را	گی	را	-	پا	ما	پا	را	-	دہا	ما	پا
رے	سا	نی	-	رے	گا	رے	-	پا	ما	پا	رے	-	دہا	ما	پا
۰				۱				×				۳			
را	-	را	-	ما	گی	را	سا								
رے	-	رے	-	ما	گا	رے	سا								
۰				۱											

للت پنچم

بھیروں ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے۔ آروہی مین پنچم ورج ہی۔ امروہی اسکی سمپورن اور وکر ہے اس راگ مین سدھ مدھم بہت بڑھایا جاتا ہے۔ گانے کا وقت رات کے تیسرے پہر مین مقرر کیا گیا ہے۔ گائک لوگ اِس راگ مین للت انگ دونون مدھمین لگاتے ہین۔ امروہی مین پنچم صاف طور پر دکھایا جاتا ہے اسوقت للت کا انگ چھُپ جاتا ہے۔ اِس راگ مین بھی سدھ مدھم وادی ہی اور کھرج سموادی ہی۔ آروہی۔ سارا گی ما دہا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا۔ می پا۔ گی ما گی را سا۔

چھلّن گیت اکتالہ

استائی ۔ سب گاوت گنی جن مل ۔ سب گاوت گنی جن راگ للت پنچم مالوسون ۔
انترہ ۔ وادی مدھم سُر کو بناوت پنچم سادھت اور وہن سنگت سون ۔

استائی

				گی	ما	گی	را	سا	نِ	دھا	نِ
				س	ب	گا	آ	و	ت	گر	نی
				۱		٥		۱		۲	
سا	گی	گی	ما	گی	ما	گی	را	سا	نِ	دھا	نِ
ج	ن	م	ل	س	ب	گا	آ	و	ت	گر	نی
×		٥		۱		٥		۱		۲	
سا	گی	گی	ما	ما	ما	ما	می	ما	ما	ما	ما
ج	ن	را	آ	گ	ل	لِ	ت	پن	ان	چ	م
×		٥		۱		٥		۱		۲	
ما	دھا	نی	سا	سا	را	سا	نی	دھا	پا	می	پا
ما	آ	ل	و	مُوان	اون	اون	اون	اون	اون	اون	اون
×		٥		۱		٥		۱		۲	
ما	دھا	پا	می	گی	ما	گی	را				
اون	اون	اون	اون	س	ب	گا	آ				
×		٥		۱		٥		۱		۲	

انترہ

				گی	ما	دھا	نی	سا	—	سا	—
				وا	آ	دی	ای	م	آ	بھ	م
				۱		٥		۱		۲	
سا	نی	سا	را	سا	نی	دھا	نی	سا	گی	گی	ما
س	ر	کو	ب	نا	آ	و	ت	پن	ان	چ	م
×		٥		۱		٥		۱		۲	
گی	را	سا	نی	دھا	پا	می	پا	گی	ما	گی	را
بھا	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ
×		٥		۱		٥		۱		۲	

سا	نی	سا	سا	نی	سا	را	نی	سا	دھا	نی	سا
آ	آ	دھ	ت	آ	تو	رُو	او	ھ	ن	سن	آن
×		٥		۱		٥		۱		۲	
نی	سا	نی	دھا								
گ	ت	سوں	اوں								
×		٥									

ساویری

بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ آروہی مین گندہار اور نکھاد ورج مین اور امروہی مین سمپورن ہے اسکا وادی سُر پنچم ہے اور کھرج سموادی ہے۔ گانے کا وقت صبح ہے۔ اس راگ کا رواج کرناٹک کے ملک کی طرف زیادہ ہے۔ ساویری کی امروہی سمپورن ہونے کی وجہ سے یہ راگ جوگیا اور گن کلی سے الگ ہوجاتا ہے۔ آروہی۔ سا را ما پا دھا سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا ما گی را سا۔

لچھن گیت جھپتال

آستائی۔ کرت گنی میل جب گونڈ مالو مدہر گاتی ورج ر وہ نت سمپورن بلم کر۔

انترہ۔ پنچم پردھان سُر جوگیا سنگ دھر سانوری صورت پروار جاوت چتر

آستائی

دھا	پا	دھا	ما	پا	ما	گی	را	را	سا
کَ	رَ	تَ	گُ	نی	سے	لے	لَ	ج	ب
×		۳			٥		۱		
سا	را	ما	ر	ما	ما	ما	پا	دھا	پا
گو	او	نڑ	ما	آ	ل	وَ	مَ	دُھ	رَ
×		۳			٥		۱		
پا	دھا	پا	دھا	سا	را	سا	نی	دھا	پا
گا	نی	وَ	رَ	جَ	رُو	او	ھَ	نِ	تَ
×		۳			٥		۱		

سا	—	نی	دھا	پا	ما	پا	ماگی	را	سا
سَم	آم	پُو	رَ	نَ	بِ	لُو	م	کَ	رَ
×		۳			٥		۱		
انترہ									
پا	—	پا	دھا	دھا	سا	—	سا	سا	سا
پَن	آن	چَ	مَ	پرَ	دھا	آ	نَ	سُ	رَ
×		۳			٥		۱		
رآ	—	گی	رآ	سا	سا	—	نی	دھا	پا
جو	او	گی	یا	آ	سَن	آن	گَ	دَھ	رَ
×		۳			٥		۱		
پا	دھا	رآ	سا	—	دھا	نی	دھا	پا	ما
سان	آن	وَ	ری	ای	صو	رَ	تَ	پَ	رَ
×		۳			٥		۱		
دھا	پا	دھا	ما	پا	ما	گی	را	را	سا
وا	آ	رَ	جا	آ	وَ	تَ	چَ	تَ	رَ
×		۳			٥		۱		

بنگال بھیرون

بھیرن ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے - اسمین نکھاد کا سُر ورج ہی - اسکی امروہی مین گندہار و کر ہے - یہ ایک بھیرون کی قسم مانی جاتی ہی اسلیے اسمین بھی رکھب اور دھیوت کے سُر ٹرہائے جائینگے لیکن بھیرون مین نکھاد ورج نہین ہے اور گندہار کا سُر بھی آروہی امروہی مین سیدھا ہے - یہی دونون راگونمین فرق ہی - اس راگ مین کھرج اور دھیوت کی سنگت ہی - گانے کا وقت صبح کا ہی - اس راگ کو بعض لوگ تیور سُرون سے گاتے ہین یہ بالکل غلط ہی اگر بھیرون مین گندہار کا سُر ورج کر دیا جائے تو کرنٹہ کا ایک راگ سُرنا کرشن (स्वर्णाकर्षण) نامے بنجاتا ہی جو ایک قسم بھیرون کی کہی جاتی تھی لیکن آجکل یہ راگ مروج نہین ہے - اس راگ مین مدھم وادی سُر ہے اور گندھار ورج ہے - اگر آجکل اس راگ کو گانا

زندہ کرنا چاہین تو ممکن ہے - آروہی - سارے گا ماپا دہاسا - امروہی - سادہاپا ماگا مارے سا کھرج سے دہیوت کی میسنڈ اسکی تشکل پیدا کرنے مین مددیتی ہو - اسطرح - سادہا

چھن گیت جھپتال (بلمپت لے)

آستائی - راگ بنگال سب مانت گنی رسک بھیرو اُپانگ ایک شاستر انومت سُبھگ -
انترہ - مالو سکھد میل دھیوت سُر پردہان اُجہت نشادنت کھاڈو کے چتر

آستائی

دہا	—	پا	گی ماپا	ما	را	—	را	سا	سا
را	آ	گ	آ	بن	گا	آ	ل	س	ب
×		۳			۰		۱		
را	—	سا	سا	دہا	دہا	—	دہا	پا	پا
ما	آ	نَ	ت	گُ	نی	ای	رَ	سِ	کَ
×		۳			۰		۱		
دہا	—	پا	گی ماپا	ما	را	—	را	سا	سا
بھے	لے	رَ	وَ	اُو	پان	آن	گَ	لے	کَ
×		۳			۰		۱		
سا	—	دہا	—	دہا	را	را	را	سا	سا
شا	آ	ستر	آ	نو	مَ	ت	سُ	بھ	گَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

دہا	—	دہا	دہا	سا	سا	سا	سا	سا	سا
ما	آ	لَ	وَ	سُ	کھَ	دَ	مے	لے	ل
×		۳			۰		۱		

دھا	—	سا	سا	را	را	سا	دھا	—	دھا
دھے	لے	وَ	تَ	سُ	دَ	پرَ	دَھا	آ	نَ
×		۳			○		۱		
دھا	را	را	را	سا	سا	—	دھا	دھا	پا
اُ	م	بجھی	تَ	نی	شا	آ	دَ	نِ	تَ
×		۳			○		۱		
دھا	—	پا	گی ما پا	ما	را	—	را	سا	سا
کھا	آ	ؤ	وَ	کَ	ہے	لے	چَ	تَ	رَ
×		۳			○		۱		

شیومت بھیرون

بھیرون کے ٹھاٹھ سے شیومت بھیرن پیدا ہوتا ہی۔ "یہ مشر میل"، راگ ہے یعنی دو ٹھاٹھون کو آپس مین ملایا ہے۔ اس راگ مین بھیرون اور ٹوڈی یہ دونون ٹھاٹھ بڑی خوبی سے ملائے جاتے ہین۔ آروہی مین گندھار اور نکھاد تیور ہونے سے بھیرون کا انگ کھائی دیتا ہے اور امروہی مین مختلف مقامات پر ان ہی سُرون کو کومل کھلانے سے ٹوڈی کی شکل پیدا ہوتی ہی۔ یہ راگ چونکہ رواج مین کم ہی اسلیے اسکی شکل کے متعلق گائکون مین ہمیشہ تکرار رہتی ہی۔ پنڈتون کا یہ بیان ہی کہ ایسے راگون مین ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیے۔ چونکہ شیومت ایک قسم بھیرون کی ہی اسلیے اچھے گانے والے رکھب اور دھیوت کے سُرون کو بھیرون کے انگ پر برتتے ہین تاکہ بھیرون کا سروپ کھلا رہے۔ دھیوت اِس راگ مین وادی ہی اور رکھب سموادی۔

آروہی۔ سارا گی ما پا دھا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا۔ نا دھا پا ما گی ما را سا۔

لچھن گیت۔ جھپتال

استائی۔ گاؤ گنی سکل شیومت الُونسر بھیرو چتر سُر مشرت کمیل کر۔

انترہ۔ دھیوت پر دہان کر مردُو لگنی بلوم سُر وِدہ مت بھید پر برنت گنی چتر۔

استائی

ماگی	ماگی	رےگی	گی	پا	ما	گی	گی	را	سا
گا	آ	اُو	اُو	گُو	نی	ای	سَ	کَو	لَ
×		٣			٠		١		
نی	سا	گا	رے	سا	نی	سا	—	دھا	پا
شَیَ	وَ	مَ	تَ	آ	وُن	اُون	اُون	سُ	رَ
×		٣			٠		١		
ما	پا	دھا	دھا	پا	پا	—	نی	سا	سا
نکھے	اے	رَ	وَ	بِ	چَ	لِ	تَرَ	سُ	رَ
×		٣			٠		١		
گی	رے	رے	گی	پا	ما	گی	ما	را	سا
بَم	اِ	شیَر	تَ	سُ	سے	اے	لَ	کَ	رَ
×		٣			٠		١		

انترہ

ما	پا	دھا	دھا	پا	سا	—	نی	سا	سا
دھے	اے	وَ	تَ	پُر	دیا	آ	نَ	کَ	ر
×		٣			٠		١		
دھا	دھا	نی	سا	گارا	را	سا	سا	دھا	پا
مِر	دُو	لَ	گُ	نی	بِ	لو	مَ	سُ	رَ
×		٣			٠		١		
پا	پا	دھا	نی	سا	دھا	پا	سا	دھا	پا
وِ	وُ	وَھ	مَ	تَ	نکھے	اے	وَ	پَ	رَ
×		٣			٠		١		
گی ما	گی ما	رےگی	گی	پا	ما	گی	ما	را	سا
بَ	رَ	نَ	تَ	گُن	نی	ای	چَ	تَ	رَ
×		٣			٠		١		

انند بھیرن

بھیرن ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اور بھیرن کی ایک قسم ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اِس کا وادی سُر کھرج ہے پنڈتون کا بیان ہو کہ یہ راگ بھی مُشر ہے یعنے پوروانگ مین بھیرون ٹھاٹھ ہو اور اترانگ مین بلاول ٹھاٹھ ملایا ہو۔ اِسی وجہ سے پنڈت لوگ کہتے ہین کہ اس راگ مین بھیرون اور بلاول کا میل ہو۔ گانے کا وقت صبح ہو۔ چونکہ یہ بھیرن کی ایک قسم ہو لہذا اسمین بھی شیومت کی طرح بھیرن کا انگ پربل یعنے زوردار رکھنا چاہیے اور بلاول کا انگ دباہوا رہنا چاہیے۔ اگر اس راگ مین دھیوت تیور کردیجائے تو کرنتھ کا ایک راگ پیدا ہوجائے گا جس کا نام سورکانت (सूर्यकांत) ہو لیکن فی زمانہ یہ راگ غیر مروّج ہے۔ آروہی۔ سا را گی ما پا دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا ما گی را سا۔ یعنی دھیوت تیور ہے۔

بلچھن گیت۔ جھپتال

استائی۔ آج آنند بھیو ساجن سُنایو بھیرو لشش ابھی نوسکھ اُپجایو۔
انترہ۔ سورکانتی میل کے وِبِل چایو سموادی سبھ سمے سنگ دیکھایو۔

استائی

گی ما	گی ما	را	ما	پا	ما	گی	ما	را	سا
آ	آ	جَ	آ	آ	نَ	اَن	دَ	بھَ	یو
×		۳			٥		۱		
سا	—	را	سا	سارا	گی	—	ما	ما	ما
سا	آ	جَ	نَ	سُ	نا	آ	آ	آ	یو
×		۳			٥		۱		
ما	—	ما	گی	ما	پاپا	—	پا	دھی	پا
بھے	لے	رَ	وَ	بِ	شنی	ای	سَ	آ	بھی
×		۳			٥		۱		
[illegible]	سا	دھی	پا	گی ماپا	ما	گی	ما	را	سا
اَنَ	وَ	سُ	کھَ	اُ	پَ	جا	آ	آ	یو
×		۳			٥		۱		

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
پا	—	پا	دھی	سا	سا	—	سا	—	سا
سُو	اُو	رَ	کان	آن	قی	ای	ے	ـلے	ل
×		۳			٥		۱		
را	را	گی	ما	پا	ما	گی	ما	را	سا
آ	وی	کَ	لَ	رَ	چا	ऽ	ऽ	ऽ	یو
×		۳			٥		۱		
سا	سا	دھی	—	پا	ما	گی	پا	پا	پا
سَ	مَ	وا	آ	دی	سُ	بھَ	سَ	ے	ـلے
×		۳			٥		۱		
پا	سا	دھی	دھی	گی ماپا	ما	گی	ما	را	سا
سَن	آن	گَ	وَ	دی	کھا	ऽ	ऽ	ऽ	یو
×		۳			٥		۱		

ہجیج

بھیرون ٹھاٹھ سے ہجیج راگ گایا جاتا ہی درصل اِس کا صحیح نام حجاز ہے اور یہ مُلک عجم کی موسیقی سے کسی زمانے مین نقل کیا گیا ہی سنسکرت والون نے حجاز کو ہجیج کر دیا لیکن اتنی مُدت سے یہ راگ ہندستانی موسیقی مین شامل ہی کہ سنسکرت گرنتھون مین اِس کا تذکرہ ہی۔

یہ راگ سمپورن ہی اور اسمین مدھم گرہ کا سُر ہے اور وادی بھی وہی سُر ہے۔ دوسری مت سے اِس راگ مین دونون دھیوتین مستعمل ہین اور نکھاد کا سُر ورج ہی۔ دھیوتون کے لگانے کی یہ ترکیب لکھی ہے کہ آروہی مین کومل دھیوت اور آمروہی مین تیور دھیوت ہونا چاہیے۔ گرنتھون مین ایک تیسرا سُروپ بھی اس راگ کا لکھا ہی اور اسمین بھیرون اور بھیرون کا میل ہی۔

چونکہ شُدھ مدھم اِس راگ مین وادی سُر ہے۔ اسیلیے اس راگ کا وقت صبح ہونا مناسب ہے۔

آروہی۔ سارا گی ما پا دہا نا سا۔

امروہی۔ سانا دہا پا ما۔ گی ما پا۔ را سا۔

سرگم ۔ اکتال

سا	گی	ما	گی	ما	پا	ما	پا	دھا نا	پا دھا	پا	پا
سا	گا	ا	گا	ا	پا	ا	پا	نی	دھا	پا	ا
×		○		۴		○		۱		۲	
دھا	نا	تا	نا	دھا	پا	را	تا	تا	را	نی	را
دھا	نی	سا	نی	دھا	یا	لے	سا	سا	لے	گا	لے
×		○		۴		○		۱		۲	
تا	نا	دھا	پا	گی	نی	گی	ما	پا	را	—	سا
سا	نی	دھا	پا	گا	گا	گا	ما	پا	لے	-	سا
×		○		۴		○		۱		۲	

زیلیت

بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے ۔ یہ راگ گرنتھون کا نہین ہی بلکہ اسے مسلمان گائکون مین سے کسی نے ایجاد کیا ہے ۔ شہور یہ ہی کہ امیر خسرو نے اسے اختراع کیا ہی یہ راگ بھی مشہ میل کا ہی یعنی کئی ٹھاٹھ ملا کر یہ راگ بنایا گیا ہے ۔ اسکے اُترانگ مین کانگڑے اور بھیرون کا انگ دکھایا جاتا ہے ۔ دھیوت کا سُر وادی ہے اور گندھار سموادی ہی ۔ گانے کا وقت پہلے پہر دن مین رکھا گیا ہی بعض پنڈت کہتے ہین کہ اس راگ مین جونپوری اور لَلِت بھی شریک ہین یہ بھی ذہن مین رکھنے کے قابل بات ہے

آروہی ۔ سا رے گی ما پا دھا نی سا ۔ امروہی سا نی دھا پا ۔ دھا ما پا ۔ گی را سا ۔

ترانہ اکتال

استائی ۔ تانانا نا تانانانا دیرے تادیم دیم

انترہ ۔ دست تو چو ناگاہ فتد بر رخ تو گوئی کہ فتد باد صبا گل بہ گل

استائی

گی	ما	—	سا	—	—	—	را	گی	نی	—	...
تا	آ	آ	نا	آ	آ	آ	آ	تا	نا	آ	آ
×		○		۱		○		۱		۲	
گی	گی	پا	پا	دھا	دھا	را	—	پا	—	ما	—
تا	تا	نا	نا	بے	سے	نا	آ	دیم	آ	دیم	آ
×		○		:		○		۱		۲	

انترہ

ما	نی	ما	پا	پا	نی	دھا	نی	پا	دھا	ما	پا
دس	ت	تو	:	نا	گا	آ	آ	آ	آ	آ	ہ
×		○		۱		○		۱		۲	
ما	گی	ما	پا	پا	نی	دھا	نی	پا	دھا	ما	پا
ف	تد	بر	ر	رخ	تو	ا	او	او	او	او	او
×		○		۱		○		۱		۲	
ما	گی	—	ما	گی	را	سا	نی	سارا	گی	را	گی ما
گو	ای	ای	ای	کہ	ف	ت	د	با	آ	دِ	لے
×		○		۱		○		۱		۲	
گی ما	پا	ما	پا	پا	ما	—	پا	—	گی	—	سا
ص	آ	با	آ	گل	ب	آ	آ	آ	گت	اُ	ل
×		○		۱		○		۱		۲	

اہیر بھیرون

یہ بھیرون ٹھاٹھ کا سمپون راگ ہے۔ اِس کا وادی سُر کھرج ہے اور مدھم خلاصہ طورپر لگائی جاتی ہے۔ پوروانگ مین بھیرون کا انگ معلوم ہوتا ہے اور اترانگ مین کافی ٹھاٹھ ملتا ہی۔ ان دو ٹھاٹھون کے ایک راگ مین ملنے سے کچھ اور ہی لطف ہوجاتا ہی۔ کسی گرنتھ مین اہیری کا ٹھاٹھ بھیرین لکھا ہوا ہے۔ اور کسی مین اہیری ٹوڑی کے ٹھاٹھ مین بھی پائی جاتی ہی۔ بھاوبھٹ پنڈت اپنے گرنتھ مین بھیرون

کی دس قسمین لکھتے ہین اور انکے نام حسب ذیل ہین - اُوڈو بھیرون - کھاڈو بھیرون - سمپورن بھیرون - بسنت بھیرون - آنند بھیرون - نند بھیرون - سُر ناکرشن بھیرون - گندھا - پنچم بھیرون - بھولی بھیرون - رام بھیرون - لیکن انمین سے صرف چند اقسام آجکل مروج ہین - آروہی - سارا گی ما پا دھی نا سا امروہی سانا دھی پا ما گی را سا -

لچھن گیت - روپک

استائی - بھج لے گوبند من تو میرے باموں مٹت نت بھو پھند پاپ گھنیرے -

انترہ - مالو جسُر جی مین پر دہان ہر پر یا کے گن گائے گھنیرے -

استائی

گی را را	سا ترا	گی ما ما	گی ما	گی ما پا	گی ما رپا سا
بھَ جَ	لے گو	بن اِں دَ	مَ نَ	تو ا	مے ـے رے
۱	۲	×	۱	۲	×
سا -	سا را	گی ما ما	گی ما	پا گی	پا ما گی
جا آ	سُون اُون	مِ ٹ تَ	نِ تَ	بھَ وَ	پھَن اَن دَ
۱	۲	×	۱	۲	×
سارا گی رے	گی ما پا	ماگی مارا سا			
پا آ	پَ گھ	نے لے رے			
۱	۲	×			

انترہ

ما ما	رے ما	پا پا پا	ما ما	پا دھی	ناسا دھی پا
ما آ	لَ دَ	جُ سُ رَ	جی یا	مین پَرَ	دہا آ نَ
۱	۲	×	۱	۲	×
دھی ما	پا دھی	پا گی را	سارا گی را	گی ما پا	ماگی مارا سا
ھَ ،	پر یا	کے گُن نَ	گا آ	لے گو	نے رے رے
۱	۲	×	۱	۲	×

بھیرون ٹھاٹھ

سُر - سا را گی ما پا دھا نی سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	بھیرون	سارگی ما پا دھانی سا	سانی دھاپا ماگی را سا	دھیوت	رکھب	سمپورن	صبح	رکھب اور دھیوت اندولت ہیں۔ معمولی برتاوے کا راگ ہے
۲	دیس گونڈ	سارا سا - پا دھانی سا	سانی دھاپا - سارا سا	"	"	اوڈوا اوڈو	"	مدھم اور گندھار اس راگ میں متروک ہیں۔ کم گاتے ہیں۔
۳	میگھ رنجنی	سارا گی ما - نی سا	سانی ماگی را سا -	مدھم	کھرج	"	پچھلے پہر شب کو	بعض للت انگ میں دونوں مدھم لگاتے ہیں۔ نی ما - یہ مینڈ خاص اسی راگ کی ہے۔ کم گایا جاتا ہے۔
۴	گن کلی	سارا ما پا دھا سا	سا دھاپا ما را سا	دھیوت	رکھب	"	صبح	بھیرون کا انگ اس راگ میں رہتا ہے۔ اور اسیطرح جوگیا سے الگ ہوتا ہے۔ کم گایا جاتا ہے۔
۵	جوگیا	سارا ما پا دھا سا	سانی دھا پا ما را سا	مدھم	پنچم یا کھرج	اوڈو کھاڈو	"	رکھب کو بڑھانا نہ چاہیے۔ دھا ما اور ما رے سا یہ مینڈیں خاص جوگیا کی ہیں۔ معمولی راگ ہے۔

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۶	پربھاوتی	سارا گی ما پا دھا نی سا	سا نی دھا پا ما گی را سا	مدھم	کھرج	سمپورن	پچھلے پہر شبکو	دھیوت اور رکھب بھیرون کی ہے اور مدھم کے وادی ہونے سے اسکی شکل علحدہ ہوجاتی ہے۔
۷	کالنگڑا	سارا گی ما پا دھا نی سا	سا نی دھا پا ما گی را سا	مدھم	کھرج	سمپورن	پچھلے پہر شبکو	رکھب اور دھیوت بھیرون کی طرح اندولت نہین ہے معمولی راگ ہے
۸	سوراشٹر	سارا گی ما دھی نی سا	سا نی دھا پا ما گی را سا		″	″	صبح	دونون دھیوتین لگائی جاتی ہین۔ بعض آروہی مین تیور دھیوت لگاتے ہین اور امروہی مین کومل کم گایا جاتا ہے
۹	رام کلی	سارا گی پا دھا سا	سا نی دھا پا ما گی را سا	دھیوت	رکھب	اوڈو سمپورن	″	بعض دونون مدھمین لگاتے ہین۔ معمولی برتاوے کا راگ ہے
۱۰	بہاس	سارا گی پا دھا سا	سا دھا پا گی را سا	″	″	اوڈو اوڈو	″	گاپا کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ معمولی راگ ہے
۱۱	للت پنچم	سارا گی ما دھا نی سا	سا نی دھا پا می پا گی ما گی را سا	مدھم	کھرج	کھاڈو سمپورن	″	دونون مدھمین اس راگ مین مستعمل ہین۔ معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے۔
۱۲	سادیری	سارا ما پا دھا سا	سا نی دھا پا ما گی را سا	پنچم	″	اوڈو سمپورن	پچھلے پہر شبکو	یہ ایک اساوری کی قسم ہے۔ امروہی سمپورن ہونے سے جوگیا اور گن کلی سے علحدہ ہوجاتا ہے۔ زیادہ تر اساوری آجکل تیور

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
								رکھب سے گائی جاتی ہے اور بعض دونون رکھبین بھی لگاتے ہین
۱۳	بنگال بھیرون	سارا گی ما پا دھا سا	سا دھا پا ما گی ما را سا	دھیوت	رکھب	کھاڈو کھاڈو	صبح	نکھاد اس راگ مین نہین ہے کم گایا جاتا ہے -
۱۴	بیلمت بھیرون	سارا گی ما پا دھا نی سا	سا نی دھا پا - نا دھا پا ما - گی ما را سا -	״	״	سمپورن	״	اس راگ مین نکھاد اور گندھار تیور اور کومل لگائی جاتی ہین - آروہی مین تیور اور امروہی مین کومل یہ راگ کم گایا جاتا ہے
۱۵	انند بھیرون	سارا گی ما پا دھی نی سا	سا نی دھی پا ما گی را سا	پنچم	״	״	״	دھیوت تیور ہے - یہ راگ بھیرون اور بلاول سے مرکب ہے کم گایا جاتا ہے -
۱۶	حجاز	سارا گی ما پا دھا نا سا	سا نا دھا پا ما - گی ما پا - را سا	مدھم	کھرج	سمپورن	صبح	بلیسر وین اور بھیرون سے ملکر بنا ہے کم گاتے ہین -
۱۷	زیلف	سارا گی ما پا دھا نی سا	سا نی دھا پا - دھا پا - گی ما را سا	دھیوت	گندھار	״	״	مشر میل کا راگ ہے - کم گایا جاتا ہے -
۱۸	اہیر بھیرون	سارا گی ما پا دھی نا سا	سا نا دھی پا ما گی را سا	کھرج	مدھم	״	״	نکھاد اس راگ مین کومل ہے - اسکے پورو انگ مین بھیرون اور اترانگ مین کافی کے سُر ہین -

بھیروین ٹھاٹھ

جاننا چاہیے کہ رواج مین جس ٹھاٹھ کو ہم لوگ بھیروین ٹھاٹھ کہتے مین گرنتھ کار اُسے ٹوڈی ٹھاٹھ کہتے ہین - در اصل آجکل اِس ٹھاٹھ کا نام اس نام کی راگنی پر رکھا گیا ہی جو بہت مشہور ہی یعنی بھیروین اِس ٹھاٹھ کے سُر حسب ذیل ہین - کھرج - کومل رکھب کومل گندھار - شدھ مدھم - پنچم - کومل دھیوت کومل نکھاد - اِس ٹھاٹھ مین سبسے پہلا راگ باعتبار اہمیت بھیروین ہی جسکے نام سے یہ ٹھاٹھ مشہور ہے لہذا پہلے اس کا بیان لکھا جاتا ہے -

بھیروین

بھیروین ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اسکی آروہی امروہی مین سب سُر لگائے جاتے ہین یہ راگ اتر انگ کا ہی - کسی مت مین کھرج وادی اور پنچم یا مدھم کو سمبوادی مانتے ہین اور کسی مین دھیوت وادی اور گندھار کو سمبوادی قرار دیتے ہین - یہ دونون مت قاعدے سے ٹھیک ہین اور گائک کی پسند پر ہی کہ ان دو مین سے جس کو چاہے اختیار کرے - گرنتھون مین بھیروین کی رکھب تیور لکھی ہی لیکن رواج مین کومل رکھب ہے - بلکہ یون کہنا زیادہ مناسب ہوگا دونون رکھبون کا بھیروین مین استعمال ہوتا ہی - چتر پنڈت اپنے گرنتھ لکشن سنگیت مین لکھتے ہین کہ بھیروین مین تیور رکھب غلط نہین ہی اور نہ اِس سے راگ مین کوئی خرابی واقع ہوتی ہی - دکھن کے ملک کے پنڈت اپنی بھیروین کو ٹوڈی کہتے ہین یہ بات سب کو معلوم ہی - وہ لوگ اپنی بھیروین کو نٹ بھیروین ٹھاٹھ یعنی اساوری ٹھاٹھ پر گاتے ہین - اور گرنتھون کے اعتبار سے یہ اِنکا مت غلط نہین ہی آروہی سا رگا ما پا دھا نا سا - امروہی - سا نا دھا پا ما گا را سا -

لچھن گیت بھیروین تیتالہ

آستائی - سب جن بھیروی ٹھاٹھ بکھانت رے گا دھانی کومل مدھم سُدھ کر پرت سمے بھگتی رہا منہت بھیروی راگنی مانت -

انترہ - ماکلنس دھناسری اساوری بھوپال دکھائے پادھا گانی مانی چھاڈت سُر کو چتر سروپ سناوت

آستائی

مالکوس

بھیروین ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے۔ رکھب اور پنچم اِسکے ورج سُر ہین ۔ سُدھ مدھم اِس کا وادی سُر ہے یہ راگ الاپ کرنیکے قابل ہی راتکے تیسرے پہر مین گانا چاہیے ۔ اِس راگ کا مزاج بہت ٹھہرا ہوا ہی اور مدھم اسمین بہت واضح طور پر دکہانا چاہیے ۔ اچھے گانے والے امروہی مین رکھب اور پنچم کوبھی کن مین لگا جاتے ہین اور یہ اچھا معلوم ہوتا ہی۔ کلیان ٹھاٹھ مین رکھب اور پنچم ورج ہونے سے ہنڈول پیدا ہوتا ہی ۔ اسی طرح بھیروین کے ٹھاٹھ مین اِنھین دونون سُرون کے ورج ہونے سے مالکوس نکلتا ہی ۔ آروہی۔ سا گا ما دہا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دہا ما گا سا۔

لچھن گیت مالکوس جھپتال

آستائی۔ شاستر پرمان راگ کرگان ۔ سُدھ مدرا ۔ سُدھ بانی واکو بڑو گیان
انترہ ۔ سُر گا ما دہا نی ورت ری پا ورج کر گائے ۔ مدھم چتر الش مالکوس کو جان ۔

آستائی

گا	ما	دہا	نا	سا	گا	سا	نا	دہا	ما
شا	ٓ	ٓ	ٓ	ستر	پ	ر	ا	ٓ	ن
×		۳			۰		۱		
دہا	دہا	سا	سا	سا	گا	سا	نا	دہا	ما
را	ٓ	ٓ	ٓ	گ	ک	ر	گا	ٓ	ن
×		۳			۰		۱		
گا	گا	گا	ما	گا	سا	سا	نا	دہا	ما
سُ	دھ	مُ	م	درا	سُ	دھ	با	ٓ	لی
×		۳			۰		۱		
گا	ما	دہا	نا	سا	گا	سا	نا	دہا	ما
وا	ٓ	ٓ	ٓ	کو	ب	ڑو	گیا	ٓ	ن
×		۳			۰		۱		

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
گما	ما	دہا	دہا	نا	سا	سا	سا	سا	سا
سُ	رَ	گا	ما	دہا	نی	وِ	کَ	رَ	تَ
×		۳			۰		۱		
سا	سا	سا	سا	سا	گا	سا	نا	دہا	ما
ری	پا	وَ	رَ	ج	کَ	رَ	گا	آ	لے
×		۳			۰		۱		
گا	گا	ما	ما	ما	گا	ما	گا	ـــ	سا
مَ	آ	دَھ	مَ	چَ	تَ	رَ	آن	آن	ش
×		۳			۰		۱		
سا	سا	سا	سا	سا	گا	سا	نا	دہا	ما
ا	آ	لَ	کوَ	اور	س	کو	جا	آ	ن
×		۳			۰		۱		

بھوپال

بھیرویں ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے اور اسمین مدھم اور نکھاد کے سُر ورج ہین۔ اسمین دیھوت اور گندہار کا راگ سموادی ہے۔ یہ راگ رواج مین بہت کم گایا جاتا ہو اسلیے کہ بھیرویں سے اسکی قطع شکل سے الگ ہوتی ہو۔ پنچم اور گندھار کی سنگت سے اس راگ مین کچھ توڈی کی شکل بھی ملتی ہو لیکن ٹوڈی مین نکھاد اور مدھم ورج نہین ہین یہ فرق ہو۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ راگ نہایت علمی اصول پر گرنتھ کارون نے ایجاد کیا ہے یعنی جسطرح شام کو تیور سُرن کے ٹھاٹھ کو اوڈو کرکے بھوپ کلیان نکالا ہے اسیطرح صبح کے وقت کومل سُرون کے ٹھاٹھ مین سے وہی سُر یعنی مدھم اور نکھاد ورج کرکے بھوپال کا راگ ایجاد کیا ہو آجکل مشکل یہ پڑتی ہو کہ بھیرین اسقدر عام پسند ہو اور ایسی کثرت کے ساتھ مروج ہے کہ اسمین سے چاہے جتنے سُر نکالدیے جائین لیکن بھیرویں کا نقشہ دل سے نہین مٹتا۔

آروہی۔ سا را گا پا دہا سا۔

امروہی۔ سا دہا پا گا را سا۔

لچھن گیت چوتال

آستائی ۔ ملائے سُر بھیروی کے بھاے مانی دھا گا سنگت گُنی بھوپال کھانت ۔

انترہ ۔ کو او لچھمی ٹوڈی کہت مانی و رجت پر زی ایت چتر کہت شاستر سُمت ۔

آستائی

دھا	دھا	سا	سا	سا	سا	سا	—	دھا	دھا	پا	—
ہم	لا	آ	ئے	سُ	ر	بھے	ئے	ر	وی	کے	ا—
×		٥		ا		٥		ا		۲	
دھا	دھا	گا	گا	رَا	رَا	سا	سا	دھا	—	پا	پا
بھا	آ	آ	ئے	ما	نی	دھا	گا	سن	آن	سَ	ت
×		٥		ا		٥		ا		۲	
گا	گا	دھا	—	پا	—	گا	گا	را	—	سا	سا
گُ	نی	بھو	او	پا	آ	لَ	بَ	کھا	آ	نَ	تَ
×		٥		ا		٥		ا		۲	

انترہ

پا	پا	پا	پا	دھا	—	سا	—	سا	سا	سا	سا
کو	او	لَ	چھ	می	ای	ٹو	او	ڈی	کَ	ھ	تَ
×		٥		ا		٥		ا		۲	
سا	رَا	گا	گا	رَا	رَا	گا	گا	رَا	—	سا	سا
ما	نی	وَ	رَ	جَ	تَ	پَ	رَ	زی	ای	لَ	تَ
×		٥		ا		٥		ا		۲	
سا	سا	دھا	دھا	پا	پا	—	گا	را	را	سا	سا
چَ	تَ	رَ	کَ	ھَ	تَ	شا	آ	ستر	سُ	مَ	تَ
×		٥		ا		٥		ا		۲	

آساوری

یہ راگ دو طریق پر گایا جاتا ہو ایک مت سے اس کا علیحدہ ٹھاٹھ ہے جسمین کھب تیور ہے اور دوسری مت سے یہ بھیروین ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اسکی آروہی مین گندھار اور نکھاد ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے۔ مدھم گرہ کا سُر ہے۔ پنچم نیاس کا سُر ہے اور دھیوت وادی سُر ہے۔ گانے کا وقت دنکے دوسرے پہر مین مانا گیا ہے۔ آروہی۔ سارا ما پا دھا سا۔ امروہی۔ سا نا دھا پا ما گا را سا۔

لچھن گیت۔ سواری

آستائی۔ گاے آسواری چتر بھیروی کے سُر ساچ بجائے۔

انترہ۔ دیو گندھاری جونپوری کھٹ دیسی کرنیاری گاتی چھاندٹ آروہن مون وادی دھیوت سُر کو بجائے۔

آستائی

ما	—	ما	پا	—	سا	سا	نا	دھا	پا	نا	دھا	پا	پا
گا	آ	لے	آ	آ	سَ	وا	آ	آ	آ	ری	چ	ت	ر
×						۳							

دھا	—	دھا	دھا	دھا	—	پا	دھا	گا	—	گا	گا	را	—	سا	—
بجے	لے	ر	وی	کے	لے	سُ	ر	سان	آن	چ	ب	چا	آ	ری	ای
۰								۱							

انترہ

ما	—	—	پا	—	پا	دھا	—	—	دھا	سا	—	سا	سا
وے	لے	لے	ۃ	ا	گن	دھا	آ	آ	ری	ج	آ	و	ن
×						۳							

سا	را	گا	—	را	را	سا	—	سا را	—	را	را	دھا	—	پا	—
پو	او	دی	ای	کھ	ٹ	دے	لے	سی	ای	ک	ر	نیا	آ	ری	ای
۰								۱							

گا	گا	–	را	–	سا	را	–	سا	–	دہا	دہا	پا	–
گا	نی	ای	چھان	آن	ڈ	آ	آ	رُو	وُ	تر	تَ	تُون	اُون
×		○				۳							

پا	–	نا	–	دہا	–	ما	دہا	دہا	ما	پا	دہا	گا	–	را	سا
وا	آ	دی	ای	ڈھے	لے	وَ	تَ	سُ	رَ	کو	پ	چا	آ	ری	اے
○								۱							

دھناسری

یہ راگ بھی دو طریقون سے گایا جاتا ہی ایک کافی ٹھاٹھ پر جس کا ذکر اُس ٹھاٹھ کے راگون مین کیا جائیگا۔ اور دوسری مت سے بھیروین ٹھاٹھ کا سمپون راگ ہی۔ آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہے اور امروہی مین سمپون ہی۔ اس راگ مین گائک لوگ پنچم وادی اور کھرج سموادی مانتے ہین۔ راگ کو مندر استھان کی نکھاد سے شروع کرنا مناسب ہے۔ بھیروین ٹھاٹھ کی دھناسری کا وقت بھی صبح کا ہونا لازم۔ اور کافی ٹھاٹھ کی دہناسری کا سہ پہر کے وقت گانا مناسب ہے۔ آروہی۔ نا سا گا ما پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دہا پا ما گا را سا۔

سرگم تیتالہ

آستائی

نا	سا	گا	ما	پا	پا	دہا	پا	ما	گا	ما	پا	ما	گا	را	سا
نی	سا	گا	ما	پا	پا	دہا	پا	ما	گا	ما	پا	ما	گا	رے	سا
۱				×				۳				○			
نا	سا	ما	گا	را	سا	نا	سا	پا	ما	گا	پا	ما	گا	را	سا
نی	سا	ما	گا	رے	سا	نی	سا	پا	ما	گا	پا	ما	گا	رے	سا
۱				×				۳				○			

انترہ

پا	پا	گا	ما	پا	نا	تا	ـ	تا	نا	تا	تا	گا	را	تا	نا
پا	پا	گا	ما	پا	نی	سا	آ	سا	نی	سا	سا	گا	ے	سا	نی
١				×				٣				0			
دھا	پا	ما	پا	تا	نا	دھا	پا	پا	گا	ما	پا	ما	گا	را	سا
دھا	پا	ما	پا	سا	نی	دھا	پا	پا	گا	ما	پا	ا	گا	ے	سا
١				×				٣				0			

جنگولہ

یہ راگ بھی عجم کی موسیقی سے ہندوستانی موسیقی مین نقل کیا گیا ہے صحیح نام اس کا زنگولہ ہے جسکو گرنتھ کارون نے جنگولہ کردیا اور رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے جنگولہ جنگلا کہا جانے لگا۔ اس راگ مین بھیرین اور اساوری ملے ہوے معلوم ہوتے ہین اور اترانگ پر زور رہتا ہے۔ جنگلا بھی مشر راگ کہا جاتا ہے یعنی۔ دو تین ٹھاٹھون کے ملانے سے ایک راگ پیدا ہوا ہے۔ اِسکے گانے کا وقت صبح ہے ایسے راگون مین ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیے۔

سوم ناتھ پنڈت اپنے گرنتھ مین لکھتے ہین کہ کرناٹ گونڈ جو گرنتھ کا راگ ہے اسمین بھیرین ملانے سے یہ راگ پیدا ہوتا ہے اور ہِتیر پنڈت اپنے گرنتھ لکش سنگیت مین لکھتے ہین کہ بھیرین اور اساوری ملاکر یہ راگ ہمنے سُنا ہے۔ آروہی سا را گی ما پا دھی نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما گی را سا۔

خیال۔ اکتالہ

آستائی۔ من شمع جانگدازم تو صُبح دلکشائی۔
انترہ۔ سُوزم گرت نہ بینم میرم چو رُخ نمائی۔

آستائی

	گی	ما	پا	پا	ما	گی	را	ـ	ـ	سا	سا	[illegible]	
	مَ	آ	آ	نَ	شَ	آ	مَ	آ	آ	ئے	گَ	[illegible]	
	×		0		۴		0		١		٢		

سا سا	را گی	ما ما	ما پا	ما گی	را سا
نرم تو	او ص	ج د	ل کر	شا T	ای ای
×	०	۴	०	۱	۲
انترہ					
گی ما	- گی	ما ما	پا پا	پا تا	نا دھی
ٹھو ز	م گ	رت نہ	بی نم	ی رم	چو او
×	०	۴	०	۱	۲
پا پا	ما پا	دھی نا	دھی پا	ما گی	را سا
مُ ج	نُ ما	آ T	T T	T T	ای ای
×	०	۴	०	۱	۲

موٹکی

اسے بعض لوگ موٹکی بھی کہتے ہین - یہ بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اور اِسکی آروہی مین رکھب دُربل ہو اور امروہی میں دھیوت دُربل ہے - دراج مین دونون دھیوتون کا استعمال ہو - مدہم اسمین وادی سُر ہے - اِس راگ کے اترانگ مین بعض جگہ باگیسری کا انگ معلوم ہوتا ہی - جو اچھا معلوم ہوتا ہی - یہ راگ لوگ بہت کم جانتے ہین اسوجہ سے اِسکے سروپ کی نسبت ہمیشہ لوگون مین تکرار رہتی ہو - یہ راگ بھی مشرمیل مانا جاتا ہو - گر ہتقومین یہ راگ پنچم راگ سے نکلتا ہے اور پنچم راگ کا ٹھاٹھ کسی کسی گرنتھ مین کافی کا بھی لکھتے ہین - آروہی - نیا ساگا ما پا دھا نا سا - امروہی - سا دھا نا دھی پا ما گا را سا -

لچھن گیت چپتال

استائی - گاوت سو موٹکی کرے مشر میل سون بھیرن ہر رپانی ساگا ما پا دھا نی پا دھا
گارے سارے پا گا -

انترہ - باگیسری انگ اساوری سنگ انولوم آور دتھ مدھم کرے انش -

استائی . . . . . .

سا	—	پا	نا	پا	سا	—	سا	—	—
گا	آ	و	ت	شو	مو	او	ٹ	کی	ای
×		۳			٥		۱		
سا	ما	ما	—	پا	گا	—	را	سا	—
کس	ے	م	ر	شر	ے	لے	لَ	سوَن	ون
×		۳			٥		۱		
گا	—	گا	گا	ما	را	—	را	سا	—
سبھے	ملے	ر	ین	تھو	ز	آ	پر	یا	آ
×		۳			٥		۱		
نا	سا	گا	—	ما	پا	دھی	تاسا	پا	دھی
نی	سا	گا	-	ما	پا	دھا	نی	پا	دھا
×		۳			٥		۱		
گا	—	را	—	سا	را	پا	گا	—	—
گا	-	ے	-	سا	ے	پا	گا	-	-
×		۳			٥		۱		
انترہ									
ما	پا	سا	—	نا	سا	—	نا	سا	سا
ما	آ	گے	لے	سِ	ری	ای	آن	آن	گن
×		۳			٥		۱		
سا	راگا	را	—	سا	نا	سا	دھا	—	پا
آ	آ	سا	آ	و	ری	ای	سن	آن	گن
×		۳			٥		۱		
پادھا	ماپا	گا	—	ما	پا	دھی	ناسا	—	دھی پا
آ	نو	لو	او	مَ	آ	دِ	رو	او	تھ
×		۳			٥		۱		

	گا -	را را سا	را پا	گا - را	
	مَ آ	دھ مَ کَ	رَ تَ	اَن اَن شَ	
	×	۳	۵	۱	

سُدھ ساونت

بھیروین ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے اور نکھاد کا سُر اسمین ورج ہے - اِسکی آروہی مین گندہار اور نکھاد ورج ہین اور امروہی مین صرف نکھاد کا سُر ورج ہے - اِس راگ مین مدھم وادی سُر ہے اور اساوری مین دھیوت وادی ہے یہ فرق ہے - بعض پنڈت کھرج کو وادی سُر بھی مانتے ہین - گانے کا وقت صبح ہے اِس راگ کا رواج کرناٹک دیس مین زیادہ ہے لیکن یہان بھی گاتک اس راگ کو گاتے ہین - آروہی - سارا گا ما پا دہا سا - امروہی - سا دہا پا ما گا را سا - افسوس ہے کہ اسکی کوئی شئے باوجود کوشش اسوقت تک دستیاب ہوئی -

بسنت کھاری

یہ راگ بھی مشر میل کا ہے یعنی جھیرن اور بھیروین کے ٹھاٹھون کو ملانے سے بسنت کھاری پیدا ہوتی ہے - اِس راگ کے پور دانگ مین ہمیشہ بھیرون گایا جاتا ہے - اور اترانگ مین بھیروین یہ سُروپ بہت اچھا ہے - دھیوت اس راگ مین وادی سُر ہے اور گانے کا وقت صبح ہے اِس سُروپ کو لوگ کم جانتے ہین لیکن یہ راگ زیادہ گائے جانیکے قابل ہے - بھیرن کی نکھاد تیور ہے اور اسکی نکھاد کومل ہے - آروہی - سارا گی ما پا دہا نا سا - امروہی - سا نا دہا پا ما گی را سا -

لچھن گیت جھپتال

آستائی - میل بکولا بھرن کرت مدھر سُو لچھن راگ تب کہے بسنتی کھاری بھن -
انترہ - انش دھیوت سُو شُم رکھب منتری اُتم کرت ربجن جنتر سندھی گت جام دن -

آستائی

سا	—	سا	گی	ما	پا	—	پا	دھا	پا
سے	لے	لَ	بَ	کُو	لا	آ	بُجَ	رَ	نَ
×		٣			٥		١		
پا	پا	دھا	نا	سا	دھا	دھا	نادھا	دھا	پا
کَ	رَ	تَ	مَ	دُھ	رَ	سُ	لَ	چھَ	نَ
×		٣			٥		١		
پا	نا	دھا	دھا	پا	دھا	پا	پا	ما	گی
را	آ	اَن	تَ	بَ	کَ	ہے	بَ	سَ	اَن
×		٣			٥		١		
ماگی	نا	دھا	پا	—	ما	گی	راگی	را	سا
تی	ای	مُ	کھا	آ	ری	ای	سَئ	جَ	نَ
×		٣			٥		١		

انترہ

پا	—	پا	دھا	—	نا	نا	سا	سا	سا
آن	آن	سَ	دھے	لے	وَ	تَ	سُو	شَن	مَ
×		٣			٥		١		
نا	نا	نا	سا	—	را	سا	سا	دھا	پا
رِ	کھَ	بَ	سَن	آن	تری	ای	اُ	اُت	تَم
×		٣			٥		١		
پا	پا	نا	دھا	پا	دھانا	پا	پا	ما	گی
کَ	رَ	تَ	دَن	آن	جَ	نَ	رَج	تَ	رَ
×		٣			٥		١		
ما	نا	دھا	پا	پا	ما	گی	را	را	سا
سَن	آن	دھی	گَ	تَ	جا	آ	مَ	دِ	نَ
×		٣			٥		١		

بھیرویں ٹھاٹھ

سُر ۔ سارا گا ما پا دہا نا سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	بھیرویں	سارا گا ما پا دہا نا سا	سانا دہا پا ما گا را سا	پنچم یا کھرج	پنچم یا کھرج	سمپورن	صبح	بعض دھیوت کو وادی اور گندہار کو سموادی کرتے ہین معمولی راگ ہے
۲	مالکوس	سا گا ما دہا نا سا	سانا دہا ما گا سا	مدھم	کھرج	اوڈو اوڈو	پچھلے پہر سکو	رکھب اور پنچم ولج ہین ۔ معمولی راگ ہے ۔
۳	بھوپالی	سارا گا پا دہا سا	سا دہا پا گا را سا	دھیوت	رکھب	”	صبح	جسطرح بھوپالی تیور سُرون سے شب کے وقت گائی جاتی ہے اسیطرح بھوپالی کومل سُرون سے صبح کے وقت گایا جاتا ہے معمولی راگ نہین ہے
۴	اساوری	سارا ما پا دہا سا	سانا دہا پا ما گا را سا	”	گندھار یا رکھب	اوڈو سمپورن	دوپہر دن کو	اترانگ پر راگ کے زور ہے ۔ اس راگ مین بعض آروہی مین تیور رکھب اور امروہی مین کومل رکھب دیتے ہین ۔ معمولی راگ ہے
۵	دہناسری	نا سا گا ما پا نا سا	سانا دہا پا ما گا را سا	پنچم	کھرج	”	صبح	اِس راگ کی دوسری قسم کافی ٹھاٹھ پر ہے اور تیسری قسم پوربی ٹھاٹھ پر جسکو پوریا دہناسری کہتے ہین معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے
۶	جنگولہ	سارا گا ما پا دہی نا سا	سانا دہی پا ما گی را سا	کھرج یا مدھم	پنچم یا کھرج	سمپورن	”	کم گاتے ہین ۔

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۷	موٹکی	نیا سا گا ما پا دھی نا سا	سا دھا نا دھی پا ما گا را سا	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	سمپورن	صبح	باگیسری اور ٹوڈی کو ملایا ہے۔ دونون نکھادین اور دونون دھیوتین ہین یہ راگ یہان مروج نہین ہے۔
۸	سُدھ ساونت	سا را ما پا دھا سا	سا دھا پا ما گا را سا	مدھم یا کھرج	کھرج یا پنچم	اوڑو کھاڈو	صبح	مدراس کی طرف زیادہ رواج ہے۔ یہان یہ راگ کم گایا جاتا ہے۔
۹	بسنت مکھاری	سا را گی ما پا دھا نا سا	سا نا دھا پا ما گی را سا	دھیوت	رکھب	سمپورن	″	بھیرون اور بھیروین کو اس راگ مین ملایا ہے اسلیے گندھار اس راگ مین تیور ہے اور باقی سب سُر بھیروین کے ہین۔ یہان یہ راگ مروج نہین ہے۔

اساوری ٹھاٹھ

گرنتھون مین جو بھیروین ٹھاٹھ لکھا ہو اُسی کو آجکل اساوری ٹھاٹھ کہتے ہین اِسکے سُر حسب ذیل ہین - کھرج - سُدھ یا تیور رکھب - کومل گندہار - سُدھ مدھم - پنچم - کومل دھیوت - کومل نکھاد - فی زمانہ اِس ٹھاٹھ کا نام اساوری راگنی سے لیا گیا ہو - جو بہت مشہور ہے -

یاد رکھنا چاہیے کہ گرنتھون مین اِس ٹھاٹھ کو بھیروین ٹھاٹھ اسلیے کہتے تھے کہ بھیروین کی رکھب تیور تھی لیکن چونکہ آجکل بھیروین کی رکھب مطلقہ طور پر کومل مانی جاتی ہو اسلیے اِس ٹھاٹھ کو بھیروین ٹھاٹھ نہین کہہ سکتے اور یہی وجہ ہو کہ موخرین نے اِس کا نام اساوری ٹھاٹھ رکھدیا -

اساوری

اساوری ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہو - آروہی مین گندہار اور نکھاد ورج ہو اور امروہی مین سمپورن ہو - وادی سُر اِس کا دھیوت ہو - مدھم گرہ کا سُر ہو - اور پنچم نیاس کا سُر ہے - بعض گائک امروہی مین کومل رکھب بھی لگاتے ہین اِس سے شاستر کے قاعدے کی خلاف ورزی نہین ہوتی کیونکہ وِیوادی سُر امروہی مین لگائے جانے سے راگ نہین بگڑتا یہ شاستر کا مشہور قاعدہ ہو لیکن اساوری راگ کی صحت کیلیے کومل رکھب ضروری نہین ہے اگر یہ کہا جائے کہ اساوری مین کومل رکھب نہ لگائی جائے تو راگ نہ بنے گا - یہ غلطی ہو - کومل رکھب کو ویوادی سُر سمجھکر اساوری مین لگانا جائز ہے اور وہ بھی امروہی مین اور کسی حالت مین کومل رکھب کا استعمال جائز نہین - اس راگ کا انگ ہمیشہ امروہی مین نظر آتا ہو کیونکہ یہ اترانگ کا راگ ہے - یہ بھی ایک مشہور قاعدہ گرنتھون کا ہے کہ اترانگ کے راگون کا سُروپ زیادہ تر امروہی مین کھلتا ہے -

امروہی مین مدھم کم آتی ہو یعنی دربل ہے اور گندہار اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہو - گانے کا وقت دن کے دوسرے پہر مین پنڈتون نے مقرر کیا ہو - آروہی - سارے ما پا دھا سا - امروہی سانا دھا پا ما گا رے سا -

سرگم اکتالہ

استائی

رے	ما	رے	ما	پا	پا	سا	نا	دھا	نا	دھا	پا
رے	ما	رے	ما	پا	پا	سا	نی	دھا	نی	دھا	پا
×		۰		۱		۰		۳		۴	
ما	پا	سا	نا	دھا	پا	ما	پا	گا	گا	رے	سا
ما	پا	سا	نی	دھا	پا	ما	پا	گا	گا	رے	سا
×		۰		۱		۰		۳		۴	
رے	رے	سا	نا	دھا	پا	ما	پا	دھا	دھا	سا	—
رے	رے	سا	نی	دھا	پا	پا	ما	دھا	دھا	سا	—
×		۰		۱		۰		۳		۴	
رے	ما	پا	دھا	ما	پا	گا	گا	رے	رے	سا	—
رے	ما	پا	دھا	ما	پا	گا	گا	رے	رے	سا	—
×		۰		۱		۰		۳		۴	

انترہ

ما	ما	پا	پا	دھا	دھا	سا	—	رے	رے	سا	—
ما	ما	پا	پا	دھا	دھا	سا	آ	رے	رے	سا	آ
×		۰		۱		۰		۳		۴	
دھا	دھا	سا	—	سا	رے	گا	گا	رے	رے	سا	—
دھا	دھا	سا	آ۰	سا	رے	گا	گا	رے	رے	سا	آ
×		۰		۱		۰		۳		۴	
گا	گا	رے	سا	رے	سا	سا	رے	سا	نا	دھا	پا
گا	گا	رے	سا	رے	سا	سا	رے	سا	نی	دھا	پا
×		۰		۱		۰		۳		۴	
ما	ما	پا	نا	دھا	پا	ما	پا	گا	گا	رے	سا
ما	ما	پا	نی	دھا	پا	ما	پا	گا	گا	رے	سا
×		۰		۱		۰		۳		۴	

جونپوری

اساوری ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے۔ آروہی مین گندھار ورج ہو اور امروہی سمپورن ہو ایک مت سے اس کا وادی سُر نکھاد ہو اور دوسری مت سے دھیوت ہے۔ گانے کا وقت دن کے دوسرے پہر مین مانا جاتا ہو آجکل گائک لوگ اس کو اساوری سے یون الگ کرتے ہین کہ اساوری مین دونون رکھبین لگاتے ہین اسطرح کہ آروہی مین تیور رکھب اور امروہی مین کومل۔ اور جونپوری کی آروہی امروہی مین صرف تیور رکھب لگائی جاتی ہو لیکن فرق علمی اصول سے یہ ہو کہ اساوری کی آروہی مین دو سُر یعنی گندھار اور نکھاد ورج ہین اسطرح۔ سارے ما پا دھا سا۔ اور جونپوری کی آروہی مین صرف گندھار کا سُر ورج ہو اور نکھاد ورج نہین ہو۔ اسطرح۔ سارے ما پا دھا نی سا۔ اور اس کو اصطلاحاً یون کہا جائے گا کہ اساوری کا سُروپ اوڈو سمپورن ہو یعنی آروہی مین اوڈو اور امروہی مین سمپورن اور جونپوری کا سُروپ کھاڈو سمپورن ہے یعنی آروہی مین کھاڈو اور امروہی مین سمپورن گانے کا وقت وہی ہو جو اساوری کا یہ راگ گرنتھ کا نہین ہو بلکہ اساوری کے سُروپ سے سلطان حسین جونپوری نے اپنے لئے اختراع کیا ہو بعض پنڈت اس راگ کے متعلق ایسا کہتے ہین کہ اسمین سہاوری اور مدہ مادہ ملنا لازمی ہے۔ آروہی سارے ما پا دھا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھا پا ما گارے سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ مورے سیان جیونپوری کو سنائے نٹ بھیروی کو میل رچائے سارے ما پا دھا نی سا رے گارے سارے سا نی دھا پا۔

انترہ۔ اساوری کو تی سون بچائے دیو گندھار نہ رتی دھا سمجھائے دیسی آدھا گا چتر گنی سن مت دھیوت وادی بنائے۔

آستائی

دھا	ما	پا	سا	دھا	پا	پادھا	ماپا	گارے	سارے	ما	ما	پا	—	پا	—
مو	رے	سیّ	یان	جی	اِی	دَ	نَ	پو	ری	کو	سُ	نا	آ	لے	ملے
०				۱				×				۳			

ما	پا	دھا	ـ	دھا	دھا	پا	دھا	گا	ـ	رے	رےسا	رے	ـ	سا	ـ
نَ	ٹ	بھے	لے	ر	وی	کو	او	مے	لے	لَ	ر	چا	آ	لے	لے
०				۱				×				۳			
سا	رے	ما	پا	دھا	نا	سا	رےتے	گا	رےتے	سا	رےتے	سا	نا	دھا	پا
سا	رے	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا	رے	سا	رے	سا	نی	دھا	پا
०				۱				×				۳			
								انترہ							
ما	ـ	پا	ـ	دھا	دھا	نا	ـ	سا	سا	ـ	سا	نا	سا	سا	ـ
آ	آ	سا	آ	وَ	ری	کو	او	نی	ای	سو	ب	چا	آ	لے	اے
०				۱				×				۳			
دھا	ـ	دھا	دھا	نا	سا	سا	رےتے	گا	گا	رے	سا	نا	سا	دھا	پا
دے	لے	وَ	گنَ	دھا	آ	رَ	نَ	ری	دھا	سَ	م	جھا	آ	لے	اے
०				۱				×				۳			
دھا	ـ	دھا	ـ	نا	دھا	پا	دھا	گا	ما	دھا	پا	گا	ـ	رے	سا
دے	لے	سی	ای	آ	دھا	گا	چَ	تَ	رَ	گُ	نی	سَن	اَن	مَ	تَ
०				۱				×				۳			
گا	ـ	رےتے	رےتے	سا	ـ	نا	سا	نا	سا	ناسا	رےتے	نا	دھا	پا	دھاپا
دھے	لے	وَ	تَ	وا	آ	دی	بَ	نا	آ	آ	آ	اے	لے	اے	لے
०				۱				×				۳			

دیوگندھار

آجکل یہ راگ گندھاری کے نام سے ہمارے حصئہ ملک مین زیادہ مشہور ہی - یہ اساوری ٹھاٹھ کا اوڈوسمپورن راگ ہی - آروہی مین رکھب اور دھیوت کے سُر ورج ہین اور امروہی مین سمپورن ہے مدھم گرہ کا سُر ہے اور کھرج نیاس ہی - کھرج وادی اور پنچم سموادی ہی - اس راگ مین اساوری اور دہناسری بڑی خوبی سے ملائے گئے ہین - دھناسری کا انگ آروہی مین معلوم ہوتا ہی اور اساوری کا

انگ امروہی مین کھلتا ہو آجکل گائکون کو صحیح آروہی امروہی اور وادی سموادی سُر گندہار کے نہ جاننے کی وجہ سے اِس راگ کو اساوری سے الگ کرنے مین بڑی مشکل پڑتی ہو لہٰذا ذیل مین چار راگون کی جو ہم شکل مین آروہی لکھی جاتی ہو تاکہ لِسے خوب اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ امروہی لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ سب سمپورن ہین۔ یہ چار راگ۔ اساوری۔ جونپوری۔ گندہاری اور دیسی ہین جن مین ہمیشہ ایک راگ دوسرے سے ملجانے کا خوف رہتا ہے۔

۱	اساوری	سا رے ما پا دہا سا
۲	جون پوری	سا رے ما پا دہا نی سا
۳	گندہاری	سا گا ما پا نی سا
۴	دیسی	سا رے ما پا نی سا

اوپر صرف راگون کی آروہی لکھی گئی ہو اب اگر ہر ایک کے وادی سُر پر زور دیا جائیگا تو ہر ایک راگ کی شکل علٰحدہ علٰحدہ نکل آئے گی اب چند غیر مرّوج گرنتھ کی متون کا ذکر کیا جاتا ہو۔ کسی گرنتھ مین دیو گندہار بھیروین کے ٹھاٹھ پر آتا ہو اور اسمین گندہار اور نکھاد کے سُر ورج ہین۔ پنچم وادی ہو۔ کھرج نیاس کا سُر ہے۔ بعض سنگیت گرنتھون مین اس راگ کو کافی ٹھاٹھ پر لکھا ہو لیکن آجکل کومل دھیوت رواج مین ہے۔ کرناٹک سنگیتون مین دیوگندہار بلاول ٹھاٹھ مین ہو مگر ایسا سُروپ سطرف لوگ نہین مانتے۔ گانے کا وقت وہی ہے جو اساوری کا ہو۔ آروہی۔ سا گا ما پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دہا پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت۔ جھپتال

آستائی ۔ دیوگندہار سب مانت گنی لوگ اساوری میل لی دہا تجت ادھی روہ۔
انترہ ۔ سا پا کرت سمواد دھنا سری انگ و بدھ مت لچھ گت سوچ کہے چتر مت۔

آستائی

ما پا	نا دہا پا	سا ۔	سا سا سا
دے لے	وَ گن آن	دہا آ	رَ سَ بَ
×	۳	○	۱

نا	—	سا	سا	گا	رے	سا	دھا	—	پا
ما	آ	نَ	تَ	گرُ	نی	ای	لو	او	کَ
×		۳			۰		۱		
پا	—	گا	—	ما	پا	—	رے	سا	سا
آ	آ	سا	آ	وَ	ری	ای	ے	لے	لَ
×		۳			۰		۱		
پا	پا	گا	ما	پا	گا	گا	رے	—	سا
ری	دھا	تَ	جَ	تَ	آ	دھی	رو	اُو	ھَ
×		۲			۰		۱		

انترہ

ما	پا	دھا	دھا	پا	سا	—	سا	—	سا
سا	پا	کَ	ر	تَ	سَ	مَ	وا	آ	دی
×		۳			۰		۱		
رے	سا	گا	—	رے	رے	سا	دھا	—	پا
دَھ	آ	نَاَ	آ	سِ	ری	ای	اَن	ان	گَ
×		۳			۰		۱		
پا	پا	گا	ما	پا	دھا	پا	رے	سا	سا
وی	بُ	دَھ	مَ	ت	ل	آ	چھَ	گَ	تَ
×		۳			۰		۱		
پا	—	گا	ما	پا	گا	گا	رے	رے	سا
سو	او	چَ	کَ	ہے	چَ	تَ	ر	مَ	تَ
×		۳			۰		۱		

سِندھ بھیروِین

اساوری ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ مدھم وادی سُر ہے۔ پنچم کو کھرج بنا کر بھیروین گائی جائے تو

سندہ کی قطع ضرور نکل آئے گی - مند را اور مدھ استھان کے سُروں سے اِس راگ کو گانا چاہئے
آروہی - سا رے گا ما پا دھا نا سا - امروہی - سا نا دھا پا ما گا رے سا -

لچھن گیت - تیتالہ

استائی - مند رپنچم کھرج سگھنٹ یگ بھیروی میل بکھانت -
انترہ - مدھم وادی تامین سُدھ کر سُدھ بھیروی چتر بکھانت -

استائی

پا	گا	رے	گا	سا	رے	نا	سا	گا	رے	نا	سا	نا	دھا	پا	پا
من	ان	د	ر	پن	ان	چ	م	کھ	ر	ج	س	م	گ	ھ	ت
٥				١				×				٣			
پا	دھا	سا	سا	گا	رے	نا	نا	پا	-	دھا	سا	دھا	-	پا	پا
ن	ٹ	ی	گ	نکھے	لے	ر	دی	ے	لے	ل	ب	کھا	آ	ن	
٥				١				×				٣			

انترہ

گا	سا	گا	ما	پا	-	دھا	پا	ما	ما	پا	-	دھا	پا	گا	رے
م	ا	دھ	م	دا	آ	دی	ای	تا	آ	مین	این	س	دھ	ک	ر
٥				١				×				٣			
پا	گا	رے	گا	سا	رے	نا	سا	ما	گا	رے	سا	نا	دھا	پا	پا
سن	ان	دھ	او	نکھے	لے	ر	دی	چ	ت	ر	ب	کھا	آ	ن	ت
٥				١				×				٣			

دیسی

اساوری ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہے - آروہی مین گندھار اور دھیوت کے سُر ورج ہین اور

امروہی سمپون ہی کھرج اور مدہم کا سمواد ہے - اور گندھار کو کمپن کردینا اچھا ہے - رکھب اور نکھا کی سنگت اِس راگ مین اچھی معلوم ہوتی ہی - اس راگ کے اترانگ مین اساوری اور پوروانگ مین سارنگ ملتا ہی - ایسا بعض جاننے والون کا قول ہی - کوئی گائک اسمین بجاے کومل دھیوت کے تیور دھیوت لگاتے ہین اور بعض دونون دھیوتین لگاتے ہین یہ پسند پر موقوف ہی - آروہی - سارے ما پا نا سا - امروہی - سا نا دھا پا ما گا رے سا -

ہوری - دھمار (پلیت لے)

آستائی - بالم ہمرے بدیس سدھارے تھوری ہماری پیت رے -
انترہ - آس بھری مین ہوت نراسی کیسی چتر کی دیکھو الٹی ریت رے -

آستائی

گا	رے	گا	رے	—	سا	—	پا	پا	—	نا	—	سا	رے
با	آ	آ	ل	آ	مَ	آ	ء	مَ	ا	ے	ے	ے	بِ
×					۳					۱			
گا	—	—	رے	—	سا	سا	نا	—	—	سا	—	سا	—
دے	ے	ے	ے	ے	سَ	یں	دہا	آ	آ	آ	آ	رے	ئے
×					۳					۱			
رمے	رمے	رمے	رے	ما	ما	ما	پا	—	سا	دہا	—	پا	پا
تھو	او	او	ری	ای	ای	ھَو	ا	آ	آ	ری	ای	ای	ای
×					۳					۱			
ما	—	—	پا	—	—	دھا پا	گا	—	—	ری	—	نا	سا
پی	ای	ای	ای	ای	ی	تت	ری	ای	ای	ای	ای	ای	ای
×					۳					۱			

انترہ

ما	ـ	پا	نا	ـ	نا	نا	تا	ـ	ـ	نا	تا	تا	ـ
آ	آ	اَ	سَ	اَ	اَ	بھ	ری	ای	ای	ای	ای	مین	این
×					۳					۱			
نا	ـ	ـ	سا	ـ	سا	سا	نا	ـ	ـ	سا	ـ	ـ	ـ
ہو	او	او	تَ	اَ	اَ	نِ	را	آ	آ	سی	ای	ای	ای
×					۳					۱			
نا	ـ	ـ	سا	ـ	سا	نے	سا	نہا	ـ	دھا	ـ	پا	پا
کے	لے	لے	سی	ای	ای	چ	تَ	دَ	اَ	کی	ای	ای	ای
×					۳					۱			
پادھا	پاما	پا	گا	ـ	رےگا	ساگا	رےرے	رے	ما	پا	ـ	سا	ـ
دے	کھو	او	سَ	آ	کھی	ای	اُ	لَ	اَ	نٹ	ای	ای	ای
×					۳					۱			
دھا	ـ	پا	پا	ما	پا	دھا	گا	ـ	ـ	رے	ـ	نا	سا
ری	ای	ای	ای	ای	ای	تَ	ری	ای	ای	ای	ای	ای	ای
×					۳					۱			

ابھیری

اساوری ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہے - آروہی مین رکھب اور دھیوت کے سُر ورج ہین اور امروہی سمپورن ہی - مدھم وادی ہی اور نکھاد سموادی - اس راگ کی شکل بھیم پلاسی سے بہت مشابہ ہی - لیکن بھیم پلاسی کی دھیوت تیور ہی اور اسکی کومل - یہ دونون مین فرق ہی - واضح ہے کہ آجکل بعض مقامات پر بھیم پلاسی مین رکھب اور دھیوت کومل کرکے لگانے کا رواج ہی لیکن یہ گرنتھ کی مت نہین ہی - آروہی - ساگا ما پا نا سا - امروہی - سا نا دھا پا ما گا رے سا -

لچھن گیت جھپتال

آستائی - سنگ لیے ابھیر گن ناچت مدن موہن سانوری صورت سُو شیم دہن دہن شری برج دہن

انترہ ۔ سُو گم پن سہت دھن سمپورن رکت گن آدھر مُرلی کی سن ہرت چتر اکو من ۔

آستائی

ما ما	پا پا سا	سا —	ما دھا پا	گا ما	پا دھا پا	گا ما	گا رے سا
سن گت	لی ۔ سے آ	نکھے ای	ر گ ن	نا آ	چ ت م	د ن	مو ھ ن
×	٣	٥	١	×	٣	٥	١
پا پا	نا سا سا	ما گا	رے سا سا	رے سا	رے نا سا	رے سا	نا دھا پا
علی آن	و ری صو	ر ت	س ش م	دھ ن	دھ ن ش	ری پر	ج دھ ن
×	٣	٥	١	×	٣	٥	١

انترہ

پا پا	گا ما پا	نا نا	سا سا سا	نا سا	سا گا رےسا	سا —	نا دھا پا
سو گ	م پ ن	س ھ	ت دھ ن	سم ام	پو ر ن	ر آ	کت گ ن
×	٣	٥	١	×	٣	٥	١
گا گا	ما پا پا	گا ما	گا رے سا	رے نا	سا رے سا	نا سا	نا دھا پا
آ دھ	ر م ر	ن ای	کی س ن	ھ ر	ت چ ت	را آ	کو م ن
×	٣	٥	١	×	٣	٥	١

درباری

اساوری ٹھاٹھ کا سمپورن کھاڈو راگ ہی ۔ یہ راگ الاپ کے قابل ہی اور اس کا وقت رات کے دوسرے پہر مین پنڈتون نے مقرر کیا ہی ۔ اس راگ کا سب لطف مندر استھان کے سُرون مین ہے ۔ گندھار آروہی مین دُربل ہی اور امروہی مین دھیوت ورج ہی ۔ مدھ استھان کا رکھب اسمین وادی سُر ہی ۔ نکھاد اور پنچم کی سنگت اسمین رہتی ہی ۔ گندھار اندولت یعنے جھولتی رہتی ہی ۔ اس راگ کو بلمپت لے مین گانا مناسب ہے ۔ کانہڑا جو مشہور ہی دراصل صحیح لفظ کرنا ٹ ہی جسکو بدل کر کانہڑا مشہور ہوا اور درباری مسلمانون کا نام رکھا ہوا ہی ۔ چونکہ آروہی مین گندھار

کمزور ہے اسلیے کانی سے الگ ہوجاتا ہے۔ اور امروہی مین دہیوت ورج ہونے سے اساوری سے بھی الگ ہوجاتا ہے۔ آروہی۔ نا سا رے ما پا دھا نا سا۔ امروہی۔ سا دھا نا پا گا ما رے سا۔

لچھن گیت درباری جھپتال

آستائی ۔ دربار کی صورت گنین بکھانت نٹ بھیرین میل کرناٹ اُپ بھید۔
انترہ۔ وادی رکھب ہوت دہیوت بلوم تج گندھار مور چپت رسک جن من ہرت۔
سنچائی۔ مندر بچتر آت سنگت نیت پائی پا۔ پوروانگ نت پربل سونی شیتھ کے سمے۔
ابھوگ ۔ آروہی اور وہی لچھ سنگیت مت۔ نی سا رے ما پا دھا نی سا رے سا۔ رے رے سا نی پا گا گا ما رے سا۔

آستائی

رے	سا	دھا	نا	پا	سا	دھا	نا	سا	سا
د	ر	با	آ	ر	کی	ای	صو	ر	ت
×		٣			٥		١		
نا	سا	نا	سا	رے	دھا	—	نا	نا	پا
گ	ن	ی	ن	ب	کھا	٢	ا	ن	ت
×		٣			٥		١		
پا	پا	دھا	—	نا	سا	دھا	نا	سا	سا
ن	ٹ	بھے	لے	ر	وی	ای	ے	لے	ل
×		٣			٥		١		
گا	گا	گا	ما	رے	رے	رے	سا	نا	سا
ک	ر	نا	آ	ٹ	ا	پ	بھے	لے	د
×		٣			٥		١		

انترہ

ما	پا	دھا	—	نا	سا	سا	سا	—	سا
وا	آ	دی	ای	ری	کھ	ب	ہو	او	تَ
×		۳			٥		١		
سا	نا	رے	رے	سا	نا	سا	دھا	نا	پا
دھے	لے	وَ	تَ	بی	لو	او	مَ	تَ	جَ
×		۳			٥		١		
گا	—	گا	—	ما	رے	—	سا	رے	سا
گن	اَن	دھا	آ	رَ	سو	او	رَ	چھَ	تَ
×		۳			٥		١		
ما	پا	سا	نا	پا	گا	ما	رے	رے	سا
رَ	سی	کَ	جَ	ن	مَ	نَ	ھَ	آ	تَ
×		۳			٥		١		

سنچائی

ما	—	ما	ما	ما	پا	—	پا	نا	پا
مَن	اَن	دَ	رَ	بی	چی	ای	ترا	آ	ہتھ
×		۳			٥		١		
ما	—	پا	پا	سا	پا	نا	پا	نا	پا
سَن	اَن	گَ	تَ	نی	یا	تَ	پا	نی	پا
×		۳			٥		١		
پا	—	گا	—	ما	رے	رے	سا	رے	سا
پو	او	رولن	آن	گَنَ	نِ	تَ	پَر	تب	لَ
×		۳			٥		١		
ما	ما	پا	—	سا	دھا	—	نا	نا	پا
سُ	نی	شی	ای	تھ	کے	لے	سَ	سے	لے
×		۳			٥		١		

ابھوگ

ما	پا	دنہا	ـ	نا	سا	سا	نا	سا	سا
آ	آ	رو	او	ہی	اَ	دَ	رو	او	ہی
×		۳			۰		۱		
نا	سا	رے	سا	ـ	نا	سا	دہا	نا	پا
ل	اَ	چھ	سَن	اَن	گی	اِی	ت	م	ٹ
×		۳			۰		۱		
نا	سا	رے	ما	پا	دہا	نا	سا	رے	سا
نی	سا	رے	ما	پا	دہا	نی	سا	رے	سا
×		۳			۰		۱		
رے	رے	سا	نا	پا	گا	گا	ما	رے	سا
رے	رے	سا	نی	پا	گا	گا	ما	رے	سا
×		۳			۰		۱		

اڈانا

نٹ بھیروین میل یعنی اساوری ٹھاٹھ کا سمپوُرن راگ ہے اور کسی گرنتھ مین ہر پریا میل یعنی کافی ٹھاٹھ کے اوپر راگ مانا گیا ہی- گرنتھون کے مطابق اس راگ مین کومل دھیوت نہین ہے لیکن آجکل رواج مین دھیوت کومل ہی- مدھم گرہ کا سُر ہی اور کھرج وادی ہی- اسوجہ سے اس راگ مین سارنگ کی شکل پیدا ہوتی ہی لیکن امروہی مین پنچم اور گندہار کی سنگت سے گائک کو سارنگ سے اس کو علحدہ کرنا چاہیے- کرناٹک یعنی مدراس کے ملک کے سنگیتون مین ایسے اٹھانہ راگ کہتے ہین اور اسکا ٹھاٹھ کھماچ کا مانتے ہین درباری مین تمام لطف مندر اور مدھ استھان کے سُرون مین ہوتا ہی- اسیطرح اڈانے مین تار اور مدھ استھان کے سُر اچھے معلوم ہوتے ہین جو اچھے جاننے والے ہین وہ اس بھید سے واقف ہین کہ آدھی رات کے بعد جسقدر راگ ہین اُن کے تار استھان کے سُرون مین زیادہ لطف آتا ہی لہذا ایسے راگون مین جانے سے پہلے اڈانا گانا چاہیئے- آروہی- سا رے ما پا دہا نا سا

امروہی۔ سا دھا پا گا ما رے سا۔

لچھمن گیت اڈانا تیتالہ

استائی۔ کا ؤ اڈانا وی بدھ جن نت بھیرن کومیل ملا وت تم گرہ او رواوی کھرج سُر پاگا سنگت سو چلانا

انترہ۔ ہر پھر یا میل گنی کو ؤ گاوت رات سبے نت گانا۔ دھا گا در بل آت با وم منوہر سا رنگ چھبر سمانا

استائی

ما	—	پا	تا	سا	—	نا	دھا	نا	سا	تا	تا	رے	رے	نا	سا
گا	—	او	آ	ڈا	آ	آ	آ	آ	آ	نا	وی	بُ	دھ	جَ	نَ
۱				×				۳				۰			
ما	پا	سا	—	نا	نا	پا	—	گا	گا	ما	ما	رے	..	!	سا
نَ	ٹَ	سبھے	لے	رَ	دین	کو	او	بَ	لَ	لے	ے	نا	آ	وَ	ت
۱				×				۳				۰			
ما	—	ما	ما	پا	پا	دنا	نا	سا	دھا	نا	نا	سا	سا	سا	سا
مَ	ا	دھ	مَ	گر	ہَ	او	رَ	وا	آ	دی	کھ	ر	جَ	سُ	دَ
۱				×				۳				۰			
سا	سا	رے	ما	رے	رے	سا	—	نا	سا	ناسا	رے	نا	دھا	نا	ما
پا	گا	سَن	ان	گ	ت	سون	اَون	جا	آ	آ	آ	نا	آ	آ	آ
۱				×				۳				۰			

انترہ

ما	ما	پا	پا	دنا	—	نا	نا	سا	سا	—	سا	نا	سا	سا	سا
ھَ	رَ	پَ	یا	ے	لے	لَ	گ	نی	ای	کو	او	گا	آ	وَ	ت
۱				×				۳				۰			
نا	—	سا	سا	رے	رے	سا	سا	نا	سا	ناسا	رے	نا	دھا	دھا	پا
را	آ	ت	س	ے	لے	ن	ت	گا	آ	آ	آ	نا	آ	آ	آ
۱				×				۳				۰			

ما	پا	سا	سا	نا	نا	پا	پا	گا	گا	گا	ما	رے	—	سا	سا
دھا	گا	دُ	ر	ت	ں	آ	ئ	تپ	لو	تم	تم	تو	او	ہو	ر
۱				×				۳				۰			
نا	سا	سا	سا	رے	سا	سا	سا	نا	سا	ناسا	رے	نا	دھا	نا	ما
سا	آ	رن	گر	چ	ت	ر	س	ا	آ	آ	آ	نا	آ	آ	آ
۱				×				۳				۰			

کوشک

اِس کو عام طور پر کونسی یا کوسی کہتے ہین۔ یہ اساوری ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے۔ اِس راگ مین مالکوس کا انگ بہت کچھ معلوم ہوتا ہے۔ مدھم کا سُر وادی ہے جہان پنچم لگایا جاتا ہے وہان دھناسری کا انگ معلوم ہوتا ہے مگر اترانگ مین مالکوس ہونے سے دھناسری کا انگ جاتا رہتا ہے۔ دوسری مت سے یہ راگ کافی ٹھاٹھ پر مانا گیا ہے اور کانہڑے اور مالکوس سے مرکب خیال کیا جاتا ہے۔ ہم ایسے راگ کو کوسی کانہڑا کہتے ہین جو کافی ٹھاٹھ مین بیان کیا جائیگا۔ آروہی۔ ناسا گا ما۔ پاما۔ دھا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھا ما پا ما۔ گا رے سا۔

لچھن گیت رے وپک

آستائی۔ نٹ جگ بھیروی جن ستھان لچھن گیانی کرت پرمان۔

انترہ۔ مدھم وادی منڈت استھان کے شنک سکھ بھیا۔ کوا نے رتی پا اور وہ گت چتر مت کو گُنی رکھب ورجت جانے

آستائی

ما	سا	دھا	نا	سا	ما	ما	ما	گا	ما	پا	گا	رے	سا
ن	ٹے	جُ	گ	بھے	اے	ر	وی	ای	ج	ن	ستھا	آ	ن
۱		۲		×			۱		۲		×		
نا	—	نا	—	سا	—	سا	دھا	گا	ما	گا	رے	سا	سا
ل	آ	چھ	آ	گیا	آ	نی	ک	ر	ت	پر	ما	آ	ن
۱		۲		×			۱		۲		×		

انترہ

پا	گا	ما	دھا	نا	سا	سا	سا	—	سا	سا	سا	—	سا
م	آ	دھ	م	وا	آ	دی	من	آن	ڈ	ٹ	ستھا	آ	ن
۱		۲		×			۱		۲		×		

تا	—	سا	سا	نا	دہا	ما	ما	دہا	تا	تا	نا	دہا	ما
کے	لے	شِں	کَ	سُ	کھو	دَ	سبھے	لے	دَ	بَ	کھا	آ	نے
۱		۲		×		۱		۲			×		
ما	پا	گا	ما	ستھے	—	سا	نا	دھا	پا	دھا	نا	ما	سا
ری	پا	اَ	َ	ر	.	ے	کَ	تَ	جَ	تا	رَ	م	ت
۱		۲		×		۱		[illegible]			×		
تا	تا	سا	نا	دہا	:	ما	ما	دہا	نا	دہا	ما	گا	سا
کو	او	گئ	نِ	رِ	کَ	بَ	.	رَ	جِ	ت	جا	آ	نے
۱		۲		×		۱		۲			×		

کھٹ

اساوری ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اسمین دھیوت وادی ہی اور مدھم گرہ ہی پنچم نیاس ہے۔ یہ راگ سنکیرن ہے یعنی کئی راگون سے ملکر بنا ہی اسی لیے اِسکو پنڈت لوگ مشر میل کا راگ مانتے ہین اسمین بلاول ٹھاٹھ بھی ملا ہوا ہی اِس راگ کا مزاج شوخ ہونے سے گاتک اِسکو ٹمک وغیرہ سے گاتے ہین یہ اترانگ کا راگ ہے اور گانیکا وقت صبح ہی بعض گاتک اسمین تیور گندھار بھی لگاتے ہین اور بعض تیور دھیوت سے گاتے ہین دونون کھبین دونون گندھارین دونون نکھادین دونون دھیوتین لگاتے ہین۔ پوروانگ مین بھیرون کا انگ دکھایا جاتا ہی اور اترانگ مین اساوری کا انگ دکھاتے ہین بعض پنڈت کہتے ہین کہ یہ راگ چھ راگون سے ملکر بنا ہی اور اِسی لیے اِس کا نام کھٹ ہے کھٹ کے معنے سنسکرت مین چھ کے ضرور ہین۔ آروہی۔ نی سا گا ما پا۔ دہا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دہا پا دہی ما۔ گی رہا

لچھن گیت۔ جھپتال

آستائی۔ پرتھم سُدھ ٹھاٹھ بھیروی کو کرے دونون نی ہا گانی سون وپا نوم دھرے۔
انترہ۔ وادی دھیوت رُوچر سمے پربھات مورت کھٹ ملت پوما چترمت گواو کھے۔

آستائی

سا	نیِ	سا	گا	ما	ا	—	دہا	دہا	پا
پر	تھ	مَ	سُ	دَھ	تھ	ٓ	کھ	ن	شَ
×		۳			٥		۱۰		

اساوری ٹھاٹھ

سُر۔ سا رے گا ما پا دہا نا سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	اساوری	سا رے ما پا دہا سا	سا نا دہا پا ما گا رے سا	دھیوت	رکھب	اوڈو سمپورن	دوسرا پہر دن کا	پنچم. یہ گندھار کی مینڈ اچھی معلوم ہوتی ہے۔ معمولی برتاوے کا راگ ہے
۲	جونپوری	سا رے ما پا دہا نا سا	سا نا دہا پا ما گا رے سا	دھیوت یا نکھاد	رکھب یا گندھار	کھاڈو سمپورن	"	معمولی راگ ہے۔
۳	دیوگندھار	سا گا ما پا نا سا	سا نا دہا پا ما گا رے سا	پنچم	کھرج	اوڈو سمپورن	"	دھناسری اور اساوری کو ملایا ہے۔ آروہی میں دھناسری کا رنگ ہے لیکن اساوری کا انگ زیادہ رہنا چاہیے معمولی برتاوے کا راگ ہے۔
۴	سندھ بھیروین	سا رے گا ما پا دہا نا سا	سا نا دہا پا ما گا رے سا	کھرج یا مدھم	پنچم کھرج	سمپورن	"	بعض امروہی میں کومل رکھب بھی دیتے ہیں نہایت معمولی راگ ہے
۵	دیسی	سا رے ما پا نا سا۔	سا نا دہا پا ما گا رے سا	مدھم	کھرج	اوڈو سمپورن	"	بعض دونوں دھیوت لگاتے ہیں اور بعض صرف تیور دھیوت۔ معمولی راگ ہے
۶	ابھیری	نا سا گا ما پا نا سا	سا نا دہا پا ما گا رے سا	"	نکھاد	"	صبح	پرانے گرنتھوں کا راگ ہے کم گایا جاتا ہے۔

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۷	درباری	نِ سا۔گا رے۔ما پا۔دھا نا سا	سا دھا نا پا۔ما پا۔گا۔ما رے سا	رکھب	نکھاد	سمپورن کھاڈو	آدھی رات	گندہار پر اندولت ہے بعض گندہار کو آروہی مین چھوڑ دیتے ہین نکھاد اور پنچم کی مینڈ اچھی ہے معمولی راگ ہے۔
۸	اڈانا	سا رے ما پا دھا نا سا	سا دھا پا گا ما رے سا	کھرج	پنچم	کھاڈو کھاڈو	″	تار استھان مین اس راگ کو گانا چاہیے پنچم اور گندہار کی سنگت رہتی ہے معمولی راگ ہے۔
۹	کوسی	نِ سا۔گا ما۔پا ما۔دھا نا سا	سا نا دھا ما پا ما گا رے سا	مدھم	کھرج	اوڑو سمپورن	آدھی رات	مالکوس اور دھناسری ملی ہوئی معلوم ہوتی ہین کم گایا جاتا ہے
۱۰	کھٹ	نِ سا گا ما پا۔دھا سا	سا نا دھا پا۔دھی ما۔پا ما۔گی را سا	دھیوت	رکھب	″	دوپہر کو	دونون رکھب دونون گندہار دونون دھیوت دونون نکھاد ہین کئی راگون کو بہت خوبی کے ساتھ ملایا ہے اسلیے اسکی آروہی امروہی بہت مشکل ہے۔

ٹوڈی ٹھاٹھ

گرنتھون مین اس ٹھاٹھ کا نام نٹ برالی میل ہر اور آجکل یہ نام اسکا ٹوڈی راگنی کی وجہ سے مشہور ہوا
اِس ٹھاٹھ مین حسب ذیل سُر ہین - کھرج - کومل رکھب - کومل گندھار تیور یا کڑی مدھم - پنچم - کومل دھیوت
تیور نکھاد اِس میل سے پہلا راگ باعتبار اہمیت ٹوڈی ہے - واضح رہے کہ فی زمانہ ٹوڈی کے بہت سے
اقسام مروج ہین لیکن یہ سب اگلے مسلمانون کے ایجاد ہین - گرنتھون مین صرف ایک ٹوڈی ہے -

ٹوڈی

نٹ برالی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہر - دھیوت آمین وادی سُر ہر - آروہی مین رکھب دُربل ہر اس
راگ مین بعض پنڈت گندھار کو بھی وادی مانتے ہین لیکن چونکہ اِس کا وقت دوسرے پہرن کا ہے
اسلیے دھیوت کو وادی کرنا مناسب ہے اور گندھار کو سموادی صبحکے وقت تیور مدھم کا راگون مین استعمال
شاستر کے اعتبار سے اچھا نہین ہر لیکن چونکہ رواج مین تیور مدھم ہر لہذا مجبوراً اس کو ماننا پڑتا ہے -
صبحکے وقت کے راگون مین آجکل علاوہ ٹوڈی کے گورسارنگ اور ہنڈول مین بھی تیور مدھم کا رواج
ہر لیکن گرنتھون مین سدھ مدھم ہر اور تیور مدھم جائز نہین ہر - رواج مین آجکل چند اقسام ٹوڈی
کے گائے جاتے ہین جنمین گاہک سدھ مدھم بھی لگاتے ہین - اس راگ کا مزاج قائم ہر لہذا بلپت لے
مین اس راگ کو گانا زیادہ مناسب ہے - اور سننے والون کو زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہر - آروہی) - سا رے گا
می پا دھا نی سا - امروہی - سانی دھا پا می گا رے سا -

خیال تیتالہ

استائی - لنگر کا کری یے جب ما وموڑے انگوا لگجاوے -
انترہ - سن پاوے مورا ساس ننند یا دروہ موہے گروا لگاوے -

استائی

×	۳	۰	۱
			– دھا پا گا می پا
			– نِ سَ رِ

دہا	—	—	—	—	دہاپا	—	—	دہاپا	—	دہا	—	پا	میگا	—	—
گا	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	کـ	آ	ری	ای	ـے	اـے	اـے	اـے
×				۳			۰	۰				۱			
را	گا	را	—	سا	—	نی	سا	سا	سا	دہا	—	—	—	پا	دہا
جِ	نَ	ما	آ	رو	او	مو	ـے	آن	گ	وا	آ	آ	آ	لَ	گـ
×				۳				۰				۱			
پا	می	دہا	پا	نی	دہا	سا	نی	را	دہا	سا	نی	دہا	پا	گامی	میپا
جا	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	ـے	لَن	گـ	ز
×				۳				۰				۱			

انترہ

گا	می	دہا	—	نی	سا	را	سا	دہا	نی	سا	را	سا	نی	دہا	پا
سُ	ـن	پا	آ	ـرے	ـسے	مو	ری	سا	آ	س	نَ	نَ	دی	یا	آ
۱				×				۳				۰			
گا	راگا	را	سا	نی	دہا	پا	می	دہا	نی	سا	را	سا	نی	دہا	—
[illegible]	او	نَہ	دو	او	دَ	مو	ـسے	کـ	دَ	وا	آ	آ	لَ	گا	آ
۱				×				۳				۰			
پا															
اـے															
۱															

بہادری ٹوڈی

یہ راگ نائک بخشو کا بنایا ہوا ہے۔ جسن زمانے مین یہ شخص سُلطان بہادر گجراتی کے دربار مین ملازم تھا اِسنے یہ راگ اختراع کیا اور سلطان بہادر بادشاہ کے نام پر اِسکا بہادری ٹوڈی نام رکھا۔ ٹوڈی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اور معمولی ٹوڈی سے اِسمین یہ فرق ہے کہ اسمین زیادہ تر مندر استھان کے سُر مستعمل ہین مندر استھان کی دھیوت وادی ہے اور مدھ استھان کی گندھار سموادی ہے۔ اِس راگ کو صرف مندر

اور مدہ استہان کے سُرون سے گانا چاہیے اور سُرکےپلپت رہنا چاہیے اسوقت اسکی شکل علحدہ رہنا ممکن ہو - مدھم ور رکھب کی اس راگ مین سنگت رہتی ہے - آروہی - دہا پا دہا نی سا - را گا - می پا - دہا نی سا - امروہی - سا نی دہا - می گا را سا -

لچھن گیت - سول

آستائی - انو درت درت برام گھو گرو پلت نشان مانت تال انگ شاستر سمت پرمان -
انترہ - سم وشم اتاگت اتیت گرہ اگم درت مدھ پلپت بھید چترمان -

آستائی

دہا	دہا	پا	پا	دہا	دہا	را	را	—	سا
آ	نو	ر	ت	در	ت	ب	را	آ	م
×		○		ا		۲		○	
سا	را	گا	گا	را	گا	را	سا	—	سا
ل	گھو	گ	رو	پل	ت	ن	شا	آ	ن
×		○		ا		۲		○	
نی	سا	گا	گا	می	را	گا	می	—	دہا
ما	آ	ن	ت	تا	آ	ل	ان	ان	گ
×		○		ا		۲		○	
می	دہا	می	گا	را	گا	را	را	—	سا
شا	آ	ستر	س	م	ت	پر	ما	آ	ن
×		○		ا		۲		○	
انترہ									
نی	سا	گا	گا	می	می	پا	—	دہا	پا
س	م	وی	ش	م	آ	نا	آ	گ	ت
×		○		ا		۲		○	

می	-	دہا	دہا	نی	تبا	نی	دہا	پا	پا
ا	تی	ای	تَ	گرِ	ۃ	آ	آ	گ	م
×		۵		۱	،	۲		۰	
می	دہا	نی	تبا	رآ	گآ	گا	می	گا	می
دَ	ر	تَ	مُ	دَھ	بِ	لم	اَم	بَ	ت
×		۵		۱		۲	.	۰	
دہا	تی	دہا	می	گا	را	گا	را	-	سا
نھے	لے	دَ	غَ	تَ	رَ	پَر	ما	آ	نَ
×		۵		۱	-	۲		۰	

ملتانی

توڑی ٹھاٹھ کا اُوڑو سمپورن راگ ہی اور اس کا وقت تیسرے پہر دن کا ہی اس راگ کو پوربی ٹھاٹھ کے راگون سے پیشتر گانا چاہیے اِس کی آروہی مین رکھب اور دھیوت کے سُر ورج ہین یہ اسلیے کیا گیا کہ اس کا وقت تیسرے پہر کا ہی اور رکھب اور دھیوت کے سُر صبح کے راگون کی نشانی ہین امرہی مین یہ راگ سمپورن ہی۔ پنچم کا سُر وادی ہی۔ اس راگ مین مدہم اور گندھار کی سنگت رہتی ہی بلکہ اِن دونون سُرون کا اندولن یعنی جھولانا زیادہ مناسب ہے۔ آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہی یہ تیسرے پہر کے راگون کی نشانی ہی کیونکہ گرنتھون مین پنڈت لکھتے ہین کہ دوپہر کے راگون مین دھیوت اور گندھار چھوڑنے والے راگون کو اچھی طرح گا کر سننے والون کے دلون مین رکھب اور دھیوت چھوڑنیوالے راگون کے سننے کی خواہش پیدا کرنا چاہیے۔ ملتانی مین گندھار کومل ہی اِسی کو تیور کرنے سے گائک فوراً پوربی ٹھاٹھ مین داخل ہو جاتا ہی۔ دن کے پچھلے پہر مین جو راگ ہین ان کا تمام لطف کھرج مدہم اور پنچم کے سُرون مین منتقل ہو جاتا ہی اس بات کو سب اچھے گانیوالے جانتے ہین۔ آروہی۔ سا گامی پانی سا امروہی۔ سانی دہا پامی گا را سا۔

لچھن گیت اکتالہ

آستائی میل برالی کو سادہ گاوت سبتان آردہن رنی دہا سُر بن سمے کہت اپران۔

انترہ - پنچم جہارج ادی ہوت ما گا پا گا سنگت سمان دھناسی پلاسی گھت تیور دھر چپ ملن -

استائی

سا	نی	سا	سا	می	گا	می	—	پا	پا	—	پا
ے	لے	لَ	بَ	را	آ	لی	ای	کو	سا	آ	دھَ
×		٥		۱		٥		۱		۲	
می پا	—	پا	دھا	پا	پا	--	می	پا	می	گا	—
گا	آ	وَ	ت	سَ	بَ	ہَ	اُ	ل	تا	آ	ن
×		د		۱		٥		۱		۲	
گا	می	پا	—	نی	نی	نی	سا	نی	دھا	پا	پا
اَ	آ	رو	ا	ھَ	نَ	ری	دھا	سُ	ر	بِ	نَ
×		٥		۱		٥		۱		۲	
پا	پا	می	گا	می	پا	گا	—	را	سا	—	سا
سَ	ے	لے	کَ	ھَ	تَ	آ	آ	پَ	را	آ	نَ
×		د		۱		٥		۱		۲	

انترہ

پا	—	پا	می	گا	می	پا	نی	نی	سا	—	سا
پَن	اَن	چَ	مَ	جَ	ہان	وا	آ	دی	ہو	اُو	ٹ
×		٥		۱		٥		۱		۲	
نی	نی	سا	گا	را	سا	نی	نی	سا	نی	دھا	پا
ما	گا	پا	گا	سَن	اَن	گَ	ٹ	س	ما	آ	نَ
×		٥		۱		٥		۱		۲	
گا	می	پا	نی	سا	گا	را	—	سا	نی	سا	سا
دھ	آ	تنا	آ	سی	پ	ڑا	آ	[illegible]	[illegible]	ہ	ٹ
×		٥		۱		٥		۱		۲	

نی	سا	نی	دہا	پا	گا	پا	گا	را	سا	ـ	سا
تی	ای	ؤ	ر	دھ	ڑ	چ	آ	تر	ا	آ	ن
×		٥		ا		٥		ا		٢	

گوجری

ٹوڈی ٹھاٹھ کا کھاڈو یعنی چھ سُر کا راگ ہی اور پنچم اسمین ورج ہی دھیوت وادی سُر ہے اور رکھب سموادی گانے کا وقت دن کے دوسرے پہر مین مانا گیا ہی۔ گرنتھو نمین گوجری بھیرن ٹھاٹھ کی راگنی ہے اسمین بھی پنچم کا سرورج ہی۔ لیکن آجکل غیر مروج ہی۔ بعض گائک گوجری کو سمپورن کرکے گاتے ہین جس سے ٹوڈی اور گوجری مین کوئی فرق نہین معلوم ہوتا لہذا پنچم کو ورج کرکے گانا مناسب ہے اور یہی مت صحیح ہی۔ آروہی۔ سا را گا می دہا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا می گا را سا۔

لچھن گیت۔ اکتالہ

استائی۔ بہت چتر گوجری سُرن ما دہا نی سا رے گا رے رے سا نی سا گا گا رے گا ما گا دہا دہا ماگا ما دہا نی دہا ما گا دہا ما نی دہا ما گا دہا ما گا رے سا۔

انترہ۔ دہا دہا ما دہا نی سا سا سا سا نی سا گا گا رے سا نی نی سا رے نی دہا گا گا رے سا سا نی نی سا رے رے نی دہا ما دہا نی دہا ما گا رے رے گا رے سا سا۔

استائی

را	را	گا	را	سا	سا	نی	نی	سا	را	نی	دہا
کَ	ھ	ٹ	چ	ت	ڑ	گو	او	ج	ری	سُ	ڑ
×		٥		ا		٥		ا		٢	
می	دہا	نی	سا	را	سا	را	گا	را	را	سا	ـ
ما	دہا	نی	سا	رے	سا	رے	گا	رے	رے	سا	آ
×		٥		ا		٥		ا		٢	
نی	سا	گا	گا	را	گا	می	گا	دہا	دہا	می	گا
نی	سا	گا	گا	رے	گا	ما	گا	دہا	دہا	ما	گا
×		٥		ا		٥		ا		٢	

می دہا	نی دہا	می گا	دہا می	گا را	سا —
ما دہا	نی دہا	ما گا	دہا ما	گا رے	سا —
×	٥	۱	٥	۱	۲
انترہ					
دہا دہا	می —	دہا —	نی —	سا̇ سا̇	سا̇ سا̇
دہا دہا	ما آ	دہا آ	ما آ	سا سا	سا سا
×	٥	۱	٥	۱	۲
نی سا̇	گا̇ گا̇	را̇ سا̇	نی نی	سا̇ را̇	نی دہا
نی سا	گا گا	رے سا	نی نی	سا رے	نی دہا
×	٥	۱	٥	۱	۲
گا̇ گا̇	را̇ —	سا̇ سا̇	نی نی	سا̇ را̇سا̇	نی سا̇ دہا
گا گا	رے لے	سا سا	نی نی	سا رے	نی دھا
×	٥	۱	٥	۱	۲
می دہا	نی دہا	می گا	را را	گا را	سا سا
ما دہا	نی دہا	ما گا	رے رے	گا رے	سا سا
×	٥	۱	٥	۱	۲

میان کی ٹوڈی

ٹوڈی ٹھاٹھ سے میان کی ٹوڈی پیدا ہوتی ہی۔ دھیوت وادی ہی اور رکھب سموادی۔ اِس کا گانا مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے مانا گیا ہی۔ بلپت لے مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہی اسمین پنچم کا سُر بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے اور اسی بنا پر اِس کو ٹوڈی سے علیحدہ کیا جاتا ہی گانے کا وقت وہی ہی جو ٹوڈی کا ہی۔ آروہی۔ سا را سا۔ دہانی سا۔ را گا۔ می دہا۔ نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا۔ می گا را سا۔

لچھن گیت جھپتال

استائی۔ میان کی بُدھ سمت ٹوڈی دوتی یاجا ین سُر برالی سہت گاوت ابھی رام۔
انترہ۔ لے بلمپت بِچر مدھ مند ررو چِسر سمو ادی کرت دھر پاوت سدا رام

استائی

گاسا	-	را	-	سا	نی	سا	را	نی	دھا
می	ای	یان	آن	کی	بُ	دھ	سُ	م	ت
×		۳			۰		۱		
می	-	دھا	نی	سا	را	گا	را	-	سا
ٹو	او	ڈی	ای	دو	تی	یا	جا	آ	ین
×		۳			۰		۱		
نی	سا	را	نی	دھا	دھا	نی	پا	پا	پا
سُ	رَ	بَ	را	آ	لی	ای	سَ	ہِ	ت
×		۳			۰		۱		
پا	گا	را	گا	گا	را	-	را	-	سا
گا	آ	وَ	ت	اَ	بھی	ای	را	اَ	م
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	پا	دھا	دھا	-	سا	سا	نی	سا	سا
لے	لے	بِ	لَم	اَم	پَ	تَ	بِ	چَ	رَ
×		۳			۰		۱		
می	-	دھا	نی	سا	را	گا	را	سا	دھا
مَ	اَ	دھَ	مَ	اَ	ند	رَ	رُو	چَ	رَ
×		۳			۰		۱		
می	دھا	می	گا	گا	را	را	گا	را	سا
سَم	اَم	وا	آ	دی	کَ	ر	ت	دھَ	رَ
×		۳			۰		۱		

	می پا ـ	دہا نی سا	را گا	را ـ سا	ـ
	پا آ	وَ تَ سَ	دا آ	رَ آ مَ	
	×	۳	۵	۱	

درباری ٹوڈی

یہ مشرمیل کا راگ ہی اور درباری اور ٹوڈی کو ملا کر بنایا گیا ہی۔ ٹوڈی کے جسقدر اقسام مروج ہین اُن کا سا را دا ر و مدار مدھم اور نکھاد کے سُر و نیر ہے ایسا پنڈت لوگ کہتے ہین یعنی انھین دونون سُرنکو تیور اور کومل کرنے سے ٹوڈی کی قسمین بنائی گئی ہین۔ مثلاً درباری ٹوڈی مین تھوڑی اساوری ملانے سے بلاس خانی ٹوڈی ہو جائے گی۔ یہ جسقدر ٹوڈی کے اقسام ہین سب مسلمان گائکون کے ایجاد کیے ہوے ہین گرنتھ مین کوئی قسم نہین لکھی ہے۔ علیحدہ علیحدہ راگ جوڑدینے سے ہمیشہ ان کی شکلون کے متعلق گائکون مین تکرار رہتی ہی حسب ذیل قسمین ٹوڈی کی مختلف مقامات مین مروج پائی جاتی ہی۔

آسا ٹوڈی۔ گوجری ٹوڈی۔ گندہاری ٹوڈی حسینی ٹوڈی۔ بہادری ٹوڈی۔ درباری ٹوڈی۔ بلاس خانی ٹوڈی۔ لچھمی ٹوڈی۔ دیسی ٹوڈی۔ کھٹ ٹوڈی۔ لاچاری ٹوڈی۔ سگھرائی ٹوڈی۔ مندریک ٹوڈی سوہا ٹوڈی۔ جونپوری ٹوڈی۔ میان کی ٹوڈی۔

چھتر پنڈت اپنی گرنتھ لکش سنگیت مین لکھتے ہین "جن راگون کا میل دیا گیا ہو اُنکے نام شریک کرنے مین کوئی ہرج نہین ہی اور جہان راگ کے قاعدے یعنی آروہی امروہی اور وادی سمبوادی سُر اچھی طرح قائم ہو سکین اور راگ کا دھرم رہ سکے اس کو راگ کہنے مین اور اسے ماننے مین کچھ ہرج نہین ہے گرنتھون مین راگ کا لچھن ایسا لکھا ہی کہ جو سُر و سننے والون کے دل کو خوش کرے اُسے راگ کہنا لازم ہی۔ مشر راگون کا بیان ہمیشہ تکرار پیدا کرتا ہی اس وجہ سے مین نے اپنے گرنتھ (لکش سنگیت) مین زیادہ بیان نہین کیا۔ مسلمانون نے ہندو سنگیت کو کچھ بڑھایا ہی۔ یہ غلط نہین ہی۔ دکھن کے سنگیتو مین اسوقت بھی مسلمان گائکون کے راگ بنائے ہوے موجود ہین۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو ہمین کوئی ہرج نہین ہی۔ ہم تو یہ کہتے ہین کہ ان راگون سے ہمارے سنگیت مین اضافہ ہو گیا" آروہی

ما پا دہا نا سا۔ را سا۔ گا۔ می پا۔ دہا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا۔ نی دہا پا۔ گا ما گا را سا۔

لچھن گیت۔ جھپتال

آستائی - آدھ نیک روپ در بار ٹوڈی سُو کھد کرنا ٹ سن یوگ چار ٹ ای سو کر

انترہ - سوہت دھواڑے واری کرنا ٹ جل اپر میلا پک ولت سنگیرن کے چتر

آستائی

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
پا	ما	پا	پا	دھا	نا	سا	سا	دھا	نا
آ	اَ	دھ	نی	ک	رو	اُو	پ	د	ـَ
×		٣			٥		١		
را	را	را	را	سا	نا	سا	سا	را	دھا
با	آ	رَ	ٹو	ا	ڈی	ای	سُ	کھ	دَ
×		٣			٥		١		
دھا	دھا	گا	گا	گا	را	را	گا	—	پا
کَ	رَ	نا	آ	ٹ	سَن	اَن	یو	اُو	گ
×		٣			٥		١		
گا	ما	را	گا	را	سا	—	دھا	نا	سا
چا	آ	رَ	ٹو	او	ڈی	ای	سو	کَ	رَ
×		٣			٥		١		

انترہ

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
پا	پا	دھا	دھا	دھا	نی	نی	سا	—	سا
سو	اُو	ھَ	ت	دھو	وا	دی	وا	آ	ری
×		٣			٥		١		
دھا	نی	سا	را	گا	را	را	را	سا	دھا
کَ	ـ	نا	آ	ٹ	ج	ل	اَ	پَ	ر
×		٣			٥		١		
دھا	نا	دھا	پا	دھا	ما	پا	گا	گا	ما
مے	لے	لا	آ	پ	ک	و	ل	س	ت
×		٣			٥		١		

	دہا نا	دہا ما پا	گا ما	گا را سا	
	سن ان	کی ر ن	ک ہے	چ ت ر	
	×	۳	۵	۱	

بلاس خانی ٹوڈی

ٹوڈی ٹھاٹھ کا کھاڑو سمپورن راگ ہو آروہی مین گندہار ورج ہو اور امروہی سمپورن ہو۔ کھرج وادی ہو اور نیچم سمبوادی اس ٹوڈی کو بلاس خان پسر تانسین نے اختراع کیا ہو۔ یہ مشر سیل کا راگ ہو اور ٹوڈی اور اساوری ٹھاٹھ کے ملا دینے سے اس راگ کی قطع پیدا ہوتی ہو اس آمیزش کی وجہ سے کڑی مدھم کی جگہ اس راگ مین سُدھ مدھم آگئی۔ کڑی مدھم اگر لگائی بھی جاتی ہو تو کمی کے ساتھ۔ دوسرا نتیجہ یہ ہو کہ دونون رکھب اِس راگ مین مستعمل ہین آروہی مین تیور رکھب اور امروہی مین کومل رکھب اور اساوری کی طرح اسمین بھی آروہی مین گندہار کا سُر ورج ہو۔ بلاس خانی ہمیشہ اساوری کیطرح گائی جاتی ہو۔ لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ اسمین نکھاد تیور رہو اور اساوری کی نکھاد کومل ہو۔ یہی تیونکھا بلاس خانی مین ایک ایسا سُر ہو جو اِسکی قطع کو ٹوڈی سے ملا دیتا ہو اور اساوری سے علیحدہ کر دیتا ہو۔ ہمارے حصۂ ملک یعنی لکھنؤ مین دونون نکھادون اور دونون مدہمون کا استعال ہو لیکن تیور رکھب مصرف مین نہین آتی اور نہ گندہار آروہی مین ورج کی جاتی ہو۔ ذیل مین جو خیال اس راگ کا لکھا گیا ہو وہ اسی طریقے پر ہو جیسے یہ راگ لکھنؤ مین گایا جاتا ہو۔ آروہی۔ سارے ما پا دہا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا ما گا را سا۔

خیال۔ تیتالہ

استائی۔ جب تے من موہن دیکھی لا پیا رات تے کچھ نا سوہاوے مائی۔
انترہ۔ اُن کے دیکھے بن دیکھے جیا مین جو آوت ہو تو ہر یا ہو کیسے نہ جائے مائی۔

استائی

دہا دہا می گا	گا پا - را سا	را - نی -	گا گا - گا
ج ب تے لے	م آ آ ن	مو او او ار	او ھ ۴ ن
۱	×	۳	۵

گا را را سا	نی سا نی دھا	دھا نی سا را	گا - گا -
دے لے کمی لا	پیا آ را آ	ئے ب تے لے	ک ا چھ ا
ا	×	۳	٥
پا - - پا	گا - را سا	سا - دھا -	دھا سا دھا -
نا آ آ سو	ہا آ آ آ	آ آ آ آ	آ آ آ آ
ا	×	۳	٥
دھا نی سا را	گا - ما -	گا - را -	سا را گا می
آ آ آ آ	دے لے ما آ	آ آ آ آ	ای ای ای ای
ا	×	۳	٥

انترہ

			ما ما دھا -
			م ن کے اے
			٥
دھا سا سا -	سا نی سا را	سا نی سا را سا دھا	دھا نی دھا پا
دے لے کھے لے	ب ن دے	لے کھے جی	یا آ مین جو
ا	×	۳	٥
پا - پا پا	گا - ما -	نا - دھا -	ما - گا -
آ آ و ت	ہے لے لے لے	لے لے لے لے	لے لے لے لے
ا	×	۳	٥
را - سا -	نی - سا -	گا - پا دھا	را - سا -
لے لے لے لے	تو او او او	ہے لے یا ہو	او او او او
ا	×	۳	٥
سا دھا پا دھا	پا - گا -	دھا - نی -	سا را گا می
کی ای بج ن	جا لے لے لے	ما آ آ آ	آ آ ای ای
ا	×	۳	٥

ٹوڑی ٹھاٹھ

سُر - سارا گامی پا دہا نی سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سر	برن	وقت	کیفیت
۱	ٹوڑی	سارا گامی پا دہا نی سا	سانی دہا پا می گا را سا	دھیوت	گندھا	سمپون	دوپہرن	معمولی راگ ہے -
۲	بہادری ٹوڑی	دہا پا دہا نی سا - را گا - می پا دہا نی سا	سانی دہا - می گا را سا	"	"	سمپون کھاڈو	"	مندا استھان مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہے امروہی مین پنچم ورج ہے کم گایا جاتا ہے
۳	ملتانی	نی سا گا می پا نی سا	سا نی دہا پا می گا را سا	پنچم	نکھاد	اوڈو سمپون	تیسرے پہرن	معمولی راگ ہے -
۴	گوجری	سارا گا می دہا نی سا	سا نی دہا می گا را سا	دھیوت	گندھار یا رکھب	کھاڈو کھاڈو	دوپہرن	"
۵	میانکی ٹوڑی	سا را سا - دہا نی سا - را گا می دہا نی سا	سا نی دھا پا - می گا را سا	"	رکھب	کھاڈو سمپون	"	آروہی مین پنچم نہین ہے اور امروہی مین پنچم الپ ہے یعنی بہت کمی کے ساتھ لگائی جاتی ہے کم
۶	درباری ٹوڑی	پا پا دھا نا سا - را سا - گا - می پا - دہا نی سا -	سانی دہا پا - می نی دہا پا - گا ما گا را سا -	کھرج	پنچم	وکر سمپون	"	درباری اور ٹوڑی کو ملایا ہے - مندا استھان مین درباری ہتی ہے اور مدھ استھان مین نکھاد اور مدھم تیور ٹوڑی کی ہے - کم گائی جاتی ہے -
۷	بلاس خانی ٹوڑی	سا رے ما پا دھا نی سا	سانی دھا پا - ما گا - را سا	"	"	کھاڈو سمپون	"	اساوری اور ٹوڑی کو ملایا ہے دونون کھیین ہین - مدھم سُدھ ہے - آروہی مین گندھار نہین ہے صرف نکھاد تیور ہے اور اسی سے ٹوڑی کی شکل پیدا ہوتی ہے کم گاتے ہین
۸	چھایا ٹوڑی	سارا گا - می دہا سا	سا دھا می گا را سا	دھیوت	رکھب	اوڈو اوڈو	"	پنچم اور نکھاد کے سُر ورج ہین - مندا استھان مین زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے کم گاتے ہین

پوربی ٹھاٹھ

شاستر گرنتھون مین جس ٹھاٹھ کو پیشتر رام کریا (रामक्री) کہتے تھے اسی کو آجکل پوربی ٹھاٹھ کہتے ہین - اسکے سُر حسب ذیل ہین - کھرج - کومل رکھب - تیور گندہار - تیور مدھم - پنچم - کومل دہیوت کومل نکھاد - اگر غور سے دیکھا جائے تو پوربی اور بھیرون ٹھاٹھ مین صرف ایک مدھم کا فرق ہی یعنی اگر بھیرون ٹھاٹھ مین سُدھ مدھم کی جگہ تیور مدھم رکھدیا جائے گا تو پوربی ٹھاٹھ بنجائیگا - کرناٹک سنگیت مین اس ٹھاٹھ کا نام کام وردھنی میل (कामवर्धनी) ہی - آجکل اس ٹھاٹھ کا نام - پوربی راگنی سے لیا گیا ہی جو آگے بیان کی جاتی ہی - واضح رہے کہ پوربی ٹھاٹھ مین جسقدر راگ ہین وہ دو طریق پر گائے جاتے ہین - بعض پوربی انگ اور بعض سری انگ - جو راگ پوربی انگ گائے جاتے ہین انمین ہمیشہ نکھاد اور گندھار کی سنگت رہتی ہی اور جو راگ سری راگ کے طریق پر گائے جاتے ہین ان مین پنچم اور رکھب کی سنگت رہتی ہی -

پوربی

یہ پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے - گانے کا وقت شام ہی - گندہار کا سُر اسمین وادی ہے عام طور پر اسے سری راگ کی راگنی مانتے ہین اور یہ سروپ شام کے وقت واقعی بہت اچھا معلوم ہوتا ہی - سری راگ مین وادی سُر رکھب ہے اور پوربی مین گندھار وادی سُر ہے لہذا اس راگ کو سری راگ کے بعد گانا مناسب ہے - گائک اِس راگ مین گندہار کے ساتھ سُدھ مدھم بھی امروہی مین لگاتے ہین اسمین کوئی شاستر کا قاعدہ نہین ٹوٹتا جیسا کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہی کسی گرنتھ مین پوربی راگنی بھیرون ٹھاٹھ پر لکھی ہوئی ہی اس اعتبار سے اِسمین سُدھ مدھم کا ہونا لازم ہی لیکن چونکہ رواج مین یہ راگنی شام کے قریب گائی جاتی ہی لہذا گائک اسمین دونون مدھمین لگاتے ہین اور اصل تو یہ ہی کہ آجکل یہ راگنی دونون مدھمون ہی کے ذریعہ سے پہچانی جاتی ہی لیکن تیور مدھم پر زیادہ زور رہتا ہی - دکھن کے سنگیتون مین پوربی مین صرف تیور مدھم لکھی ہوئی ہی لیکن یہان ایسا رواج نہین ہی - شام کے وقت کے راگون مین پنچم کے سُر پر زیادہ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ اسی سُر کے اوپر سے بہت سے راگ الگ الگ ہو جاتے ہین -

پیشتر بیان کیا جا چکا ہی کہ بھیرون ٹھاٹھ مین سُدھ مدھم کی جگہ تیور مدھم داخل کرنے سے پوربی

ٹھاٹھ بنتا ہی اسیطرح پر بھیرن ٹھاٹھ کی آروہی مین مدہم اورنکھا د ورج کرنے سے جیسے رام کلی بنتی ہی اسی طور پر پوربی ٹھاٹھ کی آروہی مین مدہم اورنکھادکے ورج کرنے سے ایک راگنی بنتی ہی جسکا نام رام کریا ہی یہ تقسیم بھیرن اورپوربی ٹھاٹھون کی شدھ اورتیور مدھمون کے ذریعہ سے اورانمین مدہم اورنکھا د ورج کرکے راکم کلی اوررام کریا راگون کا نکالنا نہایت علمی اُصول پر ہی۔ افسوس ہے کہ ہماریطرف اِس راگ یعنے رام کریا کا رواج نہین ہی لیکن ہمارے نزدیک یہ راگ رواج دیے جانے کے قابل ہی۔

اِس ٹھاٹھ کے اترانگ کے راگون مین ایک اورغیر مروّج راگ ہی جسکا نام برج (बिरज) ہی اسمین بھی دونون مدھمین ہین لیکن رات کے پچھلے پہر کا راگ ہونے کی وجہ سے اسمین شدھ مدہم غلاصہ ہی۔ پوربی بڑی سیدھی سُروپ کا راگ ہی یعنی اِس کی آروہی امروہی وکر یعنی ٹیڑھی نہین ہی۔ اس راگ کو بھی آشرے راگ کہتے ہین۔ آشرے راگ کی تعریف پیشتر بیان کی جاچکی ہی۔

بعض گائک کہتے ہین کہ سری راگ کی رکھب اور دہیوت سے پوربی کی رکھب اور دھیوت ایک سُرتی اونچی ہے مگر ایسی باتون سے ہمیشہ تکرار بڑھتی ہی اورنتیجہ کچھ نہین پیدا ہوتا۔ ہمارے حصئہ ملک یعنی لکھنؤ مین یہ رواج ہی کہ پوربی مین دونون دھیوتین لگائی جاتی ہین بلکہ زیادہ تر مصرف تیور دھیوت کا رہتا ہی اورکومل دہیوت کمی کے ساتھ مستعمل ہوتی ہی۔ آروہی۔ سا را گی می پا دہا نِ سا۔ امروہی۔ سا نِ دہا پا می گی را سا۔

لچھمن گیت پوربی چکرتال

استائی۔ ارے من رتن بچار تج سب او بچار گھری پل آودہ بتیت۔

انترہ۔ چتر کو کر سمرن ہوت بھو ترن چکر دھر کو سمبھار۔

استائی

پا	دہا	می	پا	می	گی	گی	را	گی	گی
آ	ے	م	ن	رٗ	ب	ن	بِ	چا	ر
×				۲		۳		۴	
نِ	را	گی	می	گی	را	سا	سا		
ت	ج	س	ب	آ	وی	چا	ر		
۵				۶		۷			

مِ	دھاِ	نِ	سا	نِ	را	گی	را	سا	سا
گھا	ری	پ	ل	آ	وَ	دہ	بی	ت	ت
۸				۹		۰		۰	

انترہ

گی	گی	می	دھا	نی	نی	سا	سا	سا	سا
چ	ت	ر	کو	کَ	رَ	سُ	مَ	رَ	نَ
×				۲		۳		۴	
نی	سا	سا	را	نی سا	نی	دھا	پا		
ہو	اُو	ت	بھ	وَ	ت	رَ	نَ		
۵				۶		۷			
می	دھا	می	گی	می	را	گی	را	سا	سا
چ	آ	کر	آ	دہ	رَ	کو	سم	بھا	رَ
۸				۹		۰		۰	

سری راگ

پوربی ٹھاٹھ سے سری راگ نکلتا ہے لیکن یہ مروجہ مت ہے۔ شاستروں مین سری راگ کا ٹھاٹھ کافی ہے آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج کرنے کا رواج ہے اور امروہی اسکی سمپورن ہے۔ رکھب وادی سُر ہے اور سموادی پنچم ہے اور کوئی پنچم کو وادی مانتا ہے اور کھرج کو سموادی۔ دکھن کے پنڈت گرنتھوں کے مت کے اعتبار سے اِس راگ کو کافی ٹھاٹھ پر گاتے ہین۔ اِس راگ کا مزاج قائم ہے اسلیے بلمپت لے مین گانا زیادہ بہتر ہے۔ گانے کا وقت شام ہے۔ سری راگ مین بعض کا قول یہ ہے کہ دھیوت کو سموادی کرنا چاہیے لیکن چونکہ دھیوت آروہی مین ورج ہے لہذا الکش سنگیت کے مصنف چتر پنڈت کے نزدیک پنچم ہی کو سموادی ماننا چاہیئے۔ آروہی۔ سا رامی پانی سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا می گی را سا۔

لچھن گیت سری راگ۔ چوتال

آستائی۔ سری راگ گنی بکھانے پوربی کو میل جانے آروہن دھا گا بن کر وادی سُر رکھب مانے

انترہ ۔ گوری مالوی تروَن پوروی کی سوہت بھار جا پانچ شبہ چتر اندر پریت پر مانے۔
سینچائی ۔ مَن ہر بھوپال جیت کلیان ہمیر ہیم پوریا آشام کہت کلپ درم تن پہ نامے۔
ابھوگ ۔ گن ساگر بہہ گوُ مالو گمبھیر سندہ گوگوا و کلیان کنبھ بھا و بھٹ مت پر مانے۔

آستائی

رٓا	رٓا	رٓا	سا	ـــ	سا	نی	نی	سا	نی	دھا	پا
سی	ری	ای	را	آ	گ	گُ	نی	ب	کھا	آ	نے
×		٥		ا		٥		ا		۲	
می	ـــ	پا	دھا	می	گی	گی	ـــ	را	سا	سا	ـــ
پو	او	ر	وی	کو	او	ے	لے	ل	جا	آ	نے
×		٥		ا		٥		ا		۲	
نی	سا	را	ـــ	سا	سا	دھا	پا	نی	نی	سا	سا
آ	آ	رو	او	ء	نَ	دھا	گا	بِ	نَ	ک	ر
×		٥		ا		٥		ا		۲	
نی	سا	نی	دھا	پا	دھاپا	می	گی	را	گی	را	سا
وا	آ	دی	ای	سُ	ر	رِ	کھَ	ب	ما	آ	نے
×		٥		ا		٥		ا		۲	

انترہ

پا	دھا	پا	ـــ	نی	ـــ	نی	نی	سا	سا	سا	سا
گو	او	ری	ای	ما	آ	ل	دی	تِ	ر	و	نَ
×		٥		ا		٥		ا		۲	
نیرٓا	ـــ	رٓا	گی	رٓا	ـــ	سا	ـــ	نیرٓا	ـــ	دھا	پا
پو	او	ر	دی	ای	ای	کو	او	سو	او	ھَ	تَ
×		٥		ا		٥		ا		۲	

ما –	پا –	نی –	سا رآ	رآ رآ	سا سا
بھا آ	رجا آ	پان آن	چ شُ	بھ چ	ت ر
×	○	ا	○	ا	۲
نی سا	نی دھا	– پا	می گی	را گی	را سا
اِن اِن	در پڑ	اَ ستھہ	م ت	پر ما	آ نے
×	○	ا	○	ا	۲

سنچائی

سا سا	پا پا	پا –	می –	دھا دھا	دھا پا
م ن	ھ ر	بھو او	پا آ	ل جے	اے ت
×	○	ا	○	ا	۲
می –	پا –	پا پا	نی سا	نی دھا	– پا
کَ آ	لیا آ	ن ھ	می ای	ر ہے	لے م
×	○	ا	○	ا	۲
پا –	می دھا –	گی گی	گی را –	را را	سا سا
پو او	دیا آ	آ آ	شا آ	م ک	ھ ت
×	○	ا	○	ا	۲
سا –	را –	سا سا	پا پا	می دھا	– پا
کَ آ	لپ م	دُرو م	ت ن	پ نا	آ ے
×	○	ا	○	ا	۲

ابھوگ

پا دھا	پا –	نی نی	سا سا	سا –	سا –
گ ن	سا آ	گ ر	ب جھ	اِ گ	آ او
×	○	ا	○	ا	۲

	نی -	ڑا گی	گی سا	نی -	سا نی	دھا پا	
	ما آ	ل و	گم اَم	بھی ای	کر سیا	اِن دھ	
	×	○	ا	○	ا	۲	
	می می	پا -	نی سا	ڑا -	سا نی	سا سا	
	گو او	گاو او	او کت	لیّا آ	ن کمُ	اُم بجّ	
	×	○	ا	○	ا	۲	
	نی سا	نی دھا	- پا	می گی	را گی	را سا	
	بھا آ	وَ بھ	آ کٹ	مَ ت	پَرِ ما	آ نے	
	×	○	ا	○	ا	۲	

ہنس نارائن

پوربی ٹھاٹھ کا اُوڈو کھاڈو راگ ہی اور آروہی مین دھیوت اور نکھاد کے سُر ورج ہین اورامرہی مین صرف دھیوت کا سُر ورج ہے ۔ کھرج وادی اور پنچم سموادی ہی۔ پوربی ٹھاٹھ مین اس راگ کے علاوہ کوئی دوسرا متذکرہ بالا سُرون کو اسی طریق پر آروہی امروہی مین ورج نہین کرتا۔ گانے کا وقت سہ پہر ہے۔ آروہی۔ سا را گی می پا سا۔ امروہی۔ سا نی پا می گی را سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ بھج مَن نارائن ہنس نام پورت سب تورے من کے شیو کام۔

انترہ۔ نام لیت واکو نہ ہن نہ پیرت جا شَرن چتر تجے ابھی مان۔

آستائی

سا را گی می	پا - پا -	می گی گیری پا	می گی را سا
بھ ج مَ نَ	نا آ را آ	یَ نَ ہَن اَن	سَ تا آ مَ
ا	×	۳	○
سا را گی را	سا سا پا پا	می گی می را	گی را - سا
پو او رَ ت	سَ بَ تو رے	مَ نَ کے شی	وَ کا آ مَ
ا	×	۳	○

انترہ

پا	ـــ	پا	سا	سا	سا	سا	سا	را	را	گی	را	سا	ـــ	را	سا
نا	آ	مَ	لے	لے	ئَ	وا	آ	کو	نِ	دَھن	نَ	پی	ای	رَ	تَ
۱				×				۳				۰			
سا	ـــ	را	نی	پا	پا	پا	پا	می	گی	می	می گی	پا	گی	را	سا
جا	آ	شَ	رَ	نَ	چَ	تَ	رَ	تَ	جَ	ا	بھی	ای	ما	آ	نَ
۱				×				۳				۰			

مالوی

پوربی ٹھاٹھ کی سمپورن راگنی ہے-آروہی مین نکھاد دربل یعنی کمزور ہے اور امروہی مین دھیوت دُربل ہے اسلیے کھاڈو کھاڈو کرکے گائی جاتی ہے-یہ راگنی بھی سری انگ گائی جاتی ہے اور سری راگ کی ایسی رکھب اسمین بھی وادی ہے-اِس راگنی کو شام کے وقت گانا چاہیے-سندھی پرکاش راگون مین جیساکہ بیشتر بیان کیا جاچکا ہے گندھار اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے لہذا یہ سنگت اِس راگ مین بھی گائک لوگ دکھاتے ہین-یہ راگ پنڈتون نے نیا نکالا ہے اور چونکہ خوبصورت ہے اسلیے مانا جاتا ہے-کسی گرنتھ مین مالوی مارواٹھاٹھ مین پائی جاتی ہے یعنی اِسکی دھیوت تیور رکھی ہے-سار امرت گرنتھ مین یہ راگنی بھیرون کے ٹھاٹھ پر لکھی ہے اور کسی گرنتھ مین یہ راگنی کھماچ ٹھاٹھ پر پائی جاتی ہے لیکن مختلف متین پُرانے زمانے کی ہین اور مروّج نہین ہین-آروہی-سارا گی می پا-می دہا سا امروہی-سا نی پا می گی را سا-

لچھن گیت تیتالہ

استائی- اُٹھن من کرلے پیارے دن گرا ستا چلت سدھارے-
انترہ- کنچن منڈت گگن براجت دیو پُشپ گل مالوی راجے.

آستائی

سا	ـــ	پا	پا	گی	گی	پا	پا	گی	ـــ	را	سا	سا	را	سا	ـــ
اُو	اُو	ٹھ	نَ	مَ	نَ	کَ	رَ	لے	لے	لے	لے	پیا	آ	رے	اے
۰				۱				×				۳			

سا سا گی گی	می دھا سا -	سا سا سا سا	نی‌را می دھا -
دِ نَ کَ رَ	آ آ سا آ	چ ل تَ سِ	دھا آ لے لے
٥	ا	×	٣

انترہ

گی - می دھا	سا - سا سا	سا سا سا سا	سا را سا سا
کَن اَن چَ نَ	مَن اَن ڈِ تَ	گَ گَ نَ بِ	را آ جَ تَ
٥	ا	×	٣
را - گی می	- گی را سا	سا - سا سا	نی‌را - نی دھا
دی ای وَ چُ	اُ شَپ گَ لَ	ا آ ل وی	را آ جی لے
٥	ا	×	٣

ترون

اِس کا نام گرنتھون مین تربینی ہی - یہ پوربی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے اور مدھم کا سُر اِسمین ورج ہے - یہ راگ سری راگ انگ ہونے کی وجہ سے اِس کا وادی سُر رکھب مانا جاتا ہی - مدھم ورج ہونے سے گندھار اور پنچم کی سنگت رہتی ہی - امروہی مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہی - بعض اِس کو سمپون مانتے ہین اور رکھب کو وادی سُر مانتے ہین - مگر چتر پنڈت کو یہ مت پسند نہین ہی - بعض اسے بارو ٹھاٹھ مین شام کے وقت پنچم وادی کرکے گاتے ہین - سری راگ اور اسمین یہ فرق ہی کہ اسکی آروہی مین گندھار اور دھیوت نہین ہی اور امروہی سمپون ہی یعنی ترون کھاڈو کھاڈو راگ ہے اور سری راگ اوڈو سمپون ہی اسمین گندھار اور پنچم کی سنگت کی وجہ سے اور بھی سری راگ سے اِسکی شکل علیحدہ ہو جاتی ہی - آروہی - سا را گی پا دھا نی سا - امروہی - سا نی دھا پا گی را سا

لچھن گیت جھپتال

استائی - کام ورد ھنی جنیت ترون لکھت بھید لچھ کو بد سُگر مدھم کرنی سید -
انترہ - راکھت سری انش گا پارہت بنت سنگ سمپورن کو او گہت چتر لچھن مت بھید -

استائی

را	–	را	را	سا	گی	را	سا	سا	سا
گا	آ	مَ	وَ	دَ	دَھ	نی	جَ	نِ	تَ
×		۳			۰		۱		
را	را	گی	گی	پا	گی	گی	را	–	سا
تِ	رَ	وَ	نَ	لِ	کھَ	تَ	بھے	لے	دَ
×		۳			۰		۱		
نی	سا	پا	پا	–	پا	پا	دھا	پا	پا
لَ	اَ	چھ	کو	او	بِ	دَ	سُ	گَ	رَ
×		۳			۰		۱		
سا	نی	دھا	پا	پا	گی	پا	گی	را	سا
مَ	اَ	دَھ	مَ	کَ	رَ	نی	شی	.ای	ہ
×		۳			۰		۱		
				انترہ					
پا	–	نی	نی	سا	سا	–	سا	–	سا
را	آ	کرَ	ٹَ	بِس	ری	.ای	اَن	اَن	شَ
×		۳			۰		۱		
نی	سا	گی	را	سا	نی	سا	نی	دھا	پا
گا	پا	رَ	ھ	تَ	نِ	تَ	سن	اَن	گَت
×		۳			۰		۱		
سا	–	گی	پا	پا	پا	پا	دھا	دھا	پا
سن	اَن	پو	کر	نَ	کو	او	کَت	ھ	تَ
×		۳			۰		۱		
نی	سا	نی	دھا	پا	گی	پا	گی	را	سا
چَ	ٹ	رَ	جِ	نَ	مَ	تَ	بھے	لے	وَ
×		۳			۰		۱		

سری ٹنک

اِسکو ٹنکیکا بھی کہتے ہین اور ٹنکرا بھی عوام مین مشہور ہی - یہ پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور سری آگ کے انگ سے گایا جاتا ہی - پنچم اسمین وادی سُر ہی اور رکھرج سموادی ہی - ایک مت سے یہ راگ کھاڈو کرکے گایا جاتا ہی اور مدھم کا سُر اسمین ورج کیا جاتا ہی لیکن کھاڈو ہونے پر بھی یہ راگ تروَن سے علیحدہ رہیگا - اِسلیے کہ تروَن مین رکھب وادی سُر ہی اور اس راگ مین پنچم وادی سُر ہے - گوری جو اس ٹھاٹھ مین گائی جاتی ہی اسمین گندھار نہین ہی اسلیے یہ راگ گوری سے الگ ہوگیا اور مالوی سے یون الگ ہے کہ مالوی کی آروہی مین نکھاد ولج ہی اور امروہی مین دھیوت ورج ہی - علاوہ برین مالوی مین وادی سُر رکھب ہے اور اِس راگ مین پنچم - سری راگ سے اِسطرح علیحدہ ہی کہ سری راگ کی آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج ہین لیکن اس راگ مین ایسا نہین ہی - آروہی - سارا گی پا دھا نی سا - امروہی - سا نی دھا پا می گی را سا -

لچھن گیت - سول

آستائی - کام ورد ھنی سُرٹنکی مانت زسندھی پرکاشں پھر پنچم نیوت کر -
انترہ - تروَن انش رکھب مدھم لُت جھت جب گوری برنت اگ مالوی اندہ چتہ -

استائی

گی	-	را	سا	سا	سا	سا	را	سا	سا
کا	آ	مَ	دَ	رَ	دَھ	نی	ای	سُ	رَ
×		○		۱		۲		○	
سا	-	نی	را	گی	می	گی	را	سا	سا
کٹن	آن	کی	ای	ما	آ	نَ	ث	نَ	رَ
×		○		۱		۲		○	
سا	-	پا	پا	می	دھا	نی	دھا	پا	پا
سَن	آن	دھی	پَرَ	کا	آ	شَ	پَ	جے	رَ
×		○		۱		۲		○	

پا	-	می	می	گی	می گی	گی	را	سا	سا
پن	ان	چ	م	نی	ای	و	ت	ک	ر
×		०		۱		۲		०	

انترہ

پا	دھا	پا	پا	نی	-	سا	سا	سا	سا
تِ	ر	و	نَ	آن	آن	شُ	ری	کھَ	ب
×		०		۱		۲		०	
نی	-	را	گا	را	سا	را	نی	دھا	پا
مَ	آ	دھ	مَ	اُ	اُ	جھِ	ت	جَ	بَ
×		०		۱		۲		०	
می	-	می	-	سا	سا	نی	دھا	پا	پا
گو	او	ری	ای	بَ	ر	نَ	ت	آ	گ
×		०		۱		۲		०	
می دھا	دھا	می	گی	می	را	گی	را	سا	سا
ما	آ	لَ	وی	آن	آن	دھ	چَ	ت	ر
×		०		۱		۲		०	

گوری

یہ راگ ایک مت سے بھیروں ٹھاٹھ پر بیان کیا جا چکا ہے۔ دوسری مت سے یہ راگ پوربی ٹھاٹھ پر گایا جاتا ہے۔ اوڈو کھاڈو راگ ہے۔ اِس کی آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج ہے اور امروہی مین گندھار ورج ہے۔ رکھب اسمین وادی سُر ہے اور پنچم سموادی۔ گانے کا وقت شام کو مانا جاتا ہے۔ اِس راگ مین سری راگ کا انگ خلاصہ طور پر معلوم ہوتا ہے اور مندر استہان کی تکھاد بہت لطف دیتی ہے گوری راگ کی شکل کی بابت کئی مت بھید ہین اگلے زمانے مین سری راگ کو پنڈت لوگ کافی ٹھاٹھ مین اوڈو سمپورن کر کے گاتے تھے یعنی اسکی آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج مانتے تھے اور گوری کو بھیروں ٹھاٹھ کے سروں مین گاتے تھے اور اسکی آروہی مین بھی گندھار اور دھیوت ورج کرتے تھے

اور امروہی سمپورن رکھتے تھے۔ چونکہ اُسوقت یہ دونون راگ علحدہ علحدہ ٹھاٹھ سے نکلتے تھے اسیلیے اِن دونون کی شکل ایک دوسرے مین نہین ملتی تھی کیونکہ جب ٹھاٹھ بدلا تو راگ کی شکل خواہ مخواہ علحدہ علحدہ رہے گی لیکن اِس زمانے مین سنگیت بدل گیا اور یہ دونون راگ پوربی ٹھاٹھ مین مانے جانےلگے جب انکے لکشن ایک سے ہوگئے تو ان کا گانا بھی مشکل ہوگیا اسیلیے لوگون نے اور مت ایجاد کیے۔ کسی نے یہ کہا کہ دھیوت اور گندھار آروہی امروہی دونون مین ورج ہونا لازم ہین۔ اور کسی نے کہا کہ گوری مین پنچم ورج کرنا ضروری ہی۔ سوم ناتھ پنڈت اپنے گرنتھ مین لکھتے ہین کہ گوری مین دھیوت اور گندھار ورج کرنا ضروری ہی۔ اُنھون نے چیتا گوری کا بھی نام لکھا ہی لیکن اس کا لکشن نہین لکھا۔ آجکل رواج مین بعض گائک دونون مدھمون سے اِس راگ کو گاتے ہین اِس طریق سے کہ سری راگ کے انگ پر اسمین زیادہ زور دیتے ہین اسیلیے پوربی سے الگ ہو جاتا ہی۔ بھاؤ بھٹ پنڈت اپنے گرنتھ رتناکر مین لکھتے ہین کہ گوری کی آٹھ قسمین ہین لیکن چونکہ وہ مروج نہین ہین لہذا ان کا بیان کرنا فضول۔ آروہی۔ سا رامی پانی سا امروہی۔ سانی دھا پامی راسا۔

لچھن گیت جھپتال

استائی ۔ پوروی میل گت گوری مون گنی کھت پنچم سموادی نت انگ سری سمت۔

انترہ ۔ سمپورن کو اوکہت اپر گندھار رہت چکل مدھم سمت بدرہ کہت لچھ گت۔

استائی

را —	را را —	گی —	را را سا	ني سا	سا سا —	سا را	ني دھا دھا
پو او	ر دی ای	ے اے	ل گ ت	گو او	(ر) مون اون	گ لی	ک ھ ت
×	٣	٥	١	×	٣	٥	١
مي —	مي را را	را —	را سا سا	مي دھا	مي گی را	گی گی	را را سا
پن ان	چ م دی	وا آ	دی ن ت	آن ان	گ س ری	س ب	سُ م ت
×	٣	٥	١	×	٣	٥	١

انترہ

را —	سا سا سا	سا سا	ني سا سا	ني سا	را را سا	دھا سا را	را ني دھا
سم آم	پُو ر ن	کو او	ک ھ ت	آ پ	ر گن ان	دھا م	ر ہ ت
×	٣	٥	١	×	٣	٥	١

می دھا مج گن ×	می گی ـ ل م ا ۳	را گی دھ م ٥	را را سا س جِ ت ۱	آرا آرا بُ دھ ×	سا سا سا کت ھ ث ۳	را ـ ل آ ○	گی را سا چھ گ ت ۱

دیپک

پوربی ٹھاٹھ کا سمپون راگ ہی - آروہی مین رکھب ورج ہی اور امروہی مین نکھاد ورج ہی - کھرج اسمین وادی سُر ہی گانے کا وقت دن کے چوتھے پہر مین مانا گیا ہی - دوسری مَت مین اِسکو کلیان ٹھاٹھ مین نکھاد کا سُر ورج کرکے لکھتے ہین - سنگیت پاریجات مین اِسکو بھیرن ٹھاٹھ کا راگ لکھا ہی - اِس مت سے اِسمین مدھم اور نکھاد ورج کرتے ہین اور کھرج کو وادی سُر مانتے ہین - لیکن چتر پنڈت لکش سنگیت مین لکھتے ہین کہ ہم کو پہلا مت پسند ہی - اِس راگ کی نسبت بیان کیا جاتا ہی کہ یہ راگ اب نہین ہا یہ غلط ہی دیپک کے گانے سے چراغ روشن نہین ہوتے یہ خیال کرکے گانیوالون نے اِسے چھوڑ رکھا ہی مگر وہ میگھ کونسا ہی جسکے گانے سے پانی برستا ہی؟ آجکل آئے دن قحط رہتا ہی ایسے راگ کی بہت ضرورت ہی چتر پنڈت لکھتے ہین کہ جب گائکون نے دیپک کا گانا چھوڑ دیا اسوقت سری راگ کی رکھب کومل کرکے گانے لگے - پہلے سری راگ کو کافی ٹھاٹھ مین گاتے تھے یہ گرنتھون سے ثابت ہی - آروہی - ساگی می پا دھانی سا - امروہی - سا دھا پا - می گی را سا -

لچھن گیت دیپک جھپتال

آستائی - دیپک کتھن کرت راگ لچھن گرنتھ میل کام وردہن دن است جا گت -
انترہ - آروہ تجے رکھب آوروہ آنی کھت وادی سُر ہیو کھرج چتر کو سمت -
سنچائی - اہوبل کہت میل لو ماتی ورج کلیانی کو او کہت سپتمو سُر برہت -
ابھوگ - لوپن گنی کہت روپ کو مند مت پنڈت سکل چتر شاستر کو انوسرت -

آستائی

	سا ـ دی ای ×	پا گی پا پ سن کت ۳	گی را تھ ن ٥	سا را سا کن ر ت ۱	

نی سا	را	سا	گی	-	پا	پا	می	دھا	پا
را	آ	گ	ل	آ	چھ	ن	گرن	آن	ٹھ
×		۳			○		۱		
پا	-	می	می	گی	می	دھا	پا	نی	سا
ے	لے	ل	کا	آ	م	و	ر	دھ	ن
×		۳			○		۱		
سا	سا	پا	گی	پا	گی	-	را	را	سا
د	ن	آ	آ	ست	جا	آ	م	گ	ت
×		۳			○		۱		

انترہ

گی	-	می	دھا	پا	سا	سا	نی	را	را
آ	آ	رو	او	ھ	ت	بے	ر	کھ	ب
×		۳			○		۱		
نی	نی	را	-	سا	می	گی	را	را	سا
ا	و	رو	او	ھ	ا	نی	ک	ھ	ت
×		۳			○		۱		
نی	را	سا	گی	می	پا	پا	نی	را	سا
وا	آ	دی	س	ر	بھ	یو	کھ	ر	ج
×		۳			○		۱		
سا	سا	پا	گی	-	پا	گی	را	سا	سا
چ	ت	ر	گو	او	ن	ت	س	م	ت
×		۳			○		۱		

سنچائی

را	سا	پا	پا	پا	می	می	دھا	—	پا
آ	ہو	بَ	لَ	کَ	ھَ	تَ	ے	اے	لَ
×		۳			۰		۱		
می	—	دھا	دھا	پا	می	—	می	گی	گی
ما	آ	لَ	وَ	ما	نی	ای	وَ	رَ	جَ
×		۳			۰		۱		
گی	—	می	دھا	می	گی	گی	گی	را	سا
کَ	آ	لیا	آ	نی	کو	او	کَ	ھَ	تَ
×		۳			۰		۱		
نِی	را	سا	گی	می	پا	می	گی	می	گی
سَ	آ	پت	مُو	سُ	رَ	وِ	رَ	ھَ	تَ
×		۳			۰		۱		

ریوا

پوربی ٹھاٹھ کا اوڑو راگ ہے۔ اسمین مدھم اور نکھاد کے سُر ورج ہین پنچم اور گندھار کی اسمین سنگت رہتی ہو۔ بعض کے نزدیک گندھار وادی ہو اور بعض کے نزدیک کھرج۔ یہ راگ پورو انگ کا ہو اور وقت اِس کا شام کو مانا گیا ہو۔ چونکہ اِس راگ مین سری راگ کا انگ ہے ایسلیے اسمین رکھب کو سموادی مانتے ہین بعض کا بیان ہو کہ اسمین مدھم کا ورج کرنا لازمی ہو اور بعض کے نزدیک اسے سمپون گانا چاہیے لیکن چتر پنڈت نے جو مت پسند کی ہو اُس کو اوپر لکھدیا گیا ہو اسمین خوبی یہ ہو کہ اِس مت سے یہ راگ ترون اور سری ٹنک وغیرہ سے بآسانی الگ ہوجاتا ہو۔ ترون مین صرف مدھم ورج ہو اور اسمین مدھم اور نکھاد دونون ورج ہین یہ فرق ہو۔ آروہی۔ سا را گی پا دھا سا۔ امروہی سا دھا پا گی را سا۔

لچھّن گیت سول

استائی۔ پوربی میل لکھت ریوا شاستر سُومت انو لُوم پرتی لوم مانی سُر نت ورجت۔

انترہ۔ وادی کھرج کہت گاپا سنگت بلست بھیرو میل پر یوگیت چتر مت سمجھت۔

آستائی

گی	—	را	سا	سا	—	سا	را	سا	سا
پُو	اُو	رَ	وی	سے	لے	لَ	لِ	کہَ	تَ
×		○		۱		۲		○	
سا	را	سا	—	گی	پا	گی	را	سا	سا
رے	لے	وا	آ	شا	آ	ستر	سُ	مَ	تَ
×		○		۱		۲		○	
دھا	دھا	پا	—	را	را	راگی	را	—	سا
آ	نو	لو	ال	مَ	پر	تی	لو	او	مَ
×		○		۱		۲		○	
دھا	دھا	پا	پا	گی	پا	گی	را	سا	سا
ما	نی	یُں	رَ	لِی	تَ	ؤ	دَ	جَ	تَ
×		○		۱		۲		○	

انترہ

پا	دھا	پا	—	سا	سا	سا	را	را	سا
وا	آ	دی	ای	کہ	رَ	تَ	کَ	ھَ	تَ
×		○		۱		۲		○	
سا	سا	را	—	سا	سا	دھا	دھا	پا	پا
گا	یا	سَن	ان	گَ	تَ	بِ	لَ	س	تَ
×		○		۱		۲		○	
سا	—	پا	پا	پا	—	دھا	دھا	—	پا
بھے	لے	رَ	ءَ	سے	لے	لَ	ئے	لے	وَ
×		○		۱		۲		○	

سا	-	دہا	پا	گی	پا	گی	را	سا	سا
گن	م	پت	چ	ت	ر	سُ	م	ج	ت
×		٥		۱		۲		٥	

جیت سری

پوربی ٹھٹھا کا سمپورن راگ ہر اسکی آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہین اور امروہی اسکی سمپورن ہر بعض گندہار کو وادی کہتے ہین اور بعض کھرج کو وادی مانتے ہین۔ گانے کا وقت شام ہر۔ اس کو بعض گرنتھ صبح کا راگ لکھتے ہین اور بعض اس راگ مین تیور دھیوت مان کر مارو اٹھا ٹھ مین اس کو داخل کرتے ہین لیکن لکش سنگیت کے مصنف کہتے ہین کہ یہ دونون متین ہمین ناپسند ہین اس راگ مین برآری دیسکارا و دھوکسری ملتے ہین۔ شام کے وقت رکھب اور دھیوت ورج کرنیوالے راگ سوائے اسکے کوئی نہین ہین لہذا اس کی شکل بہت صاف ہر۔ شام کے وقت رکھب او دھیوت آروہی مین ورج کرنیوالے راگ سوائے اسکے کوئی نہین ہر اسلیے اس کی شکل سب سے علیحدہ ہر۔ آروہی ساگی می پانی سا۔ امروہی۔ سانی دہا پا می گی را سا۔

لچھن گیت جیت سری سول فاختہ

آستائی۔ آہو بل راگ لکھت جیت سری ویدہی یُت کام وردھنی جنت سندھی پرکاش اُچت

انترہ۔ ادعروہ رہی دہا دی یُت گرہ سُرنی اُچت انش گندہار کرت چتر ہردے ہرت

آستائی

نی	نی	می	گی	می	گی	را	را	سا	سا
اَ	ہو	بَ	لَ	رَا	اَ	گَ	لِ	کمَ	تَ
×		٥		۱		۲		٥	
سا	را	سا	سا	گی	-	پا	گی	را	سا
بے	لے	تَ	بِس	رِی	اِی	دِی	دھی	یلا	تَ
×		٥		۱		۲		٥	

سا	-	گی	گی	می	دھا	پا	نی	سا	سا
کا	آ	م	و	ر	دھ	نی	ج	ن	ت
×		○		۱		۲		○	
نی	-	می	می	گی	-	پا	گی	را	سا
سَن	آن	دہی	پر	کا	آ	شن	م	رچ	ت
×		○		۱		۲		○	
انترہ									
می	می	گی	-	می	دھاپا	سا	سا	سا	سا
آ	دھ	رُو	اُو	ھ	ری	دھا	وی	یُو	ت
×		○		۱		۲		○	
نی	نی	سا	را	نی	-	سا	نی	دھا	پا
گر	ھ	سُ	ر	نی	ای	اُ	ج	آ	ت
×		○		۱		۲		○	
پا	را	را	را	سا	-	نی	دھا	پا	پا
آن	آن	شن	گن	دھا	آ	ر	ک	ر	ت
×		○		۱		۲		○	
نی	نی	می	می	گی	گی	می	گی	را	سا
چ	تُ	ر	ہر	دے	لے	ہ	ر	کہ	ت
×		○		۱		۲		○	

پوریا دھناسری

پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ وادی سُر اسمین نیچ پنچم ہے۔ یہ راگ پوریا اور دھناسری سے ملکر بنتا ہے اسمین سُدھ مدھم نہ ہونے اور نیچ پنچم وادی ہونے سے راگ پوربی سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور سری راگ کا بھی انگ اسمین نہین ہے۔ بسنت اور پرج اترانگ کے راگ ہین اور یہ پوروانگ کا لہذا انسے بھی الگ ہے ایک مت مین یون لکھا ہے کہ دھناسری اور بھیم پلاسی کو الگ کرنیکے لیے یہ قاعدہ

رکھا ہی کہ بھیم پلاسی کو کافی ٹھاٹھ پر گاتے ہین اور یہ جو پوریا دھناسری مشہور ہی یہی دراصل دھناسری ہے - چتر پنڈت کہتے ہین کہ متین تو اِسکے متعلق بہت سی ہین لیکن رواج کو دیکھکر چلنا چاہیے - پنچم اسمین وادی ہی اور کھرج سموادی ہی - آروہی - سارا گی می پا دہا نی سا - امروہی - سا نی دہا پا می گی را سا -

لچھن گیت تیتالہ

استائی - مُرلی بجاے میرو مَن لیسنو پیارے شام سندر نے دھنا سری پوربی مُون ملائے -
انترہ - پنچم جی وس مان کی یو تب چتر مورے من بھاے -

استائی

می گی را سا را	سا — — سا	نی را گی گی	می را گی پا
مُ رَ آ لی بَ	جا آ آ لے	ے رو مَ نَ	لی ای نو او
۱	×	۳	○
پا — می گی	می — را گی	می — می گی	می دہامی دہا سا
پیا آ آ آ	رے لے لے لے	شا آ مَ سُن	دَ رَ نے لے
۱	×	۳	○
سا — نی دہا	را نی دہا پا	پا — می گی	می را گی دہا می گی
دَھن آن نا آ	سِ ری پُو رَ	بی ای مُون می	لا آ لے مُ
۱	×	۳	○

انترہ

می گی می دہامی	دہاسا — سا سا	نی دہا نیرا نی	دہا — پا پا
پَن آن چَ مَ	جی ای وَ سَ	ما آ نَ کی	یو او تَ بَ
۱	×	۳	○
پا پا میدہا گی	نی دہا نیرا نی	دہا پا — —	می گی می گیمیدہا
چَ تَ رَ مو	رے لے مَ نَ	بھا آ آ آ	آ آ لے مُ
۱	×	۳	○

پَرَج

پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے - یہ اپنی آروہی امروہی مین سمپورن رہتا ہی اتر انگ کا راگ ہونے کی وجہ سے تار استھان کی کھرج بہت لطف دیتی ہی - گانے کا وقت رات کے پچھلے پہر کا ہی گرنتھون مین سدھ مدھم اِس راگ مین لکھی ہے لیکن رواج مین زیادہ تر تیور مدھم ہی اور بعض اوقات دونون مدھمین آتی ہین - چتر پنڈت کہتے ہین کہ چونکہ یہ راگ رات کا ہی اِسلیے اسمین تیور مدھم کا لینا غلط نہیین ہے اِس راگ کا مزاج شوخ ہی لہذا اِس مین چھوٹی چھوٹی چیزین زیادہ لطف دیتی ہین اِسکی شکل بسنت سے بہت ملتی ہے لیکن اِس راگ مین کھرج وادی ہی اور جس طرح نکھاد کے سُر پر زور پرج مین رہتا ہی ویسا بسنت مین نہین رہتا - دوسرے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ بسنت کی آروہی مین پنچم ورج ہی - اور پرج کی آروہی سمپورن ہی - رواج مین بعض گائک اِس کو کالنگڑے سے ملا کر گاتے ہین - آروہی - سا راگی می پا دہا نی سا - امروہی - سا نی دہا پا می گی را سا -

چھن گیت پرج تیتالہ

آستائی - پرج پیا نے سنائی موہے پرج پیا نے سنائی - ری دھا کومل کر گا مانی تیور سمپورن سُر گا کے سکھی موہے -
انترہ - پنچم چھو کر سوہنی بچای سا وادی کر گائی - اُتر راگنی ات چپلا گت رس سر نگا دکھا سکھی موہے -

آستائی

نی	سا	نی	دہا	پا	دہامی	پا	دہا	نی	—	سا	—	سا	نی	دہا	پا
پ	ر	چ	پی	یا	آ	نے	سُ	نا	آ	ای	ای	ای	ای	مو	ہے
۰				۱				×				۳			
نی	سا	نی	دہا	پا	دہامی	می	دہا	نی	—	سا	—	سا	—	—	—
پ	ر	چ	پی	یا	آ	نے	سُ	نا	آ	ای	ای	ای	ای	ای	ای
۰				۱				×				۳			
نی	نی	سا	را	سا	نی	دہا	پا	می	گی	می	گی	را	—	سا	سا
ای	دھا	کو	او	م	لی	کہ	ر	گا	ما	نی	ای	تی	ای	و	ر
۰				۱				×				۳			

سا	–	گی	–	می	گی	می	دھا	نی	–	سا	را	سا	نی	دھا	می
سم	ام	پُو	او	ر	ن	سُ	ر	گا	آ	ای	سَ	کھی	ای	مو	ہے
٥				١				×				٣			
							انترہ								
گی	–	می	دھا	نی	–	سا	سا	سا	را	سا	را	نی	–	سا	–
پَن	ان	چ	م	چھو	او	ک	ر	سو	ھ	نی	ب	چا	آ	ای	ای
٥				١				×				٣			
را	–	سا	را	سا	نی	پا	دھا	نی	–	سا	–	–	–	–	–
سا	آ	وا	آ	دی	ای	ک	ر	گا	آ	ای	ای	ای	ای	ای	ای
٥				١				×				٣			
نی	–	سا	را	سا	نی	دھا	پا	می	گی	می	گی	را	–	سا	سا
اُ	اُ	تّ	ر	را	آ	گ	نی	اَ	تَ	چ	پ	لا	آ	گ	ت
٥				١				×				٣			
سا	سا	گی	گی	گی	–	می	دھا	نی	–	سا	را	سا	نی	دھا	پا
ر	سَ	سِن	اِن	گا	آ	ر	دِ	کھا	آ	ای	سَ	کھی	ای	مو	ہے
٥				١				×				٣			

بسنت

پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن اگ ہے اس کا وادی سُر تار استھان کی کھرج ہے اور گانے کا زمانہ بسنت رُت ہے لیکن آجکل پرچ کے وقت اِس کو بھی گاتے ہین مدھم اور گندھار اس راگ مین بار بار لگائے جاتے ہین۔ اسی جگہ وہ پرچ سے الگ ہوتا ہے۔ بعض گائک اس راگ کے پوروانگ مین تھوڑا اللت کا انگ دکھاتے ہین اِسطرح پر کہ سُدھ مدھم بھی اِسمین لگاتے ہین جس سے اِس کی شکل پرچ سے فوراً الگ ہو جاتی ہے بسنت مین پنچم کا سُر آروہی مین اگر لگایا جائیگا تو لطف نہ دے گا اور غلط بھی ہے لیکن وہی پنچم کا سُر پرچ کی آروہی مین نہایت لطف دیتا ہے۔ پرچ مین جسطرح نکھاد کے سُر کو بڑھتے ہین اِسطرح بسنت مین نہین بڑھ سکتے۔ آروہی۔ سا را گی می دھا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا می گی را سا۔

لچھن گیت بسنت تیتالہ

آستائی کیسی بسنت رچائی سکھی مین جا نون پایچ سُنا وت شرتی بین بھید بتاے سکھی کیسی۔

انترہ-آروہن اپچیم بن کھب سری مُوَت دکھلائی۔ ندیا مسکھی ماگا سنگت تن من سُدھ بسراے سکھی کیسی۔

آستائی

			— — می دھا
			- - کے سی
			٣
سا نی دھا پا	می گی می دھا	رًا — سا سا	سا نی می دھا
سُ ر سَ ب	سن آن تَ ر	چا آ ای سَ	کھی ای کے سی
٥	١	×	٣
نی — سا رًا	نی — دھا پا	می گی نی می	گی — را سا
مین این جا آ	نون اُون پی یا	پَ رَ چ سُ	نا آ و ت
٥	١	×	٣
سا سا گی می	گی گی می دھا	رًا — سا سا	نی — می دھا
شُرو تی یَ نَ	بھے لے وَ ب	تا آ ای سَ	کھی ای کے سی
٥	١	×	٣

انترہ

گی — گی —	می گی می دھامی	سا سا سا سا	سا رًا سا سا
آ آ رو او	ھَ نَ پَن آن	چ مَ ب نَ	ری ای کھَ ب
٥	١	×	٣
نی را گی رًا	سا سا سا سا	سا — رًا سا	نی دھا پا پا
شری ای صوُ اُو	ر ت دِ کھَ	لا آ آ آ	آ آ اَنی اَنی
٥	١	×	٣
پا — پا پا	ما — گی گی	گی نی می گی	گی را سا سا
بِین اَن دَ ب	لو او مَ سَ	کھی ای آ گا	سن آن گَ ت
٥	١	×	٣
سا سا گی گی	می گی می دھا	رًا — سا سا	نی — می دھا
ت نَ مَ نَ	سُ دَھ بِ سَ	آ ای سَ	کھی ای کے سی
٥	١	×	٣

پوربی ٹھاٹھ

سُر سارا گی می پا دھا نی سا۔

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	پوربی	سارا گی می پا دھا نی سا	سا نی دھا پا می گی ا گی را سا	پنچم یا گندھار	نکھاد	سمپورن	قریب شام	دونون مدھمین مین معمولی راگ ہے۔
۲	سری	سارا می پا - نی سا	سا نی دھا پا می گی را سا	رکھب	پنچم	اوڑو سمپورن	〃	آروہی مین گندھار اور دھیوت نہین ہے معمولی راگ ہے
۳	ہنس نارائن	سا را گی می پا سا	سا نی پا ما گی را سا	کھرج	〃	اوڑو کھاڑو	〃	گرنتھ کا پرانا راگ ہے۔
۴	مالوی	سارا گی می پا می دھا سا	سا نی پا می گی را سا	رکھب	〃	کھاڑو کھاڑو	〃	آروہی مین نکھاد نہین ہے۔
۵	ترہینی	سارا گی پا دھا - نی سا	سا نی دھا پا گی را سا	〃	کھرج	〃	〃	مدھم اس آروہی مین نہین ہے سری راگ کا انگ رہنا چاہیے
۶	ٹنکرا	سارا گی پا دھا نی سا	سا نی دھا پا می گی را سا	پنچم	〃	کھاڑو سمپورن	〃	ترہینی سے بہت مشابہ ہے لیکن وادی سُرون مین فرق ہے
۷	گوری	سا را می پا نی سا	سا نی دھا پا می را سا	رکھب یا پنچم	پنچم یا رکھب	اوڑو کھاڑو	〃	آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج ہے اور امروہی مین گندھار ورج ہے بعض آروہی امروہی دونون مین گندھار اور دھیوت کو ورج کرتے ہین۔ سری راگ کا انگ کمزور

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
								رکھنا چاہیے - معمولی راگ ہے
۸	دیپک	ساگی می پا دھانی سا	سا دھا پا - می گی را سا	کھرج	پنچسم	کھاڈو کھاڈو	قریب شام	یہ راگ سمپورن ہے لیکن آروہی مین رکھب ورجت ہے اور امروہی مین نکھاد اس لیے کھاڈو کھاڈو لکھا گیا ہے۔ نہ ماتو ان سُر اس راگ مین موجود ہین بعض استاد کلیان کے ٹھاٹھ پر گاتے ہین اور بعض بھیرون کے ٹھاٹھ پر لیکن مسٹر شنگ کے نزدیک پوربی ٹھاٹھ کی مت سب سے اچھی ہے غیر مروج ہے -
۹	دیوا	سا را گی پا دھا سا	سا دھا پا گی را سا	گندھار یا کھرج	دھیوت یا پنچسم	اوڈوا اوڈو	"	مدھم اور نکھاد کے سُر اس راگ مین ورجت مین کم گایا جاتا ہے
۱۰	جیت سری	سا را سا - گی می پا - نی سا	سا نی دھا پا می گی را سا	گندھار	نکھاد	اوڈو سمپورن	"	آروہی مین رکھب اور دھیوت ورجت ہے -
۱۱	پوریا دھناسری	سا را گی می پا - دھا نی سا	سا نی دھا پا می گی را سا	پنچم	کھرج	سمپورن	"	معمولی راگ ہے -
۱۲	پٹ مرج	سا را گی می پا دھا نی سا	سا نی دھا پا می گی را سا	کھرج	پنچسم	"	بعد نصف شب	کومل مدھم بھی لگاتے ہین - معمولی راگ ہے -
۱۳	بسنت	سا را گی می دھا نی سا	سا نی دھا پا می گی را سا	"	"	کھاڈو سمپورن	"	معمولی راگ ہے -

ماروا ٹھاٹھ

اِس ٹھاٹھ کا نام گرنتھون مین گامن شرم میل ہی۔ پوربی ٹھاٹھ سے اسمین یہ فرق ہی کہ اِس ٹھاٹھ مین دہیوت تیور ہی۔ سُر حسب ذیل ہین۔ کھرج۔ کومل رکھب۔ تیور گندہار۔ تیور مدہم۔ پنچم۔ تیور دہیوت تیور نکھاد اِس ٹھاٹھ کا آجکل ماروا راگ کی وجہ سے نام رکھا گیا ہی جو اِس سے پیدا ہوتا ہے

ماروا

ماروا ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے۔ اِس مین پنچم کا سُر ورج ہی بعض پنڈت ماروا مین وادی سُر دھیوت کرتے ہین مگر یہ مت اچھی نہین ہی اسلیے کہ راگ شام کے وقت کا ہی اور اسمین دہیوت وادی کرنے سے ہنڈول کی شکل پیدا ہوجاتی ہی جو صبح کے وقت کا راگ ہی۔ پنچم کا سُر اسمین ورج ہی لہذا اِس راگ کو پوروانگ ہونا لازم ہی اور اس کا وادی سُر گندہار یا کھرج کو بنانا لازم ہی اور یہی سُر گرنتھون مین بھی وادی لکھے ہوے ہین۔ سنگیت پاریجات مین ماروا راگ کافی ٹھاٹھ پر لکھا ہوا ہی اور سوم ناتھ پنڈت اپنے گرنتھ مین ماروا راگ کو بسنت بھیرو ین ٹھاٹھ پر لکھتے ہین سنگیت ساراُمرت گرنتھ مین ماروا راگ شام کے وقت لکھا ہی لیکن اب آجکل رواج مین تیور دھیوت اور تیور مدہم استعمال ہی اور پنچم قطعی اِس راگ مین ورج ہی۔ رواج مین رکھب کا سُر وکر ہونا اچھا معلوم ہوتا ہی بعض لوگ آروہی مین رکھب اور دھیوت چھوڑنے کو لکھتے ہین لیکن ایسا رواج نہین ہی لہذا یہ مت ہم پسند نہین کرتے۔ ماروا اور پوریا یہ دو راگ جسطرح دن کے آخر مین پنچم ورج کرکے گائے جاتے ہین۔ اسی طرح رات کے آخر حصہ مین للت اور سوہنی سمجھ لینا چاہیے۔ پہلے راگون مین پورو انگ اچھا معلوم ہوتا ہی اور دوسرے دو راگون مین اُتر انگ لطف دیتا ہی۔ آروہی۔ سا رِ گی می دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی می گی رِ سا۔

لچھن گیت ماروا چوتال

آستائی۔ میل گمن شری کو کرت پنچم سُر نت ورجت سنادھی پر کاش سمگت ماروا تب شاستر سمت۔

انترہ۔ دہیوت کو اونش کہت انگ ہنڈولی انگت سا گا وادی آپر کہت ماہو چتر کو ابھی مت

آستائی

گی	می	گی	را	گی	را	سا	سا	را	را	سا	سا
سے	لے	لَ	گ	مَ	نَ	شی	ای	کو	کن	ر	ت
×		٠		١		٠		١		٢	
سا	ـ	را	را	سا	سا	گی	می	گی	را	سا	سا
پَن	ان	ی	ہ	سُ	ر	ب	ت	و	ر	ج	ت
×		٠		١		٠		١		٢	
سا	را	سا	گی	گی	ـ	می	دھی	می	دھی	می	گی
سن	الو	بن	پر	کہ	آ	شن	تن	سے	لے	گ	ت
×		٠		١		٠		١		٢	
می	دھی	نی	نی	می	گی	را	گی	می	گی	را	سا
ما	آ	رو	وا	ت	بَ	نا	آ	تر	سُ	م	ت
×		٠		١		٠		١		٢	

انترہ

گی	ـ	می	گی	می	ڈھی	می	سا	سا	سا	سا	سا
دھم	لے	و	ت	کو	او	آن	آن	ش	گن	ھ	ت
×		٠		١		٠		١		٢	
سا	ـ	سا	را	نی	دھی	می	دھی	می	ـ	گی	گی
آن	ن	گن	ہن	ڈو	او	لی	ای	آن	ان	گن	ت
×		٠		١		٠		١		٢	
را	را	گی	ـ	می	دھی	می	گی	می	گی	را	سا
سا	گا	وا	آ	دھی	ای	آ	پ	ر	کن	ھ	ت
×		٠		١		٠		١		٢	
می	را	نی	دھی	می	گی	را	گی	را	را	سا	سا
وا	آ	ہو	چ	ت	ر	کو	او	آ	بھی	ب	ت
×		٠		١		٠		١		٢	

پوریا

مارواٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی - اور پنچم کا سُر اسمین ورجت ہی - گندھار وادی ہی اور نکھاد سموادی -
اِس راگ مین اچھے گانیوالے مندر کی سپتک مین گندھار تک جاتے ہین - درحقیقت یہ راگ مندر اور
مدھ سپتکون مین اچھا معلوم ہوتا ہی - اسمین پوروانگ کے سُرونپر زور رہتا ہی اسلیے اسکا وقت شام ہی اگر
اسی راگ مین اترانگ کے سُرونپر زور دیا جائے تو سوہنی ہوجائے گی اس راگ مین نکھاد اور رکھب اور
نکھاد اور مدھم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہی - مندر سپتک کی نکھاد اور دھیوت پر جب گائک جاتا ہی تو
راگ کی شکل فوراً ظاہر ہوتی ہی - مندر سپتک کی نکھاد وغیرہ زیادہ لگانے سے یہ راگ مارواسے الگ
ہوگا - یاد رکھنا چاہیے کہ مارواراگ مین رکھب اور دھیوت وادی سموادی سُر ہین اور انھین پر راگ کا
زور رہتا ہے اور پوریا مین گندھار اور نکھاد کے سُر وادی سموادی ہین اور اِنھین پر تمام راگ کا زور
رہتا ہے - بھاوبھٹ پنڈت نے اپنے گرنتھ رتناکر مین پوریا کی قسمین یون لکھی ہین کہ پوربی اور للت ملاکر ہنڈولی
پوریا بنتا ہی اور بھیرون کو پوریا مین ملانے سے بھیرون پوریا بنتا ہی - للت اور بھاگرا ملانے سے پوریا
بھاگ ہوتا ہی - ہنڈول اور دھناسری کے میل سے پوریا دھناسری بنتی ہی - للت اور ایمن ملانے سے
ایمنی پوریا ہوتا ہی - فی زمانہ سوائے پوریا دھناسری اور اقسام مروج نہین پائے جاتے - لکش سنگیت کے
مصنف چتر پنڈت لکھتے ہین کہ بھاوبھٹ پنڈت نے پوریا کے بھید یعنی قسمین تو اپنے گرنتھ مین لکھی ہین لیکن
انکے لچھن نہین لکھے یہ غور کرنیکے قابل بات ہی - چتر پنڈت کہتے ہین کہ ایسے مشر یعنی ملے ہوے راگونکا لچھن
لکھنا آسان بات نہین ہی اسی لیے رتناکر کے مصنف نے خاموشی اختیار کی - آروہی - سا راگی می دھی نی
سا - امروہی - سا نی دھی می گی را سا -

لچھن گیت پوریا - تیتالہ

استائی - پوری آس سکھی مورے من کی چتر پیا موہے راگ سنائے میل گمن شری نپچم ورجت
وادی گندھار سُر سمپا بتلائے -

انترہ - پوروانگ پربل مانی سنگت مندر نی دہانی سُر چتر دکھائے - سندھی پرکاش سمے ات
سموچیت سومن آنند سُکھ اپجائے -

استائی

گی می گی را	سا - را نی	می گی می دھی	سا سا سا -
پو او ری ای	آ آ سَ سَر	کھی ای مو ے	تم تن کی ای
٥	ا	×	٣
سا - نی دھی	نی - نی نی	نی را گ م	گی را سا -
ق آ تر پی	یا آ مو ہت	،، آ بن سُ	تا آ لے لے
٥	ا	×	٣
نی را گی گی	می می گی گی	می دھی م گی	می می گی گی
ے لے ل گن	م تن شری ای	ب ان شو م	و ب چ ت
٥	ا	×	٣
نی - نی نی	می - گی گی	می را گی می	گی را سا -
د آ دی گن	دیا آ ر سُ	ر سَ ب ت	لا آ ئے لے
٥	ا	×	٣

انترہ

گی - گی گی	می - دھی می	سا سا سا سا	سا را سا سا
پو او ر و	آن ان گ پر	ب ل ا تی	سن ان گ ت
٥	ا	×	٣
نی - را را	گی گی را سا	نی را نی نی	می - گی -
من ان در تی	دیا نی سُ ر	پتی ای تر دی	کھا آ لے لے
٥	ا	×	٣
می را گی گی	گی نی می می	می گی می گی	گی را سا سا
سن ان دھی پر	کا آ ش س	ے لے ا ت	سَ مو چ ت
٥	ا	×	٣
نی را نی دھی	می دھی می گی	می را می گی	گی را سا -
ہو او م ن	ا و ہو ت	سُ کھ ا پ	جا آ ئے لے
٥	ا	×	٣

براری

مار وا ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہو۔ آروہی امروہی اِس کی سمپورن ہو۔ وادی سُر اسمین گندھار ہو اور سموادی دھیوت ہو۔ اس راگ کو گانے مین اندولن آنا چاہیے یعنی سُرون کو جھولانا چاہیے۔ گانیکا وقت شام کا ہو۔ اس راگ مین کچھ ماروا راگ کی شکل معلوم ہوتی ہو لیکن مار وا کھاڈو ہو اور پنچم اسمین ورج ہو اسمین پنچم ہو اس راگ مین مدھم دربل یعنی کمزور ہو اور اسلیے گندھار اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ سوم ناتھ پنڈت اپنے گرنتھ مین لکھتے ہین کہ براری سمپورن ہو اور پوربی ٹھاٹھ پر ہو اور اسمین رکھب اور کھرج وادی سموادی سُر ہین۔ اور بھی گرنتھون مین براری کی بہت سی قسمین لکھی ہین لیکن ہندوستانی سنگیت مین جو آجکل مروج ہو اسمین اِن کا رواج نہین ہے۔ براری کی قسمین ذیل مین لکھی جاتی ہین۔ شُدھ[1] براری۔ کنتل[2] براری۔ دراوڑی[3] ([illegible]) براری۔ سیندھوی[4] براری۔ اپسرا[5] براری ([illegible]) ہست[6] سُر براری ([illegible]) پرتاپ[7] براری ([illegible]) ٹوڈی[8] براری۔ ناگ[9] براری۔ شوکت[10] براری۔ کلیان[11] براری۔ ہمارے نزدیک اوپر لکھی ہوئی قسمون مین کوئی بھی آجکل مروج نہین ہے مگر انکے سُرون کا بیان سنگیت پاریجات مین اہوبل پنڈت نے صاف صاف لکھا ہو۔

آروہی۔ سا رے گا می پا۔ می دھی۔ نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا می گی رے سا۔

للت

ماروا ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے اور پنچم کا سُر اسمین ورج ہو۔ اسمین مدھم خلاصہ طور پر لگانا چاہیے مدھم اور دھیوت کی اِس راگ مین سنگت ہو۔ مدھم اسکا وادی سُر ہو۔ یہ راگ اترانگ کا ہے اور اس مین تار استھان کھرج بہت لطف دیتی ہو گانے کا وقت رات کے پچھلے پہر مین ہو آدھی رات کے بعد للت کا انگ زیادہ کھلتا ہے اسیلیے اچھے گانے والے پنچم راگ وغیرہ کو للت انگ سے گاتے ہین۔

راگ تحقین گرنتھ مین للت بھیرون ٹھاٹھ کا راگ ہے لیکن پنچم کا سُر وہان بھی ورج ہے اور کھرج کے سُر کو انس گرہ اور نیاس لکھا ہو۔ سنگیت سُر میل کلانِدھ ہو مین اُسکے مصنف راما مات پنڈت نے کومل رکھب اور دھیوت اور تیور نکھاد اور گندھار رکھا ہو۔ سوم ناتھ پنڈت للت کو پوربی ٹھاٹھ مین لکھتے ہین اور چتر ڈنڈی پرکاش گرنتھ مین بھی یہ راگ پوربی ٹھاٹھ پر لکھا ہوا ہے۔

واضح ہو کہ چتر پنڈت کی مت سے للت مین دھیوت تیور ہے اور للت تیور دھیوت سے اکثر مقامات مین گایا جاتا ہے لیکن ہمارے حصہ ملک مین للت راگنی مین کومل دہیوت لگائی جاتی ہے۔ یہ محض رواج پر موقوف ہے۔ آروہی۔ سارا سا۔ گی ما۔ می ماگی۔ مادھی سا۔ امروہی۔ سانی دھی می ماگی راسا۔

لچھن گیت للت گج جھنپاتال

آستائی۔ گمن شری سر پنچم تجت مدھم جیو کہت گنی للت۔
انترہ۔ سب گج جھنپا چتر بچرت گرو درت درت دوم کرت۔

آستائی

گی	را	سا	سا	سا	را	سا	سا	سا	—	گی را	ما	می	ما	گی
گ	م	نِ	شِ	ری	ای	سُ	رَ	پن	اَن	چ	م	تَ	جَ	یت
×				٥				٢		٣		٤		
گی	گی	می	دھی	سا	سا	سا	—	سا	نی را	دھی	می دھی	می	ما	گی
مَ	اَ	دھ	م	جی	ای	وَ	کَ	ھَ	ث	گ	نی	لَ	لِ	ت
×				٥				٢		٣		٤	·	

انترہ

گی	گی	می	دھی	سا	—	سا	—	سا	سا	سا	سا	را	را	سا
سَ	بَ	گَ	جَ	جھم	ام	پا	آ	چَ	تُ	رَ	پِ	چَ	رَ	ت
×				٥				٢		٣		٤		
را	سا	گی	را	سا	را	سا	سا	سا	نی	دھی	می دھی	می	ما	گی
گُ	رُو	دُ	رُ	تَ	دُ	رُ	تَ	دَ	وِ	رَ	م	کَ	رَ	ت
×				٥				٢		٣		٤		

جیت

ماروا ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے اور مدھم اور نکھاد کے سر اسمین ورج ہین۔ اس کا وادی سر پنچم ہے اور سموادی کھرج ہے گانے کا وقت شام ہے۔ دیو ار اگ مین بھی مدھم اور نکھاد ورج ہین اور بہباس ہین

بھی مدھم اور نکھاد ورج ہین اِس وجہ سے اِن تینون راگون کے آپسمین ملجانے کا خوف ہوسکتا ہی لیکن
گرنتھون کا یہ قاعدہ ہی کہ وادی سموادی سُر بدلتے ہین جس سے راگون کی شکلین علحدہ علحدہ نکل
آتی ہین۔ بعض گائک اس راگ کی امروہی مین تھوڑی تیور مدھم بھی لگاتے ہین اور بعض اسے کلیان
ٹھاٹھ مین گاتے ہین لیکن یہ متین اچھی نہین ہین اور ذیسکار اِسطرح جیست مین ملجائے گا۔ کسی
گرنتھ مین جیست راگ پوربی ٹھاٹھ مین لکھا ہوا ہی۔ اِس مت کے ماننے ولے پنڈتون کا بیان ہی کہ
ٹھاٹھ مین رکھب چھوڑنے سے سری ٹنک پیدا ہوگا اور گندھار چھوڑنے سے جیست پیدا ہوگا۔ یہ بھی
ذہن مین رکھنے کے قابل بات ہے کہ جس مت مین راگ اپنے قاعدے سے دوسرے راگون سے صاف
الگ ہوجائین اُس مت کو غلط نہین کہا جاسکتا مگر جہان کہین شاستر کی نظیر موجود ہو وہان اِسے ماننا
لازم ہے۔ آروہی۔ سا را گی پا دھی سا۔ امروہی۔ سا دھی پا گی را سا۔

لچھن گیت جیت جھپتال

آستائی۔ کرت جیت راگنی کو ٹھاٹھ گمن شری مانی ورج پا نشک۔
انترہ۔ ریوا کہت گا نش دیس کرد ہا آنش نت کلیان سُر چیتر کوئی گنی۔

آستائی

سا	را گی	را - سا	سا -	گی پا پا پا	
کَ	رَ ت	جے اے تَ	را آ	گ اَ نی	
	○	ا	×	٣	
	پا -	پا - پا	پا پا	پا دھی گی	
	کو او	ٹھا آ ٹھ	گَ مَ	ن شی ری	
	○	ا	×	٣	
	پا گی را	پا دھی پا	گی -	را سا -	
	ما نی	وَ رَ جَ	پان آن	ش کَ کَ	
	○	ا	×	٣	

انترہ

پا ـ	پاآ ـ سا	سا سا	سا ـ سا
ئے لے	وا آ کن	ھ ت	گا آن ش
×	۳	۰	۱
سا ـ	سا دا سا	سا ـ	پا پا گی
وے لے	س کَ ر	دہا آن	شَ نِ ت
×	۳	۰	۱
سا ـ	گی‌پا ـ پا	سا سا	سا پا گی
کن اَ	لیا آ ن	سُ ر	چَ ت ر
×	۳	۰	۱
دھی پا	گی دا سا		
کو او	گو نی ک		
×	۳		

بھٹیار

مارواٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اس مین مدھم کا سُر وادی ہو۔ یہ اترانگ کا راگ ہے اور اسمین مدھم کے سُر کو واضح طور پر دکھانا چاہیے۔ مدھم کا سُر اسمین نیاس بھی ہو یہ بنا سُروپ ہو مگر اچھا ہے۔ امروہی مین دھیوت سے جب مدھم پر آتے ہین تو بہت لطف آتا ہو۔ للت۔ کا لنگڑا۔ اور پنچ سے ملکر یہ راگ بنا ہے۔ اترانگ مین کسی جگہ مانڈ کی شکل نظر آتی ہو لیکن مانڈ کی رکھب تیور ہو اور اسکی رکھب کومل ہے یہ فرق ہو۔ بعض کہتے ہین کہ یہ راگ بھرتری راجہ کا بنایا ہوا ہو شاید ایسا ہی ہو مگر شکل راگ کی اچھی ہو اِس مین کوئی شک نہین۔ اِس راگ مین گندھار پنچم اور دھیوت مدھم کی سنگت ہو۔ آروہی مین نکھاد دربل ہے اور امروہی وکر ہے۔ آروہی۔ سا را سا۔ گی می ہی سا۔ امروہی۔ سا نی ہی پا۔ ما۔ گی می گی۔ را سا

لچھمن گیت جھپتال (بلمپت لے)

آستائی۔ نِسدن نہ بی سُمرت صورت تمہاری لچھمن برن سُندر تن ات سُبھ تمہاری۔

انترہ۔ مُرلی لچھمن شرج کرت سُرات سُرسَ انش گت مدھم چِتر میت من ہاری۔

آستائی

سا سا	دھی دھی پا	پا ما	ما پا گی	می دھی	سا ـ سا	نی ـ	ـ دھی پا
نِ سَ	دِ نَ نَ	بَ سُ	مَ ہ کَ	سُ رَ	تَ آ تَ	ہا آ	آ آ ہ
×	۲	٥	۱	×	۳	٥	۱
سا سا	سا دھی دھی	دھی دھی	نی پا ما	ما ما	دھی دھی پا	ما گی	ما ـ ـ
گھ نَ	بَ رَ مَ	سُن دَ	رَ تَ نَ	آ تَ	سُ بھَ تی	ہا آ	آ آ ہ
×	۲	٥	۱	×	۳	٥	۱

انترہ

می دھی	سا ـ سا	سا سا	سا را سا	نی را	گی را سا	سا را	نی دھی پا
مُ ہ	لی ای گَ	مَ نَ	شَ رِ جَ	کَ رَ	تَ سُ رَ	آ تَ	سُ رَ سَ
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	۱
پا ـ	دھی سا سا	نی دھی	دھی پا ما	ما دھی	دھی پا ما	ما ما	را ـ سا
آن آن	شَ گ تَ	مَ ا	دھَ مَ چَ	تَ رَ	نی یا تَ	مَ نَ	ہا آ ری
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	؛

بھکھار

ماروا ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ اس کا وادی سُر پنچم ہی۔ یہ اُترانگ کا راگ ہی اور گانے کا وقت رات کے تیسرے پہر مین مانا گیا ہی۔ اس راگ مین مدھم اور نکھاد کے سُر ہین اسلیے ماروا ٹھاٹھ کے بہاس سے یہ الگ ہوجاتا ہی بعض گائک اسمین دونون مدھمین بھی لگاکر گاتے ہین اس سے اِس راگ کی شکل علیحدہ ہوجاتی ہی اس راگ مین مدھم خلاصہ نہونے سے کھٹیار راگ سے جدا ہوجائے گا۔
آروہی۔ سا را سا۔ گی می دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا۔ ما۔ گی می گی۔ را سا۔

لچھن گیت۔ تیورا

آستائی۔ رو گن گائے بھلا مانو دے ہی آج ہون۔
انترہ۔ گمن سری کر سُر میل پنچم وادی سمجھ چتر بھلا۔

آستائی

سا	را	گی	ما	پا	–	گی
ر	و	گ	ن	گا	آ	آ
١		٢		×		
پا	گی	پا	گی	را	سا	–
رے	لے	بھ	آ	لا	آ	آ
١		٢		×		
گی	–	ما	گی	می	دھی	می
ما	آ	ن	د	دے	اے	اے
١		٢		×		
دھی	می	گی	می	گی	را	سا
بھ	ای	ای	ای	آ	ج	بھون
١		٢		×		

انترہ

نی	سا	گی	ما	پا	–	–
کت	م	ن	س	ری	ای	ای
١		٢		×		
گی	گی	پا	گی	را	–	سا
ک	د	س	ر	مے	لے	ل
١		٢		×		
نی	–	سا	را	گی	–	–
پن	آن	چ	م	وا	آ	آ
١		٣		×		

ما	-	گی	-	پا	پا	پا
دی	ای	ای	ای	س	م	ج
١		٢		×		
گی	گی	پا	گی	را	-	سا
چ	ت	ر	بھ	لا	آ	آ
١		٢		×		

پنچم

مارواٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ مدھم اسمین وادی سُر ہے۔ رات کے پچھلے پہر مین اسے گاتے ہین یہ بھی اترانگ کا راگ ہی اور اسمین دونون مدھمین لگائی جاتی ہین جب اِس کو برچ کے بعد گاتے ہین تب اچھا معلوم ہوتا ہے۔ مدھم خلاصہ آنے سے للت کا انگ پیدا ہوتا ہی اور راگ کی صورت بھٹیار سے مشابہ ہے۔ بعض اس مین رکھب یا پنچم ورج کرنے کو لکھتے ہین لیکن یہ مت مروج نہین ہی۔ رکھب کے ورج کرنے سے یہ راگ بھٹیار سے بالکل علیحدہ ہو جاے گا مگر یہ گاءک کی پسند پر ہے۔ آیسا للت پنچم بھیرون ٹھاٹھ پر ہے جس کا ذکر پیشتر کیا جاچکا ہی اِس مین دھیوت کومل ہی۔ رواج مین بعض گاءک اس راگ کو سوہنی کے انگ سے راگ کو گاتے ہین اور اِس مین پنچم کا سُر ورج کرتے ہین مگر یہ مت اچھی نہین ہی۔ سوم ناتھ پنڈت پنچم راگ کو بھیرون ٹھاٹھ پر رکھتے ہین اور رکھب کو آہن ورج لکھتے ہین اور پنچم کے سُر کو وادی لکھتے ہین۔ ہمارا خیال ایسا ہی کہ کسی پنڈت نے اسی کو بدل کر یعنی رنچم اور دھیوت کو تیور کر کے یہ نئی شکل پیدا کی ہی۔ گرنتھون مین بھیرون ٹھاٹھ مین ایک دیگر للت پنچم نام کا بھی پایا جاتا ہی لیکن اس مین نکھاد کا سُر درج ہی اور آجکل غیر مروج ہے۔

آروہی۔ ساگی ما۔ پاماگی۔ می دھاسا۔ امروہی۔ سانی دھی پا ما۔ گی پاگی۔ راسا۔

لچھن گیت جھپتال

آستائی۔ مارو اسا کھیات میلن سُمت پنا پنچم گنی پر یا کہت راگ جایو۔

انترہ۔ ہندول ری پا ہین سوہنی سو دھا ما دین للت انگ ما وچتر سب کو بچایو۔

آستائی

دھیمی	دھی	سا	سا	سا	سا	—	نیرا	—	دھی
ما	آ	رُ	وا	سَ	ما	آ	کھیا	آ	ت
×		۲			०		۱		
می	دھی	می	گی	می	گی	را	سا	—	سا
سے	اسے	لَ	نَ	سَ	مُ	م	تپ	آ	تنا
×		۳			०		۱		
سا	—	میما	میما	میما	میما	—	گی	گی	گی
پَن	آن	چَ	م	گرُ	نَ	ای	پری	یا	سَ
×		۳			०		۱		
می	دھی	سا	—	سا	نیرا	دھی	نیدھی	می	دھی
ھَ	ت	را	آ	گَ	جا	آ	یو	او	او
×		۳			०		۱		

انترہ

گی	—	می	—	دھی	سا	سا	سا	سا	سا
ہن	اِن	ڈو	او	ل	ری	پا	ہی	ای	لَ
×		۳			०		۱		
سا	—	گی	گی	می	گی	گی	سا	—	سا
شو	او	ھَ	نی	سُ	دہا	ما	دی	ای	لَ
×		۳			०		۱		
سا	سا	ما	—	ما	ما	ما	گی	—	گی
لَ	لِ	تان	آن	گَ	ما	وِ	بچ	اِ	تر
×		۳			०		۱		
می	دھی	سا	—	سا	نیرا	دھی	نیدھی	می	دھی
سَ	بَ	کو	او	ب	پیا	آ	یو	او	او
×		۳			०		۱		

سوہنی

مار وا ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے اور پنچم اسمین ورج سُر ہے - یہ راگ اترانگ کا ہی اسلیے اسمین دھیوت وادی سُر ہے اور گندھار سمبادی ہے - گانے کا وقت رات کے پچھلے پہر مین ہی - اس راگ مین دھیوت گندھار کی سنگت ہے ہی - جس سے راگ صاف معلوم ہو جاتا ہی - رات کے پچھلے پہر کا راگ ہونے کی وجہ سے اِس کا لطف تار استھان کی کھرج پر ہے کیونکہ سنگیت کا یہ قاعدہ ہے کہ جیسی جیسی رات بھیگتی جاے گی ویسے ہی گانے کا لُطف اوپر کے سُرون مین آتا رہے گا - مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے گانے مین بھی راگ پورا ہو جاتا ہی - پُرانے گرنتھون مین سوہنی راگ نہین پایا جاتا - لہذا یہ نیا سُروپ ہے اور حقیقت یہ ہی کہ نہایت خوبصورت ہی - بعض گائک سوہنی مین کومل دھیوت بھی لگاتے ہین لیکن یہ مت اچھی نہین ہی - آروہی - سا گی می دھی نی سا - امروہی - سا نی دھی می دھی گی - می گی را سا -

لچھن گیت سوہنی اکتالہ

آستائی - ماروا کو ٹھاٹھ کرے پنچم سُر چھانڈے پوریا بچاے گا انش سوہنی سُدھ مانیے -
انترہ - تار استھان سوہت نت وادی دھا کو مانیے مدھم سُدھ چھوت کو اور راگنی پہچانیے -

آستائی

گی	-	گی	نی	دھی	نی	سا	-	سا	ڈا	سا	-
ما	آ	ڑ	وا	آ	کو	ٹھا	آ	ٹھ	ک	رے	لے
×	۰	۱	۰	۱	۲	×	۰	۱	۰	۱	۲
سا	-	سا	ڈا	سا	سا	نی	دھی	نی	دھی	-	-
پَن	اَن	چَ	مَ	سُ	رَ	چھان	آن	ڈی	سے	لے	لے
×	۰	۱	۰	۱	۲	×	۰	۱	۰	۱	۲
دھی	-	نی	سا	-	گی	گی	-	ڈا	سا	-	سا
پو	او	ری	یا	آ	بَ	چا	آ	سے	گا	آن	نش
×	۰	۱	۰	۱	۲	×	۰	۱	۰	۱	۲

×	٥	۱	٥	۱	۲	×	٥	۱	٥	۱	۲
نی	ـ	دھی	می	دھی	سا	نی	دھی	نی	دھی	می	گی
سو	او	ھ	نی	سُ	دَہ	ما	آ	نی	لے	لے	لے
×	٥	۱	٥	۱	۲	×	٥	۱	٥	۱	۲

انترہ

گی	ـ	گی	نی	دھی	نی	سا	ـ	سا	سا	سا	سا
تا	رَ	آ	ستھا	آ	نَ	سو	او	ھَ	تَ	نِ	تَ
×	٥	۱	٥	۱	۲	×	٥	۱	٥	۱	۲
سا	ـ	گی	رآ	ـ	سا	نی	دھی	نی	دھی	ـ	ـ
دا	آ	دی	دَھا	آ	کو	ما	آ	نی	لے	لے	لے
×	٥	۱	٥	۱	۲	×	٥	۱	٥	۱	۲
دھی	ـ	نی	سا	گی	گی	می	دھی	می	گی	رآ	سا
مَ	آ	دَھ	مَ	سُ	دَھ	چھو	او	وَ	تَ	کو	او
×	٥	۱	٥	۱	۲	×	٥	۱	٥	۱	۲
نی	ـ	دھی	می	دھی	سا	نی	دھی	نی	دھی	می	گی
را	آ	گ	نی	پَ	ہے	چا	آ	نی	لے	لے	لے
×	٥	۱	٥	۱	۲	×	٥	۱	٥	۱	۲

بہاس

اِس راگ کی کئی متین ہین۔ پہلی مت بھیرون ٹھاٹھ پر بیان کی گئی ہی دوسری مت سے یہ مارو ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور اتر انگ مین اِس کا زور رہتا ہی۔ دھیوت وادی ہی اور گندھار سموادی گندھارا اور پنچم۔ مدھم اور دہیوت کی سنگت اِس راگ مین رہتی ہی۔ بلپت لے مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہے اور شاستر کے پرمان پنچم پر نیاس کرکے گانا چاہیے۔ ایک گرنتھ مین مدھم اور نکھاد ویج اور پنچم گندہار کی سنگت لکھی ہی وہ بھی مت اچھی ہی لیکن جب سے الگ کرنا مشکل ہوگا۔ پوروانگ مین گوری اور اتر انگ مین دیسکار ملانے سے یہ شکل پیدا ہوتی ہی۔ آروہی۔ سا را سا۔ گی پا دھی پا۔ دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا۔ می گی۔ پا گی۔ پا گی را سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی - ہری ہی بھج لے منوجا رِدہ سِدھ دائک بھو بھے ہارک بھاو دھرے دِڑھ اپنے بھیتر۔
انترہ - گمن سری کے میلن سموڈت گاے بہاس ما نی دربل سر دھیوت ادی آت سندر۔

آستائی

١				×				٣				٠			
پا	پا	دھی	گی	پا	—	—	—	پاگی	—	دھی	—	پامی	دھی	پا	گی
ھ	ری	بھ	ج	ے	لے	لے	لے	اے	اے	اے	اے	م	نو	جا	آ
١				×				٣				٠			
را	را	گی	پا	گی	را	سا	سا	پاگی	پاگی	گی	را	پاگی	—	گی	راسانی دھی
ری	دھ	س	دھ	دا	آ	ی	کت	بھ	د	بھ	ی	ہا	آ	ر	ک
١				×				٣				٠			
می	دھی	می	سا	سا	—	سا	سا	نی	نی	را	گی	را	گی	را	سا
بھا	آ	د	دھ	لے	لے	ڈ	ڈھ	ا	پ	نے	لے	بھی	ای	ت	ر
١				×				٣				٠			

انترہ

١				×				٣				٠			
پا	پا	گی	گی	می	—	دھی	—	دھی	—	دھی	دھی	دھی	می	دھی	نی
ک	م	ن	س	ری	ای	کے	لے	ے	لے	ل	ن	س	م	د	ت
١				×				٣				٠			
نی	—	دھی	نی	پا	—	پا	پا	پامی	دھی	پا	دھی	پا	گی	را	سا
گا	آ	لے	ب	بھا	آ	س	ما	نی	ای	د	ر	ب	ل	س	ر
١				×				٣				٠			
می	دھی	می	سا	سا	—	سا	—	نی	را	گی	پا	را	گی	را	سا
سبھ	لے	د	ت	وا	آ	دی	ای	ا	ت	سن	ان	د	ر	سک	ر
١				×				٣				٠			

مالیگورا

ماروا ٹھاٹھ کا سمپون راگ ہے۔ رکھب وادی سُر ہے اور گرہ کا سُر بھی یہی ہے گانے کا وقت شام ہے۔ یہ راگ پوریا اور سری راگ کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ مندر اور مدھ استھان کے سُرن سے اِس راگ کو گاتے ہین۔ بعض پنڈت کہتے ہین کہ اس راگ مین دہیوت کو ورج کر دینے سے یہ راگ سب سے علٰحدہ ہو جاے گا اور بعض پنڈت کہتے ہین کہ اِس مین دونون دہیوت لگانا چاہیے اور اسکو گوری کے انگ سے رکھب وادی کر کے گانا چاہیے۔ تیسری مت پنڈتون کی یہ ہے کہ پوریا مین پنچم خلاصہ لگانے سے اِس راگ کی شکل پیدا ہو جاے گی۔ اِس مین کوئی شک نہین کہ درصل ایسا ہوتا ہے۔ آروہی۔ سا را سا۔ نی دھی پا۔ دھی سا۔ را گی می پا دھی نی دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا می گی را سا۔

لچھن گیت تیتالہ (مدھ لَے)

آستائی۔ کریا چتر تو آج گورا کے سُر شاستر سونمت گن سری کے ٹھاٹھ کر۔

انترہ۔ سمپون سمو ادی لے پا سُر دہیوت دو او کو او مانے گائے ان برت سندھی سمے گت پورت سب من کاج کر۔

آستائی

پا پا	گی - را سا	نی دھی نیسا را	نیدھی - - دھی	- - پا پا
کَ رَ	یا آ دَ جَ	تَ رَ تو او	آ آ آ آ	آ آ آ جَ
	×	٣	٥	ا
	مِی - گِی -	مِی - دھِی دھِی	سادھی - سا سا	سانی را سا سا
	گو او را آ	کے لے سُ رَ	شا آ ستر سُ	سَن آن مَ تَ
	×	٣	٥	ا
	نِی نِی نِی نِی	سا را گی -	پاگی پاگی گی را	سا سا پا پا
	گَ مَ نَ سی	ری ای کے لے	ٹھا آ آ آ	آ ٹھ کَ رَ
	×	٣	٥	ا

انترہ

نی	-	گی	-	می	می	دھی	-	سا	-	سا	سا	نی	را	سا	سا
سم	ام	پو	اُو	ر	ن	سم	ام	وا	آ	دی	ری	پا	آ	سُ	ر
×				۳				۰				۱			
سا	-	سا	سا	نی	دھی	را	نی	دھی	-	پا	-	-	-	-	پا
دھے	لے	د	ت	دو	اُو	کو	ای	ما	آ	آ	آ	آ	آ	آ	نے
×				۳				۰				۱			
نی	-	نی	نی	می	گی	گی	گی	گی	-	می	گی	را	را	سا	سا
گا	آ	لے	آ	ن	پ	آ	ت	سن	آن	دہی	س	مے	لے	گ	ت
×				۳				۰				۱			
نی	-	نی	نی	سا	را	گی	گی	گی پا	گی	گی	را	سا	سا	گی پا	گی
پو	او	ر	ت	س	ب	م	ن	گا	آ	آ	آ	آ	ج	گ	ر
×				۳				۰				۱			

سازگیری

پُروا ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے - یہ نیا سُروپ ہے پُرانے گرنتھون مین نہین پایا جاتا - گندھار اِس کا وادی سُر ہے اِس مین دونون دہیوتون کا رواج ہے اور نکھاد اور مدھم کی سنگت ہے - گانے کا وقت شام ہے - اِس راگ مین تھوڑا سا شُدھ مدھم بھی لگاتے ہین جس سے اِس کی شکل مین کوئی خرابی نہین پیدا ہوتی - یہ راگ پوریا اور پوربی کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے - یہ راگ چونکہ پوریا انگ ہے لہذا اِس کو مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے گانا چاہیے - پوریا اور پوربی کے ملنے سے سازگیری کا روپ لکھا ہے اِسے رواج مین بہت کم گاتے ہین - آروہی - نی راگی را سانی دھی - نی راگی ما - گی می پا دھی نی سا - امروہی - سانی دھا پا دھی می گی را سا -

پوریا کلیان

مارواٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے - یہ مشر میل راگ ہے یعنے مارواا ور کلیان ٹھاٹھ کے ملانے سے اسکی

شکل پیدا ہوئی ہے۔ پنچم وادی ہے اور کھرج سموادی۔ نکھاد کا سُر آروہی میں ورجت ہے۔ یعنی ٹیڑھا ہے گانے کا وقت سہ پہر ہے۔ آروہی سارا گی می پا نی دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا می گی را سا۔

خیال۔ اڑاچوتالہ

آستائی۔ اے ری میرو شیام کنھیا برج کے من بھایو۔
انترہ۔ برج کی سکھی سب وہ تمھیں چاہین لے رے جا کو نام کنھیا۔ برج کے من بھایو۔

آستائی

			سا نی	دھی پا می پا	می گی می را گی
			اے ری	ای ای	ے لے رو او
			۳	۰	۴
پا -	می گی	می پامی گی می	را سا	نی نی	نی دھی دھی دھی
شیا آ	مَ کَ	ھی یا	آ آ	بر جَ	کے لے مَ نَ
×	۲	۰	۳	۰	۴
می نی	دھی سا	نی دھی پامی پا			
بھا آ	آ آ	یو او			
×	۲	۰			

انترہ

			گی گی	می دھی	سا - سا سا
			بر جَ	کی سَ	کھی ای سَ بَ
			۳	۰	۴
راسانی سا نی	دھی سانی سا	نی دھی پا	می دھی نی سا نی	دھی پا می پا	می گی می را سا
وہ تُ	مھین چا	ہین این	اے ری	ای ای	جا آ کو او
×	۲	۰	۳	۰	۴
پا -	می گی	می پامی گی می			
نا آ	مَ کَ	ھی یا			
×	۲	۰			

مارواٹھاٹھ

سُر - سارا گی می پا دھی نی سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	ماروا	سارا گی می دھی - نی دھی سا	سانی دھی می گی را سا	گندھار	دھیوت	کھاڈو کھاڈو	شام	آروہی مین رکھب اور امروہی مین نکھاد کرہی۔ معمولی راگ ہے۔
۲	پوریا	سانی دھی نی - گی - می دھی - نی دھی سا	سا - نی دھی نی - می گی را سا	″	نکھاد	″	″	رکھب اور نکھاد کی سنگت رہنا چاہیے۔ معمولی راگ ہے۔
۳	براری	سارا گی می پا - می دھی سا	سانی دھی پا - می گی را سا	″	دھیوت	وکر سمپورن	″	نکھاد دُربل یعنی کمزور ہی۔ پنچم اور گندھار کی سنگت رہنا چاہیے کم گایا جاتا ہی۔
۴	للت	سارا سا گی ما - می گی - می دھی سا	سانی دھی دھی می گی را سا	مدھم	کھرج	کھاڈو کھاڈو	آدھی رات کے بعد	پنچم کا سُر ورلج ہی۔ دونوں مدھمین ہین ہمارے حصۂ ملک مین کومل دھیوت اس راگ مین لگائی جاتی ہی۔
۵	جیت	سا را گی پا دھی سا	سا دھی پا گی را سا	پنچم	″	اوڑو اوڑو	شام	اترانگ کمزور رہنا چاہیے۔ عموماً کلیان ٹھاٹھ پر ہمارے حصۂ ملک مین اس راگ کو گاتے مین۔ معمولی راگ ہے۔
۶	بھٹیار	سا را سا گی می دھی سا	سانی دھی پا - ما - گی می گی را سا	مدھم	″	اوڑو سمپورن	بعد نصف شب	اترانگ پر زور رہی۔ آروہی مین کڑی مدھم ہی۔ امروہی مین

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
								دونون مدھمین ہین۔ سُدھ مدھم بھی اچھی طرح لگائی جاتی ہی
۷	کھکھار	سارا ساگی ماگی می دھی ستا	ستانی دھی پا۔ می گی پاگی۔ اسا	پنچم	کھرج	اُوڈوسمپورن	بعد نصف شب	سُدھ مدھم اسمین بمقابلہ بھٹیا کے کمی کے ساتھ لگائی جاتی ہی اترانگ پر راگ کے زور ہی۔ کم گاتے ہین۔
۸	پنچم	ساگی ما۔ پاماگی۔ می دھی ستا	ستانی دھی پاما۔ گی پاگی را سا	مدھم	″	″	″	سُدھ مدھم سے للت کا انگ معلوم ہوتا ہی۔
۹	سوہنی	ساگی می دھی نی ستا	ستانی دھی می ہی۔ گی۔ می گی سا	دھیوت	گندھار	اوڈوکھاڈو	″	پنچم کا سُر ورج ہی۔ آروہی مین کھب نہین ہی۔ معمولی راگ ہی
۱۰	باس	سارا سا۔ گی پا دھی پا۔ دھی ستا	ستانی دھی پا۔ می گی۔ پاگی را سا	″	″	اوڈوسمپورن	صبح	اِترانگ پر زور رہتا ہے۔
۱۱	مالیگورا	سارا سا۔ نی دھی پا۔ دھی ستا راگی می پا۔ دھی نی دھی ستا	ستانی دھی پا می گی را سا	رکھب	پنچم	وکرسمپورن	شام	سری راگ اور پوریا ملا ہوا معلوم ہوتا ہی۔ مندرا اور مدھ استھان کا راگ ہی کم گایا جاتا ہی۔
۱۲	سانجھ گیریا	نی راگی را سانی دھی۔ نی را گی ما۔ گی می پا دھی نی ستا	ستانی دھا پا دھی می گی را سا	گندھار	نکھاد	″	″	دونون دھیوتین نکھادین اور مدھمین ہین۔ پوریا اور پوربی کو ملایا ہی کم گایا جاتا ہی۔
۱۳	پوریا کلیان	سارا گی می پانی دھی ستا	ستانی دھی پا می گی را سا	پنچم	کھرج	سمپورن	سہ پہر	پوریا اور کلیان کو ملانیسے یہ راگ پیدا ہوتا ہی۔ کم گایا جاتا ہی

مارواٹھاٹھ کے راگونپر یادداشت

مارواٹھاٹھ مین پنڈتون نے جو بارہ راگ لکھے ہین اُن مین چھ راگ شام کے وقت کے مانے جاتے ہین اور چھ راگ صبح کے وقت کے - پوریا - مارؔوا - جیت - گورؔی - سازگیری - برارؔی - یہ چھ راگ شام کے ہین - اور للت - پنچم - بھٹیار - بھباس - بھکار - سوہنی - یہ چھ راگ دن کے مانے جاتے ہین جاننا چاہیے کہ علمی اصول سے دن کا شمار بارہ بجے شب کے بعد سے ہوتا ہے لہذا سوہنی وغیرہ کا وقت چونکہ بارہ بجے دن کے بعد ہی اسیلیے اِن کا شمار دن کے راگون مین پنڈت کرتے ہین - اِسی طرح رات کا شمار بارہ بجے دن کے بعد سے کیا جاتا ہے اسیلیے مارؔوا وغیرہ شام کے راگون مین داخل ہین -

شام کے جو چھ راگ اوپر لکھے گئے ہین اِن مین بعض گورؔی انگ گائے جاتے ہین - اور بعض پورؔیا انگ اور صبح کے راگ بعض لِلت انگ گائے جاتے ہین اور بعض سوہنی انگ - شام کے راگون مین پوروانگ پر زور رہتا ہی اسے سب مانتے ہین اور اسیطرح صبح کے راگون مین اترانگ پر زور رہتا ہی

کافی ٹھاٹھ

اِس کو گرنتھون مین ہر پریا میل کہتے ہین - اِس ٹھاٹھ مین حسب ذیل سُر ہین - کھرج - تیور رکھب - کومل گندھار - سُدھ مدھم - پنچم - تیور دھیوت - کومل نکھاد - آجکل اِس ٹھاٹھ کا نام کافی راگنی پر رکھا گیا ہی جو ذیل مین بیان کیجاتی ہی - اِس ٹھاٹھ کے راگ عموماً دوپہر دن اور دوپہر رات کو گائے جاتے ہین - یہ اسیلیے ہی کہ نکھاد اور گندھار اِس ٹھاٹھ مین کومل ہین - رات کو درباری وغیرہ کومل دھیوت کے راگ گاکر اِس ٹھاٹھ کے راگون کو یعنی تیور دھیوت کے راگون کو گانا چاہیے - اسیطرح صبح کو کومل دھیوت کے راگ مثلاً آساوری جونپوری وغیرہ گاکر تیور دھیوت کے راگ اِس ٹھاٹھ کے گانا چاہیے - بعض گرنتھون مین اِس ٹھاٹھ کو سری راگ کا ٹھاٹھ بھی لکھتے ہین - کیونکہ سری راگ اگلے زمانے مین اِسی ٹھاٹھ پر گایا جاتا تھا -

کافی

ہر پریا ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی - اِسکی آروہی امروہی بہت سیدھی ہی - اِس راگ مین پنچم نیاس کا سُر ہے اور سننے والے اِسی سُر سے راگ کو پہچانتے ہین - آجکل کافی مین چھوٹی چھوٹی چیزین گائی جاتی ہین - پنچم وادی ہی اور کھرج سموادی - آروہی - سارے گا ما پا دھی نا سا - امروہی - سا نا دھی پا ما گا رے سا -

لچھن گیت اکتالہ

آستائی۔ گنی گُن وت کہ نی راگ کہیر یا ٹھاٹھ جنت کومل گا نی اُجبل پر سُر پنچم وادی سادہ۔
انترہ۔ سرل سرپ دی بشر وت مانت سب نر اوکل آشرے سم چتر گت۔

استائی

نا	پ	گا	ــ	نا	ما	گا	ــ	ما	پا	ــ	ما
لُ	ی	گ	آ	و	ت	کہ	آ	نی	را	آ	گَ
۰		۱		۲		×		۰		۱	
سا	رے	ــ	ا	دھو	پا	گا	ــ	رے	سا	رے	سا
کَ	ہ	ہ	ر	پَر	یا	ٹھا	آ	ٹھ	جَ	لِ	ت
۰		۱		۲		×		۰		۱	
سا	سا	رے	سے	گا	گا	ما	ــ	پا	پا	دھی	دھی
کو	او	مَ	ل	گا	نی	ا	اُ	جَ	بلَ	پَ	ر
۰		۱		۲		×		۰		۱	
نا	سا	نا سا	سے	سا	نا	دھی	ــ	ما	پا	ــ	پا
سُ	ر	پَن	ان	چَ	مَ	دا	آ	دی	سا	آ	دھ
۰		۱		۲		×		۰		۱	

انترہ

ما	ما	ما	پا	نا	ــ	سا	نا	سا	ــ	سا	سا
سَ	رَ	لَ	سَ	رُد	اُو	پَ	دی	پَ	آ	کِرشَر	تَ
۰		۱		۲		×		۰		۱	
نا	سا	رے	گا	رے	سا	رے	نا	سا	نا	دھی	دھی
ما	آ	نَ	تَ	س	بَ	لِ	تَ	آ	دی	کَ	ل
۰		۱		۲		×		۰		۱	

تا	—	نا	دھی	ما	پا	گا	گا	رے	سا	رے	سا
آ	آ	ش	ری	س	م	ع	ث	ر	ک	ہ	ت
۰		۱		۲		×		۰		۱	

دھانی

کافی ٹھاٹھ کا اُوڈو راگ ہے اور رکھب دہیوت اسمین ورجت ہین۔ گندہار وادی ہے اور نکہاد سموادی سنگیت پاریجات مین اسکو اوڈو دھناسی اور دوسرے گرنتھون مین اسے کہیں اڑو دھناسی کہتے ہین دھناسری کو جدا کرنے کے لیے پنڈتون نے اسکا نام دہانی رکھا ہو۔ مگر ایسے تکرار بڑھانیوالے راگون مین ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیے۔ اِس راگ مین کھرج اور مدہم اور نیچم کے سُر دُربل اور رکھب اور دھیوت کے سُر ورجت ہونے کی وجہ سے اِس راگ کا مزاج قائم نہین رہتا۔ آروہی۔ ساگا ما پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا پا ما گا سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

آستائی۔ تو ہے دھانی کہون سمجھائے سکھی اوڈو وَ سمت دھن ناسی سکھی۔
انترہ۔ کرہر پریا اہول کہے سندر گا لش رہت دہا گا ما ن سکھی۔

آستائی

تا	سا	گا	—	گا	گا	گا	سا	گا	ما	پا	نا	پا	پا	گا	—	گا	ما
تو	ہے	دہا	آ	نی	ک	ہون	اُون	س	م	جھا	آ	لے	س	کھی	ای	اُو	اُو
		۰				۱				×				۳			
		پا	پا	پا	پا	پا	پا	گا	ما	پا	نا	پا	پا	گا	—	تا	سا
		ڈ	وَ	سَ	نَ	مَ	ت	دہَن	آن	نا	آ	سی	سَ	کھی	ای	تو	ہے
		۰				۱				×				۳			

انترہ

ما	ما	ما	ما	پا	پا	نی	نی	سا	سا	سا	سا	نی	سا	سا	سا
گن	ر	ھ	ر	پر	یا	آ	ہو	ب	ل	ک	ہے	سن	ان	د	ر
٥				:				×				۲			
سا	ـ	نا	نا	پا	پاما	گا	ما	پا	نا	پا	پا	گا	ـ	نا	سا
گان	آن	نن	ر	بہ	ت	دہا	گا	ما	آ	لن	سن	کہی	ای	تو	ہے
٥				!				×				۳			

سندھوی

اِسے عموماً لوگ سیندھورا کہتے ہین - یہ کافی ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہے - اور اسکی آروہی مین گندھار اور نکھاد ورجت ہین اور امروہی اسکی سمپورن ہی - اس راگ مین کھرج اور پنچم کا سمواد ہی بعض رکھب اور پنچم کا سمواد مانتے ہین - بھاتکھنڈے پنڈت نے اس راگ مین گندھار اور نکھاد ورجت کرنے کو لکھا ہی - ہوبل پنڈت نے امروہی سمپورن لکھی ہی - رواج مین گاےک سیندھورے مین اکثر کافی ملا دیتے ہین - اساوری کی آروہی مین گندھار اور نکھاد ورج ہی لیکن اسمین دھیوت کومل ہی اور اسمین تیور ہے - ان دونون مین فرق ہی - بھیرون ٹھاٹھ مین گندھار اور نکھاد ورج ہونے سے گن کلی پیدا ہوتی ہی - بلاول ٹھاٹھ مین یہی سُر ورج ہونے سے درگا نکلتی ہی - کھماج ٹھاٹھ مین بھی گندھار اور نکھاد ورج کرنے سے شُدھ ملار پیدا ہوتی ہی - یہ باتین یاد رکھنے کے قابل ہین - اِس سے ثابت ہوتا ہی کہ دسون ٹھاٹھون مین آروہی یا امروہی مین گندھار اور نکھاد ورج کرنے سے بہت سے راگ پیدا ہو سکتے ہین - آروہی - سا رے ما پا دھی سا - امروہی - سا نا ما پا گا رے سا -

لچھن گیت - تیتالہ

آستائی - بدہن بنا شتنا چتر بجھا اک نت لبھو در ہر پریا -

انترہ - سندور بدنا موشک بہنا ردھ سدھ کے داتک گن نائک سارے مارے ماپا دہا ما پا دہا رے سانی دہا پا دہا -

آستائی

ما	ما	پا	دھی	سا	دھی	دھی	دھی	سا	نا	دھی	پا	ما	گا	—	رے
بِ	دھ	ن	پ	نا	آ	ش	نا	آ	چ	ت	ر	بھُو	جا	آ	لے
۱				×				۳				۰			
—	ما	گا	—	گا	رے	—	سا	—	رے	سا	سا	نا	دھی	پا	دھی
لے	ک	رن	اَن	ت	کم	ام	بو	او	دَ	ر	مَد	ر	آ	پُر	یا
۱				×				۳				۰			

انترہ

ما	—	پا	دھی	سا	دھی	سا	—	رے	گا	رے	سا	رے	رے	سا	رے
بن	اِن	دُو	ر	ب	دَ	نا	آ	مو	او	ش	کَ	بِ	ھِ	نا	ری
۱				×				۳				۰			
سا	نا	دھی	پا	گا	—	گا	—	رے	گا	—	رے	سا	رے	—	سا
دھ	س	دھ	کے	اے	دا	آ	ہی	ل	اُ	گم	ن	نا	آ	ئی	کَ
۱				×				۳				۰			
سا	رے	ما	رے	ما	پا	دھی	ما	پا	دھی	رے	سا	نا	دھی	پا	دھی
سا	رے	ما	رے	ما	پا	دھا	ما	پا	دھا	ری	سا	نی	دھا	پا	دھا
۱				×				۳				۰			

دھناسری

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی- آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہین اور امروہی مین سمپورن
پنچم وادی ہی اور کھرج سموادی دن کے تیسرے پہر مین اسے گاتے ہین- اکثر گرہ کا سُر نکھاد مانا
جاتا ہے اور پنچم کو نیاس مانتے ہین- اِس راگ کی امروہی مین پنچم اور گندہار کی سنگت اچھی معلوم ہوتی
ہی- اگر مدھم وادی ہوتا تو انھین سُرون سے بھیم پلاسی ہوجاتی- بھیم پلاسی کی بھی آروہی مین رکھب
اور دھیوت ورج ہین کہین مدھم کا سُر وادی ہی- تیسرے پہر کے راگونکی آروہی مین رکھب اکثر
دُربل رہتی ہی- ایسا پنڈت لوگون کا قاعدہ بنایا ہوا ہی- جن جن راگون مین رکھب و دھیوت
دُربل ہین وہان دوسا ماپا،، بہت کرکے بڑھتے ہین- دھناسری اور بھیم پلاسی مین یہ قاعدہ بہت

اچھا معلوم ہوتا ہی۔ اہوبل پنڈت ایسا ہی لکھتے ہین کہ کافی ٹھاٹھ کی آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج کرنے سے دھناسری ہو جاتی ہی۔ سارامرت گرنتھ مین دھناسری کافی ٹھاٹھ مین رکھب اور دھیوت ورج کرکے اوڈو لکھی ہی مگر اس کا وقت صبح کا لکھا ہی۔ کوئی پنڈت دھناسری کو پوربی ٹھاٹھ کی امروہی مین رکھب دھیوت ورج کرکے لکھتے ہین یہ بات بھی ذہن مین رکھنا لازم ہی۔ سوم ناتھ پنڈت کہتے ہین کہ جب رکھب اور دھیوت ورج ہوتے ہین اور کھرج کا سُر وادی ہوتا ہی اور پنچم کے سر پر گمک ہوتی ہی تب اسے دھولا سری کہتے ہین۔ آروہی نِا سا گا ما پا۔ نا سا۔ امروہی۔ سانا دھی پا ما گا رے سا۔

چھن گیت چوتال

آستائی۔ شاستر مت راگ گائے اوڈو پورن بنائے ہر پریا سر میل سادہ ری دہا ورجت نِت دکھائے۔

انترہ۔ پنچم جب وادی کرت دھناسی گُنی برنت بھیم پلاسی مون چتر وادی مدھم کہائے۔

آستائی

پا	—	پا	پا	گا	پا	گاما	ما	گا	رے	—	سا
شا	آ	ستر	سُ	مَ	تَ	را	آ	گ	گا	آ	لے
×		○		۱		○		۱		۲	
نِا	—	سا	سا	گا	ما	پا	پا	نا	دھی	—	پا
اُو	اِ	ڈَ	وَ	پُو	اُو	رَ	نَ	بَ	نا	آ	لے
×		○		۱		○		۱		۲	
پا	پا	گا	ما	پا	پا	سانا	—	سانا	سا	—	سا
ہَ	ر	پر	یا	سُ	رَ	مے	لے	لَ	سا	آ	دھ
×		○		۱		○		۱		۲	
سا	نا	دھی	پا	گاما	پا	گا	ما	گا	رے	—	سا
ری	دہا	وَ	رَ	جِ	تَ	نِ	تَ	دِ	کھا	آ	لے
×		○		۱		○		۱		۲	

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پا	—	پا	پا	گا	ما	پا	نا	نا	سا	سا	سا
پن	اَن	چ	مَ	جَ	بَ	وا	آ	دی	کَ	رَ	تھ
×		○		ا		○		ا		۲	
نا	—	سا	تما	گارے	سا	رے	سا	[illegible]	دھی	پا	پا
دھ	آ	تنا	آ	سی	ای	گُ	نی	بَ	ر	لَ	تَ
×		○		ا		○		ا		۲	
ما	پا	نا	سا	گا	—	ما	پا	ما	گا	رے	سا
بھی	ای	م	پَ	لا	آ	سی	ای	موُن	جَ	تَ	ر
×		○		ا		○		ا		۲	
سا	—	دھنی	پا	گا	—	پا	گا	ما	گا	رے	سا
وا	آ	دی	ای	مَ	اَ	دھَ	مَ	آتَ	ہا	آ	لے
×		○		ا		○		ا		۲	

بھیم پلاسی

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن اگ ہی۔ آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے مدھم کا سُر وادی ہی اور گرہ اور نیاس کا سُر بھی یہی ہی۔ گانے کا وقت تیسرے پہر کو ہی۔ چونکہ مدھم کا سُر وادی ہی اسلیے دھناسری نہین ہوسکتی اور امروہی سمپورن ہی اسلیے دیاگنی سے بھی الگ ہے اور آروہی مین گندھار اور نکھاد ہی اسلیے سیندوڑے سے بھی الگ ہے۔ ایک مت مین ایسا بھی لکھتے ہین کہ بھیم پلاسی کی دھیوت اور رکھب کومل ہی اور بعض کہتے ہین کہ اس راگ مین رکھب بالکل چھوڑ دینے سے یہ دھناسری سے بالکل الگ ہوجائے گا۔ آروہی۔ نیا سا گا ما۔ پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما۔ گا رے سا۔

لچھن گیت بھیم پلاسی۔ تیتالہ

آستائی ۔مانت سب بھیم پلاسی اوڈو سمپورن چھپا انتر دھن کو آدھی، [illegible] ۔

انترہ۔ سُر دا دی کرے مدھم کو چتر گنی سب دھناسری کو بچاے۔

آستائی

ما دھی	ما گا تے سا	لے تا نا نا	سا ب ـ ما	ما ـ ـ گا
ما آ	ن ت س ب	بھی ای م پ	لا آ آ سی	ای ای ای ای
	٥	١	×	٣
	ما سا گا ما	پا پا ـ پا	ـ ما ـ پا	ما سا ـ نا
	اُ اُو اُ اُو	دُ آ آ نَم	اَم تُو اُو ر	ن چھن آن ڈ
	٥	١	×	٣
	نا سے تا نا	ـ دھی ـ پا	ـ ما ـ ما	ـ گا
	ری دا ن کو	او آ آ دھی	ای رو او ہے	اے لے
	٥	١	×	٣

انترہ

سا سا نا نا	ـ نا نا نا	تا ـ تا ـ	نا دھی پا ـ
سُ ر آ .	آ دی ای ک	یے لے م آ	دھ م کو او
×	٣	٥	١
پا ما گا ما	پا نا تا تا	ـ تے ـ سا	نا دھی ـ پا
چ ت ر گ	ن ای تا ب	آ دھ نا آ	س ری ای کو
×	٣	٥	١
ـ دھی پا پا پا ما	ـ گا		
او ب آ چا	آ لے		
×	٣		

ہنس کنکنی

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ آروہی میں رکھب دھیوت ورج ہیں اور امروہی سمپون ہے دھناسری کے انگ سے یہ راگ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اس راگ میں دونوں گندھار بڑی خوبی سے لگائی جاتی

ہین - آروہی مین گندھار تیور ہے اور امروہی مین کومل ہی۔ پنچم کا سُر سمین وادی ہی۔ اس راگ مین بھی کھرج - مدھم اور پنچم کے سر بڑھتے ہین - کرناٹ اور کانی یہ دو ٹھاٹھ ملانے سے راگ پیدا ہوتا ہی یہ راگ زیادہ مشہور نہین ہی لیکن اچھے جاننے والے کبھی کبھی گاتے ہین - آروہی - سا گی ما - پا نا سا - امروہی - سا نا دھی پا - ماگا رے سا -

چھن گیت جھپتال

استائی - دھن ہنس کنکنی ات چتر را گنی -

انترہ - کرناٹ سُر سکل سُدھ میل سُون ملاے پنچم کرت ۰ ادی چتر گُن یاد علی -

استائی

گی	گی	ما	—	پا	گا	—	سا	سا	—
دھ	نَ	ہَن	اَن	س	کِن	اَن	کَ	نی	ی
×		۳			۰		۱		
نی	نی	سا	گ	ما	پا	—	پ	ما	ـ
آ	تَ	چِ	ا	تر	را	آ	گَ	نَ	ای
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	پا	نی	—	نی	سا	سا	سا	سا	سا
کَ	رَ	نا	آ	ٹ	سُر	رَ	سَ	کَ	لَ
×		۳			۰		۱		
ما	پا	نی	سا	گا	رے	سا	نا	دھی	پا
سُ	دھ	مے	لے	ل	سُون	م	لا	آ	لے
×		۳			۰		۱		
پا	نا	دھی	پا	ما	گی	گی	ما	—	ما
پَن	اَن	چَ	م	کَ	ت	تَ	وا	آ	دی
×		۳			۰		۱		

	سا سا	گی گی ما	پا ما	پا ما گی	
	چ ت	ر گ ن	سا آ	دھ نی ای	
	×	٣	٥	١	

پٹ منجری

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی یہ راگ کم گایا جاتا ہی آروہی مین دھیوت اور گندہار دُربل یعنی کمزور ہی جنکی وجہ سے کچھ سارنگ کی شکل پیدا ہوتی ہی لیکن سارنگ مین دھیوت اور گندہار کے سُر بالکل ورج ہین یہی دونون راگون مین فرق ہی۔ کھرج وادی سُر ہی اور پنچم سمبوادی۔ اِس راگ کو سارنگ کے بعد گاتا چاہیے۔ ایک مت سے اس راگ مین دونون گندہارین ہین۔ ایک اور مت سے یہ راگ سُدھ سُرون سے گایا جاتا ہی۔ اِسطرح کی پٹ منجری بلاول ٹھاٹھ مین بیان کی جا چکی ہے۔ اِس راگ کو تیسرے پہر دن کو گانا چاہیے۔ اِس راگ کی شکل دیسی سے بہت ملتی ہی لیکن دیسی کی دھیوت کومل ہی اور بعض دونون دھیوت مین لگاتے ہین لیکن اِسمین صرف تیور دھیوت ہی اور بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہی۔ اِس راگ کو برتنے کی خوبی یہ ہی کہ دھیوت کو کمزور کرکے سارنگ کا انگ پیدا کیا جاے تاکہ دیسی کی شکل نہ پیدا ہونے پائے اس راگ مین دونون نکھاد مستعمل ہین۔

آروہی۔ سا رے ما پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

آستائی۔ کرہر پریا کے میل مون سا ما سمبوادی سُر کریلے

انترہ۔ آروہن دہا گا مان ورج سُر راگ جنت پٹ منجری کہریلے۔

آستائی

گا	—	سا	سا	پا	پا	نی	سا	گا	—	رے	—	نی	—	رے	—
کَ	آ	رَ	ا	ھ	رَ	پر	یا	گے	اے	نے	اے	لَ	آ	ون	اون
٥				١				×				٣			
دھا	سا	رے	ما	رے	ما	ما	پا	نا	پا	رے	گا	رے	—	نی	سا
تا	ما	سم	سم	وا	آ	دی	ای	سُ	رَ	گ	آ	دی	ای	یلے	اے
٥				١				×				٢			

انترہ

ما ما ما پا	نی نی سا سا	نی سا رے سا	نا پا رےگارےنی سا
آ رُو ڈھ نی	نہا گا ہ آ	نَ و ر جَ	ہن ر ا
۰	۱	×	۳
سا رے نا سا	نا دھی پا ما	ما پا نا پا (ماپاما)	رے رگارے نی سا
کَ جَ نِ ٹ	پَ ٹک مَن اَن	جَ دی بِ جَ	ری ای یلے لے
۰	۱	×	۳

پردیپکی

کافی ٹھاٹھ کا اُوڈو سمپورن راگ ہو آروہی مین رکھب اور دیھوت ورج ہو اور امروہی مین سمپورن ہے کھرج وادی ہو اور پنچم سمبوادی - پٹ منجری گانے کے بعد جب یہ راگ گایا جاتا ہو تو اچھا معلوم ہوتا ہو - جب مندر اور مدھ استھان کے سُر لیے جاتے ہین تو اس راگ مین بھیم پلاسی کا شبہہ ہوتا ہو لیکن بھیم پلاسی مین مدھم وادی ہو اور اسمین کھرج وادی ہو - اس راگ کی آروہی مین رکھب ورج نہین ہو لیکن بہت دُربل ہو اور رہونا نہ ہونا دونون برابر ہین - دھناسری مین رکھب خلاصہ ہو اس راگ مین دونون گندہار ہین -

آروہی - نا سا گی ما - پا نا سا - امروہی - سا نا دھی پا ما - گا رے سا -

چھن گیت - تیتالہ

آستائی - پردیپکی صورت ایسی بنی جب دونون گندہار کرت مَن رنجن دھناسی انگ سجت ہانی -
انترہ - آروہن تسے دہا بن سب سنمت بجنی مروہنی تے دہاکو آوبجت مدہم وادی موہت چمکت کرت بچاے پلاسی گنی پر -

آستائی

پا پا	گا - رے سا	- سا سا رے	نا - سا سا	سا - سا سا
پَ ر	دی ای پَ کی	ای صُو ر ت	اے نے سی بَ	نی ای جَ بَ
	۰	۱	×	۳

نا	سا	گ	ما	پا	-	پا	پا	دھی	پا	ما	ما	گی ما	پا	ما	ما
دو	او	نو	گر	دھا	آ	ر	کَ	ئر	ٹ	مَ	نَ	رَن	آن	ئَ	اَ
۰				۱				×				۳			
سا	-	سا	-	دھی	-	پا	پا	دھی	پا	ما	گی	گی ما	ما	پا	پا
دھن	آن	نا	آ	سی	ی	آن	گ	س	ج	ت	دھا	نی	اس	پَ	ئر
۰				۱				×				۳			
انترہ															
پا	-	پا	-	؛	ما	گی	ما	پا	پا	ما	ما	سا	-	سا	سا
آ	آ	رو	او	"	لَن	رکو	دھا	ب	تَ	سَ	بَ	سَن	آن	مَ	تَ
۰				۱				×				۳			
نانا	-	نا	نا	سا	-	سا	سا	گاسا	گا	رے	سا	نا	دھی	پا	پا
رَن	ان	جَ	نی	رو	او	ھَ	نی	ری	دھا	کو	او	سَ	مَ	جَ	تَ
۰				۱				×				۳			
نا	سا	گی	ما	پا	-	پا	-	دھی	پا	ما	ما	گی	پا	ما	ما
مَ	اَ	دَھ	م	وا	آ	دی	ای	سُ	رَ	نِ	تَ	جَ	مَ	کَ	تَ
۰				۱				×				۳			
سا	سا	سا	سا	دھی	-	پا	پا	دھی	پا	ما	گی	گی	ما	پا	پا
کَ	رَ	تَ	بَ	چا	آ	لے	بَ	لا	آ	سی	گُ	نی	ای	پَ	ئر
۰				۱				×				۳			

بہار

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو کھاڈو راگ ہے۔ یہ نیا سُر و پ ہے۔ کھرج وادی ہے اور مدھم سنوادی ہے۔ اِس کو بسنت رُت مین گاتے ہین اِس مین دھیوت اور مدھم کی سنگت رہتی ہے۔ آروہی مین رکھب کو ورج کرنا اور امروہی مین دھیوت کو ورج کرنا مناسب ہے۔ آروہی مین مدھم اور دھیوت کی جہان سنگت ہوتی ہے وہان کچھ باگیسری کا شک ہوتا ہے۔ اور امروہی مین جب دھیوت چھوڑتے ہین تو اڈانے کی شکل پیدا

ہوتی ہی لیکن اڑانے مین کومل دھیوت ہی اور اسمین تیور یہ فرق ہی - بہار راگ بہت سے راگون مین ملا دیا جاتا ہی اس راگ کا مزاج شوخ ہی لہذا مدھ اور درت لے مین گانا چاہیے - لکھنؤ مین یہ راگ دونون دھیوتون سے گایا جاتا ہی - اسطرح - رے سا دھا نا پا دھی پا دھی پا ما پا گا ما رے سا - آروہی - نا سا گا ما پا - دھی نا سا - امروہی - سا نا پا ما پا - گا ما رے سا - اس راگ مین دونون نکھادین لگائی جاتی ہین

لچھن گیت تیورا (درت لے)

آستائی - کہت راگ بہار گنی جن کومل کرت گائی سُرن کو کھرج مدھم انش سہجتا میل کر کرہا۔
انترہ - باگیسری ملارسون ملت نی سارے نی سانی پا گا گا ما رے رے سا سا ئیرا ادا نا یچ
بہ جگت چتر کہے من مار۔

آستائی

نا	نا	پا	ما	پا	گا	ما	دھنی	ـــ	دھی	نی	تا	تے	تا
کَ	ھَ	تَ	را	آ	گَ	بَ	ہا	آ	رَ	گُ	نی	جَ	نَ
×			۱		۲		×			۱		۲	
تا	ـــ	تا	نا	پا	ما	پا	گا (ما)	گا	ما	رے	رے	سا	ـــ
کو	او	م	لَ	کَ	رَ	تَ	گا	نی	سُ	رَ	ن	کو	او
×			۱		۲		×			۱		۲	
سا	ما	ما	ما	پا	گا	ما	دھی	دھی	نی	تا	نی	تا	تا
کھَ	رَ	جَ	مَ	آ	دھَ	مَ	اَن	اَن	شُ	سَ	م	جَ	ت
×			۱		۲		×			۱		۲	
تا	ـــ	ما	تے	تے	تا	تےتا	تا	نا	دھی	نی	تا	تے	تا
شَ	لے	لَ	کَ	رَ	کَ	رَ	ہا	آ	رَ	گُو	نی	جَ	نَ
×			۱		۲		×			۱		۲	

انترہ

گا	گا	ما	دھی	دھی	نی	-	سا	-	نی	سا	نی	سا	سا
با	آ	ـ	سِی	ای	م	آ	لا	آ	ر	سوں	م	ل	ت
×			۱		۲		×			۱		۲	
نی	سا	سے	نی	سا	ا	پا	گا	گا	ما	رے	رے	سا	سا
نی	سا	ے	نی	ما	نی	پا	گا	گا	ما	رے	رے	سا	سا
×					۔		×			۱		۲	
ما	ما	ما	پا	ـ	گا	ا	[illegible]	ـ	نی	سا	نی	سا	سا
ش	ر	آ	ڈا	آ	نا	ا	بُو	نا	رہ	ی	م	ک	ت
×			۱		۲		×			۱		۳	
سا	ـ	ما	تے	ـ	سا	سا	تھا	ـ	دھی	نی	سا	تے	سا
چ	آ	تر	کے	لے	م	ن	ہا	آ	ر	گرو	نی	ج	ن
×			۱		۲		×			۱		۲	

نلام بری

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی۔ پنچم وادی ہی۔ اس راگ مین کھرج اور پنچم کی سنگت رہتی ہی اور گندھار کمپن ہی۔ پنڈت لوگ کہتے ہین کہ اس کی آروہی مین دھیوت نہین لینا چاہیے۔ اِسکی آروہی مین گائک تیور گندھار بھی لگاتے ہین۔ اگر سلیقے کے ساتھ یہ سُر آروہی مین لگایا جائے تو راگ کی شکل خراب نہین ہوتی۔ مدھمات اور بھیم پلاسی اِس راگ مین ملتے ہین۔

آروہی۔ سارے گا ما پا۔ نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت تیورا (دُرت لے)

استائی۔ چتر گنی ور راگ برنت نلام بری کو سمپورن سُر سدا چپلا۔

انترہ۔ ٹھاٹھ کر ہر پا لس من ہر تجت الو لوم گت دھیوت سنگت سا پا بگل مت گا آہت سکھدا

استائی

پا	پا	پا	دھی	پا	ما	گی	ما	—	پا	ما	ماپا	گا	ے
چ	ت	ر	گ	نی	و	ر	دا	آ	گ	بَ	رَ	ن	ت
×			١		٢		×			١		٢	
گارے	گا	گاما	رے	رے	سا	—	نی	سا	سا	گی	ما	پا	پا
نی	لا	ـ	م	بری	کو	او	سم	ام	پُو	رَ	نۂ	س	ر
×			١		٢		×			١		٢	
پا	پا	—	گا	گا	ما	—							
سَ	دا	آ	ج	پَ	ا	آ							
×			١		٢								

انترہ

ما	—	ما	پا	پا	نی	نی	سا	—	سا	نی	نی	سا	سا
ٹھا	آ	ٹھ	سَن	رَ	ھَ	رَ	پان	آن	شن	مَ	ن	ھ	ر
×			١		٢		×			١		٣	
سا	رے	سا	رے	رے	سا	—	نی	نی	سا	سا	—	پا	پا
تَ	جَ	تَ	آ	نو	لو	او	مَ	گَ	تَ	نٹے	ـ	ہ	تَ
×			١		٢		×			١		٢	
پا	دھی	پا	ما	گا	ما	—	پا	سا	سا	سا	ڈنی	پا	—
سَن	آن	گَ	تَ	سا	پا	آ	جُ	گَ	ل	مَ	ت	گا	آ
×			١		٢		×			١		٢	
پا	دھی	پا	ما	گی	ما	—							
اَ	جُ	تَ	سُ	کھَ	دا	آ							
×			١		٢								

پیلو

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ یہ مشر میل کا راگ ہے یعنی اسمین دو تین ٹھاٹھ ملتے ہین گانے

کا وقت کوئی خاص مقرر نہین ہی لیکن عموماً دن کے تیسرے پہر مین گاتے ہین گندھار وادی ہے اِس راگ مین تیور کومل سب سُر لگائے جاتے ہین اسیلیے یہ نہایت سنکیرن سُروپ کا راگ ہی - اگر غور کیا جاے تو اِس راگ مین گوری بھیم پلاسی اور بھیروین یہ تین راگ ملے ہوے پائے جائینگے اِس راگ کی آروہی مین عموماً تیور سُر لیے جاتے ہین اور امروہی مین کومل - یہ راگ مُسلمان گائکون کا ایجاد کیا ہوا ہی اور پُرانے گرنتھو مین نہین پایا جاتا - اِس راگ کا بھی مزاج شوخ ہی - آروہی - نِی سا رے گا - ما پا دھی - نا سا - امروہی - سا نا دھی پا ما گا - رے سا نِی سا -

لچھن گیت تیتالہ - (مدھ لے)

آستائی - پیا تورے پیو کی چپک من بس گئی - گاتی ہموا دکرت ہر سُر بانسری کی دُھن مورے جیا مین بس گئی -

انترہ - سب سُرو کرت من ہرن کرت سُنت سُنت سدھ بدھ ہون بسر گئی -

آستائی

نِی	سا	گا	رے	سا	نِی	سا	نِی	دھا	پا	دھا	دھا	نِی	نِی	سا	سا
پ	یا	تو	رے	پی	ئو	کی	چ	مَ	کَ	م	نَ	ب	سَ	گ	ای
۳				٥				۱				×			
گا	گ	گ	گ	گا	-	گا	رے	گا	ما	پا	ما	گا	رے	نِی	سا
گا	ن	س	تم	وا	آ	د	ک	ر	ت	ہ	ر	پر	یا	سُ	[illegible]
۳				٥				۱				×			
گی	گی	گی	گی	ما	ما	ما	ما	رے	ما	پا	-	گا	گا	نِی	سا
بان	سُ	ری	کی	دُھ	نَ	مو	رے	جی	یا	مین	این	ب	سَ	گ	ای
۳				٥				۱				×			

انترہ

نِی	سا	گی	ما	پا	پا	پا	پا	گی	گی	ما	پا	گا	گا	نِی	سا
سَ	ب	سُ	ر	د	ک	ر	ت	مَ	نَ	ہ	ر	ہَ	ک	ر	ت
۳				٥				۱				×			

گی	گی	گی	گی	ما	پا	گی	ما	ماے	ما	پا	پا	گا	گا	نِ	سا
سُ	اَن	تَ	سُ	اَن	تَ	سُ	وَنَ	بُ	دَھَ	ہون	بِ	سُ	ر	گَ	ای
۳	۰			۵				۱				×			

باگیسری

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین پنچم ورج ہی اور امروہی سمپورن ہی۔ مدھم اِس کا وادی سُر ہی اور کھرج سموادی ہی پنچم امروہی مین بھی تھوڑا لگایا جاتا ہی بعض مت مین پنچم کے سُر کو اِس راگ مین ورج کرنے کو کہا ہی۔ پنچم پر زور دینے سے دھناسری کی شکل معلوم ہوگی۔ اگر اِس راگ مین سے پنچم ورج کردیا جاے تو گرنتھ کی ایک راگنی پیدا ہوجائے گی جس کا نام سری رنجنی ہی۔ سنسکرت گرنتھون مین دونون گندھارین باگیسری مین لکھی ہین یعنی آروہی مین تھوڑی سی تیور اور امروہی مین کومل۔ جن لوگون کو بہادر حسین خان کا ترانہ باگیسری کا یاد ہی وہ بخوبی اِس مت کو سمجھ سکتے ہین۔ آجکل بھی اچھے گانے والے باگیسری گانے مین کسی کسی جگہ بڑی خوبی سے تیور گندھار کا کن دیتے ہین۔ راگ ترنگنی گرنتھ مین لکھا ہی کہ دھناسری اور کانہڑا ملنے سے یہ راگ پیدا ہوتا ہی۔ یہ صحیح ہی۔ کانہڑون کی بہت سی قسمین ہین اور اِن کی بابت کبھی کبھی تکرار بھی پیدا ہوتی ہی۔ دراصل تکرار کی جڑ کانہڑون مین گندھار اور دھیوت یہ دو سُر ہین ایسے مقامات پر ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیے۔
آروہی۔ سا نِا دھِي۔ نِا سا۔ ما گا۔ ما دھی۔ نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی ما۔ پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت جھپتال

آستائی۔ راگ باگیسری وِکرت للت گانی کرہر یا ٹھاٹھ تیو رکرت دھاری۔
انترہ۔ مدھم سُر پر دہان انولوم اپ مان ریت گونڈ سمہ سب چتر بانت گنی

آستائی

	ما	گا	رے	سا	ـ	نِا	دھِي	نِا	سا	ـ	
	را	آ	گَر	با	آ	گے	ے	سِیں	دی	.ی	
	×		۳			۵		۱			

نیا	سا	ما	ما	ما	ما	ما	پا	گا	ـ
وِ	کت	رَ	تَ	لَ	گَت	تَ	گا	نی	ای
×		٣			٥		۱		
گا	ما	نا	دھی	نا	سا	سا	سا	ـ	سا
کَ	رَ	ھَ	آ	رَ	پَر	یا	ے	لے	لَ
×		٣			٥		۱		
سا	ـ	نا	دھی	نا	دھی	ما	پا	گا	گاما
نی	ای	وَ	رَ	کَ	رَ	تَ	دہا	ری	ای
×		٣			٥		۱		
انترہ									
ما	ـ	دھی	نا	سا	سا	سا	سا	سا	ـ
مَ	آ	دَھ	مَ	سُ	رَ	پر	دہا	آ	نَ
×		٣			٥		۱		
نا	سا	رے	گا	رےسا	نا	سا	نا	دھی	دھی
آ	نو	لو	او	مَ	آ	پَ	ما	آ	نَ
×		٣			٥		۱		
دھی	نا	سا	ما	گا	رے	ما	رے	رے	سا
ری	ای	نی	گون	اون	ڈ	سَ	مَ	سَ	بَ
×		٣			٥		۱		
سا	سا	سا	دھی	نا	دھی	ما	پا	گا	گاما
چَ	تَ	ر	ما	آ	نَ	تَ	گُر	نی	ای
×		٣			٥		۱		

اڈانا

یہ راگ بھی دو طرح پہ گایا جاتا ہی۔ ایک مت سے یہ راگ اساوری ٹھاٹھ پہ بیان کیا جا چکا ہی

اور دوسری مت سے یہ کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو کھاڈو راگ ہے۔ تار استھان کا کھرج اس راگ مین وادی ہے۔ دھیوت اور گندھار کے سر اسمین کم مستعمل ہین جس سے سارنگ کا شک ہوتا ہے لیکن سارنگ مین یہ دونون سُر وَرج ہین۔ جس جگہ مدھم خلاصہ طور پر لگایا جاتا ہے وہان ہوہا راگ کی شکل پیدا ہوتی ہے لیکن سوہے مین کانہڑے کا انگ کھلا ہوا ہے ایسا اس راگ مین نہین ہے۔ گندھار کے لگانے سے سور ملار سے الگ ہو جاتا ہے اور سارنگ سے بھی علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اِس راگ مین میگھ اور مدھ ماد ملتے ہین۔ چونکہ اس کی شکل حسینی کانہڑے سے بہت ملتی ہے۔ لہذا اُس راگ سے الگ کرنے کیلیے اڈانے کو پنڈتون نے استاوری ٹھاٹھ پر قائم کیا یعنی اِس کی دھیوت کومل کردی۔ آروہی۔ سارے ما پا۔ دھی نا پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا پا۔ گا ما۔ رے سا۔

شہانہ

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے۔ یہ نیا سُروپ مسلمان گاکون کا نکالا ہوا ہے۔ رواج مین اِس کو رات کے وقت گاتے ہین۔ پنچم کا سُر وادی ہے اِس کی شکل اڈانے سے بہت ملتی ہے شہانہ کی امروہی مین تھوڑی دھیوت لگا کر اس کو اڈانے سے الگ کرتے ہین اسمین بھی چونکہ گندھار کا سُر لگایا جاتا ہے لہذا سارنگ سے الگ ہے۔ آروہی مین اِس راگ کی دھیوت ورج ہے۔ اسلیے کافی وغیرہ سے بھی راگ الگ ہو جاتا ہے۔ درباری اور میگھ سے یہ راگ مرکب ہے۔ آروہی۔ سارے ما پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا۔ ما پا۔ گا ما رے سا۔

چھٹن گیت جھپتال

آستائی۔ شہانہ وی بُدھ پانش اُدھنگ کھے روپ کرناٹ کوئی شیش گاوت سب نی شیتھ
انترہ۔ اڈانا دہا گا مرُدل سارنگ آدھا گامت سُدھ راپرتی رُوپ دن گے یے چترمت
کرناٹ کوئی شیش گاوت سب نی شیتھ۔

آستائی

×		۳			۵		۱		
دھی	دھی	پا	-	پا	پا	ما	پا	-	پا
شَ	ہا	نا	آ	دی	بُ	دھ	پان	آن	شَ

سا	ـ	نا	نا	پا	پا	پا	گا	ما	ما
آ	آ	دُھ	نَ	کَ	کَ	سے	رُو	اُو	پَ
×		۳			۰		۱		
ما	پا	گا	ما	ما	رے	رے	سا	ـ	سا
کَ	رَ	نا	آ	ٹَ	کَ	وی	شے	ای	شَ
×		۳			۰		۱		
سا	ما	ما	ما	ما	پا	پا	گا	ما	ما
گا	آ	وَ	تَ	سُ	بَ	نی	شی	ای	تھَ
×		۳			۰		۱		
انترہ									
ما	پا	نی	ـ	سا	سا	نی	سا	سا	سا
آ	آ	ڈا	آ	نہ	دہا	گا	ہر	وُ	لَ
×		۳			۰		۱		
نی	سا	رے	ـ	رے	سا	سا	نا	دہا	پا
سا	آ	رَن	اَن	گَ	آ	دھا	گا	مَ	تَ
×		۳			۰		۱		
دھی	دھی	پا	ـ	پا	پا	ما	پا	ـ	پا
سُ	دَھ	را	آ	آ	پرِ	تی	وُ	اُ	پَ
×		۳			۰		۱		
سا	سا	نا	ـ	پا	پا	ما	پا	گم	ما
دِ	نَ	گے	لے	یلے	چَ	تَ	[illegible]	م	ت
×		۳			۰		۱		
ما	پا	گا	ـ	ما	رے	رے	سا	ـ	سا
کَ	رَ	نا	آ	ٹَ	کَ	وی	شے	اے	شَ
×		۳			۰		۱		

	ما ما گا	پا پا	ما ما ما	ما سا	
	تھَ ای شی	نی بَ	سَ ت ؤ	آ گا	
	۱	۵	۳	×	

حسینی کانہرا

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی - یہ بھی نیا سُرپ ہی اور مسلمان گائکون کا بنایا ہوا ہی گرنتھون مین نہین ہی جسطرح اڈانے کو مدھم سے شروع کرتے ہین اِسی طریق سے اِس راگ کو بھی شروع کرتے ہین - اڈانے سے اسمین کانہرے کا انگ زیادہ ہی - اڈانا - میگھ - حسینی - شہانا - سوہا - سگھرئی - سور ملار - اِن سب راگون مین سارنگ کا انگ ہے تارا ستھان کا کھرج اِن مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور دھیوت گندھار کے استعمال مین زیادتی اور کمی سے یہ راگ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہین - راگ لچھّن گرنتھ مین حسینی کانہرے مین آروہی سمپورن لکھی ہوئی ہی اور امروہی مین لکھا دوبج ہی اور ایک دوسرے گرنتھ سارامرت مین آروہی امروہی دونون سمپورن ہین - کھرج وادی ہی اور پنچم کا سُر سموادی - آروہی - ساے گا ماپا دھی ناسا - امروہی - سانادھی پا - گا مارے سا

نائیکی کانہرا

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی اور آروہی امروہی مین دھیوت ورج ہی - یہ راگ پوروانگ مین سوہا معلوم ہوتا ہی اور اترانگ مین سارنگ کی شکل پیدا ہوتی ہی - مدھم وادی ہی اور کھرج سموادی دیوساکھ - کوسی - نائیکی - سوہا - یہ راگ سارنگ انگ کے ہوتے ہین اور اِن مین گندھار بہت کمی کے ساتھ لگانا چاہیئے - یہ راگ باگیسری اور کوسی ملاکر بنایا گیا ہی - گانے کا وقت دوسرا پہر شب کا ہی - آروہی - ساے گا ماپا نی سا - امروہی - سانا پاما - گا مارے سا -

چھن گیت - تیتالہ

آستائی - سجن بن بھئی نراس ہون کھو سکھی کس بدھ پاؤن درس -
انترہ - کہت نائیکی اپنے جیا کی رُج ہر کے درس بن لسندن ترس -

آستائی

پا	نا	پا	پا	ما	پا	ما	-	پا	گاما	گا	ما	پا	-	نا	ما	پا
سَ	جَ	تَ	بِ	نَ	بھ	ای	ای	نِ	دا	آ	سَ	ہُون	اُون	کَ	ہو	سَ
	ا				×				۳				۰			
	سا	-	-	نا	پا	پا	گاما	گاما	-	گاما	-	ما	رے	سا	-	نا
	کی	ای	ای	کِ	سَ	بِ	دھ	یا	آ	اُون	اُون	دَ	رَ	سَ	آ	سَ
	ا				×				۳				۰			

انترہ

سا	سا	سا	نی	سا	نی	سا	-	پا	نا	پا	نی	سا	رے	رے	سا	نا
کَ	ھَ	تَ	نا	آ	ای	کی	ای	آ	پَ	نے	جی	یا	کی	رُ	جَ	ھَ
	ا				×				۳				۰			
	پا	گاما	گاما	ما	پا	ناپا	پا	سا	ناپا	پا	گا	ما	رے	رے	سا	ناپا
	رَ	کے	اے	رَ	رَ	سَ	بِ	نَ	نِ	سَ	دِ	نَ	تَ	رَ	سَ	سَ
	ا				×				۳				۰			

کوسی کانہرا

یہ کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اس کا وادی سر مدھم ہے۔ اور سمبادی کھرج ہے اس میں مدھم اور دھیوت کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے اور اس میں رکھب نہاں سنگت سے ملار کا انگ جدا ہوتا ہے یہ بھی ایک کانہرے کی قسم مانا جاتا ہے اور کانہرے کے انگ سے اسے گانا چاہیے۔ آروہی۔ سا رے گا ما - پا دھی نا سا - امروہی - سانا دھی پا ما - گا رے سا -

لچھن گیت - چوتال

استائی - ہر ہر یا کر میل مون چتر ور کرت لاگ کوئی سدھ گوپی جن پرم انند نت اپجائے

انترہ - سمپورن سرات دھن سوہت جا میں مدھم مون سن کو ہلسائے -

استائی

	پا	ما	پا	دھی	گاما	گاما	ما	پا	گاما	گاما	ما	
	ھَ	رَ	پر	یا	کے	لے	لے	لَ	مون	اُون	جَ	
	ا		۲		×		۰	ا		۰		

رے رے	سا سا	نا سا	رے نا	سا سا	گا ما
تَ رَ	وَ رَ	کَ رَ	تَ دا	آ گَ	کون اون
۱	۲	×	۰	۱	۰
رے سا	نادھی پا	پا دھی‌نا	دھی‌نا —	نادھی پا	دھی نی
سی ای	سُ دھ	گو او	پی ای	جَ نَ	پَ رَ
۱	۲	×	۰	۱	۰
سا نی	سا —	ناپا پا	پا ما	پا ما	— ما
مَ آ	نن آن	وَ لِ	تَ ؤ	پَ جا	آ لے
۱	۲	×	۰	۱	۰
انترہ					
نی سا	سا —	نی سا	سا سا	نی سا	رے نی
سم اَم	پُو اُو	رَ نَ	سُ رَ	آ تَ	ہون سو
×	۰	۱	۰	۱	۲
سا سا	سا ناپا	— پا	ما —	دھی دھی	نا پا
او ھَ	تَ جا	آ مین	مَ آ	دھ مَ	مون اُون
×	۰	۱	۰	۱	۲
دھی نی	سا دھی‌نا	پا ما	— ما		
مَ نَ	کو ھُ	لَ سا	آ لے		
×	۰	۱	۰		

سوہا

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی اور اِس کی آروہی امروہی مین دھیوت کا سُر ورجت ہی۔ مدھم اِس مین بھی وادی سُر ہی اور کھرج سموادی ہی۔ گانے کا وقت دوپہر دن ہی۔ اِسکے اترانگ مین سارنگ کا سُر ہے۔ مگر پوروانگ مین گندھار کا سُر لگایا جاتا ہی جس سے یہ راگ سارنگ سے الگ ہو جاتا ہی۔ مدھم کا خلاصہ لگانا اچھا ہی۔ اِس راگ مین نکھاد اور پنچم کی سنگت اور مدھم کا نیاس اچھا معلوم

ہوتا ہی - یہ باری اور میگھ سے یہ راگ مرکب ہی جیسے رات کو اڈانا گایا جاتا ہی ایسا ہی دن کو سوہا سمجھنا چاہیے صرف فرق یہ ہی کہ سوہے کے اترانگ مین سارنگ ہی یعنی دھیوت نہونے سے سارنگ کے سُر معلوم ہوتے ہین اور اڈانے مین دھیوت کا سُر موجود ہی - سوہا پوروانگ کا راگ ہی اور اڈانا اترانگ کا راگ ہی - آروہی - سارے گاما - پاناسا - امروہی - سانا پاما گارے سا -

لچھن گیت سوہا جھپتال

آستائی - کر ہر پر یا ٹھاٹھ سُدھ راگ کری - سوہا چتر نام واکو بجریے -

انترہ - مدھم کہت انش دھیوت کو تجیے دربار میگھ ریت نی پاسنگ کریے سوہا چتر نام واکو بجریے

آستائی

سا	سا	گاما	-	ما	پا	پا	پانا	ماپا	سا
کَ	رَ	ھَ	آ	رَ	پر	یا	ٹھا	آ	ٹھ
×		۳			٥		۱		
نا	پا	پانا	ماپا	سا	نا	پا	گاما	-	ما
سُ	دھَ	را	آ	گَ	کَ	رِ	یے	اے	لے
×		۳			٥		۱		
ما	پا	گاما	-	ما	رے	رے	سا	-	سا
سو	او	ہا	آ	چَ	تَ	رَ	نا	آ	مَ
×		۳			٥		۱		
نا	سا	گاما	-	ما	رے	ما	رے	-	سا
وا	آ	کو	او	بِ	چَ	ری	یے	لے	لے
×		۳			٥		۱		

انترہ

ما	پا	ناپا	ناپا	سا	سا	سا	سا	-	سا
مَ	آ	دھَ	مَ	کَ	ھَ	تَ	اَن	اَن	شَ
×		۳			٥		۱		

سا	—	سا	رے	سا	نا	سا	نا	—	—
ڈھے	لے	وَ	ت	کو	ت	جی	یلے	لے	لے
×		۳			٥		ا		
پا	پا	گاما	—	ما	پا	—	نا	پا	سا
دَ	دَ	با	آ	دَ	بے	لے	گھ	ئی	ت
×		۳			٥		ا		
نا	پا	ما	—	پا	ما	پا	گاما	—	ما
نی	پا	سن	آن	گ	ک	ری	یے	لے	لے
×		۳			٥		ا		
سا	پا	گاما	—	ما	رے	رے	سا	—	سا
سُو	او	ہا	آ	چ	ت	ر	نا	آ	م
×		۳			٥		ا		
نا	سا	گاما	ما	پا	رے	ما	رسا	—	سا
وا	آ	کو	او	ب	چَ	ری	یے	لے	لے
×		۳			٥		ا		

سگھرائی

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین دھیوت کا سُر ورج ہی وادی کھرج ہی اور سمبوادی پنچم ہی۔ گانے کا وقت دوپہر ہے۔ اس راگ مین کھرج اور پنچم کا سمبوادہی اور اسکو کانہرے کی ایک قسم مانتے ہین۔ اس راگ مین بھی سارنگ کا انگ نظر آتا ہی۔ رات کو جیسے شہانا گاتے ہین ویسے ہی دن کو سگھرائی ہی اور رات کو جیسے اڈانا ہی ویسے ہی دن کو سوہا ہی سوہے اور سگھرائی مین یہ فرق ہی کہ سوہے مین دہیوت بالکل ورج ہی اور سگھرائی کی صرف آروہی مین دہیوت ورج ہی۔ بعض کا قول ہی کہ اس راگ مین باگیسری اور مدھ مادے ملتے ہین۔ اور بعض کا مت ایسا ہی کہ اس راگ مین اڈانا۔ کانہڑا اور بندرابنی ملتے ہین۔ سوہے مین دھیوت ورج ہی۔ بندرابنی مین گندہار ورج ہی۔ اڈانے مین دہیوت کومل ہی۔ شہانے مین

دہیوت خلاصہ طور پر لگائی جاتی ہی لہذا انگھرا ان سے الگ ہی۔ ان سب راگون مین تار استھان کا کھرج بہت لطف دیتا ہی۔ آروہی۔ سارے گا ما پا۔ نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا۔ ما گا رے سا۔

لچھن گیت۔ جھپتال

استائی۔ دیا پیا بن ہیکا پل نہ سہاتے آلی نس دن ترپ ترپ جیارا اُکلاے۔
انترہ۔ ہر پر یا چرن پا نش کب لاوینگے سُگھرا تنی کھو ہمری اتپت مٹاے۔

استائی

دھی	پا	-	ما پا	دھی	پا	ما	رے	نا	سا
دی	ای	ای	یا	پی	یا	بِ	نَ	مین	کا
×		۳			۰		۱		
نا	سا	گاما	-	گاما	گاما	-	ما	رے	سا
پ	لَ	نا	آ	سُ	ہا	آ	لے	آ	لی
×		۳			۰		۱		
سا	سا	رےما	ما	ما	پا	پا	نادھی	ما	پا
نِ	سَ	د	نَ	تَ	رَ	پَ	تَ	ر	پَ
×		۳			۰		۱		
پا	نا	سا	سارے	ساتے	سانا	-	پا	نادھی	پا
جی	یا	ا	اُ	ک	لا	آ	لے	آ	ی
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	پا	نا	سا	سا	سا	سا	نا	سا	سا
ھَ	رَ	پہ	یا	غَ	رَ	نَ	پا	آ	نش
×		۳			۰		۱		

نا	سا	رےگا	تا	رے	سا	-	پا	نا	پا
ک	ب	لا	آ	وین	گے	لے	سُ	گھ	ڈ
×		۳			۰		۱		
پادھی	پاماپا	گاما	-	ما	پا	-	پا	نا	پا
اِ	ت	نی	ای	ک	ہو	او	ھ	م	ری
×		۳			۰		۱		
پا	رے	سا	-	سارے	سانا	-	پا	پادھی	پا
تَ	پَ	تَ	آ	م	ٹَ	آ	لے	آ	لی
×		۳			۰		۱		

دیوساکھ

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہی- اسمین مدھم وادی ہی اور کھرج سموادی- اور دہیوت اور گندھار دونون دُربل ہین- اس راگ مین کانہرا اور میگھ ملتے ہین- ایسا بعض کا مت ہی- بعض پنڈت اِس مین دھیوت کا سُر ورج کرنے کو کہتے ہین- لیکن چتر پنڈت کہتے ہین کہ ہم اِس سُر کا پرچّان یعنی نہایت کمی کے ساتھ لگانا پسند کرتے ہین اور گندھار پر اندولن ہی یعنی جھولانا چاہیے- مدھم کے اوپر نیاس ہی- اِس راگ مین تھوڑی سوہا کی شکل نظر آتی ہی- گانے کا وقت صبح کا ہی اور اِسمین سارنگ کا انگ ہی- سنگیت سارامرت مین اِس راگ مین دونون گندھار مین لکھی ہوئی ہین اور رکھب کو ورج مانا ہی- مگر یہ مت آجکل مروج نہین ہی- دونون نکھاد مین اس راگ مین مستعمل ہین آروہی سارے ما پا نا سا- امروہی- سانادھی پا ما- گارے سا-

لچھن گیت دیوساکھ جھپتال

آستائی- گھو دُرت گھو گھو دُھر واکو کہت انگ گھو دُرت گھو سُمٹھ دُرت گھو دیک-
انترہ- گھو انو دُرت جھبنپ گھو دُرت دویا ترِپُٹ گھو گھو دُرت دُرت آٹھ ایک گھو ایک

آستائی

ما	دھی نا	دھی نا	دھی نا	پا	پا	ما	پا	گا	ـ
ل	گھو	ؤ	ر	ت	ل	گھو	ل	گھو	او
×		۳			۰		۱		
گا ما	گا ما	گا ما	ما	ما	رے	رے	سا	ـ	سا
دھر	وا	کو	او	ک	ھ	ت	آن	آن	گن
×		۳			۰		۱		
نیا	سا	رے ما	رے ما	ما	پا	پا	دھی نا	ما	پا
ل	گھو	ؤ	ر	ت	ل	گھو	س	م	گھو
×		۳			۰		۱		
پا	نی	سا	سا	رے سا	سا	نا	پا	ـ	ما
ؤ	ر	ت	ل	گھو	رو	او	پ	آ	ک
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	پا	سا	نا	سا	سا	سا	سا	ـ	سا
ل	گھو	آ	نو	ؤ	ر	ت	جھم	ام	پ
×		۳			۰		۱		
نی	سا	گا ما	گا ما	ما	رے	سا	نا	نا	پا
ل	گھو	ؤ	ر	ت	رو	یا	تر	چ	ک
×		۳			۰		۱		
نی	سا	رے	رے	ما	پا	پا	دھی نا	ما	پا
ل	گھو	ل	گھو	ؤ	ر	ت	ؤ	ر	ت
×		۳			۰		۱		
پا	سا	سا	ـ	رے سا	سا	نا	پا	ـ	ما
آ	ٹھ	اے	اے	ک	ل	گھو	اے	اے	ک
×		۳			۰		۱		

میگھ

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی اور آروہی امروہی مین دھیوت ورج ہی۔ کھرج وادی سُر ہے اور پنچم سموادی ہے اور رکھب پر اندولن ہی۔ اور گندھار گُپت یعنی چھپی ہوئی رہتی ہی یعنے صرف کن گندھار کا لگاتے ہین ایک مت سے گندھار اور دھیوت یہ دونون سُر اسمین ورج ہین اور اس مت کے متعلق یہ کہا جاتا ہی کہ سور داسی سے یہ بالکل اس راگ کو الگ کر دیتا ہی سور داسی ملار مین سارنگ کا انگ زیادہ ہی لہذا اس راگ مین دھیوت گندھار ورج کرنا مناسب ہو گا یہ چتر پنڈت کا مت ہی رواج مین دھیوت بھی گندھار کے ساتھ ورج کر کے میگھ گایا جاتا ہی۔ اسی راگ مین جب دھیوت بھی شامل کر دیتے ہین تو اسے سور داسی ملار کہتے ہین۔ مدھم اور رکھب کی سنگت اس راگ مین رہتی ہی اور اسی سے راگ کی شکل ظاہر ہوتی ہی۔ اس راگ کا مزاج بہت قائم ہی لہذا اسکو بلمپت لے مین اور تار استھان اور مدہ استھان کے سُرون سے گاتے ہین۔ یہ راگ برکھا رُت مین بہت لطف دیتا ہی۔ آروہی۔ سارے ماپا۔ ناسا۔ امروہی۔ سا ناپا۔ مارے سا۔

لچھن گیت۔ جھپتال۔ (مدھ لے)

آستائی۔ چتر نر گاے سب میگھ ملار کو نی سارے ماما پانی پانی سا میل کر ہار کو۔
انترہ۔ سارنگ دھرے انگ سا کو کرت انش گمک یُت تار سُر ما رے سا رے نی سا نی پا
سنچاری۔ مدھم سون سنچار ماپا سا سون نی پا کرے جھولت رکھب سُر دھیوت چھپایو۔
ابھوگ۔ اڈان کو روپ اُتر دھرت انگ برکھا رُت کہاے راگ ملار کو۔

آستائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
سا	سا	سا	نا	پا	مارگے	-	رگے گا	رے	رے
چَ	تَ	ز	نَ	ز	گا	آ	لے	سَ	بَ
×		۳			۰		۱		
رگے	-	ما	رے	سا	رے	-	رے	سا	-
سے	لے	گھَ	مَ	اَ	لا	آ	ز	کو	او
×		۳			۰		۱		

ما	پا	ما	ما	ما	پا	—	ریے	—	ما
ما	پا	سا	آ	سوُن	نی	پا	کَ	اَ	رے
×		۳			٥		ا		
ریے	—	ما	ما	پا	رے	ما	رے	—	سا
جھُو	اُو	لَ	تَ	رِ	کَھ	بَ	سُ	م	تَ
×		۳			٥		ا		
ما	—	پا	پا	پا	ناپا	—	نا	ما	پا
دھے	لے	وَ	تَ	چھ	پا	آ	یُو	او	او
×		۳			٥		ا		

نوٹ - ابھوگ بعینہ انترہ کی طرح گایا جائے گا -

سوداسی ملار

یہ راگ گرنتھون کا نہین ہی بلکہ اکبر شاہ کے عہد سلطنت مین بابا سوداس نے اِسے اختراع کیا - کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی - آروہی امروہی دونون مین دھیوت گندہار چھپائے جاتے ہین لیکن بالکل ورج نہین ہین مدھم وادی ہے اور کھرج سموادی جب دھیوت گندہار دُربل ہوتے ہین تو سارنگ کا شک ہوتا ہے لہذا سارنگ سے جُدا کرنے کیلیے دھیوت کا کن دیتے ہین - مدھم اور کھب کی سنگت سے سورٹھ کی کچھ شکل پیدا ہوتی ہی لیکن سورٹھ مین دھیوت بہت خلاصہ ہی اسلیے یہ راگ اِس سے الگ ہوجاتا ہی - سوہا اور اڈانا ان دونون راگون مین گندہار صاف دکھائی جاتی ہے اس واسطے ان راگون سے بھی الگ ہوجاتا ہے - بعض پنڈت کہتے ہین کہ یہ راگ مدھماد اور ملار ملاکر بنایا گیا ہی یہ صحیح معلوم ہوتا ہی - اِسے سور ملار بھی کہتے ہین - آروہی - سارے ماپا نی سا - امروہی - سانا پا ما - نادھی پا - نارے سا -

چھن گیت تیتالہ

استائی - برکھا رُت بیری ہمارے ماس اکھاد گھٹا گھن گرجت چتر بدیس ہمارے -

انترہ - مو پپیہا دادر چاترک ہر پر یا کرت پکارے اب نہ سہت سکھی سو دبرہ دکھ کست پر ان ہمارے

آستائی

ما	پا	ناہا	ناہا	پا	ما	پا	ما	رے	سا	رے	-	پا	ما	ما	-	-	-
بَ	رَ	کھا	آ	رُ	تَ	بے	لے	ری	ھَر	ما	آ	لے	لے	لے	لے	لے	لے
		۰				ا				×				۳			
		ما	-	پا	پا	ناہا	ما	نی	نی	سا	-	سا	سا	نی	نی	سا	سا
		ما	آ	سَ	آ	کھا	آ	دَ	گھَ	طا	آ	گھَ	نَ	گَ	رَ	جَ	تَ
		۰				ا				×				۳			
		نی	-	سا	سا	رے	-	سا	سا	سارے	-	نی	-	ما	-	-	پا
		جَ	آ	تر	پِ	دے	لے	سَ	ھَر	ما	آ	لے	لے	لے	لے	بَ	رَ
		۰				ا				×				۳			

انترہ

		ما	-	ما	پا	نا	پا	نی	-	سا	-	سا	-	نی	سا	سا	سا
		مُو	او	رَ	پ	پی	ای	یا	آ	دا	آ	دَ	رَ	چا	آ	تر	کَ
		۰				ا				×				۳			
		نا	نا	پا	ما	پا	ما	رے	سا	رے	-	پا	-	ما	-	-	-
		ھَ	رَ	پر	یا	کَ	رَ	تَ	پُ	کا	آ	لے	لے	لے	لے	لے	لے
		۰				ا				×				۳			
		ما	ما	ما	پا	ناہا	پا	نی	نی	سا	-	سا	سا	نی	نی	سا	سا
		آ	بَ	نہ	سَ	ھِ	تَ	س	کھی	مُو	او	رَ	بَ	رَ	ھَ	دُ	کھَ
		۰				ا				×				۳			
		نی	نی	سا	سا	رے	ما	رے	سا	سارے	-	نی	-	ما	-	-	پا
		لِ	کَ	سَ	تَ	پِر	آ	ن	ھَ	ما	آ	لے	لے	لے	لے	بَ	رَ
		۰				ا				×				۳			

میاں کی ملار

اِس راگ کو اکبر شاہ کے عہد سلطنت مین میاں تان سین نے اختراع کیا - گرنتھون کا راگ نہین ہی - کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو کھاڈو راگ ہی - یہ راگ برکھا رُت مین بہت اچھا معلوم ہوتا ہی - کھرج وادی ہی اور پنچم سموادی - گندھار پر اندولن یعنی جھُلانا اچھا معلوم ہوتا ہی نکھاد اور ویوست کے سنجوگ سے راگ کا سروپ اچھی طرح ظاہر ہوتا ہی - مندر استھان کے سُر اس مین اچھے معلوم ہوتے ہین - اِسمین بلمپت لے سے الاپ بہت اچھا معلوم ہوتا ہی - اِس راگ مین دونون نکھاد لگائی جاتی ہین اور اسی سے بہار بھی الگ ہو جاتی ہی - جہان گندھار نا اندولن ہوتا ہی وہان کانہرے کی شکل پیدا ہوتی ہی لیکن مدھم اور رکھب کی سنگت سے ملار کا انگ قائم رہتا ہی اس راگ مین کرناٹ اور گونڈ ملتے ہین ایسا بعض لوگ کہتے ہین - مدھم اِس راگ مین خلاصہ لگایا جاتا ہی پنچم اور نکھاد کی بھی سنگت رہتی ہی - آروہی - سا رے ما پا نا دھی نی سا - امروہی - سا نا پا - گا ما رے سا -

لچھن گیت میان کی ملار تیتالہ

آستائی - گاوت راگ ملار گُنین میان سنگت ہر پیا میل سوُن انگ کرت دربار گُنین -
انترہ - سموادی سا پا - نی دہا سنگت سُبھہ پر چھُدت دہیوت آور وہن دولت گند ہار یے بلمپت چترکہت ملہار گُنین -

آستائی

سا (نی)	ما	رے	سا	نا دھی	دھی	پا	پا	نا	-	دھی	نی	سا	سا	رے	سا
گا	آ	وَ	تَ	دا	آ	گَ	مَ	لا	آ	آ	رَ	گُ	نی	یَ	نَ
۰				۱				×				۳			
نی	سا	سا	-	رے	-	سا	سا	سا	پا	ما	پا	گا ما	ما	رے	سا
می	ای	یان	آن	سَن	آن	گَ	تَ	ہَ	رَ	پر	یا	مے	لے	نَ	سوُن
۰				۱				×				۳			
ما	-	ما	ما	پا	پا	ما	پا نا	پا	ما	گا	ما	رے	رے	سا	سا
اَن	اَن	گَ	کَ	رَ	تَ	دَ	رَ	با	آ	آ	رَ	گُ	نی	یَ	نَ
۰				۱				×				۳			

انترہ

۰	۱	×	۳
- پا ماپا	نادھی - نی نی	سا سا سا -	نی سا سا سا
پنچم ام وا آ	دی ای سا ما	نی دہا سَن آن	گ ت ش بھ
نادھی - نی -	سا سا سا -	سا رے رے سا	نا - پا پا
پَر آ حہ آ	د تَ ٹ لے	وَ تَ آ وَ	رُو اُو ہَ لَن
ما پا ماپا نا	گاما - گاما -	گا ما پا پا	گا ما رے سا
دو او لَ تَ	گن آن دہا آ	ر سینے لے بے	لم ام پت تَ
نی سا سا تا	رے سا پاما ماماما	پاما ما گا ما	رے رے سا سا
جَ آ تَر کَ	ھَ تَ مَ ل	ہا آ آ ر	گُ نی تی لن

مدھ ماد

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے اور گندھار اور دھیوت کے سُر رواج مین ورج ہین - یہ سارنگ کی قسم مانا جاتا ہے اور گانے کا وقت دوپہر دن ہے - رکھب وادی سُر رواج مین مانا جاتا ہے اور پنچم سموادی اور اہوبل پنڈت نکھاد کو وادی مانتے ہین - دن کے وقت رکھب کا وادی ہونا سنگیت کے عالم اچھا نہین سمجھتے ہین اِسی لیے اہوبل پنڈت نے نکھاد کو وادی مانا ہے آیر اِس راگ مین نکھاد اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے - رواج مین سارنگ کی بہت سی قسمین ہین لیکن جو مشہور ہین اُن کا بیان کیا جاتا ہے - مدھ ماد اور وادی سُر یا نہ ہے - اِن کی شکلین بھی الگ الگ ہو جاتی ہین یہ جیتر پنڈت کا مت ہے اور بالکل درست ہے - دوپہر دن اور آدھی رات سے راگون مین سارنگ کا انگ بہت اور رکھنے کے قابل بات ہے - سوہا اور سگھرائی دوپہر کے راگ ہین اور شہانا - اڈانا آدھی رات کے راگ ہین لیکن اِن سب مین سارنگ کا انگ موجود ہے

آروہی - سا رے ما پا نی سا -

امروہی - سا نا پا ما رے سا -

لچھن گیت جھپتال

آستائی ۔ لکھت مدھ ما دھ بدھ اُڈو و دہا گا ورہت ۔

انترہ ۔ کہت سارنگ یہ بھید گنی لچھ گت رکھب سُر انش نی پا چتر سنگت سمت۔

آستائی

نا پا	نا پا	پا	ما	پا	رے	رے	سا	رے	سا
لِ	کھ	تَ	مَ	دھ	ما	آ	دھ	بُ	دھ
×		۳			۰		۱		
نی	سا	سا	رے	پا	ما	رے	ما	پا	پا
اُو	اُو	ڈُ	وَ	دہا	گا	وِ	رَ	ہَ	تَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

نی	نی	سا	سا	ـ	نی	سا	سا	سا	سا
کَ	ہَ	تَ	سا	آ	رَن	آن	گَ	یہ	آ
×		۳			۰		۱		
نی	سا	سا	رے	ما	رے	ـ	سا	نا پا	پا
بھے	اے	دَ	گُ	نی	لَ	آ	چھ	گَ	تَ
×		۳			۰		۱		
پا	پا	رے	سا	رے	نی	سا	سا	نا	پا
رِ	کھَ	بَ	سُ	رَ	آن	آن	شَ	نی	پا
×		۳			۰		۱		
ما	پا	سا	نا	پا	ما	رے	سا	رے	سا
چَ	تَ	رَ	سَن	آن	گَ	تَ	سُ	مَ	تَ
×		۳			۰		۱		

شدھ سارنگ

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڑو راگ ہی اور گندہار کا سُر اسمین ورج ہی رکھب وادی ہی اور پنچم سموادی
اس راگ مین دہیوت خلاصہ آتی ہی اور یہی سُر اس راگ کو مدھ مادھ سے الگ کرتا ہی۔ بعض
کے گرنتھون مین سارنگ مین تیور گندھار اور تیور مدھم ہی لیکن ایسا سارنگ رواج مین نہین ہی
سنگیت پاریجات مین سارنگ مین دونون مدھمین اور دونون نکھادین لکھی مین لیکن یہ مت بھی
مروج نہین ہی۔ بعض پنڈت سارنگ مین تیور مدھم دیکر اس نئے سُروپ کا نام کاموسری رکھتے
ہین اور بعض پنڈت ایسا کہتے ہین کہ تیور مدھم دینے سے اور گندہار و دہیوت ورج کرنیسے سارنگ
ہوجاے گا۔ سارنگ کے متعلق مت بھید خلاصہ لکھدیے گئے گانے والے کو چاہیے کہ ان کو دیکھکر
اپنا مت ان مین سے چن لے۔ آجکل عموما شدھ سارنگ ہمارے حصہ ملک مین گندہار کو ورج
کرکے گاتے ہین۔ لیکن دہیوت کو شامل کرنا ضروری ہی ورنہ مدھ مادھ سے الگ ہونا سخت مشکل
ہے۔ آروہی۔ سارے ماپا نی سا۔ امروہی۔ سا دھی نی پا مارے سا۔

لچھن گیت۔ اکتالہ

آستائی۔ مائی ری مین کاسے کہون پیر اپنے جیا کی بیاکل ہووت سریر۔
انترہ۔ جاسو لگی سو ایک ہی نہ جانے کہو کیسے ہے اَب دھیر۔

آستائی

سا	رے	ما	رے	پا	—	—	می	پا	دھی	—	پا
ما	ای	ری	مین	کا	آ	آ	آ	آ	سے	اے	ک
۱		۲		×		٥		۱		٥	
پا	پا	—	رے	نی	نی	سا	سارے	پا	پا	—	رے
ہون	پی	ای	ر	آ	پ	آ	نے	لے	جی	ای	یا
۱		۲		×		٥		۱		٥	
—	سا	سا	نی	—	پا	—	نی	سا	سا	—	سا
آ	کی	ای	ای	ای	بیا	آ	کر	ع	ل	ا	ہو
۱		۲		×		٥		۱		٥	

رے رے	- سا	پا پا	رے ما	سا رے	نی سا
اُو وَ	آ تَ	سَ ری	ای ای	ای ای	ای رَ
۱	۲	×	۰	۱	۰
انترہ					
- سا	- رےما	ما ما	- ماپا	پا پا	- -
- جا	آ سو	او لَ	آ گی	ای سو	او او
×	۰	۱	۰	۱	۲
پا پا	میپا دھی	- پا	- پا	ما رے	- سا
اے کَ	آ ھی	ای نہ	ا جا	آ آ	آ نے
×	۰	۱	۰	۱	۲
نی نی	سا رےما	پا ما	رے رے	- سا	نی سا
کَ ہو	او کے	لے سے	لے رَ	آ سے	آ بَ
×	۰	۱	۰	۱	۲
پا رے	ما سا	رے -	نی سا		
دھی ای	ای ای	ای ای	ای رَ		
×	۰	۱	۰		

بندرانی

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہے دھیوت اور گندھار آروہی مین ورج ہین اور امروہی مین صرف گندھار ورج ہے اور بعض دھیوت کا کن امروہی مین دیتے ہین ۔ رکھب واوی سُر ہے اور سموادی پنچم ہے اور مدہ مادھ مین نکھاد سموادی ہے ۔ بعض ایسا لکھتے ہین کہ بندرابنی مین تیور نکھاد ہمیشہ لگانے سے یہ مدھمادھ سے الگ ہو جائے گا بعض بندرابنی مین دونون نکھاد دیتے ہین اسطرح پر کہ آروہی مین تیور اور امروہی مین کومل ۔ یہی مت لکش سنگیت کے مصنف چتر پنڈت کی ہے ۔ آروہی ۔ سا رے ما پا نی سا ۔
امروہی ۔ سا نا دھی پا ما رے سا ۔

لچھن گیت جھپتال

استائی۔ کرت ہر پر یا میسل تجت سُر گندھار بندرا بنی ادھگ انو لوم اگ بلوم۔
انترہ۔ سمبوادی کہت رتی پانڈما دہ تجت دھا گا سارنگ بھید ایک سب چتر کہت جن

استائی

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
رے	رے	رے	پا	ما	رے	رے	سا	-	سا
ک	ر	ت	ہ	ر	پر	یا	ے	لے	ل
×		٣			٥		١		
نی	سا	رے	ما	رے	سا	-	نی	-	سا
ت	ج	ت	سُ	ر	گن	آن	دھا	آ	ر
×		٣			٥		١		
نی	سا	رے	ما	ما	پا	-	پا	دھی	پا
بن	د	را	آ	ب	نی	ای	آ	دھ	ہگ
×		٣			٥		١		
پا	ما	پا	دھی	پا	ما	رے	نی	سا	سا
آ	نو	لو	او	م	ا	گ	ب	لو	م
×		٣			٥		١		

انترہ

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
ما	پا	نی سا	-	سا	سا	سا	نی	سا	سا
سن	م	وا	آ	دی	ک	ہ	ت	ری	پا
×		٣			٥		١		
نی	سا	رے	-	سا	نی	سا	ما	ما	پا
م	دھ	ما	آ	دھ	ت	ج	ت	دھا	گا
×		٣			٥		١		

ما	پا	رےما	ما	ما	پا	—	پا	دھی	پا
سا	آ	رن	آن	گ	بھے	لے	ڈ	لے	ک
×		۳			۰		۱		
لے	سا	نا	پا	رےما	پا	ما	رے	نی	سا
س	ب	چ	ٹ	ر	ک	ھ	ٹ	ج	ن
×		۳			۰		۱		

میان کا سارنگ

کافی ٹھاٹھ سے یہ راگ نکلتا ہو اور تانسین کے گھر کا راگ کہا جاتا ہو یہ بھی ایک سارنگ کی قسم ہو اور رکھب اسمین خلاصہ ہو۔ مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہو۔ نکھاد دھیوت کی تھوڑی سی سنگت مندر استھان مین جہان آتی ہو وہان کچھ شکل میان کی ملار کی معلوم ہوتی ہو۔ ایسا مشہور ہو کہ تانسین کے قبضہ کا راگ کانہڑا تھا اسلیے بعض کا قول ہو کہ اس راگ مین بھی تھوڑی سی شکل کانہڑے کی آنا چاہیے مسلمان گاہکون کے جو راگ نکالے ہوے ہین اُنمین ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیئے یہ چتر پنڈت کا قول ہو بعض گنی ایسا بھی لکھتے ہین کہ بندرابنی مین کومل نکھاد اگر بالکل نہ لگایا جاے تو جو سارنگ پیدا ہوگا وہ اور سب سارنگون سے الگ ہوگا یہ ذہن مین رکھنے کے قابل بات ہو۔

لنکدھن سارنگ

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہو اور آروہی امروہی دونون مین دھیوت کا سُر ورج ہے۔ یہ سارنگ کی ایک قسم مانی جاتی ہو اور دونون نکھاد مستعمل ہین رکھب اسمین وادی سُر ہو اور پنچم سمبوادی۔ اِس راگ کی شکل بہت کچھ دیس سے ملنا چاہیئے لیکن گندہار کومل اور دھیوت کے ورج ہونے سے علیحدہ رہتا ہو۔ آروہی۔ پانی سارے گارے ماپانی سا۔ امروہی۔ سانا پاگا مارے سا

لچھن گیت جھپتال

استائی۔ رٹ ہر پریا کو نام نت موپرے رس سے تن من دُرت دُھن کرلے تو اپنے۔

انترہ - جوئی جوئی دھاوت پرم پھل پاوت سارنگ پانی کو بھج چتر اپنے -

استھائی

پانی	سارے	رے	سا	سا	سا	سارے	نی	-	پا
ب	ٹ	ھَ	رَ	پر	یا	کو	نا	آ	مَ
×		۳			۰		۱		
گا	گا	گا	ما	رے	سا	سا	سارے	نی	پا
نِ	تَ	مو	او	سے	.	.	نے	لے	لے
×		۳			۰		۱		
ما	پا	نی	نی	سا	رے	رے	سا	رے	سا
تَ	نَ	مَ	نَ	دُ	ر	شہ	دھ	آ	نَ
×		۳			۰		۱		
گا	گا	رما	ما	رے	سا	سارے	نی	-	پا
کَ	ز	لے	لے	تو	آ	پ	نے	لے	لے
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	پا	نی	سا	سا	سا	-	نی	سا	سا
جو	ای	جو	او	ای	ہا	آ	و	آ	ت
×		۳			۰		۱		
ما	ما	ما	رے	سا	سا	-	سا	نا	پا
پ	ر	مَ	کَچھ	ل	یا	آ	وَ	آ	ت
×		۳			۰		۱		
پا	رے	رما	ما	رے	سا	-	نی	سا	سا
سا	آ	رَن	آن	گَن	پا	آ	نْ	[illegible]	کو
×		۳			۰		۱		

گاما	گا	گاما	رے	سا	سا	سارے	نی	-	پا
بھ	نَ	جَ	تَ	رَ	آ	پ	نے	اے	لے
×		۳			۵		۱		

سری رنجنی

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی اور آروہی مین رکھب اور پنچم کا سُر ورج ہی اور امروہی
مین پنچم ورج ہی مدھم وادی ہی اور کھرج سمبوادی اس راگ کی قطع باگیسری سے بہت مشابہ ہی
مگر خیال رکھنا چاہیے کہ باگیسری کی امروہی مین پنچم کا سُر لگایا جاتا ہی لیکن اس راگ مین پنچم قطعًا
متروک ہی یہ دونون راگون مین فرق ہی۔ گانے کا وقت دوپہر شب ہی۔ آروہی۔ سا گا ما دھی نا
سا۔ امروہی۔ سا نا دھی ما گا رے سا۔

لچھن گیت۔ اکتالہ

آستائی۔ گُنی جن کرت میل جب سُدھ ہر پیا ات منوہر شری رنجنی روپ دھر پنچم ورجت نت سُر۔
انترہ۔ بلست باگیسری انگ سا ما سُر سمبوادکرت کومل نی ات سُندر برنت نی پن کوی چتر۔

آستائی

ماگا	گا	رے	سا	دھی	نا	سا	دھی	-	نا	سا	سا
گُر	نی	جَ	نَ	کَ	رَ	تَ	مے	لے	لَ	جَ	ب
×		۵		۴		۵		۱		۲	
نا	سا	ما	ما	ما	ما	ما	ما	گا	گا	گا	گا
مُن	دَھ	ھَ	رَ	پَر	یا	آ	تَ	مَ	تَر	ھَ	رَ
×		۵		۴		۵		۱		۲	
گا	گا	ما	دھی	ما	دھی	سا	-	سا	سا	سا	سا
شِ	ری	رَن	آن	جَ	نی	رُو	آو	پَ	مَ	دُھ	رَ
×		۵		۴		۵		۱		۲	

سا	-	نا	دھی	نا	نا	دھی	ما	گا	گا	رے	سا
پَن	اَن	چَ	مَ	بَ	نَ	جِ	تَ	لِ	تَ	سَ	رَ
×				۳		٥		۱		۲	

انترہ

گا	ما	دھی	نا	سا	-	سا	-	رے	رے	سا	سا
بِ	لَ	سَ	تَ	ا	آ	گَ	اے	سِ	رہی	آن	گت
×				۳		٥		۱			
نا	سا	ۃ	گا	رے	-	سا	-	نا	نا	دھی	دھی
سا	ما	سُ	:	سَم	ام	وا	آ	دِ	کَ	ا	تَ
×				۳		٥		۱			
گا	-	رے	سا	رے	-	سا	سا	نا	سا	نا	دھی
کو	او	مَ	لَ	نَیٔ	ای	آ	تَ	تَن	اُن	دَ	رَ
×				۳		٥		۱			
سا	سا	دھی	نا	دھی	دھی	ما	ما	گا	گا	رے	سا
بَ	رَ	نَ	تَ	نَیٔ	پُ	نَ	گ	وی	چ	تَ	رَ
×				۳		٥		۱			

ساونت سارنگ

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی- آروہی مین گندھارا اور دھیوت کے سُر ورج مین اور امروہی مین صرف گندھار کا سُر ورج ہی- رکھب وادی ہی اور پنچم سموادی- یہ بھی ایک سارنگ کی قسم سمجھی جاتی ہی گانے کا وقت وہی ہی جو سارنگ کا ہی- دونون نکھاد مستعمل ہین- آروہی- سا رے ما پا نی سا- امروہی- سا نا دھی پا ما پا رے سا-

لچھن گیت جھپتال

آستائی- ساونت سارنگ بلست یہائیت جب اترانگ گت دھیوت چھوٹ اشت-

نا	پا گگا گا ما	لے ــ ــ سا	ــ نی	سا سا سا نی
کن	ھے سے ہَر رَ	اَن ن آن اَں	آ دا	آ م آ وا
	۴	×	۲	۳
	سا لے گی ما	پا ما پا ما گا	ما پا	ما ماپا پا ماپا
	آ سی ای کا	تَن ـَ ا ل	ا گرُ	ن قر تَ کت
	۴	×	۲	۳

انترہ

پا	دھی نی سا سا	سا سے سا سے	نی سا	سا ماپا پا ما
آ	نو لو او م	نَی ای وَ رَ	کَ ھَ	تَ دہا گا س
	۴	×	۲	۳
	ما ما گا ما	پا ما پا گا	ما پا	ما ماپا پا نا
	قَم وا اَ دی	تَ تا ا اَ	آ آ	بھی ہَم تَ کَ
	۴	×	۲	۳

بروا

کافی ٹھاٹھ کا اُوڈو سمپورن راگ ہے۔ آروہی مین گندھار اور دہیوت ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے کھرج وادی ہے اور پنچم سموادی۔ دونون نکھاد ین اس راگ مین مستعمل ہین۔ یہ راگ دو طریق پر گایا جاتا ہے ایک طریق سے صرف کومل گندھار مستعمل ہے اور دوسری طرح پر دونون گندھارین لگائی جاتی ہین۔ جب بروا اُتری گندھار سے گایا جائے گا تو اِسکی قطع دیسی سے بہت مشابہ ہوگی لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ دیسی مین دہیوت کومل ہے اور اسمین تیور دہیوت لگائی جائے گی۔ یہ راگ بھی مسلمان گائکون کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ آروہی۔ سارے ما پا دی نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا دھی ما گا رے گا سا۔

خیال تیتالہ

استائی۔ اے ہوی ہیسکو ناہین پرسے چھیئن۔ ترپت ہون مین یری۔

انترہ ۔ وے من رنگ اجھون نہین آئے انسون لاگی جھری ۔

آستائی

×	۳	۵	۱
		رے گا	سا رے ما پا دھی
		لے لے	دی ہین کو او
گا رے گا رے سا	ما رے ما رے	نا سا سا سا	رے ما گا رے
نا آ آ ہین	پ لے لے چے	لے ن ت ر	پ ت ہون اون
ما پا ـ نا	دھی پا ما گا	رے ـ	
ہین این این پ	ری ای ای ای	ای ای	

انترہ

×	۳	۵	۱
		ما ما ما ما	ما ما پا نی
		وے م ن رن	گ آ ج ہون
سا سا سا رے	سا سا نا دھی پا ما	پا ما گا رے گا سا سا سا	رے ما رے ما
اون ن ہین این	آ لے لے لے	لے لے لے آن سو	د ن لا آ
ما پا نا دھی	پا ما گا رے	ما پا	
گی ای جھو ری	ای ای ای ای	ای ای	

کافی ٹھاٹھ

سُر سا رے گا ما پا دھی نا سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	کافی	سا رے گا ما پا دھی نا سا	سا نا دھی پا ما گا رے سا	پنچم	کھرج	سمپورن	ہر وقت	بعض مرتبہ تیور نکھاد بھی اِس راگ مین لگاتے ہین اور بعض تیور گندھار بھی لگاتے ہین۔ معمولی برتاؤ کا راگ ہی۔
۲	دھانی	سا گا ما پا نا سا۔	سا نا پا ما گا سا	گندھار	نکھاد	اوڑو اوڑو	〃	گرنتھون مین یہ راگ اوڑو دھناسری کے نام سے مشہور ہی۔ کم گاتے ہین۔
۳	سیندورا	سا رے گا ما پا دھی سا۔	سا نا دھی پا ما گا رے سا	کھرج	پنچم	اوڑو سمپورن	〃	بعض لوگ آروہی مین نکھاد بھی لگاتے ہین معمولی برتاؤ کا راگ ہے
۴	دھناسری	نا سا گا ما پا ـ نا سا ـ	سا نا دھی پا ـ ما گا رے سا	پنچم	کھرج	〃	سہ پہر	گندھار اور پنچم کی سنگت رہنا چاہیے۔ کم گاتے ہین۔
۵	بھیم پلاسی	نا سا گا ما ـ پا نا سا ـ	سا نا دھی پا ما گا رے سا	مدھم	〃	〃	〃	دھناسری سے اِس کا بچنا بہت مشکل ہی معمولی برتاؤ کا راگ ہے
۶	ہنس کنکنی	نا سا گی ما ـ پا نی سا ـ	سا نا دھی پا ـ ما گا رے سا	پنچم	〃	〃	〃	پیلو اور دھناسری ملا ہوا معلوم ہوتا ہی۔ کم گاتے ہین
۷	پٹ منجری	سا رے ما پا نا سا	سا نا دھی پا ما گا رے سا	کھرج	پنچم	〃	〃	
۸	پردیپکی	نا سا گی ما ـ پا نا سا	سا نا دھی پا ما ـ گا رے سا	〃	〃	〃	〃	اڈانے اور باگیسری کی شکل۔

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۹	بہاللہ	نیاسا گاماپا - مادھی ناسا	سانا پاپاپا گاماے سا	کھرج	مدھم	کھاڈوکھاڈو	فصلی	
۱۰	شام بری	سارے گاماپا - ناسا -	سانادھی پاماگارے سا	پنچم	کھرج	کھاڈوسمپورن	سہ پہر	
۱۱	پیلو	نی سا - رے گا - پا پادھی - نی سا	سانادھی پاماگارے سا - نی سا	گندھار	نکھاد	سمپورن	〃	
۱۲	باگیسری	سا نادھی - نیاسا - ماگا - مادنی ناسا	سانادھی ما - پاماگا - رے سا	مدھم	کھرج	کھاڈوسمپورن	آدھی رات	
۱۳	اڈانا	سارے ماپادھی ناپا - ناسا	سا ناپا - گاما - رے سا -	کھرج	پنچم	کھاڈوکھاڈو	〃	
۱۴	شہانہ	سارے گاماپا - ناسا -	سانادھی پا - ماپا - گاماے سا	پنچم	کھرج	کھاڈوسمپورن	〃	
۱۵	حسینی کانہرا	سارے گاماپادھی ناسا	سانادھی پا - گاماے سا	کھرج	پنچم	سمپورن	〃	
۱۶	نائیکی کانہرا	سارے گا اپا ناسا -	سانا پاما - گا مارے سا -	مدھم	کھرج	کھاڈو	〃	
۱۷	کوسی کانہرا	سارے گاماپادھی ناسا	سانادھی پا ا - گارے سا -	〃	〃	سمپورن	〃	
۱۸	سوہا	سارے گا ا - پاناسا -	سانا پاماگارے سا	〃	〃	کھاڈو	دوپہر دن	
۱۹	سگھرائی	سارے گاماپا - ناسا -	سانادھی پاماگارے سا	کھرج	پنچم	کھاڈوسمپورن	〃	
۲۰	دیوساکھ	سارے ماپاناسا -	سانادھی پاما - گارے سا	مدھم	کھرج	اوڈوسمپورن	〃	

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سمواوی سُر	برن	وقت	کیفیت
۲۱	میگھ	سارے ما پا - نا سا	سا نا پا ما رے سا	کھرج	پنچم	کھاڈو	برسات	
۲۲	سُود اسی ملار	سارے ما پا - نی سا -	سا نا پا ما نا دھی پا ما رے سا	مدھم	کھرج	اُوڑو کھاڈو	״	
۲۳	میانکی ملار	سارے ما پا نا دھی نی سا	سا نا پا - گا ما رے سا -	کھرج	پنچم	کھاڈو کھاڈو	״	
۲۴	برنداون سارنگ	سارے ما پا نی سا -	سا نا پا ما رے سا	رکھب	״	اوڑو	دوپہر دن	
۲۵	شدھ سارنگ	سارے ما پا نی سا -	سا دھی نا پا ما رے سا -	״	״	اوڑو کھاڈو	״	
۲۶	بندرابنی سارنگ	سارے ما پا نی سا -	سا نا دھی پا ما رے سا -	״	״	״	״	
۲۷	میانکا سارنگ	سارے ما پا - دھی نی سا	سا نا دھی پا - نی پا - ما رے سا نا دھی نی سا	״	״	کھاڈو کھاڈو	״	
۲۸	لنکدھن سارنگ	پا نی سارے گا رے ما پا نی سا	سا نا پا گا ما رے سا	״	״	کھاڈو	״	
۲۹	سری رنجنی	سا گا ما دھی نا سا -	سا نا دھی ما گا رے سا -	مدھم	کھرج	اوڑو کھاڈو	دوپہر رات	
۳۰	سامنت سارنگ	سارے ما پا نی سا -	سا نا دھی پا ما پا رے سا -	رکھب	پنچم	اوڑو کھاڈو	دوپہر دن	
۳۱	بروا	سارے ما پا دھی نی سا -	سا نا دھی پا دھی ما گا رے گا سا	کھرج	״	اوڑو سمپورن	شب	
۳۲	رامداسی ملار	نی سارے گی ما - پا گا ما - نا پا نی سا	سا نا دھی نا پا گا ما رے سا	مدھم	کھرج	سمپورن	برسات	

جاننا چاہیے کہ تمام اجسام کی حرکت کے متعلق یہ دریافت کیا جاسکتا ہے کہ وہ کس پیمانے پر ہے۔
اِس پیمایش سے مقصود یہ ہے کہ حرکت کے مختلف درجے اور اُنکے تناسب کا اندازہ ہمکو معلوم ہوتا ہے اِسی
تناسب کا نام موسیقی مین "لَے" ہے یونانی اپنی زبان مین رتھم (Rhythm ریتھم) کے لفظ کا استعمال
کرتے تھے جو لَے کا مرادف ہے۔ اِن لوگون کا خیال تھا کہ موجودات مین کوئی شے لَے سے خالی نہین ہے۔
حالت پرواز مین چڑیون کے پرون کی حرکت۔ جانورونکے پیرون کا حالت رفتار مین باقاعدہ
زمین پر پڑنا انسان کی نبض کی حرکت یہ تمام چیزین اُنکے نزدیک لَے مین تھین۔
لَے کے مفہوم کو آخر یونانیون نے یہانتک وسیع کردیا تھا کہ بیجان اور غیر متحرک چیزونکے لیے بھی
تناسب کے معنون مین لَے کا لفظ استعمال کیا کرتے تھے لیکن دراصل لَے کا صحیح مصرف یہ ہے کہ
جو آوازین یکے بعد دیگرے ہمین سُنائی دین اُن کا زمانہ یا فصل بتائے بعام اِس سے کہ وہ آوازین
موسیقی کی ضرورتون کیلیے گلے یا ساز سے پیدا کیجاوین یا اُنکو موسیقی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ نظم کو موسیقی سے
بہت کچھ تعلق ہے اور یہ مشابہت پیدا کرنے والی شے لَے ہے۔ کوئی مضمون کیسا ہی پاکیزہ کیون نہو کیسے
ہی عمدہ الفاظ مین کیون نہ بیان کیا گیا ہو لیکن اگر عروض کے قواعد کے باہر ہے تو اُسے شعر نہین کہسکتے
بحر کیا ہے؟ لَے کی ایک قسم۔ ہمارے لکھنؤ مین اب بھی ایک قابل اور نازک خیال شاعر اپنے تلامذہ کو عروض کی بحرین طبلے
پر یاد کرایا کرتے ہین اور سچ تو یہ ہے کہ اس سے بہتر طریقہ غیر ممکن ہے موسیقی بھی نظم کی طرح لَے کی محتاج ہے
کیا وجہ ہے کہ معمولی اَدّھے اور دادرے عوام الناس کو زیادہ خوش کرتے ہین اور اعلیٰ قسم کے الاپ
بھی اُن کو ویسی مسرت نہین ہوتی زیادہ تر یہی باعث ہے کہ ان معمولی چیزون کی لَے اسقدر شوخ اور
عام فہم ہوتی ہے کہ عام قلوب پر بہت جلد اثر کرتی ہے۔ حکیم افلاطون کے نزدیک جبتک کوئی شخص
لَے نہ جانتا ہو موسیقی سے ناواقف محض ہے۔ حکیم فیثاغورس لَے کو مرد سے تشبیہ دیا کرتا تھا اور راگ کو عورت
سے اور حکیم ڈوبی لَے کو تصویر کہا کرتا تھا اور راگ کو رنگ آمیزی سے مشابہت دیا کرتا تھا۔

ہندوستانی موسیقی مین لَے تین قسم کی مانی جاتی ہے - بلمبت - مدھ - دُرت - بلمبت کے معنی سنسکرت مین دیر کے ہین - مدھ کے معنی درمیان یا وسط کے ہین - اور دُرت تیز یا جلد کو کہتے ہین لیکن دراصل یہ سب الفاظ نسبتی ہین اور اُنسے صحیح اندازہ لَے کا نہین کیا جا سکتا پس ضرورت ہوئی کہ لَے کیلئے کوئی معیار قائم کیا جائے - یہ ضرورت اسطرح پوری کیگئی ہے کہ وقت کی تقسیم حسب ذیل کیجاتی ہے۔

آٹھ چھن کا ایک لَو ہوتا ہے -
آٹھ لَو کا ایک کاشٹا ہوتا ہے -
آٹھ کاشٹا کا ایک نمش ہوتا ہے -
آٹھ نمش کا ایک کلا ہوتا ہے
چار کلا کا ایک انودُرت ہوتا ہے - مخفف اسکا انو ہے اور براہم بھی کہتے ہین -
دو انودُرت کا ایک دُرت ہوتا ہے -
دو دُرت کا ایک لگھو ہوتا ہے -
دو لگھو کا ایک گرو ہوتا ہے -
تین لگھو کا ایک پلت ہوتا ہے -
چار لگھو کا ایک کاکپد ہوتا ہے -

زمانے کی اِس تقسیم کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے کیونکہ تمام تالین عملی طور پر انھین نامون سے لکھی اور بیان کیجاتی ہین - تال کیشے وغیرہ تون کے لیے ابتدا زمانے کی یون سمجھنا چاہیے کہ جتنی دیر مین ایک معمولی صحیح آدمی کی نبض ایک مرتبہ حرکت کرے اسے اصطلاحاً "ماترہ" کہتے ہین - اب اگر یہ ماترہ یا نبض کی حرکت ایک انودُرت کے برابر سمجھی جائے تو خیال کرنا چاہیے کہ چھن کا زمانہ کسقدر کم ہوگا - درحقیقت چھن کے زمانہ مین انسان کی زبان سے ایک حرف نکلنا بھی غیر ممکن ہے بلکہ لَو اور کاشٹا کے زمانہ مین بھی دو حرف زبان سے نہین ادا ہو سکتے - اسلیے سنگیت درپن کا مصنف کہتا ہے

स्वराणुद्रुतं समारभ्य तालकालोऽत्र कथ्यते

क्षणादि रूपकालेन तालने तु न शक्यते

اِس شلوک کا مطلب ہے کہ کم سے کم زمانہ تال کی ضرورتون کے لیے انودرت ہو سکتا ہے کیونکہ اسکے نیچے تال کا جانا غیر ممکن ہے مطلب یہ ہوا کہ چھن - لَو - نمش اور کاشٹا وغیرہ تال کے مصرف مین نہین آسکتے - ماترے کے زمانہ کے متعلق پنڈتون مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین جتنی دیر مین معمولی صحت

سکے آدمی کی نبض ایک مرتبہ چلے وہ زمانہ ماترے کا ہی بعض کہتے ہین کہ جتنی دیر مین انسان کی پلک ایک مرتبہ جھپکے۔ بعض کا قول ہو کہ جتنی دیر مین انسان کی زبان سے کا۔ کھا۔ گا مین سے کوئی ایک حرف ادا ہو لیکن تمام باتون پر غور کرکے ماترے کے زمانے کو معمولی آدمی کی نبض کی ایکمرتبہ کی حرکت کے برابر مان لینا مناسب ہے۔

لگھو کے متعلق بھی کئی مت ہین بعض کا قول ہو کہ لگھو چار ماترون کے برابر ہوتا ہی بعض کہتے ہین کہ لگھو ایک ماترے کے برابر ہونا چاہیے۔ انمین سے کوئی بھی قول صحیح مان لیا جائے تو چندان قباحت نہین بشرطیکہ ہم لَے کے ابتدائی زمانے کو صحیح طور پر سمجھ لین اور اسکے مختلف درجہ یعنی دونی اور چوگنی کو بھی بخوبی ذہن نشین کرلین مثلاً اگر پہلا قول صحیح مان لیا جائے کہ لگھو چار ماترون کے برابر ہے تو ایسی حالت مین دُرُت دو ماترون کے برابر ہوگا اور انو دُرُت ایک ماترے کے برابر سمجھا جائیگا۔ اسیطرح کاکپد سولہ ماترون کے برابر ہوا۔ پس انو دُرُت سے لیکر کاکپد تک سولہ" ماترے موسیقی کی اصطلاح مین یون بیان کیے جاتے ہین۔

ایک ماترے کو برام یا انو دُرُت کہتے ہین۔	(برام=۱)
دو ماترون کو دُرُت کہتے ہین	(دُرُت=۲)
تین ماترون کو دُرُت برام کہتے ہین	(دُرُت=۲+برام=۱)
چار ماترون کو لگھو کہتے ہین	(لگھو=۴)
پانچ ماترون کو لگھو برام کہتے ہین	(لگھو=۴+برام=۱)
چھ ماترون کو لگھو دُرُت کہتے ہین	(لگھو=۴+دُرُت=۲)
سات ماترون کو لگھو دُرُت برام کہتے ہین	(لگھو=۴+دُرُت=۲+برام=۱)
آٹھ ماترون کو گرو کہتے ہین	(گرو=۸)
نو ماترون کو گرو برام کہتے ہین	(گرو=۸+برام=۱)
دس ماترون کو گرو دُرُت کہتے ہین	(گرو=۸+درت=۲)
گیارہ ماترون کو گرو دُرُت برام کہتے ہین	(گرو=۸+دُرُت=۲+برام=۱)
بارہ ماترون کو پلت کہتے ہین	(پلت=۱۲)
تیرہ ماترون کو پلت برام کہتے ہین	(پلت=۱۲+برام=۱)
چودہ ماترون کو پلت دُرُت کہتے ہین	(پلت=۱۲+دُرُت=۲)

پندرہ ماترون کو پلت، دُرت، برام کہتے ہین (پلت = ۱۲ + دُرت = ۲ + برام = ۱)

سولہ ماترون کو کاکپد کہتے ہین (کاکپد = ۱۶)

سولہ ماترے تال کی ضرورتون کے لیے نہایت کافی ہین اسلیے پنڈتون نے اسپر اکتفا کی آگے چلکر دکھایا جائیگا کہ صرف ۱۶ ماترون سے بقاعدہ علمی تئیس ہزار کئی سو تالیت پیدا ہوسکتی ہین ذیل مین اُن ماترون کے لکھنے کے لیے اگلے پنڈتون نے جو علامتین مقرر کردی ہین وہ بیان کیجاتی ہین ان علامتون کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ تمام تالین اسی طریق پر لکھی جاتی ہین

◡ یہ قوس کا نشان انو درت یعنی برام کے لیے ہے اور یہ ایک ماترے کے برابر سمجھا جائے گا۔

○ یہ دائرے کا نشان دُرت کی علامت ہے اور یہ دو ماترون کے برابر سمجھا جائے گا۔

ا یہ الف کی علامت لگھو کے لیے ہے اور یہ چار ماترون کے برابر سمجھی جائے گی۔

ى یہ ہمزہ کا نشان گرو کے لیے ہے اور یہ آٹھ ماترون کے برابر سمجھا جائے گا۔

ﮈ یہ علامت پلت کی ہے اور یہ بارہ ماترون کے برابر سمجھی جائے گی۔

+ یہ نشان کاکپد کا ہے اور یہ سولہ ماترون کے برابر سمجھا جائے گا۔

اب اگر ہمین تین ماترے لکھنا منظور ہین تو کیونکر لکھین گے؟ اسکا طریقہ ان علامتون کے مقرر کردینے کے بعد نہایت آسان ہوگیا۔ درحصل تین ماترون کی یہ شکل ہوئی ۱ + ۲ = ۳ یعنی برام + دُرت پس ان دونون علامتون کو ملادینگے اسطرح (ꓵ = ۳ ماترے) بالفرض ہمین پانچ ماترے لکھنا ہین تو اسکی شکل یہ ہوئی (۵ = ۴ + ۱ = لگھو۔ انو = ۲) اگر سات ماترے لکھنا ہین تو یون لکھین گے (۷ = ۴ + ۳ = ۴ + ۲ + ۱ = لگھو + دُرت + برام = اꓵ) اب اِس طریق پر ہمارا تین تال کا ٹھیکہ یون لکھا جائے گا (ا ى ا) یعنی پہلا الف لگھو کا نشان ہوا جو چار ماترون کے برابر ہے اور دوسرا ہمزہ گرو کا نشان ہوا جو آٹھ ماترون کے برابر ہے اور دوسرا الف پھر لگھو کے برابر ہے جو چار ماترون کے برابر ہے پس یہ سب ملکر سولہ ماترے ہوئے۔

تالون کو ان علامتون مین لکھنے سے صرف یہی فائدہ مقصود نہین ہے کہ تال کے ماترون کے اعداد معلوم ہون بلکہ اسمین ایک بڑی خوبی یہ ہے تال کی ضربین بھی معلوم ہوجاتی ہین اور ان ضربون کے درمیان مین جو فاصلہ ہے وہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کیونکہ کسی تال مین جسقدر علامتین ہونگی اُتنی ہی ضربین بھی ہونگی اور جو علامت ہوگی اُسی کے برابر ماترون کے بعد دوسری ضرب آئے گی۔ یہ تال لکھنے کا قاعدہ نہایت علمی اصول پر بنایا گیا ہے اور نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ اب پکھاوجی کا کام صرف

اِن ماترون کے ہموزن الفاظ مقرر کر دیا ہی جب وقت کسی تال مین ماترون کے ہموزن پکھاوجی بول رکھ دیتا ہے تو اُسے اصطلاحاً ٹھیکہ کہتے ہین۔ مثلاً چار ماترون کے لیے تِا ٹ کَ تَ تین ماترون کے لیے تَ کَ ٹَ۔ پانچ ماترون کے لیے تَ کِ ٹَ کِ ٹَ وغیرہ۔

سب سے پہلے ہم گرنتھونکی تالون کو بیان کرتے ہین جنکو آجکل کی تالون سے تعلق ضرور ہے لیکن ایک ہی چیز نہین ہین۔ یہ پُرانی تالین دو قسم کی پائی جاتی ہین ایک باقاعدہ اور دوسری بیقاعدہ باقاعدہ تالون کا نام گرنتھون مین "جاتی تال" ہے سب سے پہلے اِسی کے متعلق ذکر کیا جاتا ہی اِن تالون کے متعلق پنڈتون کا بیان ہی کہ انمین دس مخصوص باتین پائی جاتی ہین جنکو اصطلاحاً پران کہتے ہین۔ یہ دس[10] پران حسب ذیل ہین۔ کال[1] - مارگ[2] - کریا[3] - انگ[4] - گرہ[5] - جاتی[6] - پرستار[7] - کلا[8] - لے[9] - یتی[10]۔

کال - اِس سے مطلب انودُرت - دُرت - لگھو وغیرہ سے ہی جو کسی نہ کسی صورت مین ہر تال مین پائے جاتے ہین۔

مارگ - یہ پُرانے گرنتھون مین چار قسم کے ہوتے تھے - دُھروا[1] - چترا[2] - ورتکا[3] - دَرتیکا[4]۔ اور کلا کے مختلف ماترون کے حساب سے اُنکی تقسیم کی گئی تھی لیکن "مارگ" کا اصلی مصرف کیا تھا کسی گرنتھ مین نہین پایا جاتا۔ یہ تحقیق ہی کہ پربندھ جو گیت کی ایک قسم دُھرپد سے پیشتر مروج تھی اُسمین اِسکی ضرورت ہوتی تھی آجکل مارگ کی ضرورت نہین۔

کریا - اِسکے لفظی معنی حرکت کے ہین یہ دو قسم کی ہوتی ہی سشبد یعنی جسمین آواز پیدا ہو اور دوسری نشبد یعنی جسمین آواز نہ پیدا ہو۔ چوتالے مین سم پر ضرب ہی یہ مثال سشبد کی ہوئی۔ روپک کے سم پر خالی ہے یہ مثال نشبد کی ہوئی۔

انگ - اِس سے مراد چند علامتون سے ہی جو پنڈتون نے تالون کے لیے اختراع کی ہین اِس پران کا ذکر تفصیل کے ساتھ دوسرے موقع پر کیا جائیگا۔

گرہ - سَم - بِسَم - اتیت وغیرہ کو کہتے ہین - اسکا بھی بیان وضاحت کے ساتھ بعد کو ہوگا۔

جاتی - اِسکے لفظی معنی ذات کے ہین اور مطلب اقسام سے ہی مفصل بیان مناسب موقع پر ہوگا۔

پرستار - اِسکے لفظی معنی بڑھانے کے ہین یہ ایک ہندسہ کا حساب ہی جس سے تمام تالین پیدا ہوتی ہین۔

کلا - اِسکے لفظی معنی تقسیم کے ہین اِسکی آجکل ضرورت نہین ہی - پربندھ گانے مین ضرورت پڑتی ہے

کیونکہ پربندہ مختلف حصون پر تقسیم ہوتا تھا اور ہر حصہ کی تال علیحدہ علیحدہ ہوتی تھی۔
لَے۔ اسکی تعریف پیشتر بیان ہو چکی ہے یہ تین قسم کی ہوتی ہے بلمبت۔ مدھ۔ درت۔
یتی۔ اسکے معنی ٹھہرنے کے ہین۔ ہر تال مین چند ماترون کے بعد کسی نہ کسی جگہ ٹھہرنے کی ضرورت پڑتی ہے پس یتی سے یہی مطلب ہے۔
اب ہم سب سے پہلے انگ کو تفصیلوار بیان کرتے ہین۔ دراصل انگ سے مطلب انھین چند علامتون سے ہے جو پنڈتون نے۔ درت۔ لگھو۔ گرو۔ پلت وغیرہ کے لیے ایجاد کی ہین۔ ہمکو مروجہ تالون کے برتنے کے لیے کس چیز کی ضرورت پڑتی ہے؟ صرف خالی اور ضربون کے درمیان مین جو ماترے ہین انکو دیکھنا پڑتا ہے کہ شمار مین کمی بیشی نہو جائے۔ آجکل کے تیتالے کو دیکھو اسمین سولہ ماترے ہین اور تین ضربون اور ایک خالی کے درمیان مین چار برابر حصون پر تقسیم ہین۔

۱۶-۱۵-۱۴-۱۳	۱۲-۱۱-۱۰-۹	۸-۷-۶-۵	۴-۳-۲-۱
ضرب	خالی	ضرب	× سم

اب گرنتھ کے تیتالے کو دیکھو اور اسپر غور کرو۔ وہ لوگ اسطرح لکھتے تھے

۱۶-۱۵-۱۴-۱۳	۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵	۴-۳-۲-۱
ضرب	ضرب	× سم

یعنی پہلے ماترے پر سم ہے اور دوسری ضرب پانچوین ماترے پر اور تیسری ضرب تیرہوین ماترے پر یعنی خالی انکے نزدیک کوئی شے نہ تھی پس گرنتھ کا تیتالہ تین حصون پر تقسیم ہوا۔ پہلا حصہ چار ماترے کا اور دوسرا حصہ آٹھ ماترے کا اور تیسرا حصہ پھر چار ماترے کا۔ اب اس تقسیم کا علمی طریقے پر نام ہوا لگھو۔ گرو لگھو۔ اور اسکی علامت یہ ہوئی (۱ ی ۱) پس یہ تیتالہ کا انگ ہوا۔
اب گرنتھ کی باقاعدہ تالون کا بیان کیا جاتا ہے۔ انھین "جاتی تال" کہتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ ان تالون مین سے ہر ایک کی بہت سی ذاتین یا قسمین ہوتی ہین۔ یہ تالین شمار مین سات ہین۔ اور انکے نام مع انگ اور ماترون کی تعداد ذیل کے نقشے مین لکھی جاتی ہے۔

جاتی تال

کا نقشہ

نمبر شمار	نام تال	انگ یعنی علامت	اصطلاحی نام	ماترونکی تعداد
۱	دُھروا	ا ○ اا	لگھو دُرت لگھو لگھو = ۴ + ۲ + ۴ + ۴ =	چودہ ماترے
۲	مٹھ	ا ○ ا	لگھو دُرت لگھو = ۴ + ۲ + ۴ =	دس ماترے
۳	جھنپ	ا ◡ ○	لگھو انودُرت = ۴ + ۱ + ۲ =	سات ماترے
۴	ترپٹ	ا ○ ○	لگھو دُرت دُرت = ۴ + ۲ + ۲ =	آٹھ ماترے
۵	اَٹھ	اا ○ ○	لگھو لگھو دُرت دُرت = ۴ + ۴ + ۲ + ۲ =	بارہ ماترے
۶	رُوپک	○ ا	دُرت لگھو = ۲ + ۴ =	چھ ماترے
۷	اِکتال	ا	لگھو = ۴	چار ماترے

خیال رکھنا چاہیے کہ چند مروجہ تالون کے لیے بھی نام یہی ہین مثلاً روپا ... یا اکتال لیکن انکو ان تالون سے کوئی تعلق نہین ہے یہان صرف گرنتھ کی جہانی تالون کا بیان کیا جا رہا ہے جہانی کے معنی جیسا کہ پیشتر بیان کیا جاچکا ہے ذات کے ہین اور مطلب اقسام سے ہے۔ یہ سات ابتدائی تالین جو ابھی بیان کیجا چکی ہین انمین لگھو چار ماترون کے برابر ہے لیکن اقسام پیدا کرنے کیلیے پنڈتون نے ایک نہایت دلچسپ طریقہ اختیار کیا ہے یعنی لگھو کے ماترون کے عدد علاوہ چار کے اور بھی مان لیے ہین۔ یہ مختلف عدد حسب ذیل ہین۔

لگھو = چار۔ تین۔ پانچ۔ سات۔ نو۔ یعنی لگھو کو علاوہ چار ماترون کے برابر ماننے کے تین۔ پانچ سات اور نو ماترون کے برابر بھی مان لیا ہے لیکن انودُرت۔ دُرت۔ گرو۔ پلت اور کاکپد کے ماترے حسب دستور قائم رکھے۔ اب یہین سے ذات کی پیدایش شروع ہوئی کیونکہ لگھو کے پانچ مختلف عدد مان لینے سے ان ابتدائی سات تالون سے پینتیس۵ مختلف تالین پیدا ہوگئین اسطرح (۷ × ۵ = ۳۵) ان تمام تالون کو بالتفصیل آگے بیان کیا جائے گا۔ اسوقت تمثیلاً ہم دُھرواتال کو بیان کرتے ہین۔ اسکی علامت جیسا کہ پیشتر بیان کیا جاچکا ہو حسب ذیل ہے۔

دُھرواتال = ا ○ اا = ۴ + ۲ + ۴ + ۴ = چودہ ماترے لیکن لگھو کو تین ماترے کے برابر ماننے سے اسکی شکل یہ ہوجاوے گی۔

دُھرواتال = ا ○ اا = ۳ + ۲ + ۳ + ۳ = گیارہ ماترے اور پانچ ماترون کے برابر لگھو کو ماننے سے یہ شکل ہوگی۔

دُھرواتال = ا ○ اا = ۵ + ۲ + ۵ + ۵ = ستّرہ ماترے - یہ دُھرواتال ستّرہ ماترے کا ہوا-
خیال رکھو کہ صرف لگھو کے ماترون مین کمی بیشی کیگئی ہے اور انو دُرت - دُرت وغیرہ کے عدد حسب دستور قائم ہین جیسا کہ ابھی دکھایا گیا - یعنی تین قسمون کی دُھرواتال مین صرف لگھو کے ماترون مین کمی بیشی ہے لیکن دُرت کے ماترے ان جملہ تالون مین ایک ہی سے ہین - اب اس مقام پر ایک سوال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ جن تالون مین لگھو چار ماترون کے برابر نہین ہے اُنکو دُھرواتال کیون کہین گے ؟ وجہ یہ ہے کہ یہ ساتون ابتدائی تالین علامتون پر بنائی گئی ہین جبتک کسی تال مین دُھرواتال کا انگ یعنی یہ علامت (ا ○ اا) قائم رہے گی وہ تال علمی طریقے پر دُھرواتال کہا جائے گا - لگھو کے ماترون مین کچھ ہی کمی بیشی کیون نہو - پنڈتون کا "جاتی تال" سے یہی مطلب ہے
ذیل مین دُھرواتال کی پانچون جاتی (قسمین) بیان کیجاتی ہین - ان تالون کا انگ ایک ہی ہے یعنی ضربونکی تعداد ایک ہی سی ہے صرف لگھو کے ماترون مین فرق ہے -

۱ دُھرواتال = ا ○ اا = ۴ + ۲ + ۴ + ۴ = چودہ ماترے - ہمین لگھو چار ماترون کے برابر ہے -
۲ دُھرواتال = ا ○ اا = ۳ + ۲ + ۳ + ۳ = گیارہ ماترے - اسمین لگھو تین ماترونکے برابر ہے -
۳ دُھرواتال = ا ○ اا = ۵ + ۲ + ۵ + ۵ = ستّرہ ماترے - اسمین لگھو پانچ ماترونکے برابر ہے -
۴ دُھرواتال = ا ○ اا = ۷ + ۲ + ۷ + ۷ = تیئیس ماترے - ہمین لگھو سات ماترونکے برابر ہے -
۵ دُھرواتال = ا ○ اا = ۹ + ۲ + ۹ + ۹ = انتیس ماترے - اسمین لگھو نو ماترون کے برابر ہے -

ان مختلف اقسام کے نام ایک دوسرے سے پہچاننے کیلیے پنڈتون نے مقرر کیے ہین جو ذیل مین لکھے جاتے ہین

۱ جس دُھرواتال مین لگھو چار ماترون کے برابر ہے اُسے "چترستر جاتی دُھروا" کہتے ہین -
۲ 〃 〃 تین 〃 تیستر جاتی دُھروا کہتے ہین -
۳ 〃 〃 پانچ 〃 کھنڈ جاتی دُھروا کہتے ہین -
۴ 〃 〃 سات 〃 مشر جاتی دُھروا کہتے ہین -
۵ 〃 〃 نو 〃 سنکیرن جاتی دُھروا کہتے ہین

دُھرواتال کا بیان ختم ہو چکا اب متھ تال کو دیکھو - دُھرواتال کیطرح اسکے بھی پانچ اقسام ہین -
متھ تال کی علامت یہ ہے (ا ○ ا) یعنی لگھو دُرت لگھو - پس

۱ اگر لگھو چار ماترون کے برابر ہے تو اُسے چترستر جاتی متھ کہتے ہین -
۲ اگر لگھو تین ماترون کے برابر ہے تو اُسے تیستر جاتی متھ کہتے ہین -

۳۔ اگر لگھو پانچ ماترون کے برابر ہے تو اُسے کھنڈ جاتی مٹھ کہتے ہین

۴۔ اگر لگھو سات ماترون کے برابر ہے تو اُسے مِشر جاتی مٹھ کہتے ہین

۵۔ اگر لگھو نو ماترون کے برابر ہے تو اُسے سنکیرن جاتی مٹھ کہتے ہین

ذیل مین انکے ماترے اور انگ بیان کیے جاتے ہین۔

۱۔ چترسترجاتی مٹھ = ا○ا = ۴+۲+۴ = دس ماترے۔

۲۔ تیسترجاتی مٹھ = ا○ا = ۳+۲+۳ = آٹھ ماترے۔

۳۔ کھنڈجاتی مٹھ = ا○ا = ۵+۲+۵ = بارہ ماترے

۴۔ مشرجاتی مٹھ = ا○ا = ۷+۲+۷ = سولہ ماترے۔

۵۔ سنکیرن جاتی مٹھ = ا○ا = ۹+۲+۹ = بیس ماترے۔

جھنپ تال کے پانچون اقسام مع انکے انگ اور ماترون کے ذیل مین لکھ کر دکھائے جاتے ہین۔

۱۔ چترسترجاتی جھنپ = ا ◡ ○ = ۴+۱+۲ = سات ماترے

۲۔ تیسترجاتی جھنپ = ا ◡ ○ = ۳+۱+۱ = پنچ ماترے

۳۔ کھنڈجاتی جھنپ = ا ◡ ○ = ۵+۱+۲ = آٹھ ماترے

۴۔ مشرجاتی جھنپ = ا ◡ ○ = ۷+۱+۲ = دس ماترے

۵۔ سنکیرن جاتی جھنپ = ا ◡ ○ = ۹+۱+۲ = بارہ ماترے

ترپٹ تال کی پانچون قسمین حسب ذیل ہین

۱۔ چترسترجاتی ترپٹ = ا○○ = ۴+۲+۲ = آٹھ ماترے

۲۔ تیسترجاتی ترپٹ = ا○○ = ۳+۲+۲ = سات ماترے

۳۔ کھنڈ جاتی ترپٹ = ا○○ = ۵+۲+۲ = نو ماترے

۴۔ مشرجاتی ترپٹ = ا○○ = ۷+۲+۲ = گیارہ ماترے

۵۔ سنکیرن جاتی ترپٹ = ا○○ = ۹+۲+۲ = تیرہ ماترے

آٹھ تال کی پانچ قسمین حسب ذیل ہین۔

۱۔ چترسترجاتی اٹھ = اا○○ = ۴+۴+۲+۲ = بارہ ماترے

۲۔ تیسترجاتی اٹھ = اا○○ = ۳+۳+۲+۲ = دس ماترے

۳۔ کھنڈجاتی اٹھ = اا○○ = ۵+۵+۲+۲ = چودہ ماترے

۴	مشر جاتی اٹھ = ۱۱ ○○ = ۷ + ۷ + ۲ + ۲ = اٹھارہ ماترے
۵	سنکیرن جاتی اٹھ = ۱۱ ○○ = ۹ + ۹ + ۲ + ۲ = بائیس ماترے
	روپک تال کے پانچ اقسام یہ ہین۔
۱	چتسر جاتی روپک = ۱○ = ۲ + ۴ = چھ ماترے
۲	تیستر جاتی روپک = ۱○ = ۲ + ۳ = پانچ ماترے
۳	کھنڈ جاتی روپک = ۱○ = ۲ + ۵ = سات ماترے
۴	مشر جاتی روپک = ۱○ = ۲ + ۷ = نو ماترے
۵	سنکیرن جاتی روپک = ۱○ = ۲ + ۹ = گیارہ ماترے
	اکتال کے پانچ اقسام حسب ذیل ہین
۱	چتسر جاتی اکتال = ۱ = ۴ = چار ماترے
۲	تیستر جاتی اکتال = ۱ = ۳ = تین ماترے
۳	کھنڈ جاتی اکتال = ۱ = ۵ = پانچ ماترے
۴	مشر جاتی اکتال = ۱ = ۷ = سات ماترے
۵	سنکیرن جاتی اکتال = ۱ = ۹ = نو ماترے

پنڈتون نے انمین سے ہر ایک تال کے نام علیحدہ علیحدہ رکھ دیے ہین جسکی وجہ سے یہ تالین علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتی ہین مثلاً تیستر جاتی دُھروا کا نام "منٹھی تال" ہی۔ اب کسی گانیوالے سے منٹھی تال کی فرمایش کیجائے تو وہ ضرور گھبرا جائیگا لیکن دراصل یہ وہی تیستر جاتی دُھروا ہی جسمین چونکہ لگھو تین ماترون کے برابر مانا گیا ہی اسلیے یہ تال گیارہ ماترون کا ہے۔ ذیل مین ہر ایک تال کے نام مع ماترون کے لکھے جاتے ہین تاکہ انکے سمجھنے مین سہولت ہو۔

۱	چتسر دُھروا کو "شیکر تال" کہتے ہین اور یہ چودہ ماترون کا تال ہے۔
۲	تیستر دُھروا کو "منٹھی تال" کہتے ہین اور یہ گیارہ ماترون کا تال ہے۔
۳	کھنڈ دُھروا کو "پرمان تال" کہتے ہین اور یہ سترہ ماترون کا تال ہے۔
۴	مشر دُھروا کو "پورن تال" کہتے ہین اور یہ تیئیس ۲۳ ماترون کا تال ہے۔
۵	سنکیرن دُھروا کو بھُووَن تال کہتے ہین اور اسمین اُنتیس ماترے ہین۔
۶	چتسر منٹھ کو سمتال کہتے ہین اور اسکے دس ماترے ہین۔

۷	تیستر مٹھ کو	"سارتال" کہتے ہین اور اسمین آٹھ ماترے ہوتے ہین۔
۸	کھنڈ مٹھ کو	اُویرن تال کہتے ہین اور یہ بارہ ماترون کا تال ہے۔
۹	مِشر مٹھ کو	اُودے تال کہتے ہین اور یہ سولہ ماترون کا تال ہے۔
۱۰	سنکیرن مٹھ کو	راؤتال کہتے ہین اور یہ بیس ماترون کا تال ہے۔
۱۱	چترستر جھنپ کو	مَدہُرتال کہتے ہین اور یہ سات ماترون کا تال ہے۔
۱۲	تیستر جھنپ کو	کدمب تال کہتے ہین اور یہ چھ ماترون کا تال ہے۔
۱۳	کھنڈ جھنپ کو	جَن تال کہتے ہین اور یہ آٹھ ماترون کا تال ہے۔
۱۴	مشر جھنپ کو	سُرتال کہتے ہین اور یہ دس ماترون کا تال ہے۔
۱۵	سنکیرن جھنپ کو	کرتال تال کہتے ہین اور یہ بارہ ماترون کا تال ہے۔
۱۶	چترستر ترپٹ کو	آد تال کہتے ہین اور یہ آٹھ ماترون کا تال ہے۔
۱۷	تیستر ترپٹ کو	شنکھ تال کہتے ہین اور یہ سات ماترونکا تال ہے۔
۱۸	کھنڈ ترپٹ کو	دوشکرتال کہتے ہین اور یہ نو ماترون کا تال ہے۔
۱۹	مشر ترپٹ کو	لیل تال کہتے ہین اور یہ گیارہ ماترونکا تال ہے۔
۲۰	سنکیرن ترپٹ کو	بھوگ تال کہتے ہین اور یہ تیرہ ماترون کا تال ہے۔
۲۱	چترستر اٹھ کو	لیکھ تال کہتے ہین اور یہ بارہ ماترون کا تال ہے۔
۲۲	تیستر اٹھ کو	گُپت تال کہتے ہین اور یہ دس ماترون کا تال ہے۔
۲۳	کھنڈ اٹھ کو	وید تال کہتے ہین اور یہ چودہ ماترون کا تال ہے۔
۲۴	مشر اٹھ کو	لوپ تال کہتے ہین اور یہ اٹھارہ ماترون کا تال ہے۔
۲۵	سنکیرن اٹھ کو	دھیرتال کہتے ہین اور یہ بائیس ماترون کا تال ہے
۲۶	چترستر روپک کو	پُت تال کہتے ہین اور یہ چھ ماترون کا تال ہے۔
۲۷	تیستر روپک کو	چکرتال کہتے ہین اور یہ پانچ ماترون کا تال ہے۔
۲۸	کھنڈ روپک کو	کُل تال کہتے ہین اور یہ سات ماترونکا تال ہے۔
۲۹	مشر روپک کو	راج تال کہتے ہین اور یہ نو ماترون کا تال ہے۔
۳۰	سنکیرن روپک کو	بِندو تال کہتے ہین اور یہ گیارہ ماترونکا تال ہے۔
۳۱	چترستر اکتال کو	مان تال کہتے ہین اور اسمین چار ماترے ہوتے ہین۔

۳۲	تیستر اکتال کو	شدھ تال کہتے ہین اور یہ تین ماترون کا تال ہے -
۳۳	کھنڈ اکتال کو	رتی تال کہتے ہین اور یہ پانچ ماترون کا تال ہے -
۳۴	مشر اکتال کو	رام تال کہتے ہین اور یہ سات ماترونکا تال ہے
۳۵	سنکیرن اکتال کو	بسُو تال کہتے ہین اور یہ نو ماترون کا تال ہے -

یہ گرنتھ کی ۳۵ باقاعدہ تالین تھین جو بیان ہو گئین - انکو باقاعدہ اسلیے کہا گیا کہ انکے بنانے مین ابتک خاص طریقہ اختیار کیا گیا تھا یعنی لگھو کے ماترون کے عدد مختلف قائم کرکے یہ اقسام ابتدائی سات تالون سے پیدا کیگئی ہین - ذیل مین اُن تالون کا بیان کیا جاتا ہے جنکو ہم پہلے بقاعدہ لکھ چکے ہین مطلب یہ ہے کہ اِنکے بنانے مین کوئی خاص اُصول جاتی تالونکی طرح مدّنظر نہین رکھا گیا ہے - یہ سارنگ دیو پنڈت نے اپنے گرنتھ رتناکر مین حسب ذیل لکھی ہین

نمبر	نام تال	علامت	ماترے	[illegible]	[illegible]
۱	چچّت پُٹ تال	ءء ا ء	۱۲+۴+۸+۸	۳۲	۴
۲	چاچ پُٹ تال	ء اا ء	۸+۴+۴+۸	۲۴	۴
۳	سنپدوشٹاک تال	ءءءءء	۱۲+۸+۸+۸+۱۲	۴۸	۵
۴	شت پتا پُتر تال	ء ا ء ء ا ء	۱۲+۴+۸+۸+۴+۱۲	۴۸	۶
۵	اُدوہٹ تال	ءءء	۸+۸+۸	۲۴	۳
۶	آد تال	ا	۴	۱	۱
۷	درپن تال	ء OO	۸+۲+۲	۱۲	۳
۸	چرچری تال	OO ∪ اسیطرح آٹھ مرتبہ		۴۰	۲۴
۹	سنگھ لیلا تال	IOOOI	۴+۲+۲+۲+۴	۱۴	۵
۱۰	کندرپ تال	ءء IOO	۸+۸+۴+۲+۲	۲۴	۵
۱۱	سنگھ بکرم تال	ءءء ا ء ا ء ء		۶۴	۸
۱۲	شری رنگ تال	اا ء ا ء	۱۲+۴+۸+۴+۴	۳۲	۵
۱۳	رتی لیل تال	ا ءء ا	۴+۸+۸+۴	۲۴	۴
۱۴	رنگ تال	ء OOOO	۸+۲+۲+۲+۲		۵

نمبر	نام تال	علامت	ماترے	[illegible]	[illegible]
۱۵	پری کرم تال	ऽऽIII	۸+۹+۴+۴+۴	۳۴	۵
۱۶	گج لیلا تال	∪IIII	۱+۴+۴+۴+۴	۱۷	۵
۱۷	ترِبھنّ تال	ऽऽI	۱۲+۸+۴	۲۴	۳
۱۸	بِیرو کرم تال	ऽOOI	۸+۲+۲+۴	۱۶	۴
۱۹	ہنس لیل تال	∪II	۱+۴+۴	۹	۳
۲۰	بَرَن بھنّ تال	ऽIOO	۸+۴+۲+۲	۱۶	۴
۲۱	رنگ دیوتن تال	ऽIऽऽऽ	۱۲+۴+۸+۸+۸	۴۰	۵
۲۲	پرت ینگ تال	IIऽऽऽ	۴+۴+۸+۸+۸	۳۲	۵
۲۳	راج چورامنی تال	ऽIOOIIIOO		۳۴	۹
۲۴	راج تال	ऽIऽOOऽऽ		۴۸	۷
۲۵	سنگھ وِکریت تال	ऽ̆Iऽ̆ऽIऽऽ̆II		۶۸	۹
۲۶	بَن مالی تال	ऽOOIOOOO		۲۴	۸
۲۷	چتُر ستر بَرَن تال	ऽOOIऽऽ		۳۲	۶
۲۸	تریستر بَرَن تال	ऽIIOOI		۲۴	۶
۲۹	مشر برن تال	تین بار ∪OOOO		۲۷	۱۵
۳۰	رنگ پردیپ تال	ऽऽIऽऽ	۱۲+۸+۴+۸+۸	۴۰	۵
۳۱	ہنس ناد تال	ऽOOऽ̆II	۸+۲+۲+۱۲+۴+۴	۳۲	۶
۳۲	سنگھ ناد تال	ऽIऽऽI	۸+۴+۸+۸+۴	۳۲	۵
۳۳	مَلّ کامود تال	OOOOII	۲+۲+۲+۲+۴+۴	۱۶	۶
۳۴	شر بھیل تال	IIOOOII	۴+۴+۲+۲+۲+۴+۴	۲۲	۷
۳۵	رنگا بھرن تال	ऽ̆IIऽऽ	۱۲+۴+۴+۸+۸	۳۶	۵
۳۶	تُرنگ لیل تال	IOO	۴+۲+۲	۸	۳
۳۷	سنگھ نندن تال	IIऽऽ̆Iऽ̆IऽऽOOऽIऽ̆Iऽऽ × یہاں چار لگھو کے برابر وقفہ ہے			
۳۸	جیشری تال	ऽIIऽऽ	۸+۴+۴+۸+۸	۳۲	۵

نمبر	نام تال	علامت	ماترے	میزان	ضرب
۳۹	وِجّیانندن تال	اا ی ی ی	۴+۴+۸+۸+۸	۳۲	۵
۴۰	پرتی تال	ا○○	۴+۲+۲	۸	۳
۴۱	دوتیال	○ا○	۲+۴+۲	۸	۳
۴۲	تکرند تال	○○ااا ی	۲+۲+۴+۴+۴+۸	۲۴	۶
۴۳	کیرتی تال	ی ا یٓ ی ا یٓ	۸+۴+۱۲+۸+۴+۱۲	۴۸	۶
۴۴	وِجّیا تال	ی ا ی ی ی	۹+۸+۸+۴+۸	۳۶	۵
۴۵	جے منگل تال	ا ی یٓ ا ی یٓ	۴+۸+۱۲+۴+۸+۱۲	۴۸	۶
۴۶	منٹھّر تال	اا ی ااا	۴+۴+۸+۴+۴+۴	۲۸	۶
۴۷	بجے تال	ا ی اا○○	۴+۸+۴+۴+۲+۲	۲۴	۶
۴۸	کرُنڈک تال	○○اا	۲+۲+۴+۴	۱۲	۴
۴۹	راج بدّیا دھر تال	ا ی ○○	۴+۸+۲+۲	۱۶	۴
۵۰	نی سائرک تال	ا ی ی	۴+۸+۸	۲۰	۳
۵۱	کرینٹرا تال	○○∪	۲+۲+۱	۵	۳
۵۲	تربھنگی تال	اا ی ی اا	۴+۴+۸+۸+۴+۴	۳۲	۶
۵۳	کوکل پریا تال	یٓ ا ی	۸+۴+۱۲	۲۴	۳
۵۴	شری کیرتی تال	ی ی اا	۸+۸+۴+۴	۲۴	۴
۵۵	بندومالی تال	ی ○○○○ ی	۸+۲+۲+۲+۲+۸	۲۴	۶
۵۶	سم تال	اا○○∪	۴+۴+۲+۲+۱	۱۳	۵
۵۷	نندن تال	ا○○ یٓ	۴+۲+۲+۱۲	۲۰	۴
۵۸	اُدیکشنٹر تال	اا ی	۴+۴+۸	۱۶	۳
۵۹	منٹھیکا تال	ی یٓ	۸+۲+۱۲	۲۲	۳
۶۰	ڈینکیکا تال	ی ا ی	۸+۴+۸	۲۰	۳
۶۱	برنرہ منٹھیکا تال	○○ا○○	۲+۲+۴+۲+۲	۱۲	۵
۶۲	ابھی نندن تال	اا○○ ی	۴+۴+۲+۲+۸	۲۰	۵

نمبر	نام تال	علامت	ماترے	[illegible]	[illegible]
۶۳	انترکرینیٹرا تال	∪OOO	۱+۲+۲+۲	۷	۴
۶۴	مل تال	∪OO||||	۱+۲+۲+۴+۴+۴+۴	۲۱	۷
۶۵	دیپک تال	ی ی||OO	۸+۸+۴+۴+۲+۲	۲۷	۶
۶۶	اننگ تال	ی||ی ا	۸+۴+۴+۱۲+۴	۳۲	۵
۶۷	بشم تال	∪OOOO∪OOOO		۱۸	۱۰
۶۸	نندے تال	ی||OO|	۸+۴+۴+۲+۲+۴	۲۴	۶
۶۹	مکنند تال	ی|OO|	۸+۴+۲+۲+۴	۲۰	۵
۷۰	ایک تال	O	۲	۲	۱
۷۱	اٹھ تال	|OO|	۴+۲+۲+۴	۱۲	۴
۷۲	پورن کنکال	۱ی OOOO	۴+۸+۲+۲+۲+۲	۲۰	۶
۷۳	سم کنکال	ی ی|	۴+۸+۸	۲۰	۳
۷۴	کھنڈ کنکال	ی ی OO	۸+۸+۲+۲	۲۰	۴
۷۵	بشم کنکال	ی ی|	۸+۸+۴	۲۰	۳
۷۶	چتس تال	OOOی	۲+۲+۲+۸	۱۴	۴
۷۷	اونبولی تال	۲ ۲	۵+۵	۱۰	۲
۷۸	آبھنگ تال	ا ی	۱۲+۴	۱۶	۲
۷۹	رایا نبکول تال	OOیای	۲+۲+۸+۴+۸	۲۴	۵
۸۰	لگھو شیکھر تال	∪ ا	۱+۴	۵	۲
۸۱	پرتاپ شیکھر تال	OOO ی	۱+۲+۲+۱۲	۱۷	۴
۸۲	جگجھمپا تال	∪OOOی	۱+۲+۲+۲+۸	۱۶	۵
۸۳	چترمکھ تال	ای ای	۱۲+۴+۸+۴	۲۸	۴
۸۴	جھنپ تال	ا ∪OO	۴+۱+۲+۲	۹	۴
۸۵	پرتی مٹھ تال	||ی ی||	۴+۴+۸+۸+۴+۴	۳۲	۶
۸۶	گارو گی تال	∪OOOOO	۱+۲+۲+۲+۲+۲	۱۱	۶

نمبر	نام تال	علامت	ماترے	جملہ	بھاگ
۸۷	بسنت تال	ی ی ی ی ا ا ا	۸+۸+۸+۴+۴+۴	۳۲	۶
۸۸	للِت تال	ی ا ○○	۸+۴+۲+۲	۱۶	۴
۸۹	رَ تی تال	ی ا	۸+۴	۱۲	۲
۹۰	کرَ نڑیتی تال	○○○○	۲+۲+۲+۲	۸	۴
۹۱	یَتی تال	ی ا ا ا	۴+۴+۴+۸	۲۰	۴
۹۲	کھٹ تال	○○○○○○	۲+۲+۲+۲+۲+۲	۱۲	۶
۹۳	وَردَھن تال	مْ ا ○○	۱۲+۴+۲+۲	۲۰	۴
۹۴	بَرَ نڑیتی تال	مْ مْ ا ا	۱۲+۱۲+۴+۴	۳۲	۴
۹۵	راج نارائن تال	ی ا ی ا ○○	۸+۴+۸+۴+۲ ۲	۲۸	۶
۹۶	مَدن تال	مْ ○○	۱۲+۲+۲	۱۶	۳
۹۷	کاریکا تال	◡○○○○	۱+۲+۲+۲+۲	۹	۵
۹۸	پاروَتی لوچن تال	ا ا ی ا ا ا ا ی ی ○ ○ ا ○○		۶۰	۱۴
۹۹	شری نندن تال	مْ ا ا ی	۱۲+۴+۴+۸	۲۸	۴
۱۰۰	لیلا تال	مْ ا ○	۱۲+۴+۲	۱۸	۳
۱۰۱	وِلوکِت تال	مْ ○○ ی ا	۱۲+۲+۲+۸+۴	۲۸	۵
۱۰۲	للت پریا تال	ا ا ی ا ا	۴+۴+۸+۴+۴	۲۴	۵
۱۰۳	جھلک تال	ا ا ی	۴+۴+۸	۱۶	۳
۱۰۴	جنک تال	ی ا ا ی ی ا ا ا ا		۴۸	۹
۱۰۵	لکشمیش تال	مْ ا ا ○○	۱۲+۴+۴+۲+۲	۲۴	۵
۱۰۶	راگ وَردَھن تال	مْ ○ ◡○○	۱۲+۲+۱+۲+۲	۱۹	۵
۱۰۷	اُتسَوا تال	مْ ا	۴+۱۲	۱۶	۲
۱۰۸	چندر کلا	ی ی ی مْ مْ مْ ا		۶۴	۷
۱۰۹	لے تال	ی ا مْ مْ ی مْ ی مْ ○○○		۷۴	۱۰
۱۱۰	سَکَند تال	ی ا ی ○○ ی ی ی		۴۰	۷

[illegible]	نام تال	علامت	ماترے	[illegible]	[illegible]
۱۱۱	آڈ تال	IO		۱۰	۳
۱۱۲	دھتّا تال	I OO I S		۲۴	۶
۱۱۳	ڈوندوا تال	II S S S I S		۴۸	۷
۱۱۴	مکُند تال	I OOOOO S		۲۰	۶
۱۱۵	گوبند تال	I OO S S		۲۸	۵
۱۱۶	کلدہونی تال	II S I S		۳۲	۵
۱۱۷	گوری تال	IIIII		۲۰	۵
۱۱۸	سرستی کنٹھابھرن	S S II OO		۲۸	۶
۱۱۹	بھگن تال	OOOOII ؟		۲۱	۷
۱۲۰	راج مرگانک تال	OO I S		۱۶	۴
۱۲۱	راج مارتنڈ تال	S I O		۱۴	۳
۱۲۲	نی شنکھ تال	I S S S S S I		۶۰	۸
۱۲۳	سارنگ دیو تال	OO S S S S		۴۰	۶

مرقومۂ بالا تالین رتناکر سے نقل کی گئی ہین لیکن علاوہ رتناکر کے اور بھی گرنتھون نے تالون کے اقسام لکھے ہین سنگیت مکرند کے تال حسب ذیل ہین اور انمین سے بعض اب بھی مروج ہین۔

[illegible]	نام تال	علامت	ماترے	[illegible]	[illegible]
۱	برم تال	IOOOIOOIOI		۲۸	۱۰
۲	چسکر تال	IOIOOIOOO		۲۸	۱۰
۳	سارس تال	IIOOOI	۴+۴+۲+۲+۲+۴	۱۸	۶
۴	ارجن تال	OIOOOIOIO		۲۴	۹
۵	مکرند تال	IIIOO	۴+۴+۴+۲+۲	۱۶	۵
۶	شکھر تال	IIOOIOOIIO		۳۰	۱۰
۷	پکھمی تال	OOIOOOUUIOOOUUIOO		۴۱	۱۸

پکھمی کے متعلق مختلف مت ہین اور گرنتھونکی رُسے بموجب مرقومۂ بالا تالونمین سے چند تالین حسب ذیل ہین۔

[illegible]	نام تال	علامت	ماترے	[illegible]	[illegible]
۸	شکھر تال	OIOIO8	۳+۲+۴+۲+۴+۲	۱۷	۶

ضرب	میزان	ماترے	علامت	نام تال	نمبر
۴	۱۱	۲+۲+۲+۱	٥ ٥ ٥ ۲	جگپال تال	۹
۵	۱۳	۱+۲+۲+۴+۴	ٮ ٥ ٥ ۱۱	مّل تال	۱۰
۴	۱۳	۲+۳+۴+۴	٥ ٥ ۱۱	سنگھ تال	۱۱
۱۱	۲۴		٥۱٥٥۱٥٥۱٥۱ له	رُدر تال	۱۲
۱۱	۴۶		۱٥٥ٮ٥۱٥۱٥۱ ی ی ی	رُدر تال (دوسری قسم)	۱۳
۱۵	۶۴		٥٥۱۱٥٥ ی ی ۱۱۱۱ ی ۱	پاروتی لوچن تال	۱۴
۵	۲۲	۸+۴+۴+۲+۴	٥۱۱ ی	نندی تال	۱۵
۱۰	۶۲		ی ی ی ۱۱ ی ی ۱۱ ی	گنیش تال	۱۶
۸	۲۲		٥٥٥۱٥۱٥۱	اشٹ منگل تال	۱۷
۱۲	۳۶		۱٥٥٥٥٥۱۱٥۱۱۱	وشنو تال	۱۸
۷	۲۲	۴+۲+۲+۴+۴+۲+۴	۱٥٥۱۱٥۱	کُنبھ تال	۱۹
۶	۱۸	۴+۲+۲+۴+۲+۴	۱٥٥۱٥۱	مَتّ تال	۲۰
۴	۱۷	۸+۴+۵	ی ۱ ۲ ی	وشنو تال (دوسری قسم)	۲۱
۴	۱۰	۴+۲+۲+۲	۱٥ ٮ ٥ ۱	وِرنچی تال	۲۲
۵	۱۷	۴+۴+۴+۳+۳	۱۱۱ ٥ ی	چورامنی تال	۲۳
۴	۱۴	۴+۲+۴+۴	۱ ٥ ۱۱	جے منگل تال	۲۴
۸	۲۳	۴+۱+۱+۱+۴+۴+۴+۲+۲	٥ ٮ ٮ ٮ ۱۱۱ ٥ ٥	اَشٹ تال	۲۵
۵	۱۳	۲+۲+۳+۲+۴	٥٥٥ ٥۱	فرودست	۲۶
۵	۱۴	۴+۲+۲+۲+۴	۱٥٥٥۱	فرودست (دوسری قسم)	۲۷

گرنتھ کے تالوں کی اور اُنکے ماتروں اور ضربوں کی تعداد بیان کیجا چکی اب ہم مروجہ تالوں کو بیان کرتے ہیں اور اُنکے ماترے اور ضربیں اور ٹھیکہ کے بول بھی لکھتے ہیں۔ دراصل ٹھیکہ خود کوئی چیز نہیں صرف جیسا کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہی ماتروں کی خانہ پُری کے لیے چند الفاظ مقرر کردیے گئے ہیں جو اِس نام سے مشہور ہیں اسی لیے ایک تال کے کئی ٹھیکے ممکن ہیں جنکے بول ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن ظاہر ہے کہ اس سے تال میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ عموماً رواج میں آجکل حسب ذیل تال ہیں۔

له اس میں چوپارہ نشان سے ایک ٹھوکا وقفہ مراد ہے ۱۲

چوتالہ	اِکتالہ	تیتالہ	تِلواڑہ	رُوپک	سُول	دَھمار	اڑاچوتالہ	فرودست	چاچر
تیورا	سواری	جھپتال	پَشتو	جھومرا	اکوائی	پنجابی ٹھیکہ	دادرا	کہروا	قوّالی

پہلے چوتالے کا بیان کیا جاتا ہی - یہ بارہ ماترے کا تال ہی اور گرنتھون کے قاعدہ کے موافق اسکی علامت یہ ہوئی (لگھو لگھو دُرت دُرت ۱۱ ○ ○) یعنی چار چار ماترونکی دو ضربین اور دو دو ماترونکی دو ضربین یہ گرنتھون کا قاعدہ ہی لیکن آجکل کے موسیقی کے کاملین نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ دو ضربونکے درمیانین جہان کہین ماترونکے عدد اُنھون نے زیادہ دیکھے وہان اُسکو دو حصون مین تقسیم کردیا تاکہ تال یاد رکھنے مین سہولت رہی اور لَے کا حلقہ ذہن مین رہے - اِن تقسیمون کا نام "خالی" ہی اور اِسکے لکھنے کا یہ طریقہ ہی کہ ایک چھوٹا نقطہ اسطرح کا (٥) بنا دیتے ہین - مثلاً لگھو چار ماترون کا ہوتا ہی ۱ ۲ ۳ ۴ اِسکو دو حصون مین یون تقسیم کرینگے

۱	۲	۳	۴
ضرب×		٥ خالی	

ضرب یعنی ایک ضرب اور ایک خالی رہے گی -

اِس سے یہ فائدہ ہی کہ تال مین جسقدر ضربین ہین اُنکی تعداد بھی بڑھنے نہین پاتی اور تقسیم بھی ہو جاتی ہے اب چوتالہ کو دیکھو کہ کسطرح اسمین لگھو کے ماترون کو تقسیم کیا جاتا ہی -

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
بول	دھا	دھا	دِھن	تا	کَت	تا	دِھن	تا	تِت	کِٹ	گِد	گِن
ضرب وخالی	سم×		٥		۲		٥		۳		۴	

یعنی اِس تال مین چار ضربین اور دو خالیان آجکل پائی جاتی ہین - یہ تال عموماً دُھرپد گانے کے لیے مصرف مین آتا ہی اور لَے زیادہ تر بلپت رہتی ہے -

اکتالہ

(۱۲ - ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ٹھیکہ	دِہین	دہین	دہا	ترک	تو	نا	کَت	تا	دہا	ترک	دہی	نا
ضرب خالی	سم×		٥		۲		٥		۳		۴	

یہ تال ذیل کے طریقہ سے بھی پکھاوج بجانے والون مین پائی جاتی ہے -

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ٹھیکہ	دِہی	دِھن	دہا	دہا	تھُن	نا	کَت	تی	دِہگ	ٹٹکت	دہین	دہا

دسوین ماترے پر "ترٹ کٹ" ایک ماترے کے زمانے مین نکلنا چاہیے۔

سول فاختہ (۱۰- ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ٹھیکہ	دھا	آ	دِھڑ	نک	دِھڑ	نک	تِرٹ	کِت	گِد	گِن
ضرب و خالی	×		۰		۲		۳		۰	
دوسرا ٹھیکہ	دھا	تِت	تا	دھا	تِت	تا	تِرٹ	تک	گِد	گِن
تیسرا ٹھیکہ	دِھن	دِھن	دھا	تِرکٹ	دِھن	دِھن	دھا	تِرکٹ	تِن	نا

جھپ تال (۱۰ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ٹھیکہ	دِھن	تک	دِھن	دِھن	تک	دِھن	تک	تِن	تِن	نک
ضرب و خالی	×		۳			۰		۱		
دوسرا ٹھیکہ	دھا	آ	دَھ	گِ	نَ	تا	آ	دھی	تا	آ
تیسرا ٹھیکہ	دِھن	نا	دِھن	دِھن	نا	تا	کِت	دِھن	دِھن	نا

جھومرا (۱۴- ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ٹھیکہ	دِھین	دھا	تِرکٹ	دِھن	دِھن	دھا	تِت	تین	تا	تِرکٹ	دِھن	دِھن	دھا	تِت
ضرب و خالی	×			۳				۰			۱			
دوسرا ٹھیکہ	دِھن	دھا	تِرک	دِھن	دِھن	دھا	تِرک	تین	تاگے	تِرک	دِھن	دِھن	دھاگے	تِرک
تیسرا ٹھیکہ	دِھن	نا	کِڑنک	دِھن	نا	تِت	تا	کَت	تا	کِڑنک	دِھن	نا	دِھن	نا

چاچر (۱۴- ماترے)

ماترے	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤
ٹھیکہ	دہا	دھین	این	دہا	گے	تین	این	نا	تین	این	دہا	گے	دھین	این
ضرب خالی	×			٣				٥			١			
دوسرا ٹھیکہ	دھا	دھا	آ	تِ	نَ	تِ	نَ	تا	تا	آ	دِھر	نَ	دِھ	نَ

اڑا چوتالہ (١٤- ماترے)

ماترے	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤
ٹھیکہ	دھی	دھی	دھا	ترک	تو	نا	کت	تا	دتہا	دھی	نا	دھی	دھی	نا
ضرب خالی	×		٢		٥		٣		٥		٤			
دوسرا ٹھیکہ	دھا	آک	دھا	دھا	دھین	تا	کت	تگ	تک	دھر	کت	تک	گد	گن

دھمار (١٤- ماترے)

ماترے	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤
ٹھیکہ	کا	دھی	ٹَ	دھی	ٹَ	دھا	آ	گے	تِ	ٹَ	تِ	ٹَ	تا	آ
ضرب خالی	×			٥		٢			٥		٢		٥	

روپک (٧- ماترے)

ماترے	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	
ٹھیکہ	دِھن	نگ	دِھن	نگ	تِن	تِن	نگ	اِس تال مین سم کی ضرب پر خالی ہی۔
ضرب	١		٢		×			
دوسرا ٹھیکہ	دُھم	کٹ	گِد	گِن	تا	تھُن	نا	

تیورا (٧- ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ٹھیکہ	تِٹ	کِت	گِد	گِن	دہا	دِھن	نا
ضرب	۱		۲		×		
دوسرا ٹھیکہ	گِد	دی	دھر	تک	دہا	گرڑ	تک
تیسرا ٹھیکہ	دِھن	تگ	دِھن	تگ	دھا	دِھن	تگ
چوتھا ٹھیکہ	دِھن	نا	دِھن	نا	دِھن	دھن	نا

پشتو (۷- ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ٹھیکہ	دھین	این	تَک	دھین	این	دھا	دھا
ضرب	×			۲		۳	
دوسرا ٹھیکہ	تا	کے	دِھن	دھا	دھا	تِن	اِن
تیسرا ٹھیکہ	تَ	کَ	دِھن	دھا	دھا	دھا	دِن

تیتالہ (۱۶- ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دہا	دِھن	دِھن	نا	دہا	دِھن	دِھن	نا	تا	تِن	تِن	نا	دھا	دِھن	دِھن	نا
ضرب خالی	×				۳				۰				۱			

تلواڑہ (۱۶- ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دھا	ترکٹ	دھِن	دھِن	دہا	دہا	تِن	تِن	تا	ترکٹ	دھِن	دھِن	دہا	دہا	دھِن	دھِن
ضرب خالی	×				۳				۰				۱			

پنجابی ٹھیکہ (۱۶- ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دھا	دھینگ		دھا	دھا	تینگ		تا	دھا	دھینگ		دھا	دھا	دھینگ		دھا
ضرب و خالی	×				۲				۰				۱			

اکوائی (۱۶۔ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	تا	آ	گھے	گھے	تا	گھے	اے	گھے	تا	آ	کے	کے	تا	گھے	اے	گھے
ضرب و خالی	×				۳				۰				۱			
دوسرا ٹھیکہ	دھا	آ	آ	گھن	دھا	آ	گھن	گھن	تا	آ	آ	کن	دھا	آ	گھن	گھن

دادرا (۶۔ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶
ٹھیکہ	دھن	دھن	نا	دھا	تو	نا
ضرب	×			۲		
دوسرا ٹھیکہ	دھا	گے	نے	وا	دھے	نے
تیسرا ٹھیکہ	دھا	دن	دھا	دھا	دن	تا

سواری (۳۰۔ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
بول	دھی	تا	کَ	دھی	تا	کَ	دھی	دھی	تا	کَ	دھی	دھی	تا	کَ	تی	نا
ماترے	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰		
بول	تی	نا	ترِ	کِٹ	دھی	نا	دھی	دھی	نا	دھی	دھی	نا	دھی	نا		

واضح ہو کہ جو سواری ہمارے حصۂ ملک مین رائج ہوئی وہ بتیس ۳۲ ماترے کی حسب ذیل ہے۔

سواری (۳۲۔ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دھی	اِی	نا	آ	دھی	اِی	دھی	اِی	نا	آ	دھی	دھی	نا	دھی	دھی	نا
ضرب	×								۲							
ماترے	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
ٹھیکہ	تِن	تِرکِٹ	تِن	تِن	نا	نا	تُو	نا	کت	تا	ترکٹ	دھی	نا	دھی	دھی	نا
ضرب	۳								۴							

کھمٹا (۱۲-ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ٹھیکہ	دھا	ٹے	دھے	نا	تے	نے	تا	ٹے	دھے	تا	تے	نے
ضرب	×			۲			۰			۳		
دوسرا ٹھیکہ	تا	تِرٹ	دھین	تا	تا	دھین	تا	تِرٹ	دھین	تا	تا	دھین

کہروا (۸-ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ٹھیکہ	دھا	گے	نا	تی	نا	کے	دھی	نا
ضرب	×				۲			
دوسرا ٹھیکہ	دھی	دھی	کِ	ٹَ	نَ	کَ	دھی	نا

فرودست (۱۴-ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ٹھیکہ	دھاگے	ترکٹ	تاگے	ترکٹ	تِت تا	ترکٹ	دھتّ	دھا	دِھن	دِھن	دھا	گے	نگ	گِھن
دوسرا ٹھیکہ	دِھین	کڑتک	دِھین	کڑتک	دِھین	کڑتک	نگن	گھن	دِھین	کڑتک	دھین	نا	کت	تا
ضرب	×		۰		۲		۳		۴		۵			

تالون کے مروجہ اقسام سمجھ لینے کے بعد اب چند اور ضروری اصطلاحون کا سمجھ لینا بھی ضروری ہے جنکو

مجملاً تال کی گرہ کہتے ہین - یہ حسب ذیل ہین - سَم - بِسَم - اَتیت - اَناگت -
سَم کے لفظی معنی سنسکرت مین برابر کے ہین - پیشتر بیان کیا جاچکا ہی کہ ہر ایک تال مین ایک سم کا ہونا ضروری ہی اور وہین سے تال کے ماترون کا شمار ہوتا ہی - یا یہ کہنا مناسب ہوگا کہ تال کی پہلی ضرب وہین سے شروع ہوتی ہی پس اگر گانے والا اپنے گیت کا سم بھی وہین مان لے اور تان بھی اسی مقام پر ختم کرے تو ایسے سم کو گرہ کہا جائیگا - گرہ کے لفظی معنی ہین شروع ہونے کا مقام -
بِسَم کے لفظی معنی ہین برابر نہونا - بعض اوقات دُھرپد گانے والے سم کے بول کو ہٹا کر کسی اور ضرب یا خالی پر قائم کرتے ہین اور پھر بدل کر کسی دوسرے مقام پر قائم کرتے ہین تو اسکو بِسَم گرہ کہتے ہین - بیتالہ گانے والا ہمیشہ بسم گرہ مین گاتا ہی کیونکہ جو کچھ اس سے سرزد ہوتا ہی محض ناواقفیت کیوجہ سے برخلاف اسکے یہی عیب لئے دار گویے کے لیے ہُنر مین داخل ہی اسلیے کہ وہ دانستہ طور پر سم کے بول کو مقررشدہ جگہ سے ہٹا کر کسی دوسرے مقام پر قائم کرتا ہی - اسکی مثال یون سمجھنا چاہیے کہ جس طرح راگ ادھیاے مین اچھا جاننے والا دانستہ طور پر مناسب موقع پر کسی راگ مین وِوادی سُر لگا دیتا ہے اور اُسکی تعریف کیجاتی ہی اور نہ جاننے والے سے اکثر وِوادی سُر راگ مین لگجاتے ہین اور اسپر لوگ مضحکہ کرتے ہین - وجہ یہی ہی کہ اُس شخص سے نادانستہ طور پر بلا ضرورت موقع بے موقع کسی راگ مین وِوادی سُر لگجاتے ہین - رتناکر اور سنگیت درپن بسم گرہ کو علیحدہ نہین مانتے ہین انکا قول ہی کہ اگر سم گرہ نہوگی تو بسم گرہ ہونا لازمی ہی اور اس حالت مین یا تو اَتیت گرہ ہوگی یا اناگت گرہ -
اَتیت کے لفظی معنی تال کے بعد کے ہین پس اگر گانے والے کا سم ضرب کے بعد آئے تو اسکو اتیت گرہ کہتے ہین اور اگر ضرب کے پیشتر سم آئے تو اسکو **اناگت گرہ** کہتے ہین - اناگت کے معنی یہ ہین کہ ضرب ابھی تک نہین آئی ہی - جو پنڈت کہ بسم کو علیحدہ گرہ مانتے ہین وہ یہ کہتے ہین کہ ممکن ہی سم ایسی جگہ رکھا جائے کہ نہ وہ اتیت ہوسکے اور نہ اناگت مثلاً جو تالے مین دوسری خالی پر پس اسی وجہ سے بسم کو علیحدہ گرہ ماننا ضروری ہی - رتناکر اپنی تال ادھیاے مین ان گرہون کے متعلق لکھتا ہے کہ "تال مین گرہ تین قسم کی ہوتی ہی - سم - اتیت - اناگت - جب گیت اور تال ایک ہی جگہ سے شروع ہوتی ہے تو اِسے سم گرہ کہتے ہین - لیکن جب تال گیت سے پہلے شروع ہوتی ہے تو یہ اتیت ہے - جہان کہین گیت تال سے پہلے شروع ہوتا ہے تو یہ اناگت گرہ ہے"
تال شروع ہونے سے رتناکر کا مطلب سم ہی کیونکہ پُرانی تالین سب سم سے شروع ہوتی تھین اور اسیطرح چیز بھی سم سے شروع ہوتی تھی - فی زمانناً تال اور خصوصاً گیت کا سم سے شروع کرنا ضروری

نہین ہے۔ جب سم گرہ ہوتا ہے تو لَے مدھ ہوتی ہے اور جب اتیت گرہ ہوتی ہے تو لَے دُرت یعنے تیز ہوتی ہے اور جب آناگت گرہ ہوتی ہے تو لَے بلمپت ہوتی ہے"

یہ کھلی ہوئی بات ہو کہ جب سم سے چیز شروع ہے تو برابر لے مین گا کر پھر دوسرے سم کی ضرب پر آنا ممکن ہے لیکن جب اتیت گرہ ہوگی یعنی سم کا بول چند ماترے سم کی ضرب کے بعد شروع کیا جائیگا تو خواہ مخواہ دوسرے سم کی ضرب پر آنے کیلیے جلدی کیجائے گی اور لے دُرت ہوجائے گی اسیطرح اناگت گرہ مین جب سم کا بول چند ماترے سم کی ضرب کے قبل شروع کیا جائیگا تو پھر دوسرے سم پر آنے کیلیے بول کو کھینچنا پڑے گا اور لَے بلمپت ہوجائے گی۔ اسیلیے پکھاوجی مُہرے اور پرن اور توڑے وغیرہ یاد رکھتے ہین جو تال مین ہر جگہ سے شروع ہوکر سم تک آتے ہین اور جسوقت انھون نے دیکھا کہ گانے والے نے اِس جگہ سے چیز شروع کی ہے تو اُسی حساب سے وہ بھی پرن باندھ کر سم پر ساتھ آتے ہین جسیطرح گانے والے کسی چیز مین تان اور اُپج کرتے ہین اسیطرح پکھاوجی ٹھیکے مین خوبصورتی اور بڑھت کیلیے پرن اور ٹکڑے لگاتے ہین۔ پس **پرن** یا ٹکڑہ الفاظ کے مجموعے کا نام ہے جو کسی تال کے ٹھیکے کے بولون کے علاوہ اسی تال مین استعمال کیا جائے۔ یہ پرن یا ٹکڑہ تالون کیطرح بشمار ہوسکتے ہین۔ جب کوئی پرن یا ٹکڑہ کسی تال کا ٹھیکے کے شروع کرنے سے قبل لیا جائے اور اُسکے بعد ٹھیکہ شروع کیا جائے تو اُسے **مُہرہ** کہتے ہین یہ آجکل کی اِصطلاح ہے۔

اب مختصر طور پر **تال پرستار** بیان کیا جاتا ہو۔ پرستار کے لفظی معنی سنسکرت مین بڑھانے یا پھیلانے کے ہین پس تال پرستار کے معنی تال کا بڑھانا اور پھیلانا ہوا۔ تال کے پھیلانے سے کیا مطلب ہوا اِسکی ایک مثال بیان کیجاتی ہے۔ راگ ادھیا مین تال پرستار بیان کیا جاچکا ہے اِس طریقے سے سات سُرون سے پانچہزار چالیس تانین پیدا ہوئی تھین یہان بھی وہی طریقہ اختیار کرکے ہمکو دیکھنا ہے کہ ماترونکی ایک مجوزہ تعداد سے کتنی تالین پیدا ہوسکتی ہین۔ مثلاً اگر ہمکو چار ماترے تال پرستار کے لیے دیے گئے ہین تو اب ہمکو دیکھنا ہے کہ اِن چار ماترون سے کتنی تالین پیدا ہوسکتی ہین یا یہ کہنا مناسب ہوگا کہ یہ چار ماترے ضربون کے درمیان مین کتنی طرح پر تقسیم ہوسکتے ہین کیونکہ ہر نئی تقسیم ایک نئی تال ہوگی۔ یہ چار ماترے آٹھ طرح پر ضربون کے درمیان مین تقسیم کیے جاسکتے ہین جو حسب ذیل ہین۔

چار ماترے (۱) ۴ یعنی صرف ایک ضرب چار ماترون کے بعد۔

" (۲) ۱ + ۳ یعنی دو ضربین ایک ایک ماترے کی اور دوسری تین ماترے کی

چار ماترے (۳) ۲ + ۲ دو ضربین -
" (۴) ۲ +۱ + ۱ تین ضربین -
" (۵) +۳ + ۱ دو ضربین -
" (۶) ۱ + ۲ + ۱ تین ضربین
" (۷) ۲ + ۱ +۱ تین ضربین
" (۸) ۱ + ۱ + ۱ + ۱ چار ضربین

یعنی چار ماترون مین آٹھ مختلف تالین پیدا ہو سکتی ہین اس سے زائد نا ممکن ہین -
اب تال پرستار کا قاعدہ بیان کیا جاتا ہی - مثلاً ہم صرف چار ماترے پرستار کیلیے لیتے ہین - یہ آٹھ طریقے سے تقسیم ہو سکتے ہین جیسا کہ پیشتر بیان کیا گیا ہی - پرستار کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہر نئی تال مین ماترونکی مجموعی تعداد اُسیقدر ہوگی جتنی کہ پیشتر مقرر کی گئی ہی - چونکہ اِس مثال مین ماترونکی مجوزہ تعداد چار ہی لہذا ہر نئی تال مین ماترونکی مجموعی تعداد چار ہوگی - اب پرستار کا طریقہ دیکھو - چار ماترے ہمکو پرستار کے لیے دیے گئے ہین انکو ہم لکھتے ہین اِس طرح
(۱) ۴ یہ ہماری پہلی تال ہوئی - اب دوسری تال اِسی سے پیدا ہوگی - اسکا طریقہ یہ ہی کہ چار کے بعد جو سب سے بڑا عدد ہو اُسے ہم چار کے نیچے لکھتے ہین یہ عدد تین ہی لہذا تین کو چار کے نیچے لکھا - اِسطرح

(۱) ۴
(۲) ۳

لیکن ہر نئی تال کے لیے شرط یہ ہے کہ مجموعی تعداد ماترونکی مجوزہ تعداد کے برابر ہونا چاہیے پس اِس حالت مین چونکہ مجوزہ تعداد ماترونکی چار ہے لہذا دوسری قسم مین ایک ماترہ باقی رہتا ہی اِسے ہم تین کے پہلے لکھ دینگے اِسطرح (۱) ۴

(۲) ۱ + ۳

پس یہ دوسرا پرستار ہوا اور نئی تال دو ضربونکی پیدا ہوئی - اب تیسری تال دوسری تال سے پیدا ہوگی پیشتر کیطرح تین کے بعد جو سب سے بڑا عدد ہو اُسکو تین کے ہندسہ کے نیچے لکھا جائیگا یہ عدد دو ہے اِسکو ہم ذیل مین تین کے نیچے لکھینگے اِسطرح (۲) ۱ + ۳

(۳) ۲

لیکن تیسری قسم مین تعداد ماترونکی چار ہونا چاہیے پس دو ماترے کی کمی ہی اُسکو ہم پیشتر کیطرح

داہنی طرف لکھین گے اِسطرح (۲) ۱ + ۳

(۳) ۲ + ۲

اب تیسری قسم مین سے چار ماترے پورے ہوگئے اور یہ نئی تال دو ضربونکی ڈو ڈو ماترون پر تیار ہوگئی - اب چوتھی تال تیسری تال سے نکلے گی اور ڈو کے بعد جو سب سے بڑا عدد ہو وہ ڈو کے نیچے چوتھی تال مین لکھا جائیگا - یہ عدد ایک ہی لہذا اسکو ہم ذیل مین تیسری تال کے نیچے لکھتے ہین اِسطرح

(۳) ۲ + ۲

(۴) ۱

اب ہمکو یہان پر تیسری تال مین داہنے ہاتھ پر جو ہندسہ ہی اِسکو بعینہ چوتھی تال مین بائین جانب نقل کر دینا ہوگا اِسطرح (۳) ۲ + ۲

(۴) ۱ + ۲

لیکن اب بھی ماترون کی مجموعی تعداد چار ماترے نہین ہوتے بلکہ ایک ماترے کی کسر رہتی ہے لہذا مابقی ماترے کو ہم داہنی طرف لکھے دیتے ہین اِسطرح (۳) ۲ + ۲

(۴) ۱ + ۱ + ۲

پس یہ چوتھی تال تین ضربونکی ہوئی - اب پانچوین تال چوتھی سے نکلے گی - ہم چوتھی تال کے ڈو کے ہندسہ کے نیچے ایک کا عدد لکھ سکتے ہین اِسطرح (۴) ۱ + ۱ + ۲

(۵) ۱

لیکن ابھی تین ماترونکی کمی ہے لہذا ہم تین کے ہندسہ کو پانچوین تال کے داہنی طرف لکھتے ہین اِسطرح (۴) ۱ + ۱ + ۲

(۵) ۳ + ۱

یہ پانچوین تال ہوئی - چھٹی تال پانچوین سے نکلے گی - ہم پانچوین تال کے تین کے ہندسہ کے نیچے ڈو کا ہندسہ چھٹی تال مین لکھ سکتے ہین اور باقی ماترے کو بجنسہ نقل کر سکتے ہین اِسطرح

(۵) ۳ + ۱

(۶) ۲ + ۱

لیکن اب بھی ایک ماترے کی کمی ہی جسکو ہم داہنی طرف لکھتے ہین اِسطرح (۵) ۳ + ۱

(۶) ۱ + ۲ + ۱

پس یہ چھٹی تال ہوئی۔ اب ساتوین چھٹی سے نکلے گی۔ چھٹی تال کے دو کے ہندسہ کے نیچے ہم ساتوین تال مین ایک کا ہندسہ لکھ سکتے ہین کیونکہ دو کے بعد سب سے بڑا عدد ایک ہی اور مابقی ایک ماترے کو پیشتر کیطرح بجنسہ نقل کر سکتے ہین اسطرح

(۶)　۱ + ۲ + ۱

(۷)　۱ + ۱

لیکن ابھی دو ماترونکی کمی ہے جسکو حسب دستور داہنی طرف رکھنا چاہئیے اس طرح۔

(۶)　۱ + ۲ + ۱

(۷)　۱ + ۱ + ۲

پس یہ ساتوین تال ہوئی۔ اب آٹھوین تال ساتوین تال سے نکلے گی۔ ہم ساتوین تال کے دو کے ہندسہ کے نیچے آٹھوین تال مین ایک کا ہندسہ لکھ سکتے ہین اور بقیہ تال بجنسہ نقل کر سکتے ہین اسطرح

(۷)　۲ + ۱ + ۱

(۸)　۱ + ۱ + ۱

لیکن اب بھی ایک ماترے کی کمی ہی لہذا اس ایک ماترے کو ہم حسب قاعدہ داہنی طرف لکھتے ہین اسطرح

(۷)　۲ + ۱ + ۱

(۸)　۱ + ۱ + ۱ + ۱

پس یہ آٹھوین تال ہوئی۔ اب چونکہ سب ہندسہ ایک ہین اور ایک سے چھوٹا سالم عدد کوئی ممکن نہین لہذا پرستار ختم ہوگیا۔ چار ماترون مین اس سے زیادہ تالین کسی طرح نہین پیدا ہو سکتین تمثیلاً تین ماترون کا پرستار کرکے دکھایا جاتا ہے۔

(۱)　۳

(۲)　۱ + ۲

(۳)　۲ + ۱

(۴)　۱ + ۱ + ۱

پانچ ماترون کا پرستار دکھایا جاتا ہے۔

(۱)	۵	(۱۳)	۳ + ۱ + ۱
(۲)	۱ + ۴	(۱۴)	۱ + ۲ + ۱ + ۱
(۳)	۲ + ۳	(۱۵)	۲ + ۱ + ۱ + ۱
(۴)	۱ + ۱ + ۳	(۱۶)	۱ + ۱ + ۱ + ۱ + ۱

(۵)	۳ + ۲
(۶)	۱ + ۲ + ۲
(۷)	۲ + ۱ + ۲
(۸)	۱ + ۱ + ۱ + ۲
(۹)	۴ + ۱
(۱۰)	۱ + ۳ + ۱
(۱۱)	۲ + ۲ + ۱
(۱۲)	۱ + ۱ + ۲ + ۱

یہان پر پانچ ماترون کا پرستار ختم ہوگیا۔ اب غور کرو کہ تمام پرستار ماترون کی مجوزہ تعداد سے شروع ہوتے ہین اور آخر مین ایک ایک ماترے کو جوڑ کر مجوزہ تعداد پوری ہوتی ہے یہ دانستہ نہین رکھے جاتے ہین بلکہ جو قاعدہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس سے لامحالہ آخر مین یہ شکل پیدا ہوتی ہے۔

اب دیکھو کہ ایک ماترے سے سولہ ماترے یعنی کال کی حد تک کتنی تالین علمی اصول سے پیدا ہوسکتی ہین جو ذیل مین درج ہین

(۱)	ایک ماترے سے	ایک تال
(۲)	دو ماترون سے	دو تالین
(۳)	تین ماترون سے	چار تالین
(۴)	چار ماترون سے	آٹھ تالین
(۵)	پانچ ماترون سے	سولہ تالین
(۶)	چھ ماترون سے	بتیس تالین
(۷)	سات ماترونسے	چونسٹھ تالین
(۸)	آٹھ ماترونسے	ایکسو اٹھائیس تالین
(۹)	نو ماترون سے	دوسو چھپن تالین
(۱۰)	دس ماترون سے	پانسو بارہ تالین
(۱۱)	گیارہ ماترونسے	ایک ہزار چوبیس تالین
(۱۲)	بارہ ماترون سے	دو ہزار اڑتالیس تالین
(۱۳)	تیرہ ماترون سے	چار ہزار چھیانوے تالین
(۱۴)	چودہ ماترون سے	آٹھ ہزار ایک سو بانوے تالین
(۱۵)	پندرہ ماترونسے	سولہ ہزار تین سو چوراسی تالین
(۱۶)	سولہ ماترونسے	بتیس ہزار سات سو اڑسٹھ تالین

اِن سب تالون مین ہرایک تال دوسرے سے الگ ہوگی لہذا کُل تعداد تالون کی ایک ماترے سے لیکر سولہ ماترے تک پینسٹھ ہزار پانسو پینتیس (۶۵۵۳۵) ہوئی۔

پیشتر بیان کیا جاچکا ہے کہ ہر تال مین ماترون کے وزن پر چند الفاظ مقرر کردیے جاتے ہین جسے اصطلاحاً ٹھیکہ کہتے ہین اِس سے یہ فائدہ مقصود ہے کہ تال بآسانی یاد رہتی ہے۔ ذیل مین ٹھیکہ بنانے کا قاعدہ اور اُصول بیان کیا جاتا ہے۔ ایک پُرانی سنسکرت کتاب مین اِسکے متعلق نہایت دلچسپ طریقہ بیان کیا گیا ہے جو ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

(۱) **بھانس** ۲+۱+۱ | چتر ستر جاتی یعنی چار ماترون کے لیے۔ اِسمین پہلا حرف "بھا" دو ماترون پر جاتا ہے اور باقی دو حرف یعنی "نَ" اور "سَ" ایک ایک ماترے پر یہ پہلی شکل چار ماترون کے لفظ کی دکھائی گئی۔ ایسی حالت مین پکھاوجی اپنے ٹھیکے یا پرن کے لیے کہے گا "تٹ۔کِٹ" یا "تکی۔کِٹ"، اور ستار بجانے والا کہے گا "دارا" اور شاعر یا کب کہے گا "کے شب" یا "شنکر" یا اور کوئی لفظ جو اِسکے ہموزن ہو۔

(۲) **جھان** ۱+۲+۱ | یہ دوسری صورت چار ماترے کی شکل کی ہوسکتی ہے یعنی اس مین درمیان کا حرف "بھا" دو ماترون پر تقسیم ہے اور اول و آخر کے حروف یعنی "جَ" اور "نَ" ایک ایک ماترے پر۔ ایسی صورت مین پکھاوجی کہیگا "دھن ناک" یا "دھین ناک" جسمین درمیان کا حرف "تا" یا "نا" دو ماترون پر جاتا ہے یا اور کوئی اسکے ہموزن الفاظ اور ستار بجانے والا کہے گا "دردارٹ" اور شاعر کہے گا "مہیش" یا اور اِسکے ہموزن لفظ

(۳) **سل گن** ۱+۱+۲ | یہ تیسری شکل چار ماترون کے لفظ کی ہے یعنی اسمین آخر کا حرف دو ماترون پر جاتا ہے اور پیشتر کے دو حرف ایک ایک ماترے پر۔ ایسی حالت مین پکھاوجی کہے گا "تک دھین" ستار بجانے والا کہے گا "ردا" شاعر کہے گا "مُرجت۔ پرہت"

تیستر جاتی یعنی تین ماترون کیلیے

(۴) **ماتارا** ۱+۱+۱ | ایسی صورت مین پکھاوجی کہے گا "تدہت تون"، ستار بجانیوالا کہے گا "دادارا"، شاعر یا کب کہیگا "ہے شمبھو" یا اور کوئی اسکے ہموزن الفاظ۔

(۵) نَسَل ۱+۲ | ایسی صورت کے لیے پکھاوجی کہے گا "تکیت" "یا کٹت"۔ ستار بجانے والا کہے گا "دِرَدَ" شاعر کہے گا "مدَنَ" "گرِش" یا اور اسکے ہموزن الفاظ۔

کھنڈ جاتی یعنی پانچ ماتروں کے لیے

(۶) تاراج ۲+۲+۱ | یعنی "تا" دو ماتروں پر جاتا ہے اور "را" دو ماتروں پر جاتا ہے اور "ج" ایک ماترے پر۔ ایسی صورت میں پکھاوجی اپنے پرن یا ٹھیکے میں کہے گا "دِھین تاک" ستار بجانے والا کہے گا "داوار" شاعر کہے گا "گوبند"، "گوپال"، یا اسی کے ہموزن الفاظ۔

(۷) راج بھا ۲+۱+۲ | یعنی درمیان کا حرف "ج" صرف ایک ماترے کے برابر ہے ایسی حالت میں پکھاوجی کہے گا "دھین تَ نو" ستار بجانے والا کہے گا "دا دا" شاعر کہے گا "رادھکا"، یا کوئی اسی کے ہموزن لفظ۔

(۸) یماتا ۱+۲+۲ | یعنی پہلا حرف "ی" ایک ماترے کے برابر اور دو حرف دو دو ماتروں کے برابر۔ ایسی حالت میں پکھاوجی کہے گا۔ "تَ دھین دھین"، ستار بجانے والا کہے گا "رِدادا" شاعر کہے گا "سُکیرتی"

سنکیرن اور مشر جاتی کے لیے خاص الفاظ کی ضرورت نہیں ہو کیونکہ دراصل مشر جاتی برابر ہو چترستر جاتی اور تیستر جاتی کے (مشر جاتی = چترستر جاتی + تیستر جاتی) اور سنکیرن جاتی کھنڈ اور چترستر جاتی سے ملکر بنا ہے لیکن ذیل میں سہولت کے لیے مناسب الفاظ ٹھیکہ بنانے کے لیے درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) چترستر جاتی (۴ ماترے) کے لیے "تک دِھن"
(۲) تیستر جاتی (۳ ماترے) کے لیے "تکِٹ"
(۳) کھنڈ جاتی (۵ ماترے) کے لیے "تکِٹ کِٹ"
(۴) مشر جاتی (۷ ماترے) کے لیے "تک دِھن تکِٹ"
(۵) سنکیرن جاتی (۹ ماترے) کے لیے "تک دِھن تک تکِٹ"

اب چند گرنتھوں کی تالوں کے ٹھیکے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور یہ صرف بطور نمونہ ہیں۔

کسی تال مین ماترے اور ضربین معلوم ہو جانے کے بعد ذہین طالب علم خود یا کسی پکھاوجی یا طبلیے کی مدد سے ٹھیکہ بنا سکتا ہے۔

جگپال تال (گیارہ ماترے۔ چار ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ٹھیکہ	دھا	دِھن	نک	تھُن	نا	دُھم	کِٹ	تِٹ	کِت	گِد	گِن
ضرب	سم×					۲		۳		۴	

بھانومتی تال (گیارہ ماترے۔ چار ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ٹھیکہ	دھا	تِک	دِھن	نک	دِھٹ	دِھٹ	دھگے	تِٹ	تِین	گِد	گِن
ضرب	سم×				۲		۳		۴		

رُدر تال (سترہ ماترے۔ گیارہ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ٹھیکہ	دھا	دِھڈ	نک	دِھڈ	نک	دُھم	کِٹ	دِھڈ	نک	تک	دُھم	کٹ	تک	دُھم	کٹ	گد	گن
ضرب	سم×	۰	۲	۳	۰	۴	۵	۶	۰	۷	۸	۹	۱۰	۰	۱۱	۰	۰

خیال رکھنا چاہیے کہ "رُدر تال" بعض کے نزدیک ۱۶ ماترے کی ہے اور ناد ونود گرنتھ مین یہ تال ۱۳ ماترے کی لکھی ہے لیکن یہ امر پسند پر موقوف ہی۔

کُنبھ تال (گیارہ ماترے۔ سات ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ٹھیکہ	دھا	دِھڈ	نک	تٹ	دھا	دھڈ	نک	تٹ	کت	گد	گن
ضرب	سم×	۰	۲	۳	۰	۴	۰	۵	۶	۷	۰

مَت تال (نو ماترے ۶ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ٹھیکہ	دہا	دِھن	تک	دِھن	تک	تِٹ	کت	گد	گن
ضرب	سم×	۰	۲	۳	۰	۴	۵	۶	۰

گج جھمپا تال (۱۷ ماترے ۴ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ٹھیکہ	دہا	آ	کِ	ٹَ	دُھ	مَ	کِ	ٹَ	تِ	ٹَ	کِ	تَ	دُھ	مَ	تَ	کِ	ٹَ
ضرب	سم+				۲				۳				۴				

شِکھر تال ۔ (۱۷ ماترے ۴ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ٹھیکہ	دہا	اَ	تِ	رِ	کِ	ٹَ	دُھ	مَ	تِ	رِ	کِ	ٹَ	تَ	کَ	تَ	کِ	ٹَ
ضرب	سم×						۲						۳		۴		

نکشتر تال (۲۷ ماترے نوٌ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲			
ٹھیکہ	دھا	دِھن	تک	تک	دِھن	تک	دھا	کِٹ	تک	دُھم	کِٹ	تک			
ضرب	سم×			۲			۳			۴					
ماترے	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
ٹھیکہ	تگ	دِھن	تگ	تک	تھُن	نا	کڑدہا	تگ	تگ	تاکِ	ٹِٹھ	کِٹ	کڑان	کڑان	دہا
ضرب	۵			۶			۷			۸			۹		

بِشنو تال (۱۷ ماترے ۵ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ٹھیکہ	دھین	نا	دھین	دھین	نا	دھین	ترک	دھی	نا	دھین	دھین	نا	دھین	دھی	تا	دھی	نا
ضرب	سم×		۲			۳				۴				۰			

اشٹ منگل (۲۲ ماترے ۸ ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ٹھیکہ	دھا	آ	دُھ	مَ	کِ	ٹَ	تَ	کَ	دُھ	مَ	کِ	ٹَ
ضرب	سم×				۲		۳				۴	
ماترے	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲		
ٹھیکہ	دُھ	مَ	ٹِ	ٹَ	کَ	تَ	گَ	دِ	گِ	نَ		
ضرب	۵				۶		۷		۸			

پٹ تال (۶ ماترے ۲ ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶
ٹھیکہ	دھا	تی	دھا	گے	تو	نا
ضرب	×		۲			

منٹری تال (۱۱ ماترے ۴ ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ٹھیکہ	دھا	دھی	ٹَ	کِ	ٹَ	دھا	کی	ٹَ	تَ	کی	ٹَ
ضرب	×			۲		۳			۴		

سار تال (۸ ماترے ۳ ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ٹھیکہ	دھا	کِ	ٹَ	تَ	کَ	دھا	کِ	ٹَ
ضرب	×			۲		۳		

چکر تال (۵ ماترے ۲ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵
ٹھیکہ	دھین	این	دِھَ	کِ	تَ
ضرب	×		۲		

پورن تال (۲۳ ماترے ۴ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دھا	آ	دھا	کِر	تَ	کِ	ٹَ	دِھَ	تَ	تا	دھے	اے	دھے	اے	تا	آ
ضرب		×						۲		۳						
ماترے	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳									
ٹھیکہ	تَ	کِ	ٹَ	کِ	ٹِ	تا	آ									
ضرب	۴															

اُودیرن تال (۱۶ ماترے ۳ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دھا	آ	کِ	ٹِ	کِ	ٹِ	دِھن	تِ	ٹِ	تَ	آ	کِ	ٹِ	تَ	کَ	تن
ضرب	×							۲		۳						

گُل تال (۹ ماترے ۲ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ٹھیکہ	دھین	این	تا	گِ	نَ	تِ	ٹِ	کَ	تَ
ضرب	×		۲						

پرمان تال (۱۷ ماترے ۴ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ٹھیکہ	دھین	این	دہا	کِ	ٹَ	کِ	ڑَ	تا	کِ	ٹَ	تَ	کَ	دھی	نا	دھی	نا	تک
ضرب	×					۲		۳					۴				

اودے تال (۱۲ ماترے ۳ ضربین)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ٹھیکہ	دہا	کِ،	ٹَ	دھین	این	ٹَ	کَ	تا	کِ	ٹَ	دھین	این
ضرب	×					۲		۳				

تمت

غلط نامۂ کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۷	نباتی یاحیوانی	نباتی وحیوانی	۱۸۱	۱	گی دھی نی سا	گا دھی نی سا
۱۱	۵	اور بیان	اور پر بیان	۱۹۸	۶	تانسیسی	تانسینی
"	۸	مخفی نہین	مخفی ہے	۲۴۰		۱۴۰	۲۴۰
۱۶	۱۴	خوبیان کرنے	خوبیان بیان کرنے	۲۴۱	۱۶	کاراگ سمواد	کا سمواد
۳۳	۱۱	وگیت	وکرت	۲۴۲	۱	یامی گا	پامی گا
۱۱۸	۱۷		×	۳۱۹	۷	می ما می ما می | می ما	ما ما ما | ما
۱۱۹	۲۵	×	٥				